جلد 3

دعوتِ اسلامی
DAWAT-E-ISLAMI

اللہ والوں کی باتیں



مؤلف: امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی المتوفی ۴۳۰ھ



تابعین کے اَقوال واَحوال اور زُہد و تقوٰی کا بیان

حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء (جلد:3)

ترجمہ بنام

اللہ والوں کی باتیں

مُؤَلِّف

اِمام اَبُونُعَیْم اَحمد بن عَبْدُ اللہ اَصْفَہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۴۳۰ھ)

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ

(شعبہ تراجِم کُتُب)

ناشِر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء (جلد:3)

ترجمہ بنام : **اللہ والوں کی باتیں**

مُصَنِّف : امام اَبُونُعَیم احمد بن عَبْدُ اللہ اَصْفَہَانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۴۳۰ھ)

مُتَرْجِمِیْن : مَدَنی عُلَما (شعبہ تراجمِ کُتُب)

پہلی بار : جمادی الاخریٰ ۱۴۳۶ھ، اپریل 2015ء

تعداد : 6000 (چھ ہزار)

ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ: ۲۹ مُحَرَّمُ الْحَرَام ۱۴۳۶ھ حوالہ نمبر: ۱۹۶

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب ”حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء (جلد:3)“ کے ترجمہ بنام ”اللہ والوں کی باتیں“ (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلس تَفْتِیْشِ کُتُب ورَسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کُفریہ عبارات، اَخلاقیات، فقہی مسائل اور عَرَبی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر مُلاحَظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کِتابت کی غَلَطیوں کا ذِمّہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تَفْتِیْشِ کُتُب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

23 - 11 - 2014

WWW.dawateislami.net,E.mail:ilmia@dawateislami.net

یادداشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ علم میں ترقی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

اِجمالی فہرست



تمام مؤمنین کی مائیں

ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کی تعداد 11 تھی اور یہ سب اُمَّہاتُ المؤمنین یعنی مؤمنین کی مائیں کہلاتی ہیں، ان کے اَسمائے مُبارَکہ یہ ہیں:

﴿1﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا خدیجہ بنتِ خُوَیْلِد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

﴿2﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا سَودہ بنتِ زَمعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

﴿3﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ بنتِ اَبُوبکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا

﴿4﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا حفصہ بنتِ عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا

﴿5﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

﴿6﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ حَبِیْبَہ بنتِ اَبُوسُفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

﴿7﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا زینب بنتِ جَحْش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

﴿8﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا زینب بنتِ خُزَیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

﴿9﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا مَیمُونہ بنتِ حارِث بن حَزن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

﴿10﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا جُوَیریہ بنتِ حارِث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

﴿11﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا صفیہ بنتِ حُیَیّ بن اَخْطَب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

(جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب رغم انف رجل... الخ، ۵/ ۳۲۱، حدیث: ۳۵۵۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

”ہمیں اولیا سے محبت ہے“ کے 17 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”17 نیّتیں“

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم الکبیر، ٦/١٨٥، حدیث: ٥٩٤٢)

دو مَدَنی پھول: (۱) بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
(۲) جتنی اچّھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

(۱) ہر بار حمد و صلوٰۃ اور تعوُّذ و تَسْمِیَہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے اس پر عمل ہو جائے گا)۔ (۲) رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مطالَعہ کروں گا۔ (۳) حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور قبلہ رُو مطالَعہ کروں گا۔ (۴) قرآنی آیات اور اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا۔ (۵) جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور جہاں جہاں ”سرکار“ کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور جہاں جہاں کسی صحابی یا بزرگ کا نام آئے گا وہاں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پڑھوں گا۔ (٦) رضائے الٰہی کے لئے علم حاصل کروں گا (۷) اس کتاب کا مطالعہ شروع کرنے سے پہلے اس کے مؤلف کو ایصالِ ثواب کروں گا۔ (۸) (اپنے ذاتی نسخے پر) عِندَ الضرورت خاص خاص مقامات انڈر لائن کروں گا۔ (۹) (اپنے ذاتی نسخے کے) ”یادداشت“ والے صَفْحَہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا۔ (۱۰) اولیا کی صفات کو اپناؤں گا۔ (۱۱) اپنی اصلاح کے لئے اس کتاب کے ذریعے علم حاصل کروں گا۔ (۱۲) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ (۱۳) اس حدیثِ پاک ”تَھَادَوْا تَحَابُّوْا“ ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ (مؤطا امام مالک، ٢/٤٠٧، حدیث: ١٧٣١) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔ (۱۴) اس کتاب کے مطالَعہ کا ثواب ساری اُمّت کو ایصال کروں گا۔ (۱۵) اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی انعامات کا رسالہ پر کیا کروں گا اور ہر مدنی (اسلامی) ماہ کی 10 تاریخ تک اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروا دیا کروں گا۔ (۱٦) عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سفر کیا کروں گا۔ (۱۷) کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطَّلع کروں گا (ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

المدینۃُ العِلمیہ

از: شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تبلیغ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علم شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماو مفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اوراشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبہ کتبِ اعلیٰحضرت　(۲) شعبہ تراجم کتب　(۳) شعبہ درسی کُتُب
(۴) شعبہ اصلاحی کتب　(۵) شعبہ تفتیش کتب　(۶) شعبہ تخریج

''اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین وملّت، حامیِ سنّت، ماحیِ بدعت، عالِم شَرِیعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سَہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ'' کودن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرماکر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام وہ مبارک ہستیاں ہیں جنہوں نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے اکتسابِ فیض کیا پھر اس فیض کو آگے پہنچایا اور اُس اُسوۂ حسنہ کو اپنایا جسے صحابہ نے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حاصل کیا تھا۔ یہی وہ ہستیاں ہیں جو انسانوں کے حقیقی راہ نما ہونے کا اعزاز رکھتی ہیں۔ انہیں اگر تلاش کیا جائے تو یہ علم و فضل کے خزانوں میں... احادیثِ کریمہ کی کتابوں میں... قرآنِ کریم کی تفسیروں میں... اعلیٰ اخلاق کے حامل لوگوں میں... گفتار و کردار کے غازیوں میں... باطل کے خلاف برسرِ پیکار معرکوں میں... اسلامی قوانین کے مباحثوں میں... شریعت و طریقت کے جلووں میں... اور تَفَقُّہ فِی الدِّین کے جہانوں میں دکھائی دیتی ہیں۔ انسان کو اپنی حقیقت دیکھنے کے لئے ایک آئینۂ نور چاہئے جس میں وہ دیکھتا جائے اور اپنے قلب و روح کو سنوارتا اور منور کرتا جائے۔ یہ آئینۂ نور تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام ہیں کیونکہ انہیں اسلام کا نور صرف ایک واسطے سے پہنچا ہے۔ پھر یہ کہ ان کے زمانے کو زبانِ رسالت سے ''بہترین زمانہ'' ہونے کی سند حاصل ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ یعنی بہترین زمانے کے لوگ میرے زمانے کے ہیں (یعنی صحابۂ کرام) پھر جو ان سے ملے ہوئے ہیں (یعنی تابعین عِظام)[1]۔ یہی وجہ ہے کہ تابعین نے اپنے سیرت و کردار سے اسلام کو دور دور تک پہنچایا اور اپنی زندگی کے مختلف گوشوں سے **تصوُّف** کے ان نکات کو اجاگر کیا جو اسلام کی روح ہیں۔ ان نُفُوسِ قُدْسِیہ نے عِلْمِ دِین کی اشاعت اور حق کی سربلندی کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور لوگوں کی اِمامت کا خوب حق ادا کیا۔

سَلَف صالحین کے حالات و واقعات اور اقوال و احوال ہمارے لئے مشعلِ راہ اور نفس کی اصلاح کا ذریعہ ہیں اور ان کی مشقت سے بھرپور عبادات ہمارے لئے عبادت پر کمربستہ ہونے کا باعث ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: **''اگر تم نفس کی نگرانی چاہتے ہو تو مجاہدہ کرنے والے مردوں اور عورتوں کے حالات کا مطالعہ کرو تاکہ طبیعت بھی راغب ہو اور عمل کا جذبہ بھی پیدا ہو۔''**[2] مزید فرماتے ہیں: ''مجاہدہ کرنے والوں کے واقعات بے شمار ہیں اور ہم نے احیاء العلوم میں جس قدر بیان کئے ہیں عبرت حاصل کرنے

---

1 ...مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضل الصحابة ثم الذین یلونھم... الخ، حدیث: ۲۵۳۳، ص ۱۳۷۱

2 ...احیاء علوم الدین، کتاب المراقبة والمحاسبة، ۵/ ۱۵۲

والوں کے لئے یہ مقدار کافی ہے۔ اگر تم مزید حالات جاننا چاہتے ہو تو کتاب "حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاءِ وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء" کا مطالعہ کرو۔ یہ کتاب صحابۂ کرام، تابعین عِظام اور تبع تابعین کے حالات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے تمہیں پتا چلے گا کہ تمہارے زمانے کے لوگوں اور بُزرگانِ دِین کے مابین کس قدر دوری ہے۔"[3]

پیشِ نظر کتاب "اللہ والوں کی باتیں" حضرتِ سیِّدُنا امام حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی (متوفّٰی ۴۳۰ھ) کی اُسی شہرۂ آفاق تصنیف "حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاءِ وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء" کی تیسری جلد کا ترجمہ ہے جس کے مطالعے کی ترغیب سیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے دلائی ہے۔ یہ جلد 48 تابعین عِظام کے سیرت و کردار، اَقوال و اَفعال اور ان سے منقول تفسیر اور مروی اَحادیثِ مبارکہ پر مشتمل ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ "مجلس المدینۃ العلمیۃ" کے شعبہ تراجِمِ کُتُب (عربی سے اردو) کے مَدَنی عُلَمانے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے مُقَدَّس جذبے کے تحت اس کا اردو ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بالخصوص تین اسلامی بھائیوں نے خوب کوشش کی: (۱)...ابو واصف مولانا محمد آصف اقبال عطاری مَدَنی (۲)...ابو محمد محمد عمران الٰہی عطاری مَدَنی (۳)...ابن داود محمد گلفراز عطاری مَدَنی سَلَّمَہُمُ الْغَنِی۔ اس کتاب کی شرعی تفتیش دارالافتاء اہلسنت کے نائب مفتی حافظ محمد حسّان رضا عطاری مَدَنی اور مُتَخَصِّص اسلامی بھائی محمد کفیل عطاری مدنی زِیْدَ عِلْمُہُمَا نے فرمائی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں دنیاوی واُخروی ترقّی کے لئے اس کتاب کو پڑھنے، اس پر عمل کرنے اور دوسرے اسلامی بھائیوں بالخصوص مفتیانِ عِظام اور عُلَمائے کرام کی خدمتوں میں تحفۃً پیش کرنے کی سعادت عطا فرمائے اور ہمیں اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنے کے لئے مَدَنی اِنعامات پر عمل اور مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ کو دن پچیسویں اور رات چھبیسویں ترقّی عطا فرمائے!

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ تراجِم کُتُب (مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ)

3... احیاء علوم الدین، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، ۵/ ۱۵۲

حضرتِ سیِّدُنا اَیُّوب سَخۡتِیانِی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوۡرَانِی

حضرت سیِّدُنا اَیُّوب بن کیسان سَخۡتِیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوۡرَانِی بھی تابعینِ مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ نوجوانوں کے سردار، عبادت گزاروں اور زاہدوں کے سرپرست، یقین وایمان سے لبریز، دلائل سے بھرپور فقیہ، اہتمام کے ساتھ مناسکِ حج ادا کرنے والے، مخلوق سے ناامید اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مانوس وپُراُمید تھے۔

نوجوانوں کے سردار:

﴿2905-6﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوعبداللہ میمون قَصَّار عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡقَوِی کی خدمت میں حاضر تھے، حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوۡرَانِی بھی تشریف فرما تھے، ان کے وہاں سے تشریف لے جانے کے بعد حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡقَوِی نے فرمایا: "یہ نوجوانوں کے سردار ہیں۔"

﴿2907-8﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوعثمان جَعۡد رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡقَوِی کو فرماتے سنا کہ "حضرت ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوۡرَانِی اَہلِ بصرہ کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔"

﴿2909﴾... حضرتِ سیِّدُنا حُمَیۡدِی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیۡنَہ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے 86 تابعینِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے ملاقات کا شرف حاصل کیا، آپ فرمایا کرتے تھے کہ "میں نے حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوۡرَانِی کی مثل کوئی نہیں دیکھا۔"

سچائی کے پیکر:

﴿2910﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن بِشۡر رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا امام ابوبکر محمد بن سِیۡرِیۡن عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡمُبِیۡن حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوۡرَانِی سے کوئی حدیث روایت کرتے تو فرماتے: "صدوق (یعنی سچائی کے پیکر) نے مجھ سے حدیث بیان کی۔"

فقہا کے سردار:

﴿2911﴾... حضرتِ سیِّدُنا شُعۡبَہ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ (جب حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوۡرَانِی سے مروی حدیث

بیان کرتے تو) فرماتے ہیں: ''مجھے فقہا کے سردار نے حدیث بیان کی۔''

﴿2912﴾... حضرتِ سیِّدُنا اشعث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی عُلَما کو پرکھنے والے ہیں۔''

سب سے زیادہ سمجھ بوجھ رکھنے والے:

﴿2913﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلّام بن ابو مُطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع نے چار حضرات حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی، حضرتِ سیِّدُنا یونس، حضرتِ سیِّدُنا ابن عون اور حضرتِ سیِّدُنا سُلَیْمان رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا: ''اِن چاروں میں دین کی سب سے زیادہ سمجھ بوجھ رکھنے والے حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی ہیں۔''

﴿2914﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہِشَام بن عُرْوَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میں نے بصرہ کے رہنے والوں میں حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی مثل کوئی نہیں دیکھا۔''

﴿2915﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہِشَام بن عُرْوَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمارے ہاں عراق میں حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے افضل کوئی نہیں آیا۔

﴿2916﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسحاق بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ''ہم حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے پاس آیا کرتے، جب ہم ان کے سامنے احادیث بیان کرتے تو آپ اس قدر روتے کہ ہمیں ان پر رحم آنے لگتا۔''

﴿2917﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَیُّوب بن سُلَیمان بن بِلال رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللّٰہ بن عُمَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: میں دیکھتا ہوں کہ حج کے ایام میں آپ اَہْلِ عراق سے ملاقات کی جستجو کرتے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے)؟ آپ نے جواب دیا: ''بخدا! میں پورے سال میں صرف حج کے موسم میں خوش ہوتا ہوں کیونکہ میں (ان دِنوں میں) ایسے لوگوں سے ملتا ہوں جن کے دِلوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نورِ ایمان سے منور فرمایا ہے، جب میں اِنہیں دیکھتا ہوں تو میرا دل باغ باغ ہو جاتا ہے، حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بھی اِنہیں میں سے ہیں۔''

﴿2918﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہِشَام بن حَسّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: ''حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ

سِرَّہُ النُّوْرَانِی نے 40حج کئے۔"

سیِّدُنا ابو بکر و عُمَر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کی جنازہ میں شرکت:

﴿2919﴾... حضرتِ سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حمزہ مَیْمُون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جمعہ کے دن نمازِ جمعہ سے قبل میرے پاس آئے اور کہا: آج رات میں خواب میں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی زیارت سے مشرف ہوا، میں نے عرض کی: "آپ حضرات کیوں تشریف لائے ہیں؟" فرمایا: "ہم ایوب سختیانی کی نمازِ جنازہ پڑھنے کے لئے آئے ہیں۔" حضرتِ سیِّدُنا ابو حمزہ مَیْمُون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ان کے وصال کا علم نہ تھا، میں نے کہا: "گزشتہ رات حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی وصال فرما گئے ہیں۔"

﴿2920﴾... حضرتِ سیِّدُنا شُعْبَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ "میں نے جب بھی حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے کسی جگہ ملنے کا وعدہ کیا تو آپ مجھ سے پہلے اس جگہ موجود ہوتے۔"

سرداری کے حصول کی دو خصلتیں:

﴿2921﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللّٰہ بن شُمَیط رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا کہ "بندہ اِس وقت تک دُرُست نہیں ہو سکتا یا فرمایا: بندہ اِس وقت تک سردار نہیں بن سکتا جب تک کہ اس میں دو خصلتیں نہ پائی جائیں: (۱)... لوگوں کے پاس موجود چیزوں سے ناامیدی اور (۲)... لوگوں کے معاملات سے بے پرواہ ہو جانا۔"

ولیِ کامل کی ٹھوکر کی برکت:

﴿2922﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے ہمراہ حرا پہاڑ پر تھا کہ مجھے سخت پیاس محسوس ہوئی حتّٰی کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کے آثار میرے چہرے پر دیکھ کر پوچھا: "میں تمہارے چہرے پر کس چیز کے اثرات دیکھ رہا ہوں؟" میں نے عرض کی: "پیاس لگی ہے اور اس قدر شدید ہے کہ مجھے اپنی جان کا خوف ہے۔" فرمایا: "کیا تم میرے معاملے کو

پوشیدہ رکھو گے ؟"میں نے عرض کی:"جی ہاں!"آپ نے مجھ سے قسم لی کہ جب تک میں زندہ ہوں اس وقت تک اس کے بارے میں کسی کو نہ بتاؤں۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے اپنے پاؤں سے پہاڑ کو ٹھوکر ماری تو اس سے ایک چشمہ پھوٹ پڑا۔ میں نے سیر ہو کر پیا اور اس میں سے کچھ لے بھی لیا، آپ کے وصال تک میں نے اس کے بارے میں کسی کو نہیں بتایا۔ چنانچہ ان کے وصال کے بعد میں موسیٰ اَسواری کے پاس آیا، انہیں یہ واقعہ بتایا تو انہوں نے فرمایا:"اس شہر میں حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری اور حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے افضل کوئی نہیں ہے۔"

﴿2923﴾... حضرتِ سیِّدُنا وُہَیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا کہ "جب صالحین کا ذکر کیا جاتا ہے تو میں خود کو ان میں شمار نہیں کرتا۔"

﴿2924﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں:"میں یہ پسند کرتا ہوں کہ (آخرت میں) حدیث کے معاملے میں برابر برابر ہی چھوٹ جاؤں (یعنی نہ ثواب ملے نہ گناہ ہو)۔"

﴿2925﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اور یزید بن ولید کی آپس میں دوستی تھی، جب یزید بن ولید خلیفہ بنا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی:"اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اِسے میری یاد بُھلا دے۔"

زہد کو چھپانا بہتر ہے:

﴿2926﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرمایا کرتے تھے:"بندے کو چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا رہے اگرچہ زہد اختیار کئے ہوئے ہو، اپنے زہد کو لوگوں کے لئے تکلیف کا باعث نہ بنائے، بندے کا اپنے زہد کو چھپانا اسے ظاہر کرنے سے بہتر ہے۔"حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی ان افراد میں سے تھے جو اپنے زہد کو چھپاتے تھے۔ ایک مرتبہ ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کے بستر پر کتان کا سرخ رنگ کا کپڑا اچھا دیکھا، میں نے یا میرے کسی رفیق نے اسے اٹھایا تو دیکھا کہ وہ ایک موٹا کپڑا ہے جس میں پتے بھرے ہوئے ہیں۔"

مجھے گم نام رہنا پسند ہے:

﴿2927﴾... حضرتِ سیِّدُنا شُعْبَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: جب کبھی میں حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے ساتھ کسی کام کے لئے جاتا تو میں چاہتا کہ ان کے ساتھ ساتھ چلوں لیکن وہ مجھے ایسا نہ کرنے دیتے۔ چنانچہ وہ نکلتے اور کوئی چیز یہاں سے لیتے، کوئی وہاں سے تاکہ کوئی ان کا ارادہ نہ سمجھ سکے۔ حضرتِ سیِّدُنا شعبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ''میرا تذکرہ کیا جاتا ہے لیکن مجھے اپنا تذکرہ کیا جانا پسند نہیں۔''

﴿2928﴾... حضرتِ سیِّدُنا حمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''بندے کا اپنے زہد کو چھپانا اسے ظاہر کرنے سے بہتر ہے۔''

﴿2929﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن مُفَضَّل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جب بھی کوئی بندہ صادق بن جاتا (یعنی سچ بولنے لگتا) ہے تو اسے اس بات سے خوشی ہوتی ہے کہ اس کے مقام و مرتبے کو نہ پہچانا جائے۔''

﴿2930﴾... حضرتِ سیِّدُنا حمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی پر شدت سے گریہ طاری ہوا تو فرمایا: جب آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے تو اس کے منہ سے پانی بہنے لگتا ہے اور وہ بڑی بڑی باتیں کرنے لگتا ہے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: ''کبھی کبھار اِسے زُکام بھی ہو جاتا ہے۔''

﴿2931﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق نے حضرتِ سیِّدُنا مَعْمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مکتوب لکھا کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی قمیص کچھ لمبی تھی آپ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ''آج کل شہرت چھوٹی قمیص پہننے میں ہے۔''

حقیقی زہد:

﴿2932﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مُعاوِیہ غَلابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے رفیق حضرتِ سیِّدُنا سلام بن ابو حمزہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بتایا کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو

فرماتے سنا کہ ”دُنیا میں زُہد تین چیزوں میں ہے۔ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں زیادہ محبوب، زیادہ بلند اور ثواب کے اعتبار سے زیادہ بڑا ہے وہ یہ ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ ہر چیز کی عبادت سے بے رغبتی اختیار کرنا خواہ وہ بادشاہ ہو، یا عام پتھر کا بت ہو یا تراشے ہوئے پتھر کا بُت۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ چیزوں سے بے رغبتی اختیار کرنا۔“ پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ”اے علم والو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تمہارا یہ زہد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک انتہائی کم درجہ رکھتا ہے، حقیقی زہد تو حلال چیزوں سے بے رغبتی اختیار کرنا ہے۔“

نعمتوں کا بدلہ کیوں کر ادا ہو سکتا ہے؟

﴿2933﴾... حضرتِ سیِّدُنا حمزہ بن ابو عُمَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی میرے اور ایک شخص کے درمیان چل رہے تھے کہ اچانک ٹھہر گئے اور فرمایا: لوگ اس بات پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالاتے ہیں کہ اس نے انہیں عافیت بخشی اور پردہ پوشی فرمائی جب کہ ہمارے تمام اعمال تو ٹھنڈے پانی کے اس ایک گھونٹ کا بدلہ بھی نہیں ہو سکتے جو ہم میں سے کسی نے پیاس کی حالت میں پیا، اس کے علاوہ دیگر نعمتوں کا بدلہ کیوں کر ادا ہو سکتا ہے؟

﴿2934﴾... حضرتِ سیِّدُنا صالح بن ابو اخضر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی خدمت میں عرض کی: مجھے وصیت کیجئے! تو آپ نے فرمایا: ”گفتگو کم کیا کرو۔“

سیِّدُنا ایوب سختیانی عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی صحبت کی برکت:

﴿2935﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن بِشْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: جب بھی کوئی شخص حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی صحبت میں بیٹھتا تو آپ کے اعمال دیکھ کر اور گفتگو سن سنتے اس پر عمل پیرا ہو جاتا۔

ساری رات عبادت:

﴿2936﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلام بن ابو مُطِیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی ساری رات عبادت کرتے لیکن اسے یوں چھپاتے کہ جب صبح ہوتی تو اپنی آواز اس طرح بلند کرتے گویا ابھی ابھی (نیند سے) بیدار ہوئے ہیں۔

﴿2937﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَیَّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بکر بن ایوب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: ''اے ابویحییٰ! کیا آپ کے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی رات کے وقت بلند آواز سے قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے؟'' فرمایا: ''ہاں! آپ صبح کاذِب[1] کے وقت بیدار ہوتے اور بہت بلند آواز سے تلاوت کرتے تھے۔''

﴿2938﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَمَّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے ایک چیز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''مجھے اس چیز کے بارے میں کوئی روایت نہیں پہنچی۔'' عرض کی گئی: ''اپنی رائے سے اس بارے میں کچھ فرمادیں۔'' فرمایا: ''میری رائے بھی اس تک نہیں پہنچتی۔''

﴿2939﴾... حضرتِ سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے عرض کی گئی: ''کیا بات ہے آپ اس چیز یعنی رائے میں غور و فکر نہیں کرتے؟'' فرمایا: ''(یہ تو اسی طرح ہے کہ) کسی گدھے سے کہا جائے کہ تم جُگالی کیوں نہیں کرتے؟ تو وہ کہے: میں باطل (خراب) چیز کو چبانا پسند نہیں کرتا۔''

بچے کی پیدائش پر مبارک باد دینے کا طریقہ:

﴿2940﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَمَّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی جب کسی شخص کو بچے کی پیدائش پر مبارکباد دیتے تو فرماتے: ''جَعَلَہُ اللہُ مُبَارَکًا عَلَیْكَ وَعَلٰی اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے تمہارے اور اُمّتِ محمدیہ کے لئے باعثِ برکت بنائے۔''

﴿2941﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَمَّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے لوگوں کے سامنے حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے بڑھ کر مسکرانے والا کوئی نہیں دیکھا۔

---

[1]... صبح صادق سے پہلے آسمان کے درمیان میں ایک دراز سفیدی ظاہر ہوتی ہے جس کے نیچے سارا افق سیاہ ہوتا ہے پھر یہ سفیدی صبح صادق کی وجہ سے غائب ہوجاتی ہے اسے صبح کاذب کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۴۴۸)

سیِّدُنا ایوب سختیانی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی دعا:

﴿2942﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الۡحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوۡرَانِی دُعا کرتے تھے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے ایمان، اس کے حقائق اور مضبوط کرنے والے اعمال کا سوال کرتا ہوں، مجھ پر احسان فرما اور مجھے وہ اعمال بجالانے کی توفیق عطا فرما جو تیری طرف سے بہترین بدلہ ملنے کا سبب ہیں اور مجھے ان لوگوں میں شامل فرما جو تیری نافرمانی سے بچتے، تیرے عذاب سے ڈرتے، تیری رحمت کی اُمید رکھتے اور تجھ سے حیا کرتے ہیں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھ پر عافیت کا پردہ ڈال دے۔

﴿2943﴾... حضرتِ سیِّدُنا بِشر بن منصور عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡغَفُوۡر بیان کرتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوۡرَانِی کی خدمت میں حاضر تھے کہ بلند آواز سے باتیں کرنے لگے تو آپ نے ہم سے فرمایا: ”خاموشی اختیار کرو اگر میں چاہوں تو ہر وہ بات جو میں نے آج کی ہے تمہیں بتاسکتا ہوں۔“

تیل کی شیشی:

﴿2944﴾... حضرتِ سیِّدُنا حماد بن زید رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوۡرَانِی کو دیکھا کہ جب بھی بازار سے واپس تشریف لاتے تو اپنے اہل وعیال کے لئے کوئی نہ کوئی چیز ضرور لاتے، ایک دن میں نے انہیں ہاتھ میں تیل کی شیشی اٹھائے دیکھا، اس کے متعلق ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡقَوِی کو فرماتے سنا کہ ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بندۂ مومن کو اچھا ادب سکھایا ہے تو جب اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے پر فراخی کرے تو اسے چاہیے کہ (نفقہ میں اہل وعیال پر) وُسعت کرے اور جب رزق میں کمی ہو تو نفقہ میں کمی کر دے۔“

خواہش کے پیروکاروں سے بیزاری:

﴿2945﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلام بن ابو مُطیع عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡبَدِیۡع بیان کرتے ہیں کہ خواہش کے پیروکاروں میں سے ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوۡرَانِی سے کہا: میں آپ سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا: ”آدھی بات بھی نہ کرو۔“

﴿2946﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہشام بن حسّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''بدعتی جتنا زیادہ اجتہاد کرتا ہے اتنا ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دور ہوتا جاتا ہے۔''

اہل سنت سے محبت ہو تو ایسی:

﴿2947﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا کہ ''اہلِ سنّت میں سے جب کسی شخص کے وصال کی خبر مجھ تک پہنچتی ہے تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ میرا کوئی عضو کٹ گیا ہے۔''

﴿2948﴾... حضرتِ سیِّدُنا حمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر تم حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو دیکھو اور دورانِ حج وہ تم سے پانی طلب کریں تو تم انہیں نہیں پلا سکو گے، ان کے سر اور مونچھوں کے بال بہت زیادہ ہیں، عمدہ ہَرَوی قمیص پہنتے ہیں جو زمین کو چھو رہی ہوتی ہے، عمدہ ترکی ٹوپی، عمدہ سبز رنگ کی کُرْدی شال اور عَدَنی چادر زیب تن کئے ہوتے ہیں۔

﴿2949﴾... حضرتِ سیِّدُنا حمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے ہم سے فرمایا: ''تم اپنے استاد کی خطا پر اس وقت تک آگاہ نہیں ہو سکتے جب تک کسی اور کی ہم نشینی اختیار نہ کرلو، لہٰذا لوگوں کے پاس بیٹھا کرو۔''

﴿2950﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلام بن ابو مُطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ''میرا خیال ہے جس طرح نیکیوں میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اسی طرح تعریف میں بھی اضافہ ہوتا رہتا ہے۔''

سرخ و سفید پردہ:

﴿2951﴾... حضرتِ سیِّدُنا حمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا کہ ''میں خوش نما چیزوں سے دور رہتا ہوں، مومن کے لئے اس کے دین کے معاملے میں حرام حلال سے زیادہ خطرناک نہیں بلکہ میں تو حلال کو زیادہ خطرناک سمجھتا ہوں۔''

﴿2952﴾... حضرتِ سیِّدُنا حمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ

النُّوْرَانِی نے ہم سے فرمایا: ”اگر میرے اہل وعیال سبزی کی ایک مٹھی کے محتاج ہوں تو میں اسے تم سے پہلے ان کے سامنے پیش کروں گا۔“ یہ بھی فرمایا: تجارت کرو کہ غنا (دولت مندی) بھی عافیت میں سے ہے۔

کسی قسم کی عار محسوس نہ کی:

﴿2953﴾... حضرتِ سیِّدُنا حمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی مکۂ مکرّمہ سے واپس تشریف لائے، نمازِ جمعہ کے لئے نکلے تو آپ نے سفید دھاری دار کپڑے کی گول ٹوپی پہن رکھی تھی اس کے بارے میں آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا: ”میں گھر آیا تو اس کے علاوہ میرے پاس کوئی چیز نہ تھی، لہٰذا اسے پہننے میں مجھے کوئی حرج محسوس نہیں ہوا اور لوگوں کے دیکھنے (اور باتیں کرنے) کی وجہ سے میں نے اسے چھوڑ دینا ناپسند جانا۔“

پُرتکلف دعوت:

﴿2954﴾... حضرتِ سیِّدُنا حمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی جب مکۂ مکرّمہ سے واپس لوٹے تو روٹیاں پکانے کا حکم دیا، روٹیاں پکائی گئیں، نیز سرکہ اور خوشبودار مصالحہ ڈال کر گوشت پکایا گیا۔ چنانچہ جو بھی آپ سے ملاقات کے لئے آتا تو یہ کھانا اس کے سامنے رکھ دیا جاتا۔ راوی کا بیان ہے کہ ہمارے سامنے بھی رکھا گیا، حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ”کھاؤ میں نے 10 سے زیادہ مرتبہ کھایا ہے۔“ یعنی جو بھی آیا آپ نے اس کے ساتھ کھانا کھایا۔

بلندیٔ درجات کا سبب:

﴿2955﴾... حضرتِ سیِّدُنا حمّاد بن سَلَمَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا کہ ”بے شک بعض لوگ ناز و نِعَم میں رہتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں رسوا کرنا چاہتا ہے جبکہ بعض لوگ عاجزی وانکساری اختیار کرتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں رِفعت وبلندی عطا فرمانا چاہتا ہے۔“

﴿2956﴾... حضرتِ سیِّدُنا حمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ”میرے علم کے مطابق گندا رہنا دین میں سے نہیں ہے۔“

﴿2957﴾... حضرتِ سیِّدُنا حمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اپنا ہاتھ سر پر رکھے فرمارہے تھے: "تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے ہمیں شرک سے عافیت بخشی حالانکہ میرے اور شرک کے درمیان صرف میرے والد ابو تمیمہ تھے۔"

﴿2958﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلام بن ابو مُطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی خدمت میں حاضر تھے کہ حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف لائے تو حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے ہم سے فرمایا: "یہاں سے چلو کہیں ان کا جرب (اثر) ہم تک نہ پہنچ جائے[1]۔"

باعزت رہنا چاہتے ہو تو...!

﴿2959﴾... حضرتِ سیِّدُنا حمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے مجھ سے فرمایا: "بازار کو لازم پکڑو کیونکہ تم اس وقت تک اپنے بھائیوں کے ہاں عزت والے رہو گے جب تک اِن کے محتاج نہ ہو گے۔"

باعمل بارعب ہوتا ہے:

﴿2960﴾... حضرتِ سیِّدُنا حمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا کہ "میں 40 سال تک حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی مجلس میں بیٹھتا رہا لیکن ان کی ہیبت کی وجہ سے کبھی سوال نہیں کیا۔"

﴿2961﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہمّام حارِثی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا مالک بن

[1]... حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے اس فعل سے ایسی کوئی بات ثابت نہیں ہوتی جس سے حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تنقیص ہو۔ ان کا اٹھ کر چلے جانا نہ تو حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے کلام میں عیب پر دلالت کرتا ہے اور نہ ہی ان کی رائے میں بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ کھڑے ہو کر چلے جانے سے ان کا ارادہ خود کو اور اپنے متبعین کو بحث و مباحثہ سے بچانا تھا کیونکہ آپ خود بھی مجتہد تھے۔ نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بیان فرمایا ہے کہ اس نے اپنے نور کو پورا کرنا ہے، بے شک حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے مذہب کا کوئی نام لیوا بھی نہ رہا جبکہ حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کا مذہب جاری و ساری ہے۔ (کتاب الرد علی ابی بکر الخطیب البغدادی، ۲۲/ ۶۷، ملخصاً، هامش ذیل تاریخ بغداد)

انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ”حضرتِ سیِّدُنا اَیُّوب اور حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سِیْرِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے زمانے میں عراق میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے جسے میں ان دونوں پر مُقَدَّم کروں۔“

﴿2962﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس (کلام میں نحوی یا) اعرابی غَلَطی ہوئی تو فوراً کہا: میں اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طَلَب کرتا ہوں۔“

لوگوں میں فساد برپا کرنے والے:

﴿2963﴾... حضرتِ سیِّدُنا شُعْبَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ”لوگوں کو سب سے زیادہ قصہ خوانوں کی باتیں خراب کرتی ہیں۔“

﴿2964﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا کہ ”اگر وہ کام نہ ہو رہا ہو جس کا تم ارادہ رکھتے ہو تو جو کام ہو رہا ہو اس کا ارادہ کر لو۔“

سیِّدُنا ایوب سختیانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا اَیُّوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک اور حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن سَلَمَہ جَرمی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے اور جید تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں سے حضرتِ سیِّدُنا ابو عثمان نَہدی، حضرتِ سیِّدُنا ابو رجاء عُطارِدی، حضرتِ سیِّدُنا ابو العالیہ، حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری، حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سِیْرِین اور حضرتِ سیِّدُنا ابو قلابہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے اَحادیث روایت کی ہیں۔

﴿2965﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مسجدیں تعمیر کرو اور سب مل کر بناؤ۔“[1]

جنتی خزانہ:

﴿2966﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو موسٰی اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں پیارے

1 ...مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الصلاة، باب فی زینة المساجد، ۱/ ۳۴۴، حدیث: ۹

مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ تھے کہ آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ”اے عبد اللہ بن قیس! کیا میں جنت کے خزانوں میں سے کسی خزانے پر تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ (عرض کی: ضرور) ارشاد فرمایا: ”لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ پڑھا کرو۔“[1]

﴿2967-68﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”(صدقۂ فطر میں) ایک صاع غلّہ ادا کرو[2]۔“[3]

اختیاراتِ مصطفٰے:

﴿2969﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے جھرمٹ میں چار ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام کی صبح کو حج کا تَلْبِیَہ[4] پڑھتے ہوئے مکۂ مکرمہ پہنچے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو کہ جو اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہیں لائے حج کو عمرہ میں تبدیل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔[5] [6]

1... مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة، باب استحباب خفض الصوت بالذکر، ص۱۴۴۹، حدیث: ۲۷۰۴

2... صدقۂ فطر کی مقدار یہ ہے گیہوں یا اس کا آٹا یا ستّو نصف صاع، کھجور یا مُنَقّٰی یا جَو یا اس کا آٹا یا ستّو ایک صاع۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۵، ۱/ ۹۳۸)۔ نیز دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف فیضانِ سنّت، جلد اوّل صفحہ 1321 پر ہے: ایک سو ”پچھتّر روپے اَٹھنِّی بھر“ وزن (یعنی دو سیر تین چھٹانک آدھا تولہ یا دو کلو میں اسّی گرام کم) گیہوں یا اس کا آٹا یا اتنے گیہوں کی قیمت ایک صدقۂ فطر کی مقدار ہے۔

3... سنن کبریٰ للبیہقی، کتاب الزکاۃ، باب من قال یخرج من الحنطۃ... الخ، ۴/ ۲۸۱، حدیث: ۷۷۰۶

4... تَلْبِیَہ کے الفاظ یہ ہیں: لَبَّیْکَ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَاشَرِیْکَ لَکَ یعنی میں تیرے پاس حاضر ہوا، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے حضور حاضر ہوا، تیرے حضور حاضر ہوا، تیرا کوئی شریک نہیں میں تیرے حضور حاضر ہوا، بے شک تعریف اور نعمت اور ملک تیرے ہی لئے ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۰۷۳)

5... بخاری، کتاب تقصیر الصلوۃ، باب کم اقام النبی فی حجتہ، ۱/ ۳۷۲، حدیث: ۱۰۸۵

مسلم، کتاب الحج، باب جواز العمرۃ فی شہر الحرام، ص۶۵۲، حدیث: ۱۲۴۰

6... جمہور علما کے نزدیک یہ جائز نہیں کہ میقات سے حج کا احرام باندھیں اور پھر اسے عمرے سے بدل دیں۔ البتہ امام احمد بن حنبل (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل) اور داود ظاہری اسے جائز کہتے ہیں۔ ان کی دلیل یہی حدیث ہے۔ جمہور یہ جواب دیتے...

﴿2970﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضور نبیّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اس دین کو ایسے فاسق لوگوں سے بھی قوت دے گا جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔“[1]

مدنی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پسند:

﴿2971﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جب بھی دو کاموں کی پیش کش کی جاتی تو آپ اسے زیادہ پسند فرماتے جو دونوں میں سے زیادہ آسان ہوتا۔“[2]

فضیلت ابوبکر:

﴿2972﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اگر میں کسی کو اپنا خلیل (دوست) بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔“[3] [4]

...... ہیں کہ یہ ان صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ خاص ہے جو حجۃ الوداع میں شریک تھے۔ تخصیص (یعنی ان کے ساتھ خاص ہونے) کی دلیل ابوداؤد اور ابن ماجہ کی یہ حدیث ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن حارث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! حج کا فسخ کرنا ہمارے ساتھ خاص ہے یا ہمارے بعد والوں کے لئے بھی ہے۔ ارشاد فرمایا: خاص تمہارے لئے ہے۔ (ابوداؤد، کتاب المناسک، باب الرجل یھل بالحج...الخ، ۲/ ۲۳۱، حدیث:۱۸۰۸)۔ نیز ابوداؤد میں ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے تھے: حج فسخ کرکے عمرہ کرنا صرف ان حضرات کے لئے تھا جنہوں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ حج کیا تھا۔ (ابوداؤد، کتاب المناسک، باب الرجل یھل بالحج...الخ، ۲/ ۲۳۱، حدیث: ۱۸۰۷)۔ (نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری، ۲/ ۶۵۱، ماخوذا)

[1]... مسند احمد، مسند البصریین، حدیث ابی بکرۃ، ۷/ ۳۲۲، حدیث: ۲۰۴۷۶، بتغیر قلیل

[2]... مسند احمد، مسند عائشۃ، ۱۰/ ۱۵۵، حدیث: ۲۶۴۶۷ عن عائشۃ

[3]... بخاری، کتاب الصلوۃ، باب الخوخۃ والممر فی المسجد، ۱/ ۱۷۷، حدیث: ۴۶۷

[4]... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد8، ص346 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: خلیل یا تو بنا ہے خُلّت خ کے پیش سے بمعنی دلی دوست جس کی محبت دل کی گہرائی میں اتر جاوے حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا ایسا محبوب صرف اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ہی ہے یا بنا ہے خَلّت خ کے فتحہ سے بمعنی حاجت یعنی وہ دوست جس پر توکُّل......

﴿2973﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تمہارے آباو اجداد جو زمانۂ جاہلیت میں (کفر پر) مرگئے ان پر فخر نہ کرو۔“[1]

عدل و انصاف کا دامن کبھی نہ چھوڑو:

﴿2974﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبیوں کے سلطان، رحمت عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کنواری کے لئے سات دن اور شادی شدہ کے لئے تین دن ہیں[2]۔“[3]

تین خوش نصیب:

﴿2975﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ سرکارِ مکۂ مکرَّمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تین آدمی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذمہ داری میں ہیں: (۱)...حج کرنے والا (۲)... عمرہ کرنے والا اور (۳)... راہِ خدا میں جہاد کرنے والا[4] حتّٰی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں ثواب و مالِ غنیمت کے ساتھ لوٹاتا ہے یا انہیں موت دے کر جنت میں داخل فرماتا ہے۔“

بادل دیکھو تو یہ پڑھو:

﴿2976﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میرے سرتاج، صاحبِ

......کیا جاوے اور ضرورت کے وقت اس سے مشکل کشائی حاجت روائی کرائی جاوے حضور انور کا ایسا کارساز حاجت روا محبوب سوائے خدا کے کوئی نہیں ورنہ اصل محبت حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کو جناب صدیق (اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ) سے بہت ہی ہے۔

[1]... مسند احمد، مسند عبد اللّٰہ بن عباس، ۱/ ۶۴۵، حدیث: ۲۷۳۹

[2]... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد5، ص84 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: مرد اگر کنواری عورت سے شادی کرے، تو سات دن اس کے پاس رہے پھر بقیہ بیویوں کے پاس سات سات دن رہے اور اگر بیوہ عورت سے نکاح کرے تو تین دن اس کے پاس رہے، پھر بقیہ بیویوں کے پاس بھی تین دن ہی رہے، اس کی پہلی باری میں بھی برابری و مساوات ہو گی، یہ باری اس نئی کے لئے خاص علیحدہ نہ ہو گی۔

[3]... مسلم، کتاب الرضاع، باب قدر ما تستحق البکر والثیب... الخ، ص ۷۶۹، حدیث: ۱۴۶۰، عن عبد الملک بن ابی بکر بن عبد الرحمن

ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب الاقامۃ علی البکر والثیب، ۲/ ۴۳۶، حدیث: ۱۹۱۶، بتقدم وتاخر

[4]... نسائی، کتاب مناسک حج، باب فضل حج، ص ۴۳۳، حدیث: ۲۶۲۲

معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب بادل آتا دیکھتے تو یہ دعا فرماتے: ”اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا ھَنِیْئًا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے خوب برسنے والا خوشگوار (نافع) بنا۔“[1]

نجاشی شاہِ حبشہ کی نمازِ جنازہ:

﴿2977﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ غیب دان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نجاشی کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور اس پر چار تکبیریں کہیں[2]۔[3]

1... مسند احمد، مسند عائشۃ، ۹/ ۵۱۸، حدیث: ۲۵۳۹۱، بخاری، کتاب الاستسقاء، باب مایقال اذا امطرت، ۱/ ۳۵۳، حدیث: ۱۰۳۲، بتغیر

2... مفسر شہیر، حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی **مراۃ المناجیح، جلد2، ص468** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: ”نجاشی بادشاہِ حبشہ کا لقب تھا ان کا نام اَصْحَمَہ تھا یہ پہلے عیسائی تھے بعد میں مسلمان ہوئے اور حبشہ میں مہاجر (ہجرت کرنے والے) صحابہ کو امن بھی دی، ان کی خدمتیں بھی کیں ان کا انتقال رجب ۹ھ میں ہوا اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نگاہ دور و نزدیک غائب حاضر سب کو دیکھ لیتی ہے کہ حبشہ اور مدینہ منورہ میں ایک مہینہ کا فاصلہ ہے (مرقات)۔“ مفتی صاحب چند سطروں بعد لکھتے ہیں: اس حدیث کی بنا پر بعض لوگ نمازِ جنازہ غائبانہ کے قائل ہیں مگر ان کی یہ دلیل کمزور ہے اس لئے کہ نمازِ غائبانہ صرف حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہی نے پڑھی کسی صحابی نے کبھی نہ پڑھی چنانچہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی وفات کے وقت جو صحابہ غزووں یا مکہ مکرمہ وغیرہ میں تھے انہوں نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر نمازِ غائبانہ نہ پڑھی، نیز حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بھی یہی نمازِ غائبانہ پڑھی بارہا صحابہ کی شہادتوں یا وفات کی خبریں آتی تھیں آپ نماز نہ پڑھتے تھے جن روایات میں ہے کہ آپ نے مُعاوِیہ اِبْنِ مُعاوِیہ مزنی، زید اِبْنِ حارثہ، جعفر اِبْنِ اَبِی طالب پر (یہ غزوہ موتہ میں شہید ہوئے تھے) نمازِ غائبانہ پڑھی ہے ان کی اَسنادوں میں مُحَدِّثِیْن کو کلام ہے کیونکہ ان اَسنادوں میں علاء اِبْنِ زید یا بقیہ اِبْنِ ولید وغیرہم راوی ہیں جو بِالاِتِّفاق ضعیف ہیں اور اگر یہ اَحادیث صحیح بھی ہوں تو ان نمازوں کی وجہ یہ ہے کہ جبریل امین (عَلَیْہِ السَّلَام) نے ان میتوں کو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سامنے لاکر حاضر کر دیا، چنانچہ حضرت اِبْنِ عباس کے الفاظ یہ ہیں: کُشِفَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّجَاشِیِّ حَتّٰی رَاٰہُ وَصَلّٰی عَلَیْہِ (یعنی نجاشی شاہِ حبشہ کا جنازہ نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سامنے کر دیا گیا حتّٰی کہ آپ نے اسے دیکھا اور اس پر نماز پڑھی)۔ لہٰذا یہ نماز حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خصوصیت میں سے ہے کیونکہ میت کا امام کے آگے ہونا کافی ہے مقتدی دیکھیں یا نہ دیکھیں، ورنہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تو ہر صحابی کا جنازہ پڑھاتے تھے حتّٰی کہ جو رات میں دفن کر دیئے جاتے ان کی قبر پر جاکر جنازہ پڑھاتے اور فرماتے کہ مجھے ہر ایک کی موت کی خبر دیا کرو میری نماز ان کے لئے رحمت ہے، مگر سوائے اس ایک کے اور کسی غائب صحابی پر نمازِ غائبانہ نہ پڑھی لہٰذا اس حدیث سے نمازِ غائبانہ کا جواز ثابت کرنا بہت کمزور ہے مذہبِ حَنَفی نہایت قوی ہے کہ جنازے کی نماز حاضر میت پر ہو سکتی ہے نہ کہ غائب پر۔

3... بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب موت النجاشی، ۲/ ۵۸۲، حدیث: ۳۸۷۹

مُردوں کو اچھا کفن دو:

﴿2978﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اچھا دے[1]۔''[2]

تین بیٹیوں یا تین بہنوں کی پرورش کا ثواب:

﴿2979﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مالکِ کوثر و جنت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں وہ ان کی کفالت کرے، ان کا بوجھ اٹھائے اور انہیں لباس پہنائے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔'' صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ''یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر دو ہوں تو۔'' ارشاد فرمایا: ''اگر دو ہوں تو بھی یہ کچھ ہے۔'' صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان فرماتے ہیں: ''اگر ہم ایک کے بارے میں پوچھتے تو آپ ایک کے بارے میں بھی یہی فرماتے۔''[3]

﴿2980﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: تلبیہ پڑھنے کے وقت میں حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اونٹنی کے پاس تھا، میں نے آپ کو فرماتے سنا: ''اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے حضور حج و عمرہ دونوں سے ایک ساتھ حاضر ہوتا ہوں۔''[4]



1... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مرآۃ المناجیح، جلد2، ص462 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہاں اچھے سے مراد بہت بھاری اور بیش قیمت کفن نہیں بلکہ جیسے کپڑے مرنے والا جمعہ کو پہنتا تھا ایسے کپڑے میں کفن دیا جائے نہ عیدوالوں میں نہ شادی والوں میں یعنی درمیانہ لہٰذا یہ حدیث اِس حدیث کے خلاف نہیں کہ کفن میں غُلُوّ نہ کرو بعض روایات میں ہے کہ مُردوں کو اچھا کفن دو کیونکہ وہ آپس میں ملتے ہیں تو اچھے کفن سے خوش ہوتے ہیں۔

2... مسلم، کتاب الجنائز، باب فی تحسین کفن المیت، ص ٤٧٠، حدیث: ٩٤٣

3... مسند احمد، مسند جابر بن عبد اللّٰہ، ٥/ ٢٨، حدیث: ١٤٢٥١

4... مسند احمد، مسند انس بن مالک، ٤/ ٢٤٨، حدیث: ١٣٣٤٨

حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عُبَید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابوعبد اللہ یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ انتہائی پرہیز گار، عاجزی وانکساری کے پیکر، موزوں کلام کرنے والے اور زبان کو لغو گفتگو سے بچانے والے تھے۔

غَیْرُاللہ کے وسیلے سے دعا:

﴿2981﴾... مُؤَمَّل بن اسماعیل سے مروی ہے کہ اَہْلِ شام میں سے ایک شخص ریشم فروشوں کے بازار میں (خریداری کے لئے) آیا، (حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دکان پر پہنچا) تو آپ کے بھتیجے مُطَرِّف نے (ایک چادر دکھاتے ہوئے) کہا: یہ 400 درہم کی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”ہمارے ہاں یہ چادر 200 درہم کی فروخت ہوتی ہے۔“ اسی دوران مُؤَذِّن نے اذان دی تو آپ بنی قشیر کو نماز پڑھانے کے لئے تشریف لے گئے، جب واپس آئے تو آپ کے بھتیجے مُطَرِّف نے وہ مُنَقَّش چادر شامی شخص کو 400 درہم میں فروخت کر دی تھی۔ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے (دکان میں کثیر درہم دیکھ کر) پوچھا: ”یہ درہم کہاں سے آئے؟“ بھتیجے نے بتایا: ”وہ چادر میں نے اس شخص کو 400 درہم میں فروخت کر دی۔“ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے شامی شخص سے فرمایا: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! وہ چادر جو تم نے مُطَرِّف سے خریدی ہے، 200 درہم کی ہے، اگر تم چادر لینا چاہو تو لے جاؤ اور اپنے 200 درہم بھی لے جاؤ اور اگر چاہو تو چادر واپس کر کے اپنے 400 درہم لے لو۔“ اس شخص نے پوچھا: ”آپ کون ہیں؟“ فرمایا: ”میں ایک مسلمان ہوں۔“ اس نے کہا: ”میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ کون ہیں اور آپ کا نام کیا ہے؟“ فرمایا: ”میرا نام یونس بن عبید ہے۔“ اس شامی شخص نے کہا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جب ہم دشمن کے نرغے میں ہوتے ہیں اور ہم پر معاملہ دشوار ہو جاتا ہے تو ہم بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں: اے یونس بن عبید کے رب! ہم سے اس مصیبت کو دور فرما۔ یا اس قسم کے الفاظ کہتے ہیں۔“ (یہ سن کر) حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: ”سُبْحٰنَ اللہ، سُبْحٰنَ اللہ۔“

حق و سچ کا پرچار:

﴿2982﴾... حضرتِ سیِّدُنا اُمَیَّہ بن بِسطام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّلَام بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن

عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں ایک عورت ریشمی جبہ لے کر حاضر ہوئی اور کہا: "اسے خرید لیجئے!" آپ نے فرمایا: "کتنے میں بیچو گی؟" کہا: "500 درہم میں۔" آپ نے فرمایا: "یہ اس سے مہنگا ہے۔" اس نے کہا: "600 میں۔" آپ نے فرمایا: "یہ اس سے بھی مہنگا ہے۔" آپ اسی طرح فرماتے رہے۔حتّٰی کہ وہ ایک ہزار تک پہنچ گئی حالانکہ وہ اسے 500 درہم میں فروخت کر رہی تھی۔

﴿2983﴾... حضرتِ سیِّدُنا اُمَیَّہ بن بِسطام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بصرہ سے ریشم خرید کر سُوس (شہر) میں اپنے وکیل کے پاس بھیج دیتے، وکیل آپ کی طرف ریشم کا کپڑا بھیجتا تھا، اگر وکیل ان کی طرف پیغام بھیجتا کہ لوگوں کے پاس سامان زائد (ریشم وافر مقدار میں) ہے تو آپ وہاں کے لوگوں سے خرید و فرخت نہ کرتے، لوگوں کو بھی بتادیتے کہ میرے وکیل نے بتایا ہے کہ یہاں لوگوں کے پاس سامان وافر مقدار میں ہے۔

خیر خواہی کا جذبہ:

﴿2984﴾... حضرتِ سیِّدُنا غَسَّان بن مُفَضَّل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ایک عورت ریشم کی مُنَقَّش چادر لائی تاکہ آپ اسے بازار میں بیچ دیں، آپ نے چادر دیکھ کر فرمایا: "کتنے میں بیچو گی؟" اس نے کہا: "60 درہم میں۔" آپ نے وہ چادر پڑوسی دکان دار کو دکھا کر اس کی رائے پوچھی تو اس نے کہا: "یہ 120 درہم کی ہے۔" آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "میرے خیال میں بھی اس کی اتنی ہی قیمت ہے۔" پھر اس عورت سے فرمایا: "جاؤ اور اپنے گھر والوں سے 125 درہم میں فروخت کرنے کے بارے میں مشورہ کرلو۔" اس نے کہا: "میرے گھر والوں نے مجھے 60 درہم میں فروخت کرنے کا حکم دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: "جاؤ اور ان سے (125 درہم میں فروخت کرنے کا) مشورہ کر کے آؤ۔"

نفع کے چار ہزار درہم نہ لئے:

﴿2985﴾... حضرتِ سیِّدُنا مسلم بن ابی مُضَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے ساتھ کاروبار کرتے تھے، ایک دن ہم حساب کتاب کرنے بیٹھے، حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تشریف فرما تھے۔ جب ہم حساب کتاب سے فارغ ہوئے تو آپ نے

فرمایا: ”فلاں شخص جس نے ایک کلمہ بھی کہا وہ بھی ہمارے حساب میں شامل ہے۔“ ہم نے کہا: ”ٹھیک ہے۔“ آپ نے (خیر خواہی کی نیت سے) فرمایا: ”مجھے نفع کی ضرورت نہیں میرا اصل سرمایہ مجھے لوٹا دو۔“ چنانچہ آپ نے اپنا اصل سرمایہ لے لیا اور نفع کے چار ہزار درہم چھوڑ دیئے۔

﴿2986﴾... حضرتِ سیِّدُنا احمد بن سَعید دارِمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا نضر بن شُمَیل اور حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عامر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا کو فرماتے سنا کہ ریشم مہنگا ہو گیا، ان میں سے ایک نے کہا: ریشم فلاں جگہ پیدا ہوتا ہے جب وہاں مہنگا ہو گیا تو بصرہ میں بھی مہنگا ہو گا۔ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ریشم کی تجارت کرتے تھے۔ آپ کو جب اس بات کا علم ہوا تو آپ نے ایک شخص سے 30 ہزار کا ریشم خریدا، خریدنے کے بعد آپ نے بیچنے والے سے فرمایا: ”کیا تمہیں معلوم ہے کہ فلاں جگہ ریشم مہنگا ہو گیا ہے؟“ اس نے کہا: ”اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں اتنا مال نہ بیچتا۔“ (یہ سن کر) آپ نے فرمایا: ”میری رقم مجھے لوٹا دو اور اپنا مال واپس لے لو۔“ چنانچہ اس نے 30 ہزار درہم واپس لوٹا دیئے۔

کہیں یہ کپڑے کی تعریف نہ ہو:

﴿2987﴾... حضرتِ سیِّدُنا زُہَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ریشم کا کپڑا بیچا کرتے تھے، ایک مرتبہ ایک شخص آپ کے پاس کپڑا لینے کے لئے آیا، آپ نے اپنے غلام سے فرمایا: ”کپڑوں کی گٹھڑی پھیلا دو۔“ چنانچہ غلام نے گٹھڑی پھیلا دی اور گٹھڑی پر ہاتھ مار کر ”صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد“ پڑھا۔ یہ سن کر آپ نے گٹھڑی کو لپیٹنے کا حکم دیا اور اس خوف سے کپڑا بیچنے سے انکار کر دیا کہ کہیں غلام کا قول کپڑے کی تعریف نہ ہو۔

﴿2988﴾... حضرتِ سیِّدُنا عامر بن ابو عامر خَزّاز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بطورِ تعزیت یہ اشعار پڑھتے سنا:

مِنَ الْمَوْتِ لَا ذُوالصَّبْرِ یُنْجِیْہِ صَبْرُہٗ ... وَلَا لِلْجَزُوْعِ کَارِہُ الْمَوْتِ مَجْزَعٗ

اَرٰی کُلَّ ذِیْ نَفْسٍ وَّاِنْ طَالَ عُمْرُھَا ... وَعَاشَتْ لَھَا سُمٌّ مِّنَ الْمَوْتِ مُنْقَعٗ

فَکُلُّ امْرِئٍ لَاقٍ مِنَ الْمَوْتِ سَکْرَۃً ... لَہٗ سَاعَۃٌ فِیْھَا یُذَلُّ وَیُصْرَعٗ

فَاِنَّکَ مَنْ یُّعْجِبُکَ لَا تَکُ مِثْلَہٗ   اِذَا اَنْتَ لَمْ تَصْنَعْ کَمَا کَانَ یَصْنَعُ

ترجمہ: (۱)...نہ تو صابر کو اس کا صبر موت سے بچا سکتا ہے اور نہ ہی موت کو ناپسند کرنے والے انتہائی پریشانی کی پریشانی۔

(۲)...میں دیکھتا ہوں کہ ہر ذی روح چاہے وہ لمبی عمر ہی کیوں نہ جیا ہو موت ہی اس کے لئے مہلک زہر ہے۔

(۳)...ہر شخص کو موت کی سختی کا سامنا ہے جس میں اس کے لئے ایسا وقت بھی آسکتا ہے کہ وہ رسوا ہو جائے اور پچھاڑا جائے۔

(۴)...بے شک تو اس کی مثل نہیں ہو سکتا جسے تو پسند کرتا ہے جب تک کہ تو اس کی طرح کے کام نہ کرے۔

بعض نے ان میں درجِ ذیل اشعار کا اضافہ کیا ہے:

فَلِلّٰہِ فَانْصَحْ یَاابْنَ اٰدَمَ اِنَّہٗ   مَتٰی مَا تُخَادِعْہُ فَنَفْسُکَ تَخْدَعُ

وَاَقْبِلْ عَلَی الْبَاقِیْ مِنَ الْخَیْرِ وَارْجُہٗ   وَلَاتَکُ مَا لَاخَیْرَ فِیْہِ تَتَبَّعُ

ترجمہ: (۱)...اے ابنِ آدم! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے نصیحت قبول کر کہ جب تک تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دھوکا کرتا رہے گا تو خود دھوکے میں رہے گا۔

(۲)...باقی رہنے والی بھلائی کی طرف بڑھ اور اسی کی امید رکھ اور جس چیز میں کوئی بھلائی نہیں اس کے پیچھے نہ پڑ۔

پاکیزہ درہم اور مسلمان بھائی:

﴿2989﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُلَیمان بن مُغِیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ "میں ایسے بہت کم پاکیزہ دراہم کو جانتا ہوں جنہیں بندہ کسی حق کی ادائیگی میں خرچ کرتا ہے اور ایسے بہت کم مسلمانوں کو جانتا ہوں جن سے سکون حاصل کیا جائے اور یہ دونوں کم ہی ہوتے ہیں۔"

﴿2990﴾... حضرتِ سیِّدُنا حمّاد بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ "جب بھی کوئی شخص دولت کمانے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا ارادہ اسے پستی و ذلت کی طرف لے جاتا ہے۔"

عزت و شرف والی چیزیں:

﴿2991﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَسماء بن عُبَیدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یونس

بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ”دو چیزوں سے بڑھ کر عزت و شرف والی کوئی چیز نہیں ایک پاکیزہ درہم اور دوسرا وہ شخص جو سنت پر عمل پیرا ہو۔“

دو درہم:

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ”دو درہم ہیں ایک درہم وہ ہے جسے لینے سے تو اجتناب کرتا ہے یہاں تک کہ وہ تیرے لئے حلال ہو جاتا ہے پھر تو اسے لے لیتا ہے اور دوسرا وہ درہم ہے جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے تجھ پر کسی کا حق لازم ہے پس تو اسے ادا کر دیتا ہے۔“

قرض سے بہتر مال:

حضرتِ سیِّدُنا ابُو الفَضْل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: ”اے ابو الفضل! مُضارَبَت[1] کا مال بہت برا ہے لیکن یہ قرض سے بہتر ہے اور میرے لئے کبھی بھی سیاہ کو سفید میں ملا کر نشان نہیں لگایا گیا اور جو 100 درہم مجھے حاصل ہوں میں ان کے بارے میں یہ کہنے کی بھی طاقت نہیں رکھتا کہ ان میں سے میرے لئے صرف 10 درہم ہی حلال و پاکیزہ ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر میں ان میں سے پانچ بھی کہہ دوں تو میں اپنی قسم میں سچا ہوں گا۔“ یہ بات آپ نے کئی بار کہی۔

چور سے بھی برا شخص:

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ”لوگوں کا مال چرانے والا میرے نزدیک اس شخص سے برا نہیں جو کسی مسلمان کے پاس آکر اس سے ایک مُقَرَّرہ مدت تک (قیمت ادا کرنے کا وعدہ کر کے) مال خریدتا ہے پھر مدت پوری ہو جاتی ہے لیکن اس وقت وہ آدمی شہر شہر گھومتا اور تجارت کرتا ہے تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل تلاش کرے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر وہ اس مال سے ایک درہم بھی حاصل کرے گا تو وہ اس کے لئے روا (جائز) نہ ہو گا۔“

[1]... یہ تجارت میں ایک قسم کی شرکت ہے کہ ایک جانب سے مال ہو اور ایک جانب سے کام، مال دینے والے کو ربُّ المال اور کام کرنے والے کو مُضارِب اور مالک نے جو دیا اُسے راسُ المال (مالِ مضاربت) کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۴، ۳/ ۱)

خریدار کو عیوب ضرور بتادینا:

﴿2992﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَکَن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بکریوں کا کاروبار کیا کرتے تھے، آپ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے پاس ایک بکری لے کر آئے اور فرمایا: اسے بیچ دو لیکن یہ ضرور بتادینا کہ یہ چارے کو الٹ پلٹ کرتی اور کھونٹے کو اکھاڑ دیتی ہے اور یہ تمام عیوب بیچنے کے بعد نہیں بلکہ سودا پورا ہونے سے پہلے بیان کر دینا۔

﴿2993﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن مُقْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک شخص کو کپڑا فروخت کرنے کے لئے دکھایا، آپ کے ہم نشینوں میں سے کسی نے سُبْحٰنَ اللہ کہا تو آپ نے غلام سے فرمایا: کپڑا سمیٹ لو۔ راوی کا بیان ہے: میرا خیال ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس ہم نشین سے فرمایا: تجھے تسبیح پڑھنے کے لئے یہی جگہ ملی تھی۔

﴿2994﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید اور حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عَون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا ایک جگہ جمع ہو کر حلال و حرام کے متعلق گفتگو کرنے لگے، دونوں نے فرمایا: ''مجھے نہیں معلوم کہ میرے مال میں کوئی درہم حلال ہے۔''

نفس سے دو چیزوں کا مطالبہ:

﴿2995﴾... حضرتِ سیِّدُنا جَعْفَر بن بُرقان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: مجھے حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علم و فضل اور صلاح و تقوٰی کی خبر پہنچی تو میں نے انہیں لکھا کہ اے بھائی! مجھے ان اعمال کے متعلق بتایئے جو آپ سر انجام دیتے ہیں؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواباً لکھا: ''میرے پاس آپ کا پیغام پہنچا، آپ نے مجھ سے میرے اعمال کے متعلق سوال کیا، میں بتاتا ہوں بے شک میں نے اپنے نفس پر یہ بات پیش کی کہ لوگوں کے لئے بھی وہی پسند کر جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور لوگوں کے لئے اس چیز کو ناپسند جان جو اپنے لئے ناپسند جانتا ہے لیکن میرا نفس اس سے کوسوں دور ہے۔ پھر میں نے اس سے یہ مطالبہ کیا کہ لوگوں کا تذکرہ بھلائی کے ساتھ ہی کرنا لیکن بصرہ کی آگ برساتی شدید گرمی کے دن روزہ رکھنا میں نے اس سے زیادہ آسان پایا۔ اے بھائی میرا تو یہ معاملہ ہے۔''

مجھ میں تو ایک بھی خصلت نہیں:

﴿2996﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "بے شک میں 100 اچھی خصلتیں گنتا ہوں لیکن اپنے اندر ان میں سے ایک بھی نہیں پاتا۔"

مجھے ڈر ہے کہ کہیں کچھ بھی قبول نہ ہو:

﴿2997﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو جَعْفَر جِسْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں عید الاضحیٰ کے دنوں میں حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: "اے ابو جعفر! ہمارے لئے اتنی اتنی بکریاں لے آؤ۔" پھر کئی بار قسمیں اٹھائیں اور فرمایا: "میرا خیال ہے کہ میری کوئی قربانی قبول نہیں ہو گی یا فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ مجھ سے کوئی چیز بھی قبول نہیں کی جائے گی یا فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ میں اہلِ نار میں سے نہ ہو جاؤں۔"

﴿2998﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلام بن ابو مُطِیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (نفل) نماز و روزے کی کثرت تو نہیں کرتے تھے لیکن بخدا! حُقُوْقُ اللہ میں سے کسی حق کا مطالبہ ہوتا تو اسے پورا کرنے کے لئے (ہر وقت) تیار رہتے تھے۔

﴿2999﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہِشام بن حَسّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بڑھ کر کسی کو بھی علم کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی طلب کرنے والا نہیں پایا۔

گم شدہ چیز اور نماز:

﴿3000﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "مجھے کیا ہو گیا ہے؟ مجھے کیا ہو گیا ہے؟ کہ میری ایک مرغی گم ہو جائے تو میں اسے ڈھونڈ نکالتا ہوں لیکن میری نماز فوت ہو جاتی ہے تو میں اس کے لئے کوشش نہیں کرتا۔"

﴿3001﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے لئے یہ بات آسان ہے کہ میں (اپنا حق) ناقص ہی وصول کروں لیکن یہ بات مجھ پر غالب (دشوار) ہے کہ (دوسرے کا حق) پورا ادا کروں۔"

افسوس! میرے پاؤں غبار آلود نہیں ہوئے:

﴿3002﴾... حضرتِ سیِّدُنا احمد بن ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وفات کے وقت اپنے پاؤں کی طرف دیکھ کر رونے لگے۔ عرض کی گئی: "اے ابوعبداللہ! آپ کو کس چیز نے رلایا؟" فرمایا: "میرے پاؤں راہِ خدا میں غبار آلود نہیں ہوئے۔"

﴿3003﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن مُغیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے بڑھ کر کسی کو غمگین نہیں دیکھا، آپ فرمایا کرتے تھے: ہم ہنستے ہیں ہو سکتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے اعمال کو دیکھ کر ارشاد فرمائے: "میں تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی قبول نہیں کروں گا۔"

مؤمنوں کے گرجے:

﴿3004﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن ابوعَدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: "مؤمنوں کے گرجے ان کے گھر ہیں۔"

لوگوں کے نزدیک باعزت رہنے کا نسخہ:

﴿3005﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن سعید رَقَّاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: "تم اس وقت تک لوگوں کے ہاں باعزت رہو گے یا لوگ اس وقت تک تمہاری عزت کرتے رہیں گے جب تک تم ان کے پاس موجود مال وغیرہ لینے کی کوشش نہ کرو گے، اگر تم ان کے پاس موجود چیز لینے کی کوشش کرو گے تو وہ تمہیں حقیر سمجھیں گے، تمہاری باتوں کو ناپسند جانیں گے اور تم سے نفرت کریں گے۔"

نماز اور زبان:

﴿3006﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: "دو خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر بندے میں وہ درست ہو جائیں تو اس کے باقی تمام معاملات درست ہو جائیں وہ نماز اور زبان ہیں۔"

﴿3007﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُبارک بن فَضالہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تم زبان کی نیکی کے علاوہ کوئی نیکی ایسی نہیں پاؤ گے کہ تمام نیکیاں جس کے تابع ہوں۔ بے شک تم ایسے شخص کو بھی پاؤ گے جو بکثرت روزے رکھتا ہے لیکن حرام سے افطار (یعنی غیبت) کرتا ہے۔ رات کو قیام کرتا ہے لیکن دن میں جھوٹی گواہی دیتا ہے۔ اسی طرح آپ نے کئی باتیں ذکر کیں۔ (پھر فرمایا:) لیکن تم کوئی ایسا شخص نہیں پاؤ گے جو صرف حق بات کرتا ہو اور اس کا عمل ہمیشہ اس بات کے مخالف ہو۔

﴿3008﴾... حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پڑوسی حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن موسٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ اِسْتِغْفار کرنے والا کوئی نہیں دیکھا، آپ بار بار نگاہ آسمان کی طرف بلند کرتے اور استغفار کرتے۔

بندے کے متقی ہونے کی پہچان:

﴿3009﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بندہ جب گفتگو کرتا ہے تو اس کا تقوٰی و پرہیز گاری اس کے کلام سے ہی پہچانی جاتی ہے۔

گمراہوں سے نفرت:

﴿3010﴾... حضرتِ سیِّدُنا خُوَیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا: آپ ہمیں عمرو بن عبید (معتزلی) کے پاس بیٹھنے سے منع کرتے ہیں لیکن کچھ دیر پہلے آپ کا بیٹا اس کے پاس گیا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے ڈرو۔ آپ جلال میں آگئے، اتنے میں بیٹا خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: "اے بیٹا! تمہیں عمرو بن عبید

کے متعلق میری رائے معلوم ہے اس کے باوجود تم اس کے پاس جاتے ہو؟" بیٹے نے عرض کی: اَبا جان! میرے ساتھ فلاں شخص تھا۔ یوں بیٹا معذرت کرنے لگا، تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "میں تمہیں زنا، چوری اور شراب نوشی سے منع کرتا ہوں، لیکن تمہارا ان گناہوں کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہونا مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عَمْرو اور اس کے ساتھیوں کی رائے کے ساتھ حاضر ہو۔"

تین نصیحتیں:

﴿3011﴾... حضرتِ سیِّدُنا حمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "میری تین نصیحتیں یاد رکھو: (۱)... تم میں سے کوئی بھی بادشاہ کے پاس جاکر قرآنِ مجید کی تلاوت نہ کرے (۲)... تم میں سے کوئی بھی جوان عورت کو تنہائی میں قرآنِ پاک نہ پڑھائے اور (۳)... تم میں سے کوئی بھی اصحابِ ہوٰی (خواہشات کے پیروکاروں) کی بات نہ سنے۔"

بغیر نیتِ ثواب شرکت کرو:

﴿3012﴾... حضرتِ سیِّدُنا خُوَیل بن واقِد صَفّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: "میرا ایک پڑوسی مُعْتَزِلی ہے کیا میں اس کی عیادت کرسکتا ہوں؟" فرمایا: "(اگر فتنہ وفساد کا اندیشہ ہو تو) کرسکتے ہو مگر ثواب کی نیت سے نہیں۔" پوچھا: "مر جائے تو کیا نمازِ جنازہ پڑھوں؟" فرمایا: "(فتنہ وفساد سے بچنے کے لئے) بغیر نیّتِ ثواب شریک ہو جاؤ۔"

﴿3013﴾... حضرتِ سیِّدُنا حزم بن ابو حزم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا اِبنِ لاحِق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق کے دروازے کے پاس بیٹھے تھے کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دراز گوش (گدھے) پر سوار ہمارے پاس سے گزرے، ہمیں دیکھ کر ٹھہر گئے اور فرمایا: "آج کے دور میں حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتیں جاننے والے کو عجیب اور انوکھا سمجھا جاتا ہے اور بزرگانِ دین کے طریقے جاننے والے کو تو اس سے بھی زیادہ عجیب وانوکھا سمجھا جاتا ہے۔"

فرقۂ معتزلہ کے عقائد:

﴿3014﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد العزیز رَقّاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یونس

بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ”مُعْتَزِلَہ کا فتنہ اس امت کے لئے فتنۂ اَزارِقَہ (یعنی خوارج کے فتنے) سے زیادہ سخت ہے کیونکہ ان کا خیال ہے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان گمراہ ہیں، فرقۂ مُعْتَزِلَہ کی گواہی قبول نہیں کیونکہ انہوں نے بُری بدعتیں ایجاد کیں، یہ شفاعت، حوضِ کوثر اور عذابِ قبر کے منکر ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لعنت فرمائی، انہیں (حق سننے اور ماننے سے) بہرا اور اندھا کر دیا، حاکِم وقت پر لازم ہے کہ انہیں گمراہ کن عقائد سے توبہ کرنے پر مجبور کرے اگر توبہ کر لیں تو ٹھیک ورنہ انہیں مسلمانوں کے شہروں سے نکال دے۔“

﴿3015﴾... حضرتِ سَیِّدُنا ابو جَعْفَر جِسْر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سَیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جو مسئلۂ تقدیر میں جھگڑ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”اگر انہیں اپنے گناہوں کی فکر ہوتی تو وہ اس مسئلہ میں نہ اُلجھتے۔“

چار خصلتیں مردانہ کمالات سے ہیں:

﴿3016﴾... حضرتِ سَیِّدُنا غَسّان بن مُفَضَّل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: قبیلۂ قریش کے ایک شخص نے مجھے بتایا کہ حضرتِ سَیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”ایک مرتبہ ابن زیاد نے ایک بستی کے رئیس کی اولاد میں سے کسی سے پوچھا: ”تمہارے نزدیک مردانہ کمالات کون سے ہیں؟“ اس نے کہا: ”ہمارے نزدیک چار خصلتیں مردانہ کمالات سے ہیں: (۱)... شک سے اس طرح الگ ہونا کہ اس کے قریب نہ پھٹکنا، کیونکہ جب آدمی شک میں مبتلا ہوتا ہے تو ذلیل ہو جاتا ہے (۲)... اپنے مال کا خیال رکھنا، اسے ضائع نہ کرنا، کیونکہ جو شخص اپنے مال کو برباد کرتا ہے اس میں مُرُوَّت نہیں ہوتی (۳)... اپنے اہل و عیال کی ضرورتوں کو پورا کرنا حتّٰی کہ اس کے ذریعے وہ ہر ایک سے بے نیاز ہو جائیں، کیونکہ جس کے اہل و عیال لوگوں کے محتاج ہوں اس میں مروت نہیں پائی جاتی اور (۴)... آدمی اپنے کھانے، پینے کی چیزوں میں غور کرے کہ کون سی اس کے موافق ہے پس اسے لازم پکڑے کیونکہ یہ بھی مُرُوَّت میں سے ہے کہ وہ اپنے کھانے پینے کو خلط ملط نہ کرے۔“

اصلاح کا انوکھا انداز:

﴿3017﴾... حضرتِ سَیِّدُنا غَسّان بن مُفَضَّل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اہلِ بصرہ میں سے میرے ایک

رفیق نے مجھے بتایا کہ ایک شخص حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور معاشی تنگی اور اس کی وجہ سے فکر مندی کی شکایت کی، تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”آنکھ جس کے ذریعے تم دیکھتے ہو اسے ایک لاکھ کے عوض فروخت کرنے پر راضی ہو؟“ اس نے کہا: نہیں۔ فرمایا: ”کان جن کے ذریعے تم سنتے ہو ایک لاکھ کے بدلے فروخت کرنے پر راضی ہو؟“ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: ”زبان جس کے ذریعے تم گفتگو کرتے ہو اسے ایک لاکھ میں دینے پر راضی ہو؟“ اس نے کہا: نہیں۔ فرمایا: ”دل جس کے ذریعے تم سمجھتے ہو اسے ایک لاکھ میں فروخت کرنے پر راضی ہو؟“ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: ”اپنے ہاتھ ایک لاکھ کے عوض فروخت کرنے پر راضی ہو؟“ اس نے کہا: نہیں۔ پوچھا: ”ٹانگیں؟“ عرض کی: نہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دیگر نعمتوں کا ذکر کرنے کے بعد اس شخص کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ”میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے پاس کئی لاکھ درہم موجود ہیں لیکن اس کے باوجود تم حاجت مندی کی شکایت کر رہے ہو۔“

آخرت کا معاملہ سخت ہے:

﴿3018﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ایک دن (اپنے نفس سے مخاطب ہو کر) فرماتے سنا کہ ”عنقریب تیری آنکھیں وہ دیکھیں گی جو انہوں نے کبھی نہیں دیکھا، تیرے کان وہ سنیں گے جو انہوں نے کبھی نہیں سنا، پھر تم جس طبقہ سے نکلو گے تو اس سے سخت میں داخل ہو گے، یہاں تک کہ اس سختی کی انتہا پل صراط عبور کرنے پر ہو گی۔“

یہ گھر تمہیں راس نہیں:

﴿3019﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پیٹ کے درد کی شکایت کی، تو آپ نے فرمایا: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! یہ گھر (دنیا) تجھے راس نہیں، لہٰذا ایسا گھر تلاش کر جو تجھے راس ہو۔“

﴿3020﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ”جو چیزیں لوگوں کے لئے مفید ہیں ہم نے ان کا ارادہ کیا اور انہیں لکھ لیا اور جو چیزیں ہماری اپنی ذات کے لئے مفید ہیں ان کا ارادہ کیا لیکن انہیں چھوڑ دیا۔“ حضرتِ سیِّدُنا خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ

اللهِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: ”ان چیزوں سے مراد تسبیح، تہلیل (سُبْحٰنَ اللّٰه، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه) اور ذکرِ خیر ہے۔“

جنت کی امید اور جہنم کا خوف:

﴿3021﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماء بن عبید رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ”نیکی و بھلائی سے ناآشنا و جاہل شخص کے لئے جنت کی امید کی جاسکتی ہے لیکن نافرمانی میں حد سے گزرنے والے کے بارے میں جہنم کا خوف ہے۔“

تقویٰ سے زیادہ کوئی چیز آسان نہیں:

﴿3022﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عُمر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: تین آدمیوں نے ایسی بات کہی کہ ان پر تہمت نہیں لگائی جاسکتی: (۱)... حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْمُبِیْن فرماتے ہیں: ”میں نے کبھی کسی آدمی سے حسد نہیں کیا اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ولی ہے تو وہ تو جنت کی طرف رواں دواں ہے جب میں اس پر حسد نہیں کرتا تو پھر دنیاوی چیز پر کسی سے حسد کیوں کر کروں۔“ (۲)... حضرتِ سیِّدُنا مُوَرِّق عِجْلی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ”میں نے کبھی ایسا غصہ نہیں کیا جس میں مجھ سے کوئی ایسی بات واقع ہوئی ہو کہ غصہ زائل ہونے کے بعد مجھے اس پر شرمندگی ہو۔“ اور (۳)... حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابو سنان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ”میرے نزدیک تقویٰ سے زیادہ کوئی چیز آسان نہیں مجھے جب بھی کسی چیز کے بارے میں شک ہوتا ہے تو میں اسے چھوڑ دیتا ہوں۔“

﴿3023﴾... حضرتِ سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیمار ہوگئے تو حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّهُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: ”آپ کے چلے جانے کے بعد زندہ رہنے میں کوئی بھلائی باقی نہیں۔“

معزز کون؟

...حضرتِ موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! تیرے نزدیک کون سا بندہ زیادہ عزت والا ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ جو بدلہ لینے کی قدرت کے باوجود معاف کردے۔ (شعب الایمان للبیهقی، ۶/ ۳۱۹، حدیث: ۸۳۲۷)

سیِّدُنا یُونُس بن عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ کی اکثر روایات اَہْلِ بصرہ میں سے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری، حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سِیرِین، حضرتِ سیِّدُنا ابوقلابہ اور حضرتِ سیِّدُنا حُمَید بن ہِلال رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی وغیرہ سے جبکہ اَہْلِ حجاز میں سے حضرتِ سیِّدُنا عطاء، حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنکَدِر، حضرتِ سیِّدُنا نافع اور حضرتِ سیِّدُنا ہِشام بن عُروَہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے مروی ہیں۔

حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی روایات میں سے چند درج ذیل ہیں

کامل مومن، کامل مسلمان اور حقیقی مہاجر:

﴿3024﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "کامل مومن وہ ہے جس سے سب لوگ امن میں ہوں اور کامل مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دیگر مسلمان محفوظ ہوں اور حقیقی مہاجر (ہجرت کرنے والا) وہ ہے جو برائی چھوڑ دے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کی ایذاؤں سے امن میں نہ ہو۔"[1]

جنت و خلافت کی خوش خبری:

﴿3025﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک باغ میں تشریف لے گئے، حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حاضر ہوئے اور اندر آنے کی اجازت طلب کی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: " انہیں داخل ہونے کی اجازت دو، نیز جنت اور میرے بعد خلافت کی خوشخبری سناؤ۔" پھر حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حاضرِ خدمت ہوئے اور اجازت طلب کی، ارشاد فرمایا: "انہیں داخل

1... بخاری، کتاب الایمان، باب المسلم من سلم المسلمون... الخ، ۱/ ۱۵، حدیث: ۱۰، مختصرا، عن عبد اللہ بن عمرو

مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۳۹۸، حدیث: ۱۲۵۶۲

ہونے کی اجازت دو، نیز جنت اورابو بکر کے بعد خلافت کی بشارت دو۔"پھر ذُوالنُّورَین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حاضر ہوئے اور داخلے کی اجازت طلب کی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:"انہیں داخل ہونے کی اجازت دو، نیز جنت اور عمر کے بعد خلافت کی خوشخبری سناؤ۔"(1)

یہ حدیث حضرتِ سیِّدُنا ابو عُثمان نَہدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے بھی حضرتِ سیِّدُنا ابو موسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کی ہے لیکن انہوں نے خلافت کا ذکر نہیں کیا۔(2)

پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ایک خاصہ:

﴿3026﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:"مجھ پر میرے رب عَزَّوَجَلَّ کی کرم نوازیوں میں سے ایک کرم نوازی یہ ہے کہ میں ختنہ شدہ حالت میں پیدا ہوا اور کسی نے میرا ستر نہیں دیکھا۔"(3)

﴿3027﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَمُرہ بن جُنْدُب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:"قریب ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ عجمیوں کے اموال سے تمہارے ہاتھوں کو بھر دے پھر انہیں ایسے شیر (بہادر) بنادے جو میدانِ جنگ سے نہیں بھاگتے۔ چنانچہ وہ تمہارے جوانوں کو قتل کریں گے اور تمہارے اموال کھائیں گے۔"(4)

مسلمان بھائی کی مدد کرنے کی فضیلت:

﴿3028﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حُصَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیع

(1)...السنۃ لابن ابی عاصم، باب ذکر فی خلافۃ ابی ابکر، ص٢٦٧، حدیث: ١١٨٤

السنۃ لابن ابی عاصم، باب ذکر فی خلافۃ عمر، ص٢٧٠، حدیث: ١٢٠٢

السنۃ لابن ابی عاصم، باب ذکر فی خلافۃ عثمان بن عفان، ص٢٧١، حدیث: ١٢٠٤

مسند البزار، مسند ابی حمزۃ انس بن مالک، ١٤/ ٥٥، حدیث: ٧٥٠١، ٧٥٠٢

(2)...بخاری، کتاب اخبار الاحاد، باب قول اللہ تعالٰی: لا تدخلوا بیوت النبی... الخ، ٤/ ٤٩٤، حدیث: ٧٢٦٢

(3)...معجم الاوسط، ٤/ ٣٣٢، حدیث: ٦١٤٨

(4)...مسند احمد، مسند البصریین، حدیث سمرۃ بن جندب، ٧/ ٢٥٦، حدیث: ٢٠١٤٣

امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے اِسْتِطاعَت رکھتے ہوئے اپنے کسی مسلمان بھائی کی مدد کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخرت میں اس کی مدد فرمائے گا۔“[1]

گناہوں کی سزا دنیا میں ہی مل جانے کی ایک حکمت:

﴿3029﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مُغَفَّل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے اس کے گناہ کی سزا دنیا ہی میں جلد دے دیتا ہے اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کے ساتھ شَر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے گناہ کی سزا روک لیتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے اس کے گناہوں کی پوری پوری سزا دے گا،[2] اس کے گناہ ”عَیْر“ کی مثل ہوں گے۔“

عَیْر مدینہ منورہ میں ایک پہاڑ ہے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے گناہوں کے بڑے اور زیادہ ہونے کی وجہ سے اس پہاڑ سے تشبیہ دی۔

﴿3030﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مکۂ مکرّمہ، سردارِ مدینۂ منورہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ ”لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ“ کا اقرار کرلیں، نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں، جب وہ ایسا کریں گے تو ان کے خون اور مال مجھ سے محفوظ ہو جائیں گے، سوائے کسی (واجب) حق کے اور ان کا حساب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّہ ہے۔“[3]

مبارک و نفع پہنچانے والے:

﴿3031﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (قرآنِ پاک میں مذکور) حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے قول:

1...سنن کبری للبیہقی، کتاب قتال اھل البغی، باب فی الشفاعۃ والذب... الخ، ٨/ ٢٩٠، حدیث: ١٦٦٨٥، عن انس، بتغیر

2...ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء، ٤/ ١٧٨، حدیث: ٢٤٠٤، عن انس، دون ”کانہ عیر“

مسند احمد، مسند المدنیین، حدیث عبد اللہ بن مغفل، ٥/ ٦٣٠، حدیث: ١٦٨٠٦

3...بخاری، کتاب الایمان، باب فان تابوا واقاموا الصلوۃ... الخ، ١/ ٢٠، حدیث: ٢٥ عن ابن عمر

وَّ جَعَلَنِیۡ مُبٰرَکًا اَیۡنَ مَا کُنۡتُ ۪ (پ١٦، مریم: ٣١) ترجمۂ کنزالایمان: اور اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں۔
کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "میں جہاں کہیں بھی ہوں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے زبردست نفع پہنچانے والا بنایا ہے۔"[1]

سب سے زیادہ لطف و کرم فرمانے والے:

﴿3032﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں کے ساتھ سب سے زیادہ لطف و کرم کا معاملہ فرمانے والے تھے۔ بخدا! سخت سردی میں صبح کے وقت کوئی غلام، باندی یا بچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرہ اور ہاتھ مبارک دھلوانے کے لئے پانی لاتا تو آپ منع نہ فرماتے، جب بھی کوئی سوال کرتا تو توجہ سے اس کی بات سنتے اور اس وقت تک پیچھے نہ ہٹتے جب تک وہ خود پیچھے نہ ہٹ جاتا، جب بھی کوئی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہاتھ پکڑنا چاہتا تو اپنا ہاتھ اسے پکڑا دیتے اور اس وقت تک نہ چھڑاتے جب تک وہ خود نہ چھوڑ دیتا۔[2]

ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام کے ابتدائی 10 دنوں کی فضیلت:

﴿3033﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام کے ابتدائی 10 دنوں سے زیادہ کسی دن کا نیک عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کو محبوب نہیں۔" عرض کی گئی: "نہ راہِ خدا میں جہاد؟" ارشاد فرمایا: "نہ جہاد مگر وہ کہ اپنے جان و مال لے کر نکلے پھر ان میں سے کچھ واپس نہ لائے (یعنی یہ جہاد جس میں مجاہد جان و مال سب کچھ قربان کر دے یہ اس عشرہ کی نیکیوں سے افضل ہے[3])۔"[4]

پسندیدہ سنت:

﴿3034﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: "میرے سرتاج، صاحبِ

1 ... مسند الفردوس، فصل فی تفسیر القرآن، ٢/ ٤٠٣، حدیث: ٧٣٩٩
2 ... مسند الحارث، کتاب علامات النبوۃ، باب فی حسن خلقہ وتواضعہ، ٢/ ٨٨٢، حدیث: ٩٥٠
3 ... مراٰۃ المناجیح، ٢/ ٣٧١
4 ... ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی العمل فی ایام العشر، ٢/ ١٩١، حدیث: ٧٥٧، عن ابن عباس وفی الباب عن ابن عمر

معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب رات میں بیدار ہوتے تو مسواک فرماتے۔"[1]

جنتی باغ:

﴿3035﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میرے کاشانۂ اَقدس اور منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔"[2]

عرش کے پائے پر کیا لکھا ہے؟

﴿3036﴾... صحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا ابو حَمْراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شَبِ اسرا کے دولہا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میں نے معراج کی رات عرش کے پائے پر لکھا دیکھا: میں نے جنَّتِ عدن کو پیدا فرمایا، حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مخلوق میں سے میرے منتخب بندے ہیں اور میں نے علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ذریعے ان کی مدد فرمائی[3]۔"[4]

دو افضل عمل:

﴿3037﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو قِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "دو عمل ایسے ہیں کہ ان سے افضل عمل کوئی نہیں مقبول حج اور عمرہ۔"[5]

---

❶... بخاری، کتاب الوضوء، باب السواک، ۱/ ۱۰۴، حدیث: ۲۴۵، عن حذیفة

❷... بخاری، کتاب فضل الصلوة فی مسجد مکة والمدینة، باب فضل ما بین القبر والمنبر، ۱/ ۴۰۲، حدیث: ۱۱۹۶ عن ابی ہریرة

مسند احمد، مسند جابر بن عبد اللّٰہ، ۵/ ۲۰۰، حدیث: ۱۵۱۸۹

❸... حافظ ابن جوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے حافظ ابو نعیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت کو ذکر کر کے فرمایا: ھٰذَا حَدِیْثٌ لَایَصِحُّ۔ (حافظ ابو نعیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سند میں احمد بن حسن کوفی ہے) ابن حبان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے اسے حدیث گھڑنے والا اور دار قطنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے متروک کہا ہے۔ (العلل المتناهیة، ۱/ ۲۳۷، تحت الحدیث: ۳۷۸) سیِّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن موضوع حدیث کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں: رافضی، حضراتِ اہلبیت کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے فضائل میں ایسی باتیں روایت کرے جو اس کے غیر سے ثابت نہ ہوں (تو وہ موضوع ہیں یعنی قابل قبول نہیں)۔ (فتاوٰی رضویہ، ۵/ ۴۶۱، ملخصا)

❹... تاریخ ابن عساکر، ۱۲/ ۴۵۶، حدیث: ۴۰۱۱، الرقم: ۱۹۸۹، ابو القاسم الخطاب بن سعد الازدی

❺... مسند احمد، مسند الشامیین، حدیث عمرو بن عبسة، ۲/ ۵۸، حدیث: ۱۷۰۲۴

سچائی، امانت داری اور پرہیز گاری:

﴿3038﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو قِلابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: کسی شخص کے نماز و روزہ کی طرف نہ دیکھو، بلکہ جب وہ گفتگو کرے تو اس کی سچائی کو ملاحظہ کرو، جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس کی امانت داری کو جانچو اور جب وہ کسی دنیاوی چیز کی طرف بڑھے تو اس کے تقویٰ و پرہیز گاری کو دیکھو۔



حضرت سیِّدُنا سُلَیْمان بن طَرخان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان

حضرتِ سیِّدُنا ابو مُعْتَمِر سُلَیْمان بن طَرخان تَیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بھی تابعینِ مدینہ مُنَوَّرہ میں سے ہیں۔ آپ تہجّد گزار اور عبادت پر ثابت قدمی کے ساتھ ہمیشگی اختیار فرمانے والے تھے۔

عُلَمائے تصوُّف فرماتے ہیں: وقت کو غنیمت جانتے ہوئے درست سمت وراہ اختیار کرنے کا نام تصوُّف ہے۔

ہر وقت اِطاعتِ الٰہی:

﴿3039﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جب بھی حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کرتے ہی پایا، اگر نماز کا وقت ہوتا تو ہم انہیں نماز پڑھتے ہوئے پاتے اور اگر نماز کا وقت نہ ہوتا تو ہم انہیں وضو کرتے ہوئے یا مریض کی عیادت کرتے ہوئے یا جنازہ کے ساتھ چلتے ہوئے یا مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھتے۔ ہم یہ خیال کرتے تھے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نافرمانی کی صلاحیت ہی نہیں رکھتے۔

﴿3040﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ (اہلِ تشیع کے ایک گمراہ فرقے) خشبیہ نے تقریباً مجھے خراب کر دیا تھا لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چار قابلِ احترام اشخاص کے ذریعے مجھے بچالیا، ان کی مثل میں نے نہیں دیکھا، وہ یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی، حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَون اور حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی۔

سب سے زیادہ خوفِ خدا رکھنے والے:

﴿3041﴾... حضرتِ سیِّدُنا علی بن مدینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کے سامنے حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: ''ہم ان سے زیادہ خوفِ خدا رکھنے والے کسی شخص کے پاس نہیں بیٹھے۔''

40سال تک ایک دن روزہ ایک دن افطار:

﴿3042﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عبدُالاعلیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا مُعْتَمِر بن سلیمان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ اگر تم میرے اہلِ خانہ میں سے نہ ہوتے تو میں تمہیں اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے معمولات کے بارے میں کبھی نہ بتاتا، میرے والدِ محترم کا 40سال تک یہ معمول رہا کہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے (یعنی روزہ نہ رکھتے)، عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتے اور بعض اوقات بغیر سوئے ہی دوبارہ وضو کر لیتے۔

ہر وقت کچھ نہ کچھ صدقہ کرتے ہی رہتے:

﴿3043﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن مُغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا جَرِیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر کا خیال ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی ہر وقت کوئی نہ کوئی چیز راہِ خدا میں صدقہ کرتے رہتے، اگر ان کے پاس کوئی چیز نہ ہوتی تو دو رکعت نماز ادا کرتے پھر یہ آیتِ مقدسہ تلاوت کرتے:

یٰۤاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًاؕ (پ۱۸، المؤمنون: ۵۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اے پیغمبرو پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھا کام کرو۔

سیِّدُنا سلیمان تیمی عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کے معمولات:

﴿3044﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عبداللہ انصاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کئی سال تک عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتے رہے، نماز کے وقت نماز میں مشغول رہتے، عصر کے بعد سے مغرب تک تسبیح میں مشغول رہتے، ہمیشہ روزہ رکھتے، ایک مرتبہ

عید کے دن لوگ مقام جَبان سے لوٹ رہے تھے کہ بارش ہونے لگی لوگ (بارش سے بچنے کے لئے) مسجد میں داخل ہوگئے اور ایک دوسرے سے لین دین و گفتگو میں مصروف ہوگئے، اچانک انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا جو جسم لپیٹے نماز میں مصروف ہے، غور سے دیکھا تو وہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی تھے۔

نیند کا غلبہ ہو تو وضو کر لو:

﴿3045﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید قَطّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی جانبِ مکہ سَفَر پر روانہ ہوئے آپ فجر کی نماز عشا کے وضو سے ادا فرماتے اور حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے قول پر عمل کرتے کہ ''جب دل پر نیند کا غلبہ ہو تو وضو کر لینا چاہئے۔'' حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید قَطّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے صبر پر تعجب کا اظہار کرتے تھے۔

﴿3046﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُسَیَّب بن واضح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی 40 سال تک بصرہ کی جامع مسجد میں امامت کے فرائض سر انجام دیتے رہے، آپ عشا اور فجر کی نماز ایک ہی وضو سے ادا کرتے تھے۔

﴿3047﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدالملک بن قُرَیْب اَصْمَعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے اپنے اَہلِ خانہ سے فرمایا: ''آؤ رات کو مختلف حصوں میں تقسیم کر لیں اگر تم چاہو تو میں رات کے اوّل حصہ میں تمہیں کفایت کروں اور اگر چاہو تو رات کے آخری حصہ میں کفایت کروں۔''

ساری رات ایک ہی آیت پڑھتے رہے:

﴿3048﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے مؤذِّن حضرتِ سیِّدُنا مُعْتَمِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی عشا کی نماز کے بعد میرے پہلو میں نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے، میں نے آپ کو سورۂ ملک کی تلاوت کرتے سنا، جب اس آیتِ مُبارَکہ پر پہنچے:

فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِیْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا (پ۲۹، الملک:۲۷) ترجمۂ کنز الایمان: پھر جب اسے پاس دیکھیں گے کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے۔

تو اسے بار بار دہرانے لگے حتّٰی کہ سب لوگ مسجد سے چلے گئے، میں بھی چلا گیا، جب فجر کی اذان کے لئے میں مسجد میں آیا تو دیکھا کہ اسی جگہ کھڑے ہیں، آواز سنی تو اسی آیت کو دہرا رہے تھے اس سے آگے نہیں بڑھے تھے۔

﴿3049﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے 40 سال تک اپنے بستر کو لپیٹے رکھا اور 20 سال تک اپنا پہلو زمین پر نہیں لگایا حالانکہ آپ کی دو بیویاں بھی تھیں۔

﴿3050﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن محمد بن عَرْعَرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید قَطّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کو فرماتے سنا کہ حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بصریوں میں سے کسی کو بھی حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی پر ترجیح نہیں دیتے تھے۔

چار عظیم الشان ہستیاں:

﴿3051﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: بصرہ میں جو چار عظیم الشان ہستیاں موجود ہیں ان کی مثل میں نے کسی شہر میں اکٹھی نہیں دیکھیں، وہ چار عظیم الشان ہستیاں یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی، حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عُبَید، حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عَون رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

عمل میں قوت و کمزوری کا سبب:

﴿3052﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعْتَمِر بن سلیمان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی اپنے والدِ محترم حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے روایت کرتے ہیں کہ نیکی دل میں نورانیت اور عمل میں قوت کا باعث بنتی ہے جب کہ برائی دل میں ظلمت اور عمل میں کمزوری کا سبب بنتی ہے۔

﴿3053﴾... مروی ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے

کہا: ”آپ تو آپ ہیں آپ جیسا کون ہو سکتا ہے؟“ آپ نے فرمایا: ایسا نہ کہو مجھے علم نہیں کہ میرا رب عَزَّوَجَلَّ میرے لئے کیا ظاہر فرمائے گا، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان سن رکھا ہے:

وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ یَكُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور انہیں اللہ کی طرف سے وہ بات ظاہر ہوئی جو ان کے خیال میں نہ تھی۔

(پ۲۴، الزمر: ۴۷)

﴿3054﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعْتَمِر بن سلیمان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا سُلَیمان بن طَرخان تَیمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی جس گھر میں رہتے تھے وہ گر گیا تو آپ نے ایک خیمہ لگا لیا اور وصال تک اسی میں رہائش پذیر رہے۔ عرض کی جاتی: ”اگر آپ مکان تعمیر کر لیتے تو اچھا ہوتا۔“ فرماتے: ”معاملہ اس سے بھی جلدی کا ہے کل ہی موت نے آدبوچنا ہے۔“

﴿3055﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید قطان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی تقریباً 30 سال تک ٹاٹ کے خیمہ میں رہائش پذیر رہے۔

﴿3056﴾... حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن معاذ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی ابھی نو عمر تھے کہ میں انہیں نماز میں مشغول پاتا تھا۔ لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ انہوں نے عبادت کا یہ ذوق و شوق حضرتِ سیِّدُنا ابو عثمان نَہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے حاصل کیا ہے۔

سردی کا موسم بندۂ مومن کے لئے غنیمت ہے:

﴿3057﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی حضرتِ سیِّدُنا ابو عثمان نہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”سردیوں کا موسم بندۂ مومن کے لئے غنیمت ہے[1]۔“

ولی کو تکلیف پہنچانے کا انجام:

﴿3058﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اسماعیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک

[1]... اس لئے کہ سردیوں میں رات لمبی ہوتی ہے تو وہ اس میں عبادت کرتا ہے اور دن چھوٹے ہوتے ہیں تو وہ روزے رکھتا ہے۔ (روح البیان، پ۲، المائدۃ، تحت الآیۃ: ۵۰، ۲/ ۴۰۱)

شخص کا حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے کسی بات پر جھگڑا ہو گیا، اس شخص نے آپ کے پیٹ میں مُکّا مارا تو اس کا وہ ہاتھ شَل ہو گیا۔

﴾3059﴿... حضرتِ سیِّدُنا سوّار بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا مُعْتَمِر بن سلیمان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ جب میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی وفات کا وقت قریب آیا تو مجھ سے فرمایا: اے معتمر! میرے سامنے امید اور آسانیوں کا تذکرہ کرو تاکہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں اچھا گمان رکھتے ہوئے اس سے ملاقات کروں۔

کیا تمہارا دوست سنت پر عمل پیرا تھا؟

﴾3060﴿... حضرتِ سیِّدُنا معتمر بن سلیمان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میرا ایک رفیق جو میرے ساتھ علم حدیث حاصل کرتا تھا وفات پا گیا، میں نے اس کی موت پر بے صبری اور جزع و فزع کا مظاہرہ کیا، جب میرے والدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے میری بے صبری دیکھی تو فرمایا: اے معتمر! کیا تمہارا دوست سنت پر عمل پیرا نہیں تھا؟ میں نے کہا: ''کیوں نہیں۔'' فرمایا: ''تو پھر اس پر بے صبری کا مظاہرہ نہ کرو یا فرمایا: اس پر غمگین مت ہو۔''

﴾3061﴿... حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن یحییٰ مُرادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا شعبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے زیادہ سچا آدمی نہیں دیکھا، آپ جب کوئی مرفوع حدیث بیان کرتے تو آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا۔

گناہ باعث ذِلّت ہے:

﴾3062﴿... حضرتِ سیِّدُنا معتمر بن سلیمان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: بندہ جب گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ اس کے لئے ذلت کا باعث بن جاتا ہے۔

﴾3063﴿... حضرتِ سیِّدُنا خَلَف بن عُبَیْدُ اللہ بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا

سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: ”نبیذ (جس میں نشہ نہ ہو اسے)[1] پینا کوئی اتنی بڑی خطا نہیں ہے کہ جس کی وجہ سے بندے کا دین خطرے میں پڑ جائے۔“

﴿3064﴾... حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن معاذ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کے سامنے نبیذ کی سبیل کا تذکرہ کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ”مجھے یہ پسند نہیں کہ میں حج کرنے جاؤں اور نبیذ کی سبیل سے پیوں۔“

﴿3065﴾... حضرتِ سیِّدُنا معتمر بن سلیمان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: ”میرے سامنے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے جب بھی کسی کا ذکر ہوتا میں کھڑا ہو جاتا حتّٰی کہ کلام سننے والا یہ خیال کرتا کہ میری رائے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہی کی رائے سے ہے۔“

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے حسن ظن:

﴿3066﴾... حضرتِ سیِّدُنا معتمر بن سلیمان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میرے والدِ محترم حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کے ذِمّہ کچھ قرض تھا، آپ صرف استغفار کیا کرتے تھے، عرض کی گئی: ”آپ بارگاہِ الٰہی میں دعا کریں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرض کی ادائیگی کا کوئی وسیلہ پیدا فرمادے۔“ فرمایا: ”اگر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری بخشش فرمادے گا تو قرض کی ادائیگی کا بھی کوئی سبب بنادے گا۔“

بارگاہِ الٰہی میں مقام و مرتبہ:

﴿3067-68﴾... حضرتِ سیِّدُنا رَقَبہ بن مَصْقَلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں خواب میں دیدارِ باری تعالٰی سے مشرف ہوا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میں سلیمان تیمی کو ضرور عمدہ ٹھکانا عطا فرماؤں گا۔“

﴿3069﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن حارث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَارِث بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن

---

[1]... نبیذ: وہ مشروب جس میں کھجوریں ڈالی جائیں جس سے پانی میٹھا ہو جائے مگر (اعضا کو) سست کرنے والا اور نشہ آور نہ ہو، نشہ آور ہو تو اس کا پینا حرام ہے۔ (فتاویٰ خانیہ، ۱/ ۹)

طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ”اگر تم پورا سال رخصتوں پر عمل کرتے رہو یا (فرمایا:) پورا سال لغزشوں کا ارتکاب کرتے رہو اگر تم ہر عالم کی رخصت یا (فرمایا:) ہر عالم کی لغزش پر ہی چلنا شروع کر دو گے تو تمہارے اندر ہر قسم کی برائی جمع ہو جائے گی۔“

خوفِ خدا:

﴿3070﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیمار ہوئے تو بہت زیادہ روئے، کسی نے پوچھا: ”کیا آپ موت سے گھبرا رہے ہیں؟“ فرمایا: ”نہیں! بلکہ ایک مرتبہ فرقۂ قَدَرِیَّہ سے تعلق رکھنے والے شخص کے پاس سے میرا گزر ہوا تو میں نے اسے سلام کیا تھا، لہٰذا میں ڈرتا ہوں کہ کہیں رب عَزَّوَجَلَّ اس وجہ سے میرا مُحاسَبہ نہ فرمالے۔“

﴿3071﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَہْدی بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرتِ سیِّدُنا سلمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ حضرتِ سیِّدُنا حماد بن زید، حضرتِ سیِّدُنا یزید بن زُرَیع، حضرتِ سیِّدُنا بِشر بن مُفَضَّل رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اور بصرہ کے کچھ دیگر حضرات بھی تشریف فرما ہیں، آپ جب بھی کسی سے حدیث بیان کرتے تو اس سے امتحاناً سوال کرتے: ”کیا زانی کی تقدیر میں زنا لکھا ہوتا ہے؟“ اگر وہ ہاں میں جواب دیتا تو آپ اس سے قسم لیتے کہ ”یہ تمہارا عقیدہ و دین ہے؟“ اگر وہ اس بات پر قسم کھاتا کہ اس کا یہی دین و عقیدہ ہے تو آپ اس سے پانچ احادیث بیان کرتے اور اگر وہ قسم نہ کھاتا تو حدیث بیان نہ کرتے۔

﴿3072﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن مُعاذ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم (احادیث سماعت کرنے کے لئے) حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ ہم میں سے کسی کو بھی پانچ احادیث سے زیادہ بیان نہ کرتے، ہمارے ساتھ ایک شخص تھا جو آپ سے بحث کرنے لگا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جَہْمِی (فرقۂ جَہْمِیَہ سے) ہو؟“ اس نے کہا: ”آپ کتنے ذہین ہیں، کتنی آسانی سے پہچان لیا کہ میرا تعلق اس فرقہ سے ہے۔“

﴿3073﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعتمر بن سلیمان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے فرمایا: ”اگر تم دیکھو کہ نبیذ کی حرمت اور اثباتِ

تقدیر کے معاملے میں میری رائے تبدیل ہو گئی ہے تو جان لینا کہ مجھے کوئی عارضہ لاحق ہو گیا ہے۔“

بد مذہب و گمراہ کے پیچھے نماز نہ پڑھتے:

﴿3074﴾... حضرتِ سیِّدُنا معتمر بن سلیمان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ میں تلوار زنی (قتل وغارت گری) کرنے والے شخص کے پیچھے نماز پڑھ لیتا ہوں لیکن کسی قَدَرِی (فِرقَۂ قَدَرِیَّہ سے تعلق رکھنے والے شخص) کی اقتدا میں نہیں پڑھتا کیونکہ تلوار زنی کرنے والا اپنے کام میں مخلص ہوتا ہے۔

﴿3075﴾... حضرتِ سیِّدُنا معتمر بن سلیمان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ محترم حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: بخدا! اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ پردہ ہٹادے تو قدریہ (فِرقَۂ قَدَرِیَّہ سے تعلق رکھنے والے) لوگ خود بخود پہچانے جائیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

سیِّدُنا سلیمان بن طرخان عَلَیْہِ الرَّحْمَہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اور تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں سے حضرتِ سیِّدُنا ابو عُثمان نَہدِی، حضرتِ سیِّدُنا ابومِجْلَز، حضرتِ سیِّدُنا ابونَضْرَہ، حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری، حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سیرین، حضرتِ سیِّدُنا ابو العالیہ، حضرتِ سیِّدُنا ابوقلابہ، حضرتِ سیِّدُنا ابو العُلاء بن شِخِّیر اور دیگر تابعین رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے احادیث روایت کی ہیں۔

﴿3076﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔“[1]

کہیں لوگ اسی پر بھروسا نہ کر بیٹھیں:

﴿3077﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

[1]... بخاری، کتاب العلم، باب اثم من کذب علی النبی، ۱/ ۵۷، حدیث: ۱۱۰ عن ابی ہریرۃ
دارمی، مقدمہ، باب اتقاء الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتثبت فیہ، ۱/ ۸۸، حدیث: ۲۳۵

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ایک مرتبہ کاشانۂ اقدس سے باہر تشریف لائے تو حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دروازے پر پایا، ارشاد فرمایا: ”اے مُعاذ!“ عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں حاضر ہوں۔ ارشاد فرمایا: ”جو شخص اس حال میں وفات پائے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔“ حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ”کیا میں لوگوں کو اس کی خبر نہ دے دوں؟“ ارشاد فرمایا: ”نہیں بلکہ انہیں چھوڑ دو تاکہ وہ اعمال میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے رہیں، مجھے ڈر ہے کہ وہ اسی بات پر بھروسا نہ کر بیٹھیں۔“[1]

چھینک آنے پر کیا کہا جائے؟

﴿3078﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بارگاہِ رسالت میں دو آدمیوں کو چھینک آئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک کی چھینک کے جواب میں ”یَرْحَمُكَ الله[2]“ کہا لیکن دوسرے کی چھینک کا جواب نہ دیا۔ عرض کی گئی: ”یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے ایک کی چھینک کا جواب دیا دوسرے کا نہیں دیا؟“ ارشاد فرمایا: ”اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کی (یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا) اس لئے اس کی چھینک کا جواب دیا جبکہ دوسرے نے نہ کی اس لئے اس کا جواب نہ دیا۔“[3]

بابرکت کھانا:

﴿3079﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”سحری کیا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔“[4]

چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ عمل:

﴿3080﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

---

1 ...بخاری، کتاب الایمان، باب من خص بالعلم قوما... الخ، ۱/ ۶۷، حدیث: ۱۲۸ بتغیر

2 ...یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے!

3 ...مسند احمد، مسند ابی هريرة، ۳/ ۲۱۹، حدیث: ۸۳۵۴ عن ابی هريرة بتغير

4 ...بخاری، کتاب الصوم، باب برکة السحور من غير ايجاب، ۱/ ۶۳۳، حدیث: ۱۹۲۳

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”فجر کی نماز سے لے کر طلوع آفتاب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنا مجھے حضرتِ اسماعیل ذَبِیْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔“[1]

سب سے بہتر کون؟

﴿3081﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔“[2]

مَردوں کے لئے سب سے نقصان دہ فتنہ:

﴿3082﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”میں نے اپنے پیچھے مَردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ نقصان دہ فتنہ کوئی نہیں چھوڑا[3]۔“[4]

﴿3083﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ باہلی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ اکرم، نُوْرِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”عنقریب آخری زمانہ میں بھیڑیوں جیسے قُرَّاء ہوں گے جو شخص بھی وہ زمانہ پائے تو چاہئے کہ وہ ان کے شر سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ طلب کرے۔“[5]

1... ابوداود، کتاب العلم، باب فی القصاص، ۳/ ۴۵۲، حدیث: ۳۶۶۷ دون ”محررین“

2... مسند احمد، مسند علی بن ابی طالب، ۱/ ۳۲۳، حدیث: ۱۳۱۷ عن علی

3... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 5 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: دنیا میں مَردوں کے لئے عورتیں بڑے فتنہ کا باعث ہیں کہ عورت کے سبب آپس کی عداوت لڑائی جھگڑے بلکہ خونریزی بہت ہوگی، عورت ہی حُبِّ دنیا کا ذریعہ ہے اور حُبِّ دنیا تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ مِنْ بَعْدِیْ (یعنی اپنے پیچھے) فرمانے میں اس طرف اشارہ ہے کہ حضور کے زمانہ میں عورتوں کے فتنہ کا ظہور صحابۂ کرام پر نہ ہوا کہ وہ حضرات نورِ مصطفوی سے بہت منوّر تھے بعد میں اس کا ظہور ہوا، آج بھی عورتوں کی وجہ سے فساد و قتل وخون بہت ہو رہے ہیں۔ علما فرماتے ہیں کہ زمین میں پہلا قتل عورت کی وجہ سے ہوا کہ قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو اقلیما عورت کی وجہ سے مارا، شعر: جھگڑے کی بنیادیں تین ہیں: زن ہے زر ہے اور زمین۔ عورتوں کے فتنہ سے بچنے کا واحد ذریعہ شریعتِ اسلامیہ کی مضبوطی سے پیروی ہے۔

4... بخاری، کتاب النکاح، باب ما یتقی من شؤم المراۃ، ۳/ ۴۳۱، حدیث: ۵۰۹۶

5... کنز العمال، کتاب العلم من قسم الاقوال، الباب الثانی، ۱۰/ ۸۲، حدیث: ۲۸۹۸۵

قنوتِ نازِلہ:

﴿3084﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مکّۂ مکرّمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک مہینے تک قنوتِ نازلہ پڑھتے رہے اور عرب کے بعض قبیلوں کے خلاف دعا کرتے رہے یا قبیلہ رِعَل، ذَکوان اور عُصَیَّہ جنہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی کی ان کے خلاف دعا کرتے رہے[1]۔[2]

﴿3085﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مٹکے میں نبیذ بنانے، پکی اور کچی کھجوریں ملا کر بھگونے اور ہلکی کھجور و کشمش

1... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مرآۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 284** پر فرماتے ہیں: وتر کی دعا قنوت ہمیشہ رکوع سے پہلے رہی کبھی رکوع کے بعد نہ پڑھی گئی رکوع کے بعد والی قنوت یعنی قنوتِ نازِلہ جو فجر میں تھی وہ صرف ایک ماہ رہی پھر منسوخ ہوگئی۔ قنوتِ نازِلہ کی وجہ ان ستر قاریوں کی شہادت تھی جو نہایت بیدردی سے قتل کیے گئے تھے۔ یہ حضرات فقراء صحابہ (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) تھے جو دن کو لکڑیاں جمع کرکے فروخت کرتے اور اس سے اصحابِ صفہ کے لئے کھانا تیار کرتے تھے رات عبادت میں گزارتے انہیں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے نجدیوں کی تبلیغ کے لئے بھیجا جب یہ بئرِ معونہ پر پہنچے جو مکہ معظمہ و عسفان کے درمیان ہے جہاں بنی ہُزیل رہتے تھے تو عامر بن طُفَیل نے قبیلہ بنی سُلَیم، عُصَیَّہ، رِعَل ذَکوان، قَعرہ کے ساتھ ان لوگوں کو گھیر لیا اور سب کو شہید کر دیا صرف حضرتِ کعب ابن زید انصاری بچے جنہیں وہ مردہ سمجھ کر سخت زخمی حالت میں چھوڑ گئے، پھر یہ غزوۂ خندق میں شہید ہوئے یہ واقعہ قتل ۴ھ میں ہوا انہیں شہدا میں عامر ابن فُہَیرہ بھی تھے جنہیں فرشتوں نے دفن کیا، کسی کو ان کی نعش نہ ملی اس واقعہ پر حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو سخت صدمہ ہوا جس پر آپ نے ایک ماہ تک قنوتِ نازلہ پڑھی (مرقات) اسی موقعہ پر ایک واقعہ یہ بھی ہوا کہ قبیلہ عَضَل اور قَعرہ نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا ہم مسلمان ہو چکے ہیں، ہماری تعلیم کے لئے کچھ علماء دیجئے تو آپ نے چھ صحابہ کو ان کے ساتھ بھیج دیا جن کا امیر حضرت عاصم ابن ثابت کو بنایا ان کفار نے مقام رَجیع میں پہنچ کر حضرت عاصم کو قتل کر دیا اور حضرت خُبَیب و زید ابن سدانہ کو قید کرکے مکہ معظمہ فروخت کر دیا، پہلے واقعہ کا نام **بئرِ مَعُونہ** ہے اور اِس کا نام **واقعہ رَجیع** یہ دونوں واقعات ایک ہی مہینے میں ہوئے یعنی ماہِ صفر ہجرت سے ۳۶ ماہ بعد ان دونوں واقعات کی بنا پر قنوتِ نازلہ پڑھی گئی۔

2... مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب القنوت... الخ، ص۳۳۹، حدیث: ٦٧٥، عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ

مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۵۱۶، حدیث: ۱۳۷۲۷، عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ

کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا[1]۔[2]

قاتل اور مقتول دونوں جہنمی:

﴿3086﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو موسٰی اَشْعَرِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابل آجائیں اور ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دے تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔“ عرض کی گئی: ”قاتل کا تو جہنمی ہونا ظاہر ہے لیکن مقتول جہنمی کیوں؟“ فرمایا: ”کیونکہ اس نے بھی اپنے مدِ مقابل کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔“[3]

بندے اور کفر کے درمیان فرق:

﴿3087﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”میری امت میں شرک سخت پتھر پر رینگنے والی چیونٹی سے بھی زیادہ مخفی (پوشیدہ) ہے۔[4] نیز بندے اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنا ہے[5]۔“

---

1 ... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 330 پر فرماتے ہیں: ان دو دو چیزوں کو ملا کر پانی میں بھگو کر ان کا شربت (نبیذ) نہ بناؤ کہ ان دو کے ملانے سے نشہ جلد پیدا ہو جاتا ہے کہ اگر ان میں سے ایک بھی متغیر ہو گیا تو دوسرے کو بھی خراب کر دے گا، یہ حکم احتیاطی ہے اگر دونوں کو ملا کر بھگو یا گیا اور نشہ پیدا نہ ہوا تو پینا حلال ہے۔

2 ... ابن ماجہ، کتاب الاشربۃ، باب نبیذ الجر، ۴/ ۴۷، حدیث: ۳۴۰۷ عن عائشۃ

ابن ماجہ، کتاب الاشربۃ، باب النھی عن الخلیطین، ۴/ ۷۰، حدیث: ۳۳۹۵ مفھوماً، عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

3 ... بخاری، کتاب الایمان، باب وان طائفتان من... الخ، ۱/ ۲۳، حدیث: ۳۱، عن ابی ابکرۃ رضی اللہ عنہ

4 ... نوادر الاصول للحکیم ترمذی، الاصل السادس والسبعون والمائتان، ۱/ ۱۱۹۴، حدیث: ۱۴۹۲

5 ... بندۂ مومن اور کفر کے درمیان نماز کی دیوار حائل ہے جو اس تک کفر کو نہیں پہنچنے دیتی جب یہ آڑ ہٹ گئی تو کفر کا اس تک پہنچنا آسان ہو گیا ممکن ہے کہ آیندہ یہ شخص کفر بھی کر بیٹھے، خیال رہے کہ بعض ائمہ ترکِ نماز کو کفر بھی کہتے ہیں، بعض کے نزدیک بے نمازی لائقِ قتل ہے اگرچہ کافر نہیں ہوتا ہمارے امام صاحب (امام اعظم عَلَیْہِ الرَّحْمَہ) کے نزدیک بے نمازی کو مار پیٹ اور قید کیا جائے جب تک کہ وہ نمازی نہ بن جائے ہمارے ہاں اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بے نمازی قریبِ کفر ہے یا اس کے کفر پر مرنے کا اندیشہ ہے یا ترکِ نماز سے مراد نماز کا انکار ہے یعنی نماز کا منکر کافر ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۱/ ۳۶۳)

سوادِ اعظم کی پیروی نجات کا باعث ہے:

﴿3088﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس امت کو کبھی بھی گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا۔“ ایک روایت میں ہے: میری امت اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی تائید جماعت کے ساتھ ہو گی اس لئے سوادِ اعظم کی پیروی کرو کیونکہ جو شخص اس سے علیحدہ ہو گا وہ جہنم میں جائے گا۔[1]



حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی زبان کی حفاظت کرنے والے، احکامِ شرع پر پابندی سے عمل کرنے والے، قلبِ سلیم کے مالک، صراط مستقیم پر گامزن، کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنے والے، پابندِ جماعت اور مسلمانوں کی عزتوں کے محافظ تھے۔

علمائے تصوّف فرماتے ہیں: بھلائی و نفع پہنچانے اور تکلیف برداشت کرنے کا نام تصوّف ہے۔

شریعت کی پاسداری:

﴿3089﴾... حضرتِ سیِّدُنا خارجہ بن مُصْعَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ”میں 24 سال حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صحبت میں رہا لیکن میں نہیں جانتا کہ فرشتوں نے ان کی کوئی خطا لکھی ہو۔“ ایک روایت میں ہے کہ ”میں 14 سال ان کی صحبت میں رہا لیکن ان کی کوئی خطا نہیں لکھی گئی (یعنی انہیں خلاف شرع عمل کرتے نہیں دیکھا گیا)۔“

زبان کی حفاظت کی برکت:

﴿3090﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید قطان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لوگوں پر سرداری اس لئے نہیں ملی کہ تارکُ الدنیا (دنیا سے کنارہ کش) تھے بلکہ اپنی زبان کی

---

[1] ...نوادر الاصول للحکیم ترمذی، الاصل التاسع والثمانون، ۱/ ۳۸۲، حدیث: ۵۵۲

حفاظت کرنے کی بدولت لوگوں کے سردار بنے۔

﴿3091﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلام بن ابو مُطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سب لوگوں سے زیادہ اپنی زبان کی حفاظت کرنے والے تھے۔

﴿3092﴾... حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن معاذ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کئی شاگردوں نے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں ایک ایسے شخص کو جانتا ہوں جو20سال سے یہ تمنا کررہا ہے کہ اس کی زندگی کا کوئی ایک دن حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دنوں کی طرح سلامتی سے ساتھ گزرے لیکن وہ اس پر قادر نہیں ہوتا۔ اس کی یہ تمنا نہیں ہے کہ وہ خاموش رہے اور گفتگو نہ کرے بلکہ وہ چاہتا ہے کہ باتیں بھی کرے لیکن زبان کی آفت سے اس طرح محفوظ رہے جس طرح حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ محفوظ رہتے ہیں۔

40سال نفس کو قابو کرنے کی کوشش:

﴿3093﴾... حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جس نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک دن نفس کو قابو کرنے کی طرح 40 سال تک نفس کو قابو کرنے کی کوشش کی ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس سے ان کی اپنی ذات مراد ہے۔

﴿3094﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلّام بن ابو مطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سب لوگوں سے زیادہ اپنے نفس پر قابو رکھنے والے تھے۔

ان جیسا نمازی کوئی نہیں:

﴿3095﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ "میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسا نمازی نہیں دیکھا۔" راوی کا بیان ہے میں نے عرض کی: حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن طرخان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی اور فلاں شخص بھی نہیں؟ فرمایا: "تمہارے لئے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہی کافی ہیں۔

سب سے بڑے عبادت گزار:

﴿3096﴾... حضرتِ سیِّدُنا روح بن عبادہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بڑھ کر عبادت گزار کوئی نہیں دیکھا۔

ان کی مثل کوئی نہیں:

﴿3097﴾... حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن معاذ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ہشام بن حسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کو فرماتے سنا کہ ”مجھے اس شخص نے حدیث بیان کی جس کی مثل میری آنکھوں نے کوئی نہیں دیکھا۔“ راوی کا بیان ہے، میں نے دل میں کہا کہ ”آج حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری اور حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کی فضیلت ظاہر ہوگئی لیکن حضرتِ سیِّدُنا ہشام بن حسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے اپنے ہاتھ سے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف اشارہ کیا، آپ وہیں تشریف فرما تھے۔“ حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عثمان بَتّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ ”میری آنکھوں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسی شخصیت نہیں دیکھی۔“

﴿3098﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن داود خُرَیبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں بصرہ صرف حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ملاقات کے لئے گیا، جب میں بنی دار کی بلند عمارتوں کی طرف گیا تو حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے میری ملاقات ہوئی، مجھے اس قدر خوشی حاصل ہوئی کہ میرا رب عَزَّوَجَلَّ ہی جانتا ہے۔

﴿3099﴾... حضرتِ سیِّدُنا مِنْہال بن بحر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا شُعبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ”اگر میں حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سُواری کی رِکاب پکڑنے کی قدرت رکھتا تو ضرور پکڑتا۔“

﴿3100﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو داود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا شعبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی، حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عبید اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون

رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی کی مثل میں نے کبھی کوئی شخص نہیں دیکھا۔“

نقصان پر انعام:

﴿3101﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حَفْص رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا اَزْہر عَلَیْهِ رَحْمَۃُ اللهِ الْاَکْبَر کو فرماتے سنا کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عون رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا غلام ایک مرتبہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: مجھ سے اونٹنی کی آنکھ پھوٹ گئی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ”اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں برکت دے۔“ غلام نے عرض کی: مجھ سے نقصان ہوا ہے اور آپ برکت کی دعا دے رہے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عون رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ”تم رضائے الٰہی کے لئے آزاد ہو۔“

﴿3102﴾... حضرتِ سیِّدُنا بکار بن محمد اور حضرتِ سیِّدُنا ابن قَعْنَب رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمَا بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عون رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو غصہ نہیں آتا تھا، جب کوئی شخص آپ کو غصہ دلاتا تو فرماتے: ”اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں برکت دے۔“

ماں کے سامنے آواز بلند ہو جانے پر دو غلام آزاد کئے:

﴿3103﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عمر بن حَرْب رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه اپنے ایک رفیق سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عون رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو ان کی والدہ نے بلایا تو جواب دیتے وقت ان کی آواز قدرے (یعنی تھوڑی سی) بلند ہو گئی، اس وجہ سے آپ نے دو غلام آزاد کئے۔

﴿3104﴾... حضرتِ سیِّدُنا بَکّار بن محمد عَلَیْهِ رَحْمَۃُ اللهِ الصَّمَد فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عون رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی موت تک طویل عرصہ ان کی صحبت میں رہا لیکن انہیں کبھی جھوٹی یا سچی قسم کھاتے نہیں سنا حتّٰی کہ موت نے ہمارے درمیان جدائی ڈال دی، آپ نے میرے والدِ ماجد کو کچھ وصیت بھی کی تھی۔

محبوبِ خدا و رسول:

﴿3105﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن فضالہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں: میں خواب میں پیارے مصطفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی زیارت سے مشرف ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا: عبدُ اللّٰہ بن عون کی زیارت کیا

کرو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے محبت فرماتا ہے۔ یا فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے محبت فرماتے ہیں۔

﴾3106﴿... حضرتِ سیِّدُنا قُرَّہ بن خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن کے زہد و تقویٰ پر تعجب کیا کرتے تھے لیکن حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (کے تقویٰ و پرہیز گاری) نے ہمیں ان کی یاد بھلا دی۔

﴾3107﴿... حضرتِ سیِّدُنا بَکّار بن عبد اللہ سِیْرِیْنِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے (یعنی روزہ نہ رکھتے)۔

جو ارادہ کرتے اسے پورا کرتے:

﴾3108﴿... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عَبَّاد مُہَلَّبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے والد ماجد بیان کرتے ہیں: ایک دن میں حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا، سلام عرض کیا اور گھر کی طرف لوٹ آیا کچھ ہی دیر بعد ایک شخص نے دروازے پر دستک دی، دیکھا تو وہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھے۔ میں نے کہا: اندر تشریف لائیے! میں نے سوچا کہ آپ کسی مقصد کے لئے تشریف لائے ہوں گے کیونکہ میں آپ سے ابھی ابھی رخصت ہو کر آیا ہوں۔ چنانچہ میں نے کہا: ”اے ابن عون! کیا بات ہے؟“ فرمایا: ”میرا آپ کو سلام کرنے کے لئے آنے کا ارادہ تھا، لہٰذا میں نے ناپسند جانا کہ اپنے نفس کو اس بات کا عادی بناؤں کہ ایک چیز کی نیت کروں پھر اسے پورا نہ کروں۔“

﴾3109﴿... حضرتِ سیِّدُنا نضر بن کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں: میں نے خواب میں ایک شخص کو مسجد کے دو بلند مقام کے درمیان کھڑے دیکھا، وہ ندا لگا رہا تھا کہ ”حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا راستہ سیدھا راستہ ہے۔“

﴾3110﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: عراق میں حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ سُنَّت کو جاننے والا کوئی نہیں ہے۔

بلند مرتبے کا سبب:

﴿3111﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُثَنّٰی ابو بکر بن اَضْرَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کس عمل کے سبب بلند مقام حاصل کیا؟ تو آپ نے فرمایا: ”استقامت کے ذریعے۔“

﴿3112﴾... حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن مُکَرَّم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک مرتبہ مجھے عَمْرو بن عُبَید کے ساتھ بازار میں دیکھا تو مجھ سے اعراض کیا، میں نے ان سے معذرت چاہی تو انہوں نے صرف یہ کہا کہ ”میں نے تمہیں اس کے ساتھ دیکھا ہے۔“

﴿3113﴾... حضرتِ سیِّدُنا نَضْر بن شُمَیْل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قریش کے ایک شخص کو عَمْرو بن عُبَید کے پاس بیٹھے دیکھا تو سلام کرتے ہوئے فرمایا: ”تم یہاں بیٹھے کیا کر رہے ہو؟“

تقدیر کے معاملے میں گفتگو کرنے والے ظالم ہیں:

﴿3114﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عبد اللہ انصاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی بیان کرتے ہیں: مجھے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک شاگرد نے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک شخص نے پوچھا کہ میں کچھ لوگوں کو تقدیر کے معاملے میں گفتگو کرتے پاتا ہوں کیا میں ان کی بات سنوں؟ آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖؕ وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ(۶۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اے سننے والے جب تو انہیں دیکھے جو ہماری آیتوں میں پڑتے ہیں تو ان سے منہ پھیر لے جب تک اور بات میں پڑیں اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

(پ۷، الانعام: ۶۸)

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عبد اللہ انصاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تقدیر کے معاملے میں پڑنے والوں کو ظالم قرار دیا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ بڑا مہربان ہے:

﴿3115﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن مُعاذ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بڑھ کر کسی کو بھی مسلمانوں کے لئے پُر امید نہیں دیکھا، ایک مرتبہ میری موجودگی میں آپ کے سامنے حجاج کا تذکرہ کیا گیا اور پوچھا گیا: "بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آپ حجاج کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔" فرمایا: "میں حجاج کے لئے مغفرت کی دعا کیوں نہ کروں؟ جبکہ میرے اور اس کے درمیان کوئی تنازعہ بھی نہیں ہے اور مجھے کوئی پروا نہیں کہ میں اس کے لئے ایک لمحہ کے لئے استغفار کروں۔"

حضرتِ سیِّدُنا معاذ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جب بھی کسی شخص کا برائی کے ساتھ تذکرہ کیا جاتا تو فرماتے: "بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ بڑا رحیم (مہربان) ہے۔"

تین پسندیدہ چیزیں:

﴿3116﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "اے میرے بھائیو! میں تمہارے لئے تین چیزیں پسند کرتا ہوں: (۱)... قرآن پاک کہ دن رات اس کی تلاوت کرتے رہو (۲)... مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑو اور (۳)... مسلمانوں کی عزتوں کے درپے ہونے سے بچو۔"

﴿3117﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: اگر آپ کے لئے آسان ہو تو مجھے فلاں حدیث بیان کر دیجئے! فرمایا: "یوں نہ کہو کہ اگر آپ کے لئے آسان ہو۔" میں نے عرض کی: ایسا کیوں نہ کہوں؟ فرمایا: "میں یہ ناپسند کرتا ہوں کہ تمہارے سامنے احادیث بیان کروں اور اسے بیان کرنا میرے لئے آسان نہ ہو تو یہ تمہارے سوال کے خلاف ہو گا۔"

نِفاقِ اِعتقادی کی تعریف

...زبان سے اسلام کا دعویٰ کرنا اور دل میں اسلام سے انکار کرنا نِفاق ہے۔ (بہار شریعت، ۱/ ۱۸۲)

سیِّدُنا عَبدُاللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور آپ کی صحبت اختیار کی۔ بعض محدِّثین کرام بیان کرتے ہیں کہ آپ نے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ کی اکثر احادیث اَہْلِ بصرہ کے تابعین کرام میں سے حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سِیْرِین، حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری اور حضرتِ سیِّدُنا ابو رجاء عُطارِدی رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے جبکہ اَہْلِ حجاز کے تابعین میں سے حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد، حضرتِ سیِّدُنا مجاہد اور حضرتِ سیِّدُنا نافع رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے مروی ہیں۔

﴿3118﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میں نے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جُبَّہ، عمامہ اور خز کی چادر زیب تن کئے ہوئے دیکھا۔''

قبولیت کی گھڑی:

﴿3119-20﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ بندۂ مومن نماز کی حالت میں اسے پالے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بھلائی کا سوال کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ضرور عطا فرماتا ہے[1]۔''[2]

سب سے افضل روزے:

﴿3121﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''سب سے افضل روزے میرے بھائی حضرت داود عَلَیْہِ السَّلَام

1... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ319 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: وہ ساعت قبولیتِ دُعا کی ہے رات میں روزانہ وہ ساعت آتی ہے مگر دِنوں میں صرف جمعہ کے دن، یقیناً نہیں معلوم کہ وہ ساعت کب ہے۔ غالب یہ ہے کہ دو خطبوں کے درمیان یا مغرب سے کچھ پہلے۔ اس ساعت میں مسلمان کی دُعا قبول ہوتی ہے نہ کہ کافر کی۔ نمازی متقی کی دُعا قبول ہوتی ہے نہ کہ فُسّاق وفُجّار کی، جو جمعہ تک نہ پڑھیں صرف دعاؤں پر ہی زور دیں۔

2... مصنف عبد الرزاق، کتاب الجمعة، باب عظم یوم الجمعة، ٣/ ١٣٧، حدیث: ٥٥٧٥، دون ''یصلی''

کے روزے ہیں۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے (یعنی نہ رکھتے)۔“[1]

مددِ الٰہی شامل حال رہتی ہے:

﴿3122﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے اس وقت تک اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کی مدد فرماتا رہتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ غمزدہ کی دادرسی کرنے کو پسند فرماتا ہے۔“[2]

نماز کے ذریعے آگ کو بجھادو:

﴿3123﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک فرشتہ ہر نماز کے وقت اعلان کرتا ہے کہ اے بنی آدم! اس آگ کی طرف اٹھو جسے تم نے اپنے گناہوں کی بدولت بھڑکا رکھا ہے، نماز کے ذریعے اسے بجھادو۔“[3]

سردارِ دوجہاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سادگی:

﴿3124﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس حالت کو نہیں بھولتی جب آپ غزوۂ خندق کے دن اینٹیں اٹھا اٹھا کر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو دے رہے تھے اور غبار سینۂ مبارکہ کے مقدس بالوں کے بوسے لے رہا تھا اور آپ فرما رہے تھے: ”بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے۔ (اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!) انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔“[4]

﴿3125﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ ایک جنازہ میں شریک تھا، میں عام رفتار سے چلتا تو آپ سے پیچھے رہ جاتا پھر دوڑ کر آپ کے قریب آجاتا، آپ میری طرف متوجہ ہوئے تو میں نے عرض کی: ”یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے لئے

1... ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی سرد الصوم، ۲/ ۱۹۷، حدیث: ۷۷۰، عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ

2... سنن کبری للنسائی، کتاب الرجم، باب الترغیب فی ستر العورة...الخ، ۴/ ۳۰۸، حدیث: ۷۲۸۴، ملتقطًا، بتغیر قلیل

3... معجم الصغیر، ۲/ ۱۳۰، حدیث: ۱۱۳۱، بتغیر قلیل، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ

4... بخاری، کتاب الاحکام، باب کیف یبایع الامام الناس، ۴/ ۴۷۵، حدیث: ۷۲۰۱، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ

زمین لپیٹ دی جاتی ہے جس طرح حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے لپیٹ دی جاتی تھی۔"[1]

بابرکت گھوڑے:

﴿3126﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "گھوڑے کی پیشانی کے بالوں سے قیامت تک بھلائی وابستہ ہے[2]۔"[3]

﴿3127﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حاجیوں کو زمزم پلانے کی خدمت انجام دینے لئے منیٰ کی راتیں مَکَّۂ مکرَّمہ میں گزارنے کی اجازت چاہی تو آپ نے انہیں اجازت عطا فرمادی۔[4]

پہلا لقمہ کھاتے وقت کی دعا:

﴿3128﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کھانے کا پہلا لقمہ کھاتے تو یہ پڑھتے: یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ اِغْفِرْلِی یعنی اے وسیع مغفرت والے! میری بخشش فرما۔[5]

﴿3129﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ صاحِبِ قرآن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "سورۂ انعام مجھ پر یک بارگی نازل کی گئی، اس کے ساتھ 70 ہزار فرشتے تھے جن سے تسبیح و تحمید کی وجہ سے گنگناہٹ کی آواز آرہی تھی۔"[6]

1... مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۱۷، حدیث: ۷۵۰۹

2... بخاری، کتاب الجھاد والسیر، باب الخیل معقود فی... الخ، ۲/ ۲۶۸، حدیث: ۲۸۴۹

3... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ469 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: ظاہر یہ ہے کہ یہاں گھوڑے سے مراد جہاد کا گھوڑا ہے نہ کہ عام گھوڑے جو تانگہ میں چلانے، یا ریس میں جوا کھیلنے کے لئے پالے جاتے ہیں۔

4... بخاری، کتاب الحج، باب سقایۃ الحاج، ۱/ ۵۴۶، حدیث: ۱۶۳۴

5... مسند الشھاب، باب ان لکل صائم دعوۃ، ۲/ ۱۲۸، حدیث: ۱۰۳۱

6... معجم الصغیر، ص۸۱، حدیث: ۲۲۰

حالتِ جنابت میں سونا ہو تو۔۔۔!

﴿3130﴾... مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو جنابت لاحق ہوئی (تو اپنے والد ماجد سے مسئلہ پوچھا کہ حالت جنابت میں سونا کیسا ہے؟) تو حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر مسئلہ دریافت کیا تو حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”وضو کرو عُضْوِ خاص دھو لو پھر سو جاؤ(1)۔“(2)

تَشَہُّد:

﴿3131﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں تَشَہُّد (اَلتَّحِیَّات) اسی طرح سکھاتے جس طرح قرآنِ مجید کی کوئی سورت سکھاتے۔ تشہد یہ ہے: اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یعنی تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے لئے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتیں اور برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔(3)



جھوٹ کی تعریف

... خلافِ واقع بات کرنا خواہ جان بوجھ کر ہو یا غَلَطی سے۔ (فتح الباری، ۱/ ۱۸۲، تحت الحدیث: ۱۰۷)

1... یہ حکم استحبابی ہے کیونکہ وضو کر کے سونا سُنَّتِ مُسْتَحَبَّہ ہے بغیر وضو سونا نہ حرام ہے نہ مکروہ۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۳۰۸)

2... مسلم، کتاب الحیض، باب جواز نوم الجنب... الخ، ص ۱۷۳، حدیث: ۳۰۶ مفہومًا

3... مسلم، کتاب الصلوۃ، باب تشھد فی الصلوۃ، ص ۲۱۳، حدیث: ۴۰۳

حضرتِ سیِّدُنا فَرْقَد سَبَخِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی

حضرتِ سیِّدُنا ابو یعقوب فَرْقَد سَبَخِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بھی تابعین میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فانی و بوسیدہ دنیا سے اعراض کرنے والے اور ہمیشہ رہنے والی تروتازہ زندگی یعنی آخرت کی طرف متوجہ اور اس کی تیاری میں مصروف رہتے تھے۔

عُلَمائے تصوُّف فرماتے ہیں: دنیا سے اعراض کرتے ہوئے اسے چھوڑ کر آخرت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کے لئے خوب جدوجہد کرنے کا نام تصوُّف ہے۔

ہر گناہ کی اصل و بنیاد:

﴿3132﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو یعقوب فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: "میں نے تورات شریف میں پڑھا ہے کہ گناہوں کی اصل و بنیاد تین ہیں اور یہی وہ گناہ ہیں جن کے ذریعے سب سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی گئی وہ تکبر، حسد اور حرص ہیں پھر ان تین سے مزید چھ گناہ جنم لیتے ہیں: پیٹ بھر کر کھانا، زیادہ سونا، راحت پسندی، مال کی محبت، جماع کی رغبت اور حکومت کی خواہش و چاہت، یہ کل نو ہوئے۔"

شکم سیری کے نقصانات[1]:

﴿3133﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن نَضر حارِثی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو یعقوب فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: "شکم سیری ناشکری کا باعث ہے۔"

﴿3134﴾... جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو یعقوب فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ "پیٹ والے کے لئے پیٹ کی وجہ سے ہلاکت ہے کہ اگر اسے سیر نہ کرے تو کمزور پڑ جاتا ہے اور اگر خوب سیر کرے تو بوجھل ہو جاتا ہے۔"

[1]... بھوک کے فضائل اور شکم سیری کے نقصانات سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 206 صفحات پر مشتمل شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف "پیٹ کا قفلِ مدینہ" کا مطالعہ کیجئے!

روٹی کے سیاہ ٹکڑوں سے ضیافت:

﴿3135﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہیثم بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھے ایک بزرگ نے بتایا کہ کوفہ کے کچھ عبادت گزار جمع ہو کر کہنے لگے: آؤ بصرہ چلتے ہیں تاکہ اہلِ بصرہ کی عبادت کا مشاہدہ کریں۔ کسی نے کہا: آؤ حضرتِ سیِّدُنا ابو یعقوب فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے پاس چلتے ہیں۔ چنانچہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوگئے، آپ ان سے گفتگو کرتے رہے، کافی دیر بعد انہوں نے کہا: اے ابو یعقوب! بھوک لگی ہے۔ فرمایا: ”میں تم سے دیر تک اس لئے گفتگو کر تا رہا تا کہ تمہیں بھوک لگے اور میں اپنے پاس موجود کھانے سے تمہاری ضیافت کروں۔“ اتنا کہنے کے بعد آپ نے ایک ٹوکری میں سے جو کی روٹی کے کچھ سیاہ ٹکڑے نکال کر پیش کر دیئے کوفہ کے عبادت گزاروں نے عرض کی: ”اے ابو یعقوب! نمک کا بندوبست کیجئے!“ فرمایا: ”ہم نے آٹا گوندھتے وقت نمک ڈال دیا تھا، لہٰذا اب تم مجھے نمک تلاش کرنے کی مشقت میں نہ ڈالو۔“

دنیا دایہ اور آخرت ماں کی مثل ہے:

﴿3136﴾... جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو یعقوب فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ ”(اے لوگو!) دنیا کو دایہ اور آخرت کو ماں بنالو، کیا تم اس بچے کو نہیں دیکھتے جو خود کو دایہ کے حوالے کر دیتا ہے لیکن جب بڑا ہوتا اور اپنی والدہ کو پہچاننے لگتا ہے تو دایہ کو چھوڑ کر خود کو ماں کے حوالے کر دیتا ہے، بے شک آخرت بھی تمہاری ماں کی طرح ہے اور قریب ہے کہ وہ تمہیں اپنی طرف کھینچ لے۔“

نصیحت آموز گفتگو:

﴿3137﴾... جعفر بن سلیمان کا بیان ہے: میں نے حضرتِ سیِّدُنا فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ ”میں نے تورات شریف میں پڑھا ہے کہ جس نے دنیا پر غمگین حالت میں صبح کی تو اس نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ پر ناراضی کی حالت میں صبح کی، جو کسی مال دار کے پاس بیٹھا اور اس کے لئے عاجزی کی تو اس کا دو تہائی دین چلا گیا اور جس نے مصیبت پہنچنے پر لوگوں کے سامنے اس کی شکایت کی تو گویا اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شکایت کی۔“

﴿3138﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو یعقوب فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ”بنی اسرائیل کے بادشاہ

علما کو دین کی وجہ سے قتل کیا کرتے تھے جبکہ تمہارے حکمران تمہیں دنیا کی وجہ سے قتل کرتے ہیں، لہٰذا تم انہیں اور ان کی دنیا کو چھوڑ دو۔"

بااعتبارِ ثواب سب سے بہتر صدقہ:

﴿3139﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاوِیہ بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: "خوشخبری ہے اس کے لئے جو ایسی قوم کو نصیحت کرتا ہے جو اس کی بات سنتی ہے، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اجر و ثواب کے اعتبار سے اس وعظ و نصیحت سے بڑھ کر کوئی صدقہ نہیں جس کے ذریعے کوئی قوم جنت میں داخل ہو جائے۔"

﴿3140﴾... حضرتِ سیِّدُنا دَیلَم بن غَزوان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو یعقوب فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ "کوئی بندہ سات سال تک خود کو کسی گناہ سے بچاتا رہے تو اس کے بعد وہ اس گناہ کا ارتکاب نہیں کرتا۔"

اے یہود سے مشابہت اختیار کرنے والو!

﴿3141﴾... جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ ایک دن صبح کے وقت میں حضرتِ سیِّدُنا ابو یعقوب فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو فرماتے سنا: "آج رات میں نے خواب میں آسمان سے ایک منادی کو یہ کہتے سنا: اے یہود سے مشابہت رکھنے والو! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کرو۔"

﴿3142﴾... جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ ایک دن صبح کے وقت میں حضرتِ سیِّدُنا فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو فرماتے سنا کہ "آج رات میں نے خواب میں آسمان سے ایک منادی کو یہ کہتے سنا: اے محلات والو! اے محلات والو! اے یہود سے مشابہت اختیار کرنے والو! اگر تمہیں کچھ عطا کیا جائے تو شکر ادا نہیں کرتے اور اگر آزمائش میں ڈالا جائے تو صبر نہیں کرتے، عذاب کے بعد تم میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔"

گری پڑی چیز ملنے کا حکم:

﴿3143﴾... حضرتِ سیِّدُنا فضیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرتِ سیِّدُنا ابو یعقوب فرقد

سبخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے کہا: ”اے ابو عمران! آج میں نے صبح کی تو اپنے ٹیکس کے بارے میں فکر مند تھا جس کی مقدار چھ درہم تھی کیونکہ مہینہ ختم ہو گیا تھا اور میرے پاس ٹیکس ادا کرنے کے لئے کچھ نہیں تھا، میں نے دعا کی، میں اسی پریشانی میں دریائے فرات کے کنارے چل رہا تھا کہ اچانک میں نے چھ درہم پڑے دیکھے، انہیں اُٹھا کر ان کا وزن کیا تو وہ وزن میں بھی چھ درہم ہی تھے نہ کم نہ زیادہ۔“

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: ”انہیں صدقہ کر دو کیونکہ وہ تمہارے نہیں ہیں[1]۔“

﴿3144﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الواحد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو یعقوب فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ ”میں جب بھی نیند سے بیدار ہوتا ہوں تو مجھ پر خوف طاری رہتا ہے کہ کہیں میرا چہرہ مسخ نہ کر دیا گیا ہو۔“

﴿2145﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو یعقوب فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ ”(اے لوگو!) تم کام سے قبل ہی فراغت کا لباس پہن لیتے ہو، کیا تم کام کرنے والے کو نہیں دیکھتے کہ وہ کام کے دوران ادنٰی لباس پہنتا ہے اور جب کام سے فارغ ہو جاتا ہے تو

[1]... لقطہ اس مال کو کہتے ہیں جو پڑا ہوا کہیں مل جائے۔ پڑا ہوا مال کہیں ملا اور یہ خیال ہو کہ میں اس کے مالک کو تلاش کر کے دیدوں گا تو اٹھا لینا مستحب ہے اور اگر اندیشہ ہو کہ شاید میں خود ہی رکھ لوں اور مالک کو تلاش نہ کروں تو چھوڑ دینا بہتر ہے اور اگر ظن غالب ہو کہ مالک کو نہ دوں گا تو اٹھانا ناجائز ہے اور اپنے لئے اٹھانا حرام ہے اور اس صورت میں بمنزلہ غصب کے ہے اور اگر یہ ظن غالب ہو کہ میں نہ اٹھاؤں گا تو یہ چیز ضائع و ہلاک ہو جائے گی تو اٹھا لینا ضرور ہے لیکن اگر نہ اٹھاوے اور ضائع ہو جائے تو اس پر تاوان نہیں۔ لقطہ کو اپنے تصرف (استعمال) میں لانے کے لئے اٹھایا پھر نادم ہوا کہ مجھے ایسا کرنا نہ چاہیے اور جہاں سے لایا وہیں رکھ آیا تو بری الذمہ نہ ہو گا یعنی اگر ضائع ہو گیا تو تاوان دینا پڑے گا بلکہ اب اس پر لازم ہے کہ مالک کو تلاش کرے اور اس کے حوالہ کر دے اور اگر مالک کو دینے کے لئے لایا تھا پھر جہاں سے لایا تھا رکھ آیا تو تاوان نہیں۔ ملتقط (اٹھانے والے) پر تشہیر (اعلان کرنا) لازم ہے یعنی بازاروں اور شارع عام اور مساجد میں اتنے زمانہ تک اعلان کرے کہ ظن غالب ہو جائے کہ مالک اب تلاش نہ کرتا ہو گا۔ یہ مدت پوری ہونے کے بعد اسے اختیار ہے کہ لقطہ کی حفاظت کرے یا کسی مسکین (شرعی فقیر) پر تصدق کر دے۔ اٹھانے والا اگر (خود شرعی) فقیر ہے تو مدتِ مذکورہ تک اعلان کے بعد خود اپنے صرف (استعمال) میں بھی لا سکتا ہے اور مالدار ہے تو اپنے رشتہ والے فقیر کو دے سکتا ہے مثلاً اپنے باپ، ماں، شوہر، زوجہ، بالغ اولاد کو دے سکتا ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۰، ۲/ ۴۷۳ تا ۴۷۶، ملتقطا)

غسل کر کے صاف ستھر الباس پہن لیتا ہے جبکہ تم کام سے قبل ہی فراغت کالباس پہن لیتے ہو۔“

کراماً کاتبین کی گفتگو:

﴿3146﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَکَم بن اَبان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو یعقوب فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: بائیں جانب والا فرشتہ دائیں جانب والے سے کہتا ہے: ”اس کے ساتھ نرمی سے پیش آ۔“ دائیں جانب والا فرشتہ کہتا ہے: ”میں اس کے ساتھ نرمی سے پیش نہیں آؤں گا، ہو سکتا ہے کہ (تکلیف کی وجہ سے) یہ کلمۂ طیبہ پڑھ لے تو میں اسے لکھ لوں۔“

تنہا کون؟

﴿3147﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاویہ بن یحییٰ مازنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو یعقوب فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ”تنہا وہ ہے جس کا کوئی دوست نہیں۔“

عفوو در گزر:

﴿3148﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو ایک دعوت میں بلایا گیا، آپ نے وہاں حضرتِ سیِّدُنا ابو یعقوب فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو اُونی جُبّہ زیبِ تن کئے دیکھ کر فرمایا: ”اے فرقد! اگر تم بارگاہِ الٰہی میں حساب وکتاب کے لئے کھڑے ہوتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عفوو در گزر کا مشاہدہ کرتے تو اپنے ان کپڑوں کو ضرور پھاڑ دیتے۔“

سیِّدُنا فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا ابو یعقوب فرقد سبخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اور تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں سے حضرتِ سیِّدُنا رِبعی بن خراش، حضرتِ سیِّدُنا مُرّہ طَیِّب، حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعِی، حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جُبَیْر اور حضرتِ سیِّدُنا ابو شَعْثاء جابر بن زید رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے احادیث روایت کی ہیں۔

گناہ گارو نہ گھبراؤ:

﴿3149﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ "میرے صِدِّیقین بندوں سے کہہ دو کہ میرے بارے میں دھوکے میں نہ رہیں اگر میں نے ان کے معاملہ میں عدل و انصاف سے کام لیا تو انہیں بغیر کسی ظلم کے عذاب دوں گا اور میرے گناہ گار بندوں سے کہہ دو کہ میری رحمت سے مایوس نہ ہوں کیونکہ ان کا کوئی بھی گناہ بخش دینا مجھ پر بھاری نہیں ہے۔"(1)

دعا کرنے والا ہی نجات پاسکے گا:

﴿3150﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ "میرے بندوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں یا وہ مجھے ہی دھوکا دینا چاہتے ہیں؟ مجھے اپنی عزت و جلال اور بلندی و رفعت کی قسم! میں ضرور انہیں ایسی آزمائش میں مبتلا کروں گا کہ بردبار و مہربان شخص بھی حیران و پریشان ہو گا، اس سے ڈوبنے والے کی طرح دعا کرنے والا ہی نجات پاسکے گا۔"(2)

وہ مسلمانوں کے طریقے پر عمل پیرا نہیں:

﴿3151﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص اس حالت میں صبح کرے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی اور کا ارادہ کئے ہوئے ہو تو اس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کوئی تعلق نہیں اور جو اس حالت میں صبح کرے کہ اسے مسلمانوں (کے احوال) کی کوئی پروانہ ہو تو اس کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں (یعنی وہ ان کے طریقے پر عمل پیرا نہیں)۔"(3)

---

1 ...فردوس الاخبار، ۱/ ۸۹، حدیث: ۵۱۸

2 ...فردوس الاخبار، ۱/ ۸۸، حدیث: ۵۱۶

3 ...مستدرک حاکم، کتاب الرقاق، باب ان الصالحین یشدد علیھم، ۵/ ۴۵۶، حدیث: ۷۹۷۲، عن عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ عنہ

سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹانے والا:

﴿3152﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: "(عام لوگوں میں سے) سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹانے والا شخص وہ غلام ہو گا جس نے اللہ عَزَّ وَجَلَّ اور اپنے آقا کے حقوق ادا کئے ہوں گے۔"(1)

مسلمانوں کو دھوکا دینے والا کون؟

﴿3153﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: "جس نے کسی مسلمان کو نقصان پہنچایا یا اسے فریب (دھوکا) دیا تو وہ ملعون ہے۔"(2)

﴿3154﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں نے پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو (حالتِ احرام میں) بغیر خوشبو کا زیتون کا تیل لگاتے دیکھا(3)۔(4)

ہر بھلائی صدقہ ہے:

﴿3155﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ہر بھلائی صدقہ ہے خواہ مال دار کے ساتھ کی جائے یا فقیر کے ساتھ۔"(5)

---

(1)... شعب الایمان، باب فی حق السادۃ... الخ، ۲/ ۳۸۲، حدیث: ۸۲۱۱

(2)... ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الخیانۃ والغش، ۳/ ۳۷۸، حدیث: ۱۹۴۸

(3)... ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب مایدھن بہ المحرم، ۳/ ۵۰۲، حدیث: ۳۰۸۳، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

(4)... تل اور زیتون کا تیل خوشبو کے حکم میں ہے اگرچہ ان میں خوشبو نہ ہو (حالت احرام میں لگایا تو مختلف صورتوں میں مُحرِم پر دم یا صدقہ واجب ہو گا)، البتہ ان کے کھانے اور ناک میں چڑھانے اور زخم پر لگانے اور کان میں ٹپکانے سے صدقہ واجب نہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱،۶/ ۱۱۶۶)۔

(حضرتِ سیِّدُنا) امام اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے یہاں (نزدیک) اس حدیث میں دواءً تیل لگانا مراد ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۴/ ۱۸۹)

(5)... بخاری، کتاب الادب، باب کل معروف صدقۃ، ۴/ ۱۰۵، حدیث: ۶۰۲۱، معجم الکبیر، ۱۰/ ۹۰، حدیث: ۱۰۰۴۷

مسواک کرنا سُنَّت ہے:

﴿3156﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مکۂ مکرّمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مسواک کرنا سنت ہے، لہٰذا دن کے جس حصہ میں چاہو مسواک کرو۔"[1]

مصیبت زدہ مومن سے تکلیف دور کرنے کی فضیلت:

﴿3157﴾... حضرتِ سیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جس نے کسی مصیبت زدہ مومن سے تکلیف دور کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی 73 مغفرتیں فرمائے گا ایک سے اس کے دنیاو آخرت کے معاملات کی اصلاح فرمائے گا اور 72 اسے قیامت کے دن عطا فرمائے گا۔"[2]

﴿3158﴾... حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ بن یمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "بنی اسرائیل تمہارے لئے خوب تھے کہ ان کے مزاج میں کڑواہٹ و تلخی تھی جبکہ تمہارے مزاج میں مٹھاس ہے۔"



حسد کی تعریف

... کسی کی نعمت چھن جانے کی آرزو کرنا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۴۲۸) مثلاً: کسی شخص کی شہرت یا عزت ہے اب یہ آرزو کرنا کہ اس کی عزت یا شہرت ختم ہوجائے۔ البتہ دوسرے کی نعمت کا زوال (یعنی ضائع ہوجانا) نہ چاہنا بلکہ ویسی ہی نعمت کی اپنے لئے تمنّا کرنا یہ غِبطہ (یعنی رشک) کہلاتا ہے اور یہ شرعاً جائز ہے۔

(طریقہ محمدیہ، ۱/ ۶۱۰)

1... کنز العمال، کتاب الطہارۃ من قسم الاقوال، الباب الثانی، الفصل الثانی، ۹/ ۱۳۷، حدیث: ۲۶۱۵۸، "النہار" بدلہ "ای وقت"

2... شعب الایمان، باب فی التعاون علی البر والتقوی، ۶/ ۱۲۰، حدیث: ۷۶۷۰، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ

حضرتِ سیِّدُنا یزید بن اَبان رَقاشِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی

حضرتِ سیِّدُنا یزید بن اَبان رَقاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی بھی تابعین میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نیکوکار، خوب گریہ وزاری کرنے والے اور سخت گرمی میں بھی روزہ رکھتے تھے۔

علمائے تَصَوُّف فرماتے ہیں: آخرت میں چھٹکارا پانے کے لئے مشقت برداشت کرنے اور شرف وعزت کا دامن تھامے رہنے کا نام تَصَوُّف ہے۔

40سال روزے رکھے:

﴿3159﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن ابان رَقاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نے خود کو بصرہ کی گرمی میں 40سال تک پیاسا رکھا (یعنی روزے سے رہے) پھر اپنے شاگردوں سے فرمایا: ''آؤ ہم ٹھنڈے پانی کی نعمت کا شکر ادا کر کے روئیں۔''

60سال بھوکے رہے:

﴿3160﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الخالق بن موسٰی لَقِیطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن ابان رَقاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نے خود کو رضائے الٰہی کے لئے 60سال تک بھوکا رکھا (یعنی روزے سے رہے) حتّٰی کہ آپ کا جسم کمزور ولاغر اور رنگ متغیر ہو گیا، اس کے باوجود آپ فرمایا کرتے تھے: ''میرا پیٹ مجھ پر غالب آ گیا ہے اور اس سے چھٹکارے کے لئے میں کوئی حیلہ اختیار کرنے پر بھی قادر نہیں ہوں۔''

42سال روزے رکھے:

﴿3161﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَشعث بن سَوّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: میں ایک مرتبہ سخت گرمی کے دن حضرتِ سیِّدُنا یزید بن اَبان رَقاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''اے اشعث! آؤ ہم سخت پیاس کے دن ٹھنڈے پانی کی نعمت پر شکر ادا کر کے روئیں۔ پھر فرمایا: ہائے افسوس! عبادت گزار مجھ سے سبقت لے گئے اور مجھے پیچھے چھوڑ دیا۔'' حالانکہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عمل یہ تھا کہ آپ نے 42سال مسلسل روزے رکھے۔

بروزِ قیامت سب سے آگے رہنے والا گروہ:

﴿3162﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق خُبَیْسِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یزید بن اَبان رَقاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کو فرماتے سنا کہ "(دنیا میں) رضائے الٰہی کے لئے بھوک برداشت کرنے والے قیامت کے دن سب سے آگے رہنے والے گروہ میں ہوں گے۔"

﴿3163﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مُطَہَّر سَعْدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن اَبان رَقاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: "نیک لوگوں کی ہمتیں ایسی ہوتی ہیں جو انہیں نیک اعمال تک پہنچاتی ہیں جبکہ تیرے لئے وہ ہمت بھلی ہے جو تجھے کسی نیکی کی طرف بلائے۔"

﴿3164﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق خُبَیْسِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن اَبان رَقاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: "اے یزید! تو ہلاک ہو تیری طرف سے تیرے رب عَزَّوَجَلَّ کو کون راضی کرے گا؟ کون تیرے لئے روزے رکھے گا یا نمازیں پڑھے گا؟" پھر فرمایا: "اے میرے بھائیو! قبر جس کا گھر اور موت کے آنے کا وعدہ ہو (وہ راحت و آرام میں کیسے رہ سکتا ہے؟) تم روتے کیوں نہیں؟" پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس قدر روئے کہ آپ کی پلکیں جھڑ گئیں۔

گناہوں کے چور:

﴿3165﴾... کِنانہ بن جَبَلَہ ہَرَوِی کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن اَبان رَقاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

اَلَّذِیۡنَ یَسۡتَمِعُوۡنَ الۡقَوۡلَ فَیَتَّبِعُوۡنَ اَحۡسَنَہٗ ؕ ترجمۂ کنزالایمان: جو کان لگا کر بات سنیں پھر اس کے بہتر پر چلیں۔ (پ۲۳، الزمر: ۱۸)

پھر فرمایا: تم اس ذات کی حمد و ثنا کیوں نہیں بجالاتے جسے تم فانی چیز دیتے ہو تو وہ تمہیں ہمیشہ رہنے والی چیز عطا فرماتا ہے۔ فنا ہونے والے ایک درہم کے بدلے 10 گنا سے لے کر 700 گنا تک ہمیشہ رہنے والا بدلہ عطا فرماتا ہے۔ کیا تمہارے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کا تمہیں کھلانے، پلانے اور کفایت کرنے کا بدلہ نہیں ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے رات میں تمہاری حفاظت فرمائی، مشکلات میں تمہاری دعا کو شرفِ قبولیت بخشا، گویا تم کان کے درد یا رات

میں ہونے والے آنکھوں کے درد یا خشکی وتری کے خوف کو بھول گئے حالانکہ اس نے تمہاری دعا وپکار کو شرفِ قبولیت سے نوازا، تم تو گناہوں کے چوروں میں سے ایک چور ہو کہ جب بھی کوئی گناہ تمہارے سامنے آیا تم نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگالیا، اگر دنیا اور اس میں موجود چیزوں سونا، چاندی اور زیب وزینت کی طرف دیکھنا تمہیں اچھا لگتا ہو تو آؤ میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں: کسی جنازے کے ساتھ ساتھ چلو یہ جنازہ ہی دنیا اور اس میں موجود سونا، چاندی اور زیب وزینت ہے، پھر قبر کو اس میں موجود چیز سمیت اٹھالو میں تمہیں اس کی مٹی اٹھانے کا نہیں کہہ رہا بلکہ یہ کہہ رہا ہوں کہ قبر وآخرت کی فکر کو خود پر سوار کرلو۔

سیِّدُنا نُوح عَلَیْہِ السَّلَام کو نوح کہنے کی وجہ:

﴿3166﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد اللہ مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن اَبان رَقاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا نوح نَجِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو نوح کے نام سے اس لئے پکارا گیا کہ آپ کثرت سے گریہ وزاری کرتے تھے۔

سیِّدُنا یزید بن اَبان رَقاشِی عَلَیْہِ الرَّحْمَہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا یزید بن اَبان رَقاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کثیر اَحادیث روایت کی ہیں۔ تابعین میں سے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری اور حضرتِ سیِّدُنا غُنَیم بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے احادیث روایت کی ہیں۔ جبکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے احادیث روایت کرنے والوں میں حضرتِ سیِّدُنا امام اَعْمَش، حضرتِ سیِّدُنا امام اَوْزَاعی، حضرتِ سیِّدُنا حَجاج بن اَرْطاہ، حضرتِ سیِّدُنا زید عَمّی، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر، حضرتِ سیِّدُنا صَفوان بن سُلَیم، حضرتِ سیِّدُنا عطا بن سائِب اور حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد بن زید اور حضرتِ سیِّدُنا حماد بن سلمہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی جیسے جَیِّد عُلَما واَئمہ شامل ہیں۔

سب سے زیادہ فکر مند کون؟

﴿3167﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "لوگوں میں سب سے زیادہ فکر مند وہ بندۂ مومن ہے جو اپنی

دنیا و آخرت کے معاملات (سنوارنے) کی فکر میں لگا رہتا ہے۔"[1]

پہلا سینگ:

﴿3168﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ بارگاہِ رسالت میں ایک شخص کا تذکرہ ہوا، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے جہاد میں اس کی قوت و بہادری اور عبادت میں خوب کوشش کا ذکر کیا، اسی دوران وہ شخص آتا دکھائی دیا، عرض کی: یہی وہ شخص ہے جس کا ہم تذکرہ کر رہے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میں اس کے چہرے میں شیطانی بدبختی دیکھ رہا ہوں۔" اس نے قریب آکر سلام کیا تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے استفسار فرمایا: "جب تو اس مجلس میں آیا تو کیا تیرے دل میں یہ خیال نہیں آیا تھا کہ لوگوں میں کوئی بھی تجھ سے بہتر نہیں؟" اس نے عرض کی: جی ہاں! پھر وہ مسجد میں گیا، نماز کے لئے جگہ مختص کی، اپنے قدموں کو سیدھا کیا اور نماز پڑھنے لگا۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "کون ہے جو جاکر اسے قتل کر دے؟" حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: "میں قتل کروں گا۔" چنانچہ آپ اس کی طرف گئے لیکن اسے نماز کی حالت میں دیکھا تو قتل کرنے سے ڈر گئے اور واپس لوٹ آئے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: "تم نے کیا کیا؟" عرض کی: "یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے اسے نماز کی حالت میں پایا تو قتل کرنے سے خوف محسوس کیا۔" پھر ارشاد فرمایا: "کون ہے جو جاکر اسے قتل کر دے؟" حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے عرض کی: میں۔ ارشاد فرمایا: "اگر تم نے اسے پالیا تو ضرور قتل کر دو گے۔" چنانچہ آپ تشریف لے گئے لیکن وہ جا چکا تھا، لہٰذا واپس لوٹ آئے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: "تم نے کیا کیا؟" عرض کی: وہ جا چکا تھا۔ حضور نبیِّ غیب داں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "یہی وہ پہلا سینگ ہے جو میری امت میں ظاہر ہوا اگر تم اسے قتل کر دیتے تو اس کے بعد کبھی میری امت کے دو آدمی بھی اختلاف نہ کرتے۔" پھر ارشاد فرمایا: "بنی اسرائیل 71 فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے جبکہ میری امت 72 فرقوں میں بٹے گی سوائے ایک کے سب جہنم میں

---

[1] ... ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب الاقتصاد فی طلب المعیشۃ، ۳/ ۸، حدیث: ۲۱۴۳

جائیں گے۔"[1] حضرتِ سیِّدُنا یزید بن اَبان رَقاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: وہ نجات پانے والا بڑا گروہ (مسلمانوں کی) جماعت ہے[2]۔

حسد اور فقر کا وبال:

﴿3169﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "فقیری قریب ہے کہ کفر ہو جاوے اور حسد قریب ہے کہ تقدیر پر غالب آجاوے[3]۔"[4]

دو دروازے:

﴿3170﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ہر انسان کے لئے آسمان میں دو دروازے ہیں ایک سے اس کا عمل اوپر جاتا ہے اور دوسرے

1... مصنف عبد الرزاق، کتاب العقول، باب ماجاء فی الحروریۃ، ۹/ ۴۵۳، حدیث: ۲۱۳۲۴ مفھومًا، عن یزید الرقاشی علیہ الرحمہ

2... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد1، صفحہ 170** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اس میں بتایا گیا کہ جنتی ہونے کے لئے دو چیزوں کی ضرورت ہے۔ سنت کی پیروی اور جماعتِ مسلمین کے ساتھ رہنا اسی لئے ہمارے مذہب کا نام اہل سنت والجماعت ہے۔ جماعت سے مراد مسلمانوں کا بڑا گروہ ہے جس میں فقہا، علماء، صوفیاء اور اولیاءُ اللہ ہیں الحمد للہ یہ شرف بھی اہلسنت ہی کو حاصل ہے۔ سوا اس فرقہ کے اولیاءُ اللہ کسی فرقہ میں نہیں۔

3... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 623** پر حدیثِ پاک کے جز "**فقیری قریب ہے کہ کفر ہو جاوے**" کے تحت فرماتے ہیں: "فقیر آدمی کبھی **اللہ** تعالیٰ پر اعتراض کر دیتا ہے کہ تو نے مجھ پر ظلم کیا کہ فقیر کر دیا۔ کبھی لوگوں سے **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی شکایت کرتا ہے کبھی مال حاصل کرنے اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے اسلام چھوڑ کر دوسرے مذہب میں داخل ہو جاتا ہے اپنے دین کو فروخت کر ڈالتا ہے۔ کبھی رضا بالقضاء سے منہ موڑ لیتا ہے یہ سب کفر یا سببِ کفر ہیں۔ امیری کے فتنوں سے غریبی کے فتنے زیادہ ہیں۔ خیال رہے کہ فقر مع صبر **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی رحمت ہے جس کے متعلق ارشاد ہوا: اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ (یعنی فقر میرا فخر ہے) اور فقر مع ضجر (ناشکری) **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کا عذاب ہے لہٰذا احادیث میں تعارض نہیں۔ فقیر صابر کو غنی شاکر سے افضل مانا گیا ہے۔" اور حدیثِ پاک کے جز "**حسد قریب ہے کہ تقدیر پر غالب آجاوے**" کے تحت فرماتے ہیں: "قریب ہے کہ حسد تقدیر کو بدل دے کیونکہ حاسد خود محسود کی تقدیر بدلنا چاہتا ہے اس کی نعمت کا زوال چاہتا ہے اس کا کچھ نہیں بگڑتا حاسد کی نعمتیں زائل ہو جاتی ہیں۔ چونکہ کبھی حسد بھی کفر تک پہنچا دیتا ہے اس لئے حسد کو فقیر کے ساتھ بیان فرمایا شیطان حسد کا کافر ہے۔

4... شعب الایمان، باب فی الحث علی ترک الغل والحسد، ۵/ ۲۶۷، حدیث: ۶۶۱۲

سے رزق اُترتا ہے، جب بندۂ مومن کا انتقال ہو جاتا ہے تو دونوں دروازے اس کی جدائی میں روتے ہیں۔"[1]

﴿3171﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیّ اکرم، نُوْرِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آٹھ ہزار انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام مبعوث فرمائے، چار ہزار بنی اسرائیل کی طرف اور بقیہ چار ہزار تمام لوگوں کی طرف[2]۔"[3]

صفوں میں خوب مل کر کھڑے ہوا کرو:

﴿3172﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضورِ انور، نُوْرِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "نماز کی صفوں میں خوب مل کر کھڑے ہوا کرو کیونکہ شیطان (تمہیں وسوسہ دلانے کے لئے) خالی جگہ میں کھڑا ہو جاتا ہے۔"[4]

مہمان نوازی اور حاجت روائی کی فضیلت:

﴿3173﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جس نے کسی مومن کی مہمان نوازی کی یا اس کی حاجات میں سے

---

1 ...ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة الدخان، ۵/ ۱۷۱، حدیث: ۳۲۶۶

2 ... انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی تعداد کے بارے میں روایات مختلف ہیں اگرچہ مشہور روایت یہ ہے کہ انبیا کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے جبکہ ایک روایت میں دولاکھ چوبیس ہزار کا بھی ذکر ہے، لہٰذا تعداد معین نہ کی جائے۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 692 صفحات پر مشتمل شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف "کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب" صفحہ 268 پر ہے: (انبیائے کرام کی) تعداد مُعَیَّن نہ کی جائے۔ کہنا ہی ہو تو اِس طرح کہے: "کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار۔۔۔۔" صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کی کوئی تعداد مُعَیَّن کرنا جائز نہیں کہ خبریں اِس باب میں مختلف ہیں اور تعدادِ مُعَیَّن پر ایمان رکھنے میں نبی کو نُبُوَّت سے خارِج ماننے، یا غیرِ نبی کو نبی جاننے کا اِحْتِمال (یعنی پہلو) ہے اور یہ دونوں باتیں (یعنی نبی کو نبوّت سے خارج ماننا یا غیرِ نبی کو نبی جاننا) کفر ہیں۔ لہٰذا یہ اعتِقاد چاہئے کہ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۵۲)

3 ...مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/ ۴۰۵، حدیث: ۴۱۱۸

4 ...مسند ابی یعلی، مسند ابن عباس، ۲/ ۵۰۸، حدیث: ۲۷۰۰، عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما

کوئی حاجت پوری کر دی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ وہ جنت میں اسے خُدّام عطا کرے۔"(1)

مسلمان بھائی کو میٹھی چیز کھلانے کی فضیلت:

﴿3174﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جس نے اپنے (مسلمان) بھائی کو کوئی میٹھی چیز کھلائی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے محشر کی سختیاں دور فرمادے گا۔"(2)

قبولیّتِ دعا کا وقت:

﴿3175﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے اور دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔"(3)

سفرِ حج پر روانہ ہوتے وقت کی دعا:

﴿3176﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک سواری پر حج فرمایا اور آپ جو چادر اوڑھے ہوئے تھے وہ چار درہم سے زیادہ کی نہ تھی، جب مکّۂ مکرّمہ کی طرف روانہ ہوئے تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: "اَللّٰھُمَّ حَجَّۃً لَّا سُمْعَۃَ فِیْھَا وَلَا رِیَآءَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ ایسا حج ہے جس میں نہ دکھاوا ہے نہ ریاکاری۔"(4)

بروزِ قیامت ہر شخص پیاسا ہوگا مگر۔۔۔!

﴿3177﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہیثم بن حمّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا یزید بن اَبان

1... مکارم الاخلاق، باب فضل معونۃ المسلمین...الخ، ص ۳۴۵، حدیث: ۹۴

2... مکارم الاخلاق، باب فضل اطعام الطعام، ص ۳۷۳، حدیث: ۱۶۶

3... کتاب الدعاء للطبرانی، باب فضل الدعاء بین الاذان والاقامۃ، ص ۱۲۶، حدیث: ۴۸۵

4... ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب الحج علی الرحل، ۳/ ۴۰۹، حدیث

رَقاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے خود کو40سال پیاسا رکھا(یعنی روزے سے رہے)ایک مرتبہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ رو رہے تھے،مجھے دیکھ کر فرمانے لگے:"اے ہیثم!اندر آؤ ہم گرم دن میں ٹھنڈے پانی کی نعمت پر شکر ادا کرکے روئیں۔"پھر فرمایا:حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے بتایا کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:"قیامت کے دن ہر آنے والا شخص پیاسا ہوگا(1) سوائے اس کے جسے اس دن اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا(2)۔"



حضرتِ سیِّدُنا ھارون بن رِیاب اَسَدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی

حضرتِ سیِّدُنا ہارون بن رِیاب اَسدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے زُہد و تقوٰی کو پوشیدہ رکھتے اور وعدہ پورا کرتے تھے۔

﴿3178﴾...حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:حضرتِ سیِّدُنا ہارون بن رِیاب اَسدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی زہد کو پوشیدہ رکھنے کے لئے اُونی لباس عام لباس کے نیچے پہنتے تھے۔

نورانی چہرے والے:

﴿3179﴾...حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:میں نے حضرتِ سیِّدُنا ہارون بن ریاب اسدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو دیکھا ان کے چہرے پر نور ہی نور تھا۔

﴿3180﴾...حضرتِ سیِّدُنا حمّاد بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے حضرتِ سیِّدُنا ہارون بن رِیاب اَسدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:"وہ اپنے زہد کو پوشیدہ رکھتے ہیں۔"

(1)...شعب الایمان، باب الصیام، فصل اخبار وحکایات فی الصیام، ٣/ ٤١٣، حدیث: ٣٩٣٢

(2)...عرش کا سایہ پانے والے خوش نصیبوں کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 88 صفحات پر مشتمل کتاب "سایۂ عرش کس کس کو ملے گا......؟" کا مطالعہ کیجئے!

﴿3181﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں جب بھی حضرتِ سیِّدُنا ہارون بن رِیاب اَسَدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو دیکھتا تو یوں محسوس ہوتا کہ وہ خود کو رونے سے بتکلف روکے ہوئے ہیں۔

﴿3182﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ہارون بن رِیاب اسدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی ہمارے پاس تشریف لائے، آپ تمام لوگوں سے زیادہ بااخلاق تھے اور آپ صرف تین یا سات احادیث روایت کرتے تھے۔

حاملینِ عرش کیا کہتے ہیں؟

﴿3183﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ہارون بن رِیاب اسدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: عرش اُٹھانے والے فرشتوں کی تعداد آٹھ ہے، وہ دلکش و نرم آواز میں ایک دوسرے سے گفتگو کرتے ہیں، ان میں سے چار کہتے ہیں: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو پاک ہے اور تیرے ہی لئے حمد ہے کہ جاننے کے باوجود بردباری اختیار فرماتا ہے۔ دوسرے چار کہتے ہیں: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو پاک ہے اور تیرے ہی لئے حمد ہے کہ قدرت کے باوجود تُو درگزر فرماتا ہے۔

عمارتیں تو آباد ہیں لیکن دل ویران:

﴿3184﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَجَّاج بن اَسْوَد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ہارون بن رِیاب اسدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ اپنی قوم کو بتادو کہ انہوں نے اپنی عمارتوں کو تو آباد کیا ہے لیکن اپنے دلوں کو (فکرِ آخرت سے) ویران رکھا اور اپنے نفس کو اس طرح موٹا کر رکھا ہے جس طرح قربانی کے جانور کو کھلا پلا کر خوب موٹا کیا جاتا ہے، میں ان کی طرف ناپسندیدگی کی نظر فرماتا ہوں، وہ مجھ سے دعا کرتے ہیں تو میں ان کی دعا قبول نہیں کرتا، مجھ سے سوال کرتے ہیں تو میں انہیں عطا نہیں فرماتا۔

...فرمانِ مصطفٰے: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ 200 بار درودِ پاک پڑھا اس کے 200 سال کے گناہ معاف ہوں گے۔ (کنز العمال، ۱/ ۲۵۲، حدیث: ۲۲۳۸)

سیِّدُنا ھارون بن رِیاب عَلَیْہِ الرَّحْمَہ سے مروی اَحادیث

حضرتِ سیِّدُنا ہارون بن رِیاب اَسدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے جبکہ تابعین عظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں سے حضرتِ سیِّدُنا اَحْنَف بن قَیْس اور حضرتِ سیِّدُنا کِنانہ بن نُعَیْم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے احادیث روایت کی ہیں۔

اہل جنت کی صفات:

﴿3185﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَہلِ جنت کو حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی صورت پر 33 سال کی عُمر کے بے داڑھی والے اٹھایا جائے گا، ان کی آنکھیں سرمگیں ہوں گی، پھر انہیں ایک جنتی درخت کی طرف لے جایا جائے گا وہ اس سے لباس پہنیں گے (جنت میں) نہ تو ان کے لباس پرانے ہوں گے نہ ہی ان کی جوانی ختم ہو گی[1]۔“[2]

ایک درجہ بلند اور ایک گناہ معاف:

﴿3186﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: مجھے میرے خلیل حضرتِ سیِّدُنا ابو القاسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بندۂ مومن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں ایک سجدہ کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے سبب اُس کا ایک درجہ بلند فرماتا اور ایک گناہ معاف فرما دیتا ہے۔“[3]

نکاح کے بارے میں سوال کرنے سے بہتر:

﴿3187﴾... حضرتِ سیِّدُنا قُبَیْصَہ بن مُخارِق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب،

1... کتاب العظمۃ لابی الشیخ، ذکر الجنات وصفتھا، ص۶۰۹، حدیث: ۵۸۴

2... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 497 پر فرماتے ہیں: سوا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے جنت میں کسی کے منہ پر داڑھی نہ ہو گی۔ خیال رہے کہ بے ڈاڑھی ہونا اور چیز ہے اور ڈاڑھی منڈانا کچھ اور ہے۔ جنتی لوگ قدرتی طور پر بے ڈاڑھی ہوں گے۔ قدرتی طور پر ان کی آنکھیں سرمگیں ہوں گی یہ سرمہ کبھی ان کی آنکھوں سے زائل نہ ہو گا۔ چونکہ جنت میں سورج نہیں، دن رات نہیں، مہینے سال نہیں اس لئے ان کی عمروں میں اضافہ بھی نہ ہو گا۔

3... ترمذی، کتاب الصلوۃ، باب ماجاء فی کثرۃ الرکوع والسجود، ۱/ ۳۹۸، حدیث: ۳۸۸، عن ثوبان رضی اللہ عنہ

حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "تم میں سے کسی کا اپنے عضوِ تناسُل کو چمڑے سے باندھے رکھنا یہاں تک کہ مردانگی ختم ہو جائے یہ لوگوں سے نکاح کے بارے میں سوال کرنے سے بہتر ہے۔"(1)

بندۂ مومن کی عزت و تعظیم کرنے کی فضیلت:

﴿3188﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جس نے کسی بندۂ مومن کو خوش کیا تو گویا اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کیا، جس نے کسی بندۂ مومن کی تعظیم کی تو گویا اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تعظیم کی اور جس نے کسی بندۂ مومن کی عزت کی تو گویا اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عزت و تکریم کی۔"(2)



حضرتِ سیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان

حضرتِ سیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قُرَّاء حضرات اور نوجوانوں کی زینت اور ذوق و شوق کے ساتھ قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے والے تھے۔

﴿3189﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَبَّاد بن عَوَّام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کے جنازے میں شریک تھا، میں نے عیسائی، مجوسی اور یہود کو دیکھا کہ الگ الگ گروہوں کی شکل میں ان کے جنازے میں شریک ہیں، میں اس وقت نوعمر (کم سن) تھا اور بھیڑ کی وجہ سے میرے ماموں جان میرا ہاتھ تھامے ہوئے تھے۔

﴿3190﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حمزہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کے جنازے میں مردوں، عورتوں اور یہود و نصاریٰ کو الگ الگ گروہوں کی شکل میں شریک دیکھا۔

﴿3191﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہشام بن حسّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے جمعہ کے دن واسط کی

---

1 ...معجم کبیر، ۱۸/ ۳۷۰، حدیث: ۹۴۶

2 ...تاریخ اصبهان، ابو عبد اللّٰہ محمد بن احمد بن شبویه الوراق، ۲/ ۲۹۴

جامع مسجد میں حضرتِ سیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کے پہلو میں نماز پڑھی، انہوں نے دو مرتبہ پورا قرآنِ مجید ختم کیا اور تیسری مرتبہ ”طٰوٰاسِیْن“ تک تلاوت کی، آپ نے 12 ہاتھ لمبا عمامہ باندھ رکھا تھا جسے اپنے آنسوؤں سے تر کر دیا، پھر اتار کر اپنے سامنے رکھ دیا۔

سیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کے معمولات:

﴿3192﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُحَمَّد بن حُسَیْن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ہشام بن حسّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: میں اور حضرتِ منصور بن زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اکٹھے نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مغرب و عشا کے درمیان دو مرتبہ پورا قرآنِ پاک ختم کرتے، پھر نماز کے لئے اٹھنے سے پہلے ”طٰوٰاسِیْن“ تک تلاوت فرماتے۔ اس زمانہ میں رمضان المبارک میں لوگ عشا کی نماز چوتھائی رات تک مُؤَخَّر کرکے پڑھتے تھے۔ پھر مسجد میں تشریف لاتے، حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اپنے شاگردوں کے ساتھ مسجد میں تشریف فرما ہوتے، آپ ایک ستون کے قریب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور ایک مرتبہ پورے قرآنِ مجید کی تلاوت فرماتے، پھر حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی مجلس ختم ہونے سے پہلے ان کے پاس آکر بیٹھ جاتے۔ حضرتِ سیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کے معمولات میں سے یہ بھی ہے کہ آپ ظہر و عصر کے درمیان بھی ایک قرآنِ کریم ختم فرماتے، رمضان المبارک کے علاوہ بھی مغرب و عشا کے درمیان ایک مرتبہ پورا قرآن پاک ختم فرماتے، آپ مسجد میں تشریف لاتے تو عمامہ کاندھے پر رکھا ہوتا اور کھڑے ہو کر نماز شروع کر دیتے اور اس قدر روتے کہ عمامہ آنسوؤں سے تر ہو جاتا، پھر اسے لپیٹ کر اپنے سامنے رکھ دیتے۔ حضرتِ سیِّدُنا مُحَمَّد بن حُسَیْن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر حضرتِ سیِّدُنا ہشام بن حسّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کے علاوہ کوئی اور مجھے یہ بات بتاتا تو میں تصدیق نہ کرتا کیونکہ آپ اور حضرتِ سیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اکٹھے نماز پڑھا کرتے تھے۔

﴿3193﴾... حضرتِ سیِّدُنا صالح بن عُمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اپنے شاگردوں کے ہمراہ مسجد میں تشریف فرما ہوتے اور حضرتِ سیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان ان کے اٹھنے سے پہلے پورا قرآنِ کریم ختم کر لیا کرتے تھے۔

مغرب وعشا کے درمیان ختم قرآن:

﴿3194﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہِشام بن حسّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: میں نے مغرب وعشا کے درمیان حضرتِ سیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کے پہلو میں نماز پڑھی، آپ نے ایک مرتبہ پورے قرآنِ پاک کی اور دوسری مرتبہ سورۂ نحل تک تلاوت فرمائی۔

دن رات تلاوتِ قرآن:

﴿3195﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حُسَین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان ہر دن اور رات میں قرآنِ مجید ختم کیا کرتے تھے۔

﴿3196﴾... حضرتِ سیِّدُنا علاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں واسط کی جامع مسجد میں نماز کے لئے آیا، مؤذِّن نے ظہر کی اذان دی تو حضرتِ سیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان تشریف لائے اور نماز شروع کر دی۔ چنانچہ جماعت کھڑی ہونے سے پہلے میں نے انہیں گیارہ مرتبہ سجدۂ تلاوت کرتے دیکھا (یعنی آپ نے سورۂ حٰم السجدہ تک قرآنِ کریم کی تلاوت فرمائی)۔

﴿3197﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عوانہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر حضرتِ سیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے کہا جائے کہ آپ آج یا کل انتقال فرما جائیں گے تو بھی اپنے عمل میں کچھ اضافہ نہ کر سکیں گے۔

﴿3198﴾... حضرتِ سیِّدُنا حارث بن شُرَیح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ہُشَیْم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ جب حضرتِ سیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کا وصال ہوا تو ان کی ایک رومی باندی نے بتایا کہ میں نے انہیں صرف دو مرتبہ پہلو کے بل لیٹے دیکھا، ایک مرتبہ جب ان کی والدہ کا انتقال ہوا اور دوسری مرتبہ جب ان کے بیٹے کا انتقال ہوا اس کے علاوہ جب بھی ضرورت محسوس کرتے تو مجھ سے اپنی حاجت پوری کرتے اور غسل کر لیتے (اور پھر عبادت میں مشغول ہو جاتے)۔

نیکیوں میں اضافے اور برائیوں میں زیادتی کا باعث:

﴿3199﴾... حضرتِ سیِّدُنا خَلَف بن خَلِیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا منصور بن

زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ''رنج و غم نیکیوں میں اضافے کا باعث جبکہ تکبر و بڑائی برائیوں میں زیادتی کا سبب بنتے ہیں۔''

جہنمیوں کے لئے باعثِ اذیت:

﴿3200﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان ابو سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: مجھے بتایا گیا ہے کہ جہنم میں جانے والوں میں سے کوئی ایسا بھی ہو گا کہ جس کی بدبو سے اہلِ جہنم بھی اذیت محسوس کریں گے، اس سے پوچھا جائے گا: ''تیرے لئے ہلاکت ہو تو کیا عمل کیا کرتا تھا؟ کیا ہمیں وہ بدبو کافی نہیں جس میں ہم پہلے سے تھے کہ مزید تیری بدبو کے عذاب میں مبتلا ہو گئے۔'' تو وہ کہے گا: ''میں عالِم تھا لیکن میں نے اپنے علم سے نفع نہیں اٹھایا۔''

سیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی اَحادیث

حضرتِ سیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ جبکہ آپ کی اکثر احادیث مشہور تابعی بزرگ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری اور حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے مروی ہیں۔ ان کے علاوہ حضرتِ سیِّدُنا ابو قلابہ، حضرتِ سیِّدُنا حُمَید بن ہِلال، حضرتِ سیِّدُنا مُعاوِیہ بن قُرّہ، حضرتِ سیِّدُنا قتادہ، حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابو رَباح، حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن دینار، حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن قاسم، حضرتِ سیِّدُنا نافع، حضرتِ سیِّدُنا میمون بن ابو شبیب، حضرتِ سیِّدُنا حارث عُکلی اور دیگر تابعین کرام سے بھی آپ نے احادیث روایت کی ہیں۔

عرب کے آتش پرست:

﴿3201﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''قدریہ[1] عرب کے مجوسی (آتش پرست) ہیں اگرچہ وہ نمازیں پڑھیں اور روزے رکھیں۔''[2]

---

[1]... ایک فرقہ جو تقدیر کا انکار کرتا ہے اور ان کے نزدیک بندہ اپنے افعالِ اختیاریہ کا خود خالق ہے۔

[2]... ابو داود، کتاب السنة، باب فی القدر، ۴/ ۲۹۴، حدیث: ۴۶۹۱، ''عرب'' بدلہ ''امت'' دون ''صلوا وصاموا''

حیا اور فحش گوئی:

﴿3202-3﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حصین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں جانے کا ذریعہ ہے جبکہ فحش گوئی جفا سے ہے اور جفا جہنم میں لے جانے والی ہے۔“[1]

﴿3204﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حُصَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص نے مرض الموت میں چھ غلاموں کو آزاد کر دیا، اس کے پاس سوائے ان کے اور کوئی مال نہ تھا۔ حضور نبیّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اطلاع ہوئی تو ارشاد فرمایا: ”میں نے ارادہ کیا کہ میں اس کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھوں گا۔“ پھر ان غلاموں کو بلوایا اور انہیں تین حصوں میں تقسیم کر کے دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام برقرار رکھا۔[2]

اہلِ یمن کی فضیلت:

﴿3205﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تمہارے پاس اہلِ یمن آئے وہ دلوں کے نرم ہیں ایمان تو یمن والوں کا ہے اور حکمت یمن والی ہے۔“[3]

حق کے مددگار:

﴿3206﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرب کے قبائل کے بارے میں پوچھا گیا تو اس دن آپ نے کسی مصروفیت کی وجہ سے نہ بتایا یا صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو اس دن جاننے کی فرصت نہ ملی، کسی اور دن صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے تین قبیلوں کے بارے میں پوچھا۔ قبیلہ بنی عامر کے بارے میں پوچھنے پر آپ نے ارشاد فرمایا: ”وہ اس خوش نما

---

1 ...ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الحیاء، ۳/ ۴۰۶، حدیث: ۲۰۱۶

2 ...نسائی، کتاب الجنائز، باب الصلوۃ علی من یحیف فی وصیتہ، ص۳۳۱، حدیث: ۱۹۵۵

3 ...مسلم، کتاب الایمان، باب تفاضل اہل الایمان... الخ، ص۴۵، حدیث: ۵۲

حسین وجمیل اونٹ کی طرح ہے جو کنارے کنارے سے درخت کے پتے کھاتا ہے۔" غطفان کے بارے میں پوچھنے پر ارشاد فرمایا:"وہ پانی میں اُگنے والے خوبصورت پھول کی طرح ہے۔"تَیِم کے بارے میں پوچھنے پر ارشاد فرمایا:"وہ سرخ ٹیلے یا بڑی بڑی بوندوں والی بارش کی مانند ہے۔ اس سے دشمنی کرنے والا اسے نقصان نہیں پہنچاسکتا۔"کچھ لوگوں نے بنو تمیم کے بارے پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا:"خاموشی اختیار کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ بنو تمیم کے ساتھ صرف بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، وہ بڑے بڑے سروں والے، زیادہ عقل مند، ثابت قدم، دجال سے شدت کے ساتھ جنگ کرنے والے اور آخری زمانے میں حق کے مددگار ہوں گے۔"(1)

نقصان اٹھانے والے:

﴿3207﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:"اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کوئی صبح ایسی پیدا نہیں فرمائی کہ کوئی مُقَرَّب فِرِشتہ یا رسول (اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بتائے بغیر) جانتا ہو کہ اس دن کے آخری حصہ میں کیا ہو گا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس میں ہر جاندار کی غذا تقسیم فرماتا ہے، حتّٰی کہ ایک شخص دور دراز علاقے سے آتا ہے اور شیطان اس کے دونوں کاندھوں کے درمیان ہوتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ "حق کے معاملہ میں جھوٹ بول۔" چنانچہ بعض لوگ اپنا رزق جھوٹ اور گناہ کے ذریعے حاصل کرتے ہیں، یہ نقصان اٹھانے والے ہوتے ہیں جبکہ بعض لوگ اپنا رزق نیکی وتقویٰ سے حاصل کرتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کی ہدایت کا اللہ عَزَّوَجَلَّ ارادہ کئے ہوتا ہے۔"(2)

﴿3208﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے قاسمِ نعمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ سحری کی اور پھر نماز کے لئے چل دیئے۔(3)

چار نہریں دو خفیہ دو ظاہر:

﴿3209﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مالکِ کوثر وجنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

(1)...مسند الحارث، کتاب المناقب، باب فی قبائل العرب، ۱/ ۹۴۲، حدیث: ۱۰۳۹، دون "مه"

(2)...موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، کتاب القناعة والتعفف، ۲/ ۲۶۰، حدیث: ۶۲

(3)...مسلم، کتاب الصیام، باب فضل السحور وتاکید استحباب... الخ، ص ۵۵۳، حدیث: ۱۰۹۷

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”سدرۃُ المنتہیٰ[1] کے نیچے سے چار نہریں نکلتی ہیں، دو خفیہ، دو ظاہر، اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح اور اس کا پھل (یعنی بیر) مقام ہجر کے مٹکوں کی طرح ہے[2]۔“[3]

کن صفات کی حامل عورت سے نکاح کیا جائے؟

﴿3210﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَعْقِل بن یَسار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: ”یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے حسب ونسب اور دین دار عورت سے نکاح کا ارادہ کیا ہے مگر وہ بانجھ ہے۔“ آپ نے اسے منع فرمادیا۔ کچھ عرصہ بعد دوبارہ اجازت چاہی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت سے نکاح کرو، بے شک میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری اُمّتوں پر فخر کروں گا۔“[4]

آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف ہجرت کرنے والا:

﴿3211﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَعْقِل بن یَسار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”فتنہ کے دنوں میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کی طرح ہے۔“[5]

1... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد8، صفحہ 143** پر فرماتے ہیں: یہ ایک نورانی بیری کا درخت ہے۔ جس کی جڑ چھٹے آسمان پر ہے۔ شاخیں ساتویں آسمان کے اوپر اسے منتہیٰ چند وجہ سے کہتے ہیں ایک یہ کہ فرشتوں کے علم کی انتہاء یہاں ہے اس سے اوپر کی خبر کسی فرشتے کو نہیں۔ دوسرے یہ کہ حضور انور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے سوا کوئی نبی (عَلَیْہِ السَّلَام) یہاں سے آگے تشریف نہ لے گئے۔ تیسرے یہ کہ سب سے بڑے فرشتہ حضرت جبریل (عَلَیْہِ السَّلَام) کی انتہاء یہاں ہی ہے۔ کہ وہ اس سے آگے نہیں بڑھتے چوتھے یہ کہ لوگوں کے اعمال یہاں تک ہی بذریعہ فرشتے پہنچتے ہیں۔ پھر یہاں سے اوپر اٹھائے جاتے ہیں۔ یوں ہی احکام الٰہی اوپر سے یہاں تک آتے ہیں۔ پھر فرشتے یہاں سے لیتے ہیں۔ بہر حال یہ بیری چند وجہوں سے منتہیٰ یعنی ختم ہونے کی جگہ ہے۔

2... ہجر یمن کا ایک شہر ہے۔ جہاں کے مٹکے بہت بڑے ہوتے ہیں۔ فرمایا اس بیری کے بیر مقامِ ہجر کے مٹکوں کی طرح ہیں۔ خیال رہے کہ تمام درختوں میں بیری افضل ہے۔ اس کے بعد کھجور کا درخت۔ (مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۱۴۴)

3... مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء برسول اللہ... الخ، ص۹۷-۱۰۱، حدیث: ۱۶۲-۱۶۴، دون ”ھجر“

4... ابو داود، کتاب النکاح، باب النھی عن تزویج من لم یلد... الخ، ۲/ ۳۱۹، حدیث: ۲۰۵۰، دون ”دین وحسب“

5... مسند احمد، مسند البصریین، ۷/ ۲۸۸، حدیث: ۲۰۳۳۳

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:

﴾3212﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے عرض کی: ”(کیا وجہ ہے کہ) آپ حج تو کرتے ہیں لیکن جہاد نہیں؟“ آپ نے جواباً یہ حدیث بیان کی کہ ”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیتُ اللہ کا حج کرنا۔“(1)



حضرتِ سیِّدُنا بُدَیل بن مَیْسَرَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا بُدَیل بن مَیْسَرَہ عُقَیلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سراپائے اخلاص، عبادت گزار، انتہائی محنتی اور دنیا سے کنارہ کش تھے۔

بندوں کے دل کس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں؟

﴾3213﴿... حضرتِ سیِّدُنا سری بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بدیل بن میسرہ عقیلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ”جو اپنے علم سے صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی چاہتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنی رضا سے نوازتا اور بندوں کے دلوں کو اس کی طرف پھیر دیتا ہے اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے عمل کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا اور بندوں کے دلوں کو بھی اس سے پھیر دیتا ہے۔“

عبادت گزاروں کی پناہ گاہ:

﴾3214﴿... حضرتِ سیِّدُنا ولید بن ہشام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بدیل بن میسرہ عقیلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ”روزہ عبادت گزاروں کے لئے پناہ گاہ کی طرح ہے۔“

﴾3215﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابن مَیْمُون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: جس رات حضرتِ سیِّدُنا بُدَیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا انتقال ہوا اس رات میں نے خواب میں ایک منادی کو یہ کہتے سنا: ”سنو! بے شک بدیل جنتی ہے۔“

(1)... بخاری، کتاب الایمان، باب اداء الخمس من الایمان، ۱/ ۳۳، حدیث: ۵۳، دون ”الحج“، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

سیّدُنا بُدَیل بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا بُدَیل بن مَیْسَرہ عُقَیْلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے جبکہ تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں سے حضرتِ سیِّدُنا ابو جَوْزاء اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن شَقِیق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے احادیث روایت کی ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خاص بندے کون ہیں؟

﴿3216﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کنبہ ہیں۔ عرض کی گئی: وہ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ اہلِ قرآن[1] ہیں، یہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کنبہ اور اس کے خاص بندے ہیں (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قربِ خاص کے لائق اہلِ قرآن ہی ہیں)۔"[2]

﴿3217﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحِبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز کی ابتدا تکبیرِ تحریمہ سے، قراءت کی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (یعنی سورۂ فاتحہ) سے کرتے تھے اور جب رکوع کرتے تو سرِ انور نہ زیادہ بلند کرتے نہ زیادہ جھکاتے بلکہ درمیان میں ہوتا تھا۔[3]

﴿3218﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ صاحبِ قرآنِ عظیم، محبوبِ ربِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (اکثر) یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کیا کرتے:

فَرَوْحٌ وَّ رَیْحَانٌ ۙ (پ۲۷، الواقعۃ:۸۹) ترجمۂ کنزالایمان: تو راحت ہے اور پھول[4]۔[5]



1... اصطلاح میں اہلِ قرآن ہر قرآن کے ماننے والے، پڑھنے والے، اس پر عمل کرنے والے کو کہتے ہیں اور اہلِ حدیث وہ خاص جماعت ہے جو اپنی زندگی عِلمِ حدیث حاصل کرنے اور سکھانے میں گزار دے یعنی مُحَدِّث، نہ تو اہلِ قرآن سے چکڑالوی منکرِ حدیث مراد ہوتے ہیں نہ لفظ اہلِ حدیث سے موجودہ وہابی منکرِ فقہ مراد ہوتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۲۷۴)

2... ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضل من تعلم القران وعلمہ، ۱/ ۱۴۰، حدیث: ۲۱۵

3... مسلم، کتاب الصلوۃ، باب مایجمع صفۃ الصلوۃ... الخ، ص۲۵۵، حدیث: ۴۹۸

4... ترمذی، کتاب القراءات، باب من سورۃ الواقعۃ، ۴/ ۴۳۱، حدیث: ۲۹۴۷

5... ابو العالیہ نے کہا کہ مُقَرَّبِین سے جو کوئی دنیا سے مفارقت کرتا ہے اس کے پاس جنت کے پھولوں کی ڈالی لائی جاتی ہے اس کی خوشبو لیتا ہے تب روح قبض ہوتی ہے۔ (خزائن العرفان، پ۲۷، سورۂ واقعہ، تحت الآیۃ: ۸۹)

حضرتِ سیِّدُنا طَلْق بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب

حضرتِ سیِّدُنا طَلْق بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وفادار، شریف النفس، عبادت گزار اور انتہائی عقل مند تھے۔

سیِّدُنا طلق بن حبیب عَلَیْہِ الرَّحمَہ کی دعا:

﴿3219﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَوْف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طلق بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب اکثر یہ دُعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ عِلْمَ الْخَآئِفِیْنَ لَكَ وَخَوْفَ الْعَالِمِیْنَ بِكَ وَیَقِیْنَ الْمُتَوَكِّلِیْنَ عَلَیْكَ وَتَوَكُّلَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِكَ وَاِنَابَۃَ الْمُخْبِتِیْنَ اِلَیْكَ وَاِخْبَاتَ الْمُنِیْبِیْنَ اِلَیْكَ وَشُكْرَ الصَّابِرِیْنَ لَكَ وَصَبْرَ الشَّاكِرِیْنَ لَكَ وَنَجَاۃَ الْاَحْیَآءِ الْمَرْزُوْقِیْنَ عِنْدَكَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے ڈرنے والوں کے علم، تیرے بارے میں علم رکھنے والوں کے خوف، تجھ پر بھروسا کرنے والوں کے یقین، تجھ پر ایمان رکھنے والوں کے توکل، تیری بارگاہ میں تواضع کرنے والوں کے رجوع، تیری طرف رجوع کرنے والوں کی تواضع، تیرے لئے صبر کرنے والوں کے شکر، تیرا شکر ادا کرنے والوں کے صبر، تیرے چُنے اور نوازے ہوئے بندوں کو دی جانے والی نجات کا سوال کرتا ہوں۔

حقیقی تقوی:

﴿3220﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصِم اَحْوَل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَوَّل بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بکر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا طَلْق بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب سے ملے تو عرض کی: ”آسان لفظوں میں تقوٰی کی تعریف فرمادیجئے جسے ہم یاد کرلیں۔“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ثواب کی امید رکھتے ہوئے اس کے نور کی توفیق سے اس کی اطاعت بجالانا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے ڈرتے ہوئے اس کے نور کی توفیق سے گناہوں کو ترک کرنا حقیقی تقوٰی ہے۔“

﴿3221﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ ابو نَجِیح عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع فرماتے ہیں: ہمارے شہر میں حضرتِ سیِّدُنا طَلْق بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب سے بڑھ کر احسن انداز میں نماز کا اہتمام کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

عبادت کا جذبہ ہو تو ایسا:

﴿3222﴾... منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا طلق بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب جب نماز شروع کرتے تو سورۂ عنکبوت تک تلاوت کرنے سے پہلے رکوع نہ کرتے اور فرماتے: میں چاہتا ہوں کہ قیام کروں حتّٰی کہ میری کمر میں درد ہونے لگے۔

اچھی آواز میں تلاوت کرنے والا کون؟

﴿3223﴾... حضرتِ سیِّدُنا طلق بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب فرماتے ہیں: ”قرآنِ مجید کی تلاوت کرنے والوں میں سب سے اچھی آواز والا وہ ہے تلاوت کرتے وقت جس پر خوفِ خدا طاری ہو۔“ راوی کا بیان ہے کہ تلاوت کرتے وقت حضرتِ سیِّدُنا طلق بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب کی یہی حالت ہوتی تھی اور فرماتے تھے: میں چاہتا ہوں کہ قیام کروں حتّٰی کہ میری کمر میں درد ہونے لگے۔ آپ جب نماز شروع کرتے تو سورۂ عنکبوت تک تلاوت کرنے سے پہلے رکوع نہ کرتے تھے۔

قابلِ رشک عبادت اور حلم:

﴿3224﴾... حضرتِ سیِّدُنا کُلْثُوم بن جَبْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ بصرہ میں رہنے والے لوگ حضرتِ سیِّدُنا طَلْق بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب کی عبادت اور حضرتِ سیِّدُنا مسلم بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کے حِلْم کی تمنّا کیا کرتے تھے۔

﴿3225﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عَوْن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت طَلْق بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرماتے: ”اے ابن آدم! دنیا تیرا گھر نہیں ہے، لہٰذا تو اس میں کوئی چیز بھی جمع نہ کر۔ اے ابن آدم! باطنی معاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر جس کے ساتھ تو بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہو گا۔“

صبح و شام توبہ کرتے رہو:

﴿3226﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم فرماتے ہیں: ہم جب بھی حضرتِ سیِّدُنا طلق بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب سے ملتے تو جدا ہونے سے پہلے آپ یہ دعا ضرور کرتے: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مؤمنین

کے لئے ہدایت کے معاملے کو پختہ فرما جس کے ذریعے وہ تیرے دوستوں کو عزت بخشے، تیرے دشمنوں کو ذلیل ورسوا کرے، تیری اطاعت بجالائے اور تیری ناراضی سے دور رہے۔" نیز آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حقوق اس قدر ہیں کہ بندے انہیں ادا نہیں کرسکتے اور نعمتیں اتنی زیادہ ہیں کہ انہیں شمار نہیں کیا جاسکتا۔ پس بندوں کو چاہئے کہ صبح وشام توبہ کرتے رہیں۔"

بہترین مددگار:

﴿3227﴾... حضرتِ سیِّدُنا طلق بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْمُجِیْب فرماتے ہیں: انجیل مقدس میں لکھا ہے: "اے ابن آدم! جب تجھے غصہ آئے تو مجھے یاد کرلیا کر، میں غضب کے وقت تجھے یادرکھوں گا اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ تجھے ہلاک نہ کروں گا۔ اے ابن آدم! جب تجھ پر ظلم کیا جائے تو صبر کر کہ میرا تیری مدد کرنا تیرے لئے اپنی مدد کرنے سے بہتر ہے۔"

مسلمان کی موت دو نیکیوں کے درمیان ہوتی ہے:

﴿3228﴾... حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طلق بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْمُجِیْب فرماتے ہیں: "مسلمان دو نیکیوں کے درمیان انتقال کرتا ہے ایک نیکی کرچکا ہوتا ہے اور دوسری کے انتظار میں ہوتا ہے۔" نیکی سے مراد نماز ہے۔

سیِّدُنا طلق بن حبیب رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا طلق بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْمُجِیْب نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس اور حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے جبکہ تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللهُ السَّلَام میں سے حضرتِ سیِّدُنا بشیر بن کعب عدوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی اور دیگر کبار تابعین سے احادیث روایت کی ہیں۔

دنیوی واخروی بھلائی کی جامع چار چیزیں:

﴿3229﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "چار چیزیں جسے عطا کی گئیں اسے دنیا وآخرت کی

بھلائی دے دی گئی: (۱)... شکر کرنے والا دل (۲)... ذکر کرنے والی زبان (۳)... مصائب پر صبر کرنے والا بدن اور (۴)... شوہر کی عدم موجودگی میں اپنے نفس اور شوہر کے مال میں خیانت کرنے سے بچنے والی بیوی۔"[1]

منکرینِ شفاعت کے لئے لمحۂ فکریہ:

﴿3230﴾... حضرتِ سیِّدُنا طلق بن حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُجِیْب فرماتے ہیں: میں شفاعت کا انکار کرنے والوں میں سب سے سخت ترین موقف رکھتا تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے ان کے سامنے وہ تمام آیات جو مجھے یاد تھیں پڑھیں جن میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اہلِ نار کے ہمیشہ جہنم میں رہنے کا تذکرہ فرمایا ہے تو آپ نے فرمایا: "اے طلق، اے طلیق! کیا تم خود کو مجھ سے زیادہ قرآن وسُنَّت کا عالِم سمجھتے ہو؟" میں نے عجز کا اظہار کرتے ہوئے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: "جو آیتیں تم نے تلاوت کیں ان کا مصداق مشرکین ہیں لیکن جن کے حق میں شفاعت قبول کی جائے گی وہ گناہ گار مؤمنین ہیں جنہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا، پھر جہنم سے نکالا جائے گا۔" پھر آپ نے اپنے کانوں کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے فرمایا: میرے یہ دونوں کان بہرے ہو جائیں اگر میں نے پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ ارشاد فرماتے نہ سنا ہو کہ "(بعض گناہ گار مؤمنین کو) جہنم میں داخل کرنے کے بعد اس سے نکالا جائے گا۔" جو آیات تم نے تلاوت کی ہیں ہم بھی انہیں پڑھتے ہیں (لیکن ان کا معنی ومفہوم وہ نہیں جو تم نے سمجھا)۔[2]

جنتی خزانہ:

﴿3231﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: "(اے ابوذر!) کیا جنتی خزانوں میں سے ایک خزانے کی طرف میں تمہاری راہ نمائی نہ کروں؟" میں نے عرض کی: کیوں نہیں۔ ارشاد فرمایا: وہ "لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ" ہے۔[3]



---

[1] ...مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الزھد، طلق بن حبیب، ۸/ ۲۴۹، حدیث: ۱، بتقدم وتاخر

[2] ...مسند احمد، مسند جابر بن عبد اللہ، ۵/ ۸۲، حدیث: ۱۴۵۴۱، در منثور، پ۲، سورة المائدة، تحت الآیة: ۳۶، ۳/ ۷۲

[3] ...بخاری، کتاب المغازی، باب غزوة خیبر، ۳/ ۸۳، حدیث: ۴۲۰۵، عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ

حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابوکثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر

حضرتِ سیِّدُنا ابونصر یحییٰ بن ابوکثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ باخبر راوی، مضبوط حافظے کے مالک، دور اندیش، صاحبِ ہدایت، خوب جدوجہد کرنے والے متقی وپرہیزگار انسان تھے۔

حصول علم میں رکاوٹ:

﴿3232﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن یحییٰ بن ابوکثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: میں نے اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابوکثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر کو فرماتے سنا کہ "علم جسمانی راحت وآرام کے ساتھ حاصل نہیں ہوتا۔"

بہترین میراث:

﴿3233﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن یحییٰ بن ابوکثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: میں نے اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابوکثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر کو فرماتے سنا کہ "علم کی میراث سونے (چاندی) کی میراث سے بہتر ہے اور نیک سیرت ہونا موتیوں سے بہتر ہے۔"

سب سے زیادہ خطرناک:

﴿3234﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابوکثیر اور حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرمایا کرتے تھے: "سلف صالحین کے نزدیک اس امت کے حق میں خواہشاتِ نفسانی میں امید سے بڑھ کر خطرناک چیز کوئی نہیں۔"

﴿3235﴾... حضرتِ سیِّدُنا عامر بن یَساف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابوکثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر عمدہ لباس پہننے والے وجیہہ صورت انسان تھے۔ آپ نے وصال کے وقت میراث میں صرف 30 درہم چھوڑے جن سے آپ کے کفن ودفن کا انتظام کیا گیا۔

نماز پڑھنے کی طرح عبادت:

﴿3236﴾... حضرتِ سیِّدُنا حُمَید کِندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابوکثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر کو فرماتے سنا کہ "علم فقہ اور قرآنِ پاک کی تعلیم میں مشغول ہونا نماز پڑھنے کی طرح (عبادت) ہے۔"

قیامت کے دن سب سے پہلا سوال:

﴿3237﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: ”قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال کیا جائے اگر نماز درست ہوئی تو تمام اعمال درست ہوں گے اگر نماز ہی درست نہ ہوئی تو بقیہ اعمال بھی درست نہ ہوں گے۔“

عالم کی تعریف:

﴿3238﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: ”خوفِ خدا رکھنے والا شخص ہی حقیقی عالم ہے۔“

﴿3239﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: ”میں نے جب بھی دو عالموں کو دیکھا تو ان میں سے زیادہ وسعت رکھنے والے کو بڑا فقیہ پایا۔“

علما نمک کی مانند ہیں:

﴿3240﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: ”علما نمک کی مانند ہیں جو ہر چیز کی درستی کا سبب ہے اگر نمک خراب ہو جائے تو اسے کوئی چیز درست نہیں کر سکتی پھر اسے پاؤں کے نیچے روندنا اور پھینک دینا ہی مناسب ہوتا ہے۔“

کامل الایمان بنانے والی چھ صفات:

﴿3241﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: ”چھ چیزیں جس میں ہوں اس نے اپنا ایمان کامل کر لیا: (۱)... دشمنانِ خدا (یعنی کفار) کے ساتھ تلوار سے جہاد کرنا (۲)... گرمیوں میں روزے رکھنا (۳)... سردیوں میں اچھی طرح وضو کرنا (۴)... ابر کے دن (یعنی جس دن بادل چھائے ہوں) نماز جلد ادا کرنا (۵)... حق پر ہونے کے باوجود لڑائی جھگڑا ترک کر دینا اور (۶)... مصیبت پر صبر کرنا۔“

حقیقی عبادت گزار کون؟

﴿3242﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر کو فرماتے سنا: ''لوگ کہتے ہیں کہ فلاں عبادت گزار ہے حالانکہ عبادت گزار تو صرف وہ ہے جو متقی وپرہیز گار ہے۔''

﴿3243﴾... (الف) حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر ایک دن بارگاہِ الٰہی میں یوں عرض گزار ہوئے: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں آج گزرے ہوئے دنوں میں (اپنے اعمال کے مقابلے میں) تجھے اختیار کرتا ہوں۔''

گفتگو اچھی ہو تو اعمال بھی اچھے ہوتے ہیں:

﴿3243﴾... (ب) حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: ''جس شخص کی گفتگو درست ہو تو اس کا اثر مجھے اس کے تمام اعمال میں دکھائی دیتا ہے اور جس کی گفتگو خراب ہو تو اس کا اثر بھی مجھے اس کے تمام اعمال میں دکھائی دیتا ہے۔''

بہت بڑا دھوکا:

﴿3244﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: ''نیکیاں یاد رکھنا اور گناہوں کو بھول جانا بہت بڑا دھوکا ہے۔''

افضل عمل اور افضل عبادت:

﴿3245﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: ''افضل عمل تقویٰ وپرہیز گاری اور افضل عبادت تواضع (عاجزی وانکساری) اختیار کرنا ہے۔''

﴿3246﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر سے کہا: ''میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔'' آپ نے فرمایا: ''میں نے اپنے دل میں پہلے ہی سے اسے جان لیا تھا۔''

﴿3247﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق فَزاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ البَارِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَدِیر فرمایا کرتے تھے: ''اگر راستے میں کسی بدعتی سے آمنا سامنا ہو جائے تو دوسرا راستہ اختیار کرلو۔''

﴿49-3248﴾... حضرتِ سیِّدُنا عامر بن یَساف اور حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَدِیر اس فرمانِ باری تعالیٰ:

فِیْ رَوْضَةٍ یُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾ (پ۲۱، الروم: ۱۵) ترجمۂ کنزالایمان: باغ کی کیاری میں ان کی خاطر داری ہوگی۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''خاطر داری سے مراد سماع ہے[1]۔ پس جب اَہلِ جنت سماع میں مشغول ہوں گے تو جنت کے ہر درخت پر پھول نکل آئیں گے۔''

رمضان المبارک کی آمد پر خصوصی دعا:

﴿3250﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَدِیر رمضان المبارک کی آمد پر یہ دعا مانگا کرتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ سَلِّمْنِیْ لِرَمَضَانَ وَسَلِّمْ لِیْ رَمَضَانَ وَتَسَلَّمْهُ مِنِّیْ مُتَقَبَّلًا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے رمضان المبارک کے لئے اور اسے میرے لئے سلامت رکھ اور اس میں کی جانے والی میری عبادات کو شرفِ قبولیت سے نواز۔''

حلال سے روزہ حرام پر افطار:

﴿3251﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَدِیر کو فرماتے سنا کہ ''بندہ روزہ تو حلال و پاکیزہ چیز سے رکھتا ہے لیکن افطار حرام و خبیث چیز یعنی غیبت کی صورت میں اپنے بھائی کے گوشت سے کرتا ہے۔''

بردباری اور امانت داری پرکھنے کا آلہ:

حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَدِیر کو یہ بھی فرماتے سنا کہ ''تمہیں کسی شخص کی بردباری تعجب میں نہ ڈالے حتّٰی کہ اسے غصے کی حالت

---

[1]... کہ انہیں نغمات طرب انگیز سنائے جائیں گے جو اللہ تبارک و تعالیٰ کی تسبیح پر مشتمل ہوں گے۔ (خزائن العرفان، پ۲۱، سورۂ روم، تحت الآیہ: ۱۵)

میں دیکھ لو اور کسی کی امانت داری بھی تمہیں تعجب میں نہ ڈالے حتّٰی کہ اس کی طمع ولالچ کامشاہدہ کرلو کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ وہ کس کروٹ بیٹھے گا۔"

گھر میں بے برکتی کے اسباب:

﴿3252﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: "تین چیزیں جس گھر میں ہوتی ہیں اس سے برکت اٹھالی جاتی ہے: (۱)... فضول خرچی (۲)... زنا اور (۳)... خیانت۔"

﴿3253﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر کو فرماتے سنا کہ "اگر اس اُمَّت سے قیامت کا وعدہ نہ کیا گیا ہوتا تو ایک گروہ کی نگاہوں کے سامنے دوسرے گروہ کو دھنسا دیا جاتا۔"

﴿3254﴾... حضرتِ سیِّدُنا عامر بن یَساف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: میں نے حکمت کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ "اے ابن آدم! اچھے اخلاق کی ابتدا اپنے گھر والوں سے کر کیونکہ ان کے ہاں تیرا قیام بہت تھوڑا ہے۔"

﴿3255﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: فرشتہ خوشی خوشی بندے کا عمل لے کر بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: "اسے سِجِّیْن (جہنم کی ایک وادی) میں ڈال دو کہ (یہ عمل میری رضا کے لئے نہیں کیا گیا) مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں۔"

اَنمول اَوقات:

﴿3256﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: "دو اوقات میں جنت کو آراستہ کیا جاتا اور حوریں مُزَیَّن ہوتی ہیں: ایک نماز کا وقت اور دوسرا قتال (جہاد) کا، ان دو موقعوں سے لوٹنے والا اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حوروں اور جنت کا سوال نہیں کرتا تو حوریں بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتی ہیں: اس کا برا ہو نہ تو اس نے ہمیں مانگا اور نہ ہی جنت کا سوال کیا اور قتال (جہاد) کے وقت مجاہد کی جنتی بیوی (حور) اس سے کہتی ہے: آگے بڑھ! اور مجھے میری سہیلیوں کے سامنے رسوا نہ کر۔"

علم نیت سیکھو:

﴿3257﴾... حضرتِ سیِّدُنا عامر بن یَساف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: "علم نیت سیکھو کہ یہ عمل سے زیادہ بلیغ (یعنی پہنچانے والی) ہے۔"

چغل خور اور جادو گر:

﴿3258﴾... حضرتِ سیِّدُنا عکرمہ بن عمّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: "چغل خور ایک لمحے میں اتنا فساد برپا کر دیتا ہے جتنا جادو گر ایک مہینے میں نہیں کر سکتا۔"

سیِّدُنا سُلَیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی بیٹے کو نصیحتیں

﴿3259﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: "اے بیٹے! چغل خوری سے بچنا کیونکہ یہ تلوار سے بھی زیادہ تیز ہے۔ ظالم بادشاہ کے غضب سے بچنا کیونکہ اس کا غضب ملک الموت کے غضب کی طرح ہے۔ جھگڑے سے بچنا کیونکہ اس میں کوئی فائدہ نہیں بلکہ یہ بھائیوں کے درمیان دشمنی کو بھڑکاتا ہے۔ اے بیٹے! بنی آدم کا فخر کرنا اس کی خطا اور زنا تمام گناہوں کا سرچشمہ ہے۔ اے بیٹے! خواب سچے کم جبکہ جھوٹے زیادہ ہوتے ہیں، لہٰذا ان کی وجہ سے غمگین نہ ہونا، کتابُ اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھنا اور اس پر عمل کرنا تم پر لازم ہے۔ اے بیٹے! زیادہ غصہ کرنے سے بچنا کیونکہ زیادہ غصہ کرنا بردبار آدمی کے دل کو کمزور کر دیتا ہے۔"

﴿3260﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن داؤد عَلَیْہِمَا السَّلَام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "اگر تم اپنے دشمن کو غصہ دلانا چاہتے ہو تو اپنے بیٹے اور بیوی سے لاٹھی کو دور نہ رکھنا۔"

﴿3261﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "اپنی زوجہ پر حد سے زیادہ غیرت کا مظاہرہ نہ کرنا جب تک کہ اس سے کوئی برائی نہ دیکھ لو ورنہ تمہاری وجہ سے اس پر تہمت لگائی جائے گی حالانکہ وہ اس سے بری ہو گی۔"

سب سے بُری بات:

﴿3262﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَدِیر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: ”مال داری کے بعد فقر وفاقہ کتنا برا ہے اور فقر وفاقہ اور مسکینیت کے ساتھ گناہ کتنا برا ہے اور اس سے بری بات یہ ہے کہ بندہ عبادت گزار ہو اور پھر عبادت کرنا چھوڑ دے۔“

بہترین اور بدترین دوست:

﴿3263﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَدِیر فرماتے ہیں: ”بہترین دوست وہ ہے جو اپنے دوست سے کہے: آؤ مرنے سے پہلے روزہ رکھ لیں اور بدترین دوست وہ ہے جو اپنے دوست سے کہے: آؤ مرنے سے پہلے کچھ کھا پی لیں۔“

﴿3264﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَدِیر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ”خود پر خوفِ خدا کو لازم جانو کیونکہ یہ ہر چیز پر غالب آجاتا ہے۔“

برائی کی ابتدا کہاں سے ہوتی ہے؟

﴿3265﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَدِیر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”برائی کرنے والا برائی کی ابتدا اپنے نفس سے ہی کرتا ہے۔“

کوئی بھی کام کرنے سے پہلے مشورہ ضرور کرو:

﴿3266﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَدِیر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”کسی بھی کام کا قطعی فیصلہ کرنے سے پہلے کسی مرشد (راہ نما) سے مشورہ ضرور کر لینا کیونکہ اگر تم نے ایسا کیا تو اپنے فیصلے پر غمزدہ نہ ہو گے۔“

﴿3267﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَدِیر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”پہلے دوست کو لازم پکڑو کیونکہ دوسرا اس کے برابر نہیں ہو سکتا۔“

سب سے بڑی مال داری:

﴿3268﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے بیٹے! ہلاک ہونے والے کی ہلاکت پر تعجب نہ کرنا کہ وہ کیسے ہلاک ہوا بلکہ نجات پانے والے کی نجات پر تعجب کرو کہ اسے نجات کیسے حاصل ہوئی۔ اے بیٹے! جسمانی صحت سے بڑھ کر مال داری کوئی نہیں اور آنکھوں کی ٹھنڈک سے بڑھ کر نعمت کوئی نہیں۔''

بُری زندگی:

﴿3269﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے بیٹے! ایک گھر سے دوسرے گھر منتقل ہوتے رہنا بری زندگی (کی علامت) ہے۔''

سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر نے متعدد صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔ چند کے نام یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک، حضرتِ سیِّدُنا ابو کاہل، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو اَوفٰی اور حضرتِ سیِّدُنا یوسف بن عبد اللہ بن سلام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جبکہ اَجِلَّہ تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں سے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیِّب، حضرتِ سیِّدُنا ابو سَلَمَہ بن عبد الرحمٰن، حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زُبَیر، حضرتِ سیِّدُنا سالم بن عبد اللہ، حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو قتادہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے احادیث روایت کی ہیں۔

تمہارا کھانا نیکوں نے کھایا:

﴿3270﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی کے ہاں افطار کرتے تو فرماتے: ''اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّآئِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَتَنَزَّلَتْ عَلَیْکُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ یعنی تمہارے پاس روزہ داروں نے افطار کیا، تمہارا کھانا نیکوں نے کھایا اور تم پر رحمت کے

فرشتے نازل ہوئے۔"(1)

﴿3271﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جس نے محسن کے علاوہ کسی اور کی طرف احسان کی نسبت کی تو اس نے اس چیز کا انکار کیا جو اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل کی۔"(2)

چمکتا دمکتا دن اور سیاہ نقطہ:

﴿3272﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مجھ پر تمام دن پیش کئے گئے ان میں چمکتا دمکتا جمعہ کا دن بھی تھا، اس میں ایک سیاہ نقطہ بھی تھا، میں نے اس کے بارے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ یہ قیامت ہے جو جمعہ کے دن قائم ہوگی۔"(3)

﴿3273﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو ہاں جو روزہ رکھتا ہو تو وہ معمول کے مطابق اس دن روزہ رکھ لے(4)۔"(5)

1... ابو داود، کتاب الاطعمۃ، باب ما جاء فی الدعا لرب... الخ، ۳/ ۵۱۴، حدیث: ۳۸۵۴، "وتنزلت" بدلہ "وصلت"

2... کتاب الدعاء للطبرانی، باب ذکر من لعنہ الرسول، ص۵۸۷، حدیث: ۲۱۴۲

3... مصنف عبد الرزاق، کتاب الجمعۃ، باب عظم یوم الجمعۃ، ۳/ ۱۳۸، حدیث: ۵۵۲۳، عن حسن، رضی اللہ عنہ

4... **دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ 5، صفحہ 972 پر صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ** حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: اگر تیسویں تاریخ ایسے دن ہوئی کہ اس دن روزہ رکھنے کا عادی تھا تو اُسے روزہ رکھنا افضل ہے، مثلاً کوئی شخص پیر یا جمعرات کا روزہ رکھا کرتا ہے اور تیسویں اسی دن پڑی تو رکھنا افضل ہے۔ یوہیں اگر چند روز پہلے سے رکھ رہا تھا تو اب یَوْمُ الشَّک میں کراہت نہیں۔ کراہت اُسی صورت میں ہے کہ رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ رکھا جائے یعنی صرف تیس شعبان کو یا انتیس اور تیس کو۔ اگر نہ تو اس دن روزہ رکھنے کا عادی تھا نہ کئی روز پہلے سے روزے رکھے تو اب خاص لوگ روزہ رکھیں اور عوام نہ رکھیں، بلکہ عوام کے لئے یہ حکم ہے کہ ضحوۂ کبریٰ تک روزہ کے مثل رہیں، اگر اس وقت تک چاند کا ثبوت ہو جائے تو رمضان کے روزے کی نیت کرلیں ورنہ کھا پی لیں۔ خواص سے مراد یہاں علما ہی نہیں، بلکہ جو شخص یہ جانتا ہو کہ یَوْمُ الشَّک میں اس طرح روزہ رکھا جاتا ہے، وہ خواص میں ہے ورنہ عوام میں۔

5... مسلم، کتاب الصیام، باب لا تقدموا رمضان بصوم یوم... الخ، ص۵۴۲، حدیث: ۱۰۸۲

﴿3274﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا حاطب بن ابوبلتعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ایک غلام نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! حضرتِ سیِّدُنا حاطب بن ابوبَلْتَعَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جنت میں نہیں جائیں گے کیونکہ وہ غلاموں پر ظلم کیا کرتے ہیں۔'' آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم نے جھوٹ بولا، جو شخص بھی غزوۂ بدر اور صُلْحِ حدیبیہ میں شریک ہوا وہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جہنم میں داخل نہیں ہوگا[1]۔''[2]

اسلام کی بنیاد تین چیزوں پر ہے:

﴿3275﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ اکرم، نُوْرِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اسلام کی بنیاد تین چیزوں پر ہے: (۱)...لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ (مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ یعنی توحید ورسالت) کا اقرار کرنے والوں کی کسی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہ کرو اور ان کے بارے میں شرک کی گواہی نہ دو (۲)...اچھی وبری تقدیر کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے جانو اور (۳)...جہاد قیامت تک جاری رہے گا کسی ظالم کا ظُلْم اور کسی عادِل کا عدل اسے ختم نہیں کرسکے گا۔''[3]

مل کر کھانے کے آداب:

﴿3276﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات

1... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد8، صفحہ 556 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: دوزخ میں نہیں جاسکتے کہ وہ غزوۂ بدر اور بیعتُ الرضوان دونوں میں شریک ہوئے ہیں اور ان دونوں میں سے ایک میں شرکت کرنے والا بھی جنتی ہے ان کا جاسوسی کا قصور ربِّ تعالٰی نے معاف کردیا۔ اور وہ تجھ پر ظلم نہیں کرسکتے جسے تو ظلم سمجھتا ہے وہ ظلم نہیں ہے خیال رہے کہ نبی کے صحابی ظالم نہیں ہوئے حضرتِ سلیمان کے صحابی کے متعلق چیونٹی نے دوسری چیونٹیوں سے کہا تھا: لَا یَحْطِمَنَّكُمْ سُلَیْمٰنُ وَ جُنُوْدُهٗۙ وَ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ (پ۱۹، النمل: ۱۸) کہ تم کو وہ لوگ اپنے پاؤں سے کچل نہ دیں، حالانکہ انھیں خبر نہ ہو معلوم ہوا کہ چیونٹی کا بھی عقیدہ ہے کہ نبی اور نبی کے صحابی ظالم نہیں ہوتے وہ چیونٹیوں پر بھی ظلم نہیں کرتے اگر چیونٹی بھی ان کے پاؤں سے کچل جائے تو ان کی بے خبری بے توجہی کی وجہ سے کچل جائے گی۔

2... مسلم، کتاب فضائل صحابہ، باب من فضائل اھل بدر... الخ، ص ۱۳۵۶، حدیث: ۲۱۹۵، عن جابر رضی اللہ عنہ

3... معجم الاوسط، ۳/ ۳۳۷، حدیث: ۴۷۷۵

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب دستر خوان بچھایا جائے تو تم میں سے ہر ایک اپنے سامنے سے کھائے اور برتن کے درمیان سے نہ کھائے کہ درمیان میں برکت اترتی ہے اور جب تک دستر خوان نہ اٹھایا جائے اس وقت تک نہ تو کوئی اٹھے اور نہ ہی کھانے سے اپنا ہاتھ روکے اگرچہ سیر ہو چکا ہو جب تک کہ لوگ کھانے سے اپنا ہاتھ نہ روک لیں (اگر نہ کھانا چاہے تو) معذرت کرلے (کیونکہ اس کے نہ کھانے کی وجہ سے) دوسرے شرمندہ ہوں گے اور وہ بھی اپنا ہاتھ روک لیں گے اور ممکن ہے کہ انہیں ابھی مزید کھانے کی حاجت ہو اور (اس بات کا بھی خیال رکھے کہ) کھاتے وقت اپنے ساتھی کے سامنے سے نہ کھائے۔“[1]

دو نعمتیں صحت اور فراغت:

﴿3277﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحت قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”صحت اور فراغت دو ایسی نعمتیں ہیں جن سے اکثر لوگ دھوکے میں ہیں[2]۔“[3]

زیادہ بولنے والا غلطیاں بھی زیادہ کرتا ہے:

﴿3278﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ سرکارِ مکۂ مکرّمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو زیادہ بولتا ہے وہ غلطیاں زیادہ کرتا ہے اور جو غلطیاں

1... ابن ماجه، كتاب الاطعمة، باب الاكل مما يليك، ۴/ ۱۵، حديث: ۳۲۷۳

ابن ماجه، كتاب الاطعمة، باب النهي ان يقام عن الطعام... الخ، ۴/ ۲۴، حديث: ۳۲۹۵

2... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد7، صفحہ 2** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: تندرستی اور عبادت کے لئے موقعہ مل جانا اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی بڑی نعمتیں ہیں، مگر تھوڑے لوگ ہی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں، اکثر لوگ انہیں دنیا کمانے میں صرف کرتے ہیں، حالانکہ دنیا کی حقیقت یہ ہے کہ محنت سے جوڑنا مشقت سے اس کی حفاظت کرنا، حسرت سے چھوڑنا۔ خیال رہے کہ فراغت اور بیکاری میں فرق ہے فراغت اچھی چیز ہے، بیکاری بری چیز۔ فرمایا: نبیّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کہ جنتی لوگ کسی چیز پر حسرت نہ کریں گے، سوائے اُن ساعتوں کے جو انہوں نے دنیا میں اللہ کے ذکر کے بغیر صرف کردیں۔

3... بخاري، كتاب الرقاق، باب ما جاء في الرقاق... الخ، ۴/ ۲۲۲، حديث: ۶۴۱۲

زیادہ کرتا ہے اس کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور جس کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں جہنم اس کے زیادہ لائق ہے اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔"(1)

خود کشی کا عذاب:

﴿3279﴾... حضرتِ سیِّدُنا ثابت بن ضَحّاک انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "بندے پر اس چیز کی نذر نہیں جس کا وہ مالک نہیں۔ مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے۔ جس نے دنیا میں جس چیز سے خود کشی کی قیامت کے دن اسی چیز سے اسے عذاب دیا جائے گا۔ جس نے اسلام کے علاوہ کسی اور ملت کی جھوٹی قسم کھائی تو وہ ایسا ہی ہے جیسا اس نے کہا اور مومن پر کفر کی تہمت لگانے والا اسے قتل کرنے والے کی طرح ہے(2)۔"(3)

1... بخاری، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، ۴/ ۲۴۱، حدیث: ۶۴۷۶ ...... معجم اوسط، ۵/ ۴۷، حدیث: ۶۵۴۱

2... بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب من حلف بملة سوی ملة الاسلام، ۴/ ۲۸۹، حدیث: ۶۶۵۲

مسلم، کتاب الایمان، باب بیان غلظ تحریم قتل الانسان...الخ، ص۶۹، حدیث: ۱۱۰

3... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 196** پر حدیثِ پاک کے جز "**اس چیز میں نذر نہیں جس کا وہ مالک نہیں**" کے تحت فرماتے ہیں: "مثلاً کہے کہ اگر میرے بیمار کو شفا ہو جائے تو فلاں کی بکری کو قربانی دے دوں گا یا فلاں کا غلام آزاد ہے، اس صورت میں نہ اس بکری کی قربانی واجب ہے نہ وہ غلام آزاد ہو گا کیونکہ بروقتِ نذر نہ بکری اس کی ملک تھی نہ وہ غلام، پھر اگر یہ چیزیں بعد میں اس کی ملک میں آ بھی جائیں، تب بھی یہ نذر پوری نہ کرے کہ نذر درست ہوئی ہی نہیں۔" اور حدیث پاک کے جز "**مومن پر لعنت اس کے قتل کی طرح ہے**" کے تحت فرماتے ہیں: "جو شخص لعنت کے لائق نہ ہو (کوئی) اُسے لعنت کرے تو اس لعنت کا عذاب قتل کا سا ہے معلوم ہوا کہ غیر مستحق پر لعنت ناحق قتل کی طرح حرام ہے۔" اور حدیث پاک کے جز "**جس چیز سے خود کشی کی اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا**" کے تحت فرماتے ہیں: "مثلاً کوئی اپنے کو چھری سے ذبح کرلے تو کل قیامت میں چھری اس کے ہاتھ میں ہو گی جسے وہ اپنے میں گھونپتا ہو گا جب تک رب تعالیٰ چاہے یہ ہوتا رہے گا اس گھونپنے میں تکلیف پوری ہو گی مگر جان نہ نکلے گی جیسا کہ دوسری روایات میں ہے۔" اور حدیث پاک کے جز "**مومن پر کفر کی تہمت لگانے والا اسے قتل کرنے والے کی طرح ہے**" کے تحت فرماتے ہیں: "کیونکہ کفر وارتداد قتل کے اسباب سے ہیں کسی کو بلاوجہ کافر یا مرتد کہنا گویا اسے لائق قتل کہنا ہے۔" اور صفحہ **195** پر حدیثِ پاک کے جز "**جو اسلام کے سوا کسی دین پر جھوٹی قسم کھائے تو وہ ایسا ہی ہے جیسا کہا**" کے تحت فرماتے ہیں: "مثلاً کہے کہ اگر میں یہ کام کروں تو عیسائی، یہودی ہو جاؤں یا اسلام سے نکل جاؤں اور پھر وہ کام نہ کرے یا کہے...

اے سب سے بڑے فاسق!

﴿3280﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب کوئی مسلمان اپنا مکان سات یا نو گز بلند کرتا ہے تو آسمان سے ایک منادی ندا دیتا ہے: اے سب سے بڑے فاسق! اسے کہاں تک لے جائے گا!''(1)



حضرتِ سیِّدُنا مَطَر وَرّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق

حضرتِ سیِّدُنا ابو رجاء مَطَر وَرّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ محتاط عالِم اور راہِ خدا میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنے والے باعمل انسان تھے۔

عِلْم کے غُلام:

﴿3281﴾... جعفر بن سُلَیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا کہ ''اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرتِ مَطَر وَرّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق پر رحم فرمائے! آپ عِلْم کے غُلام تھے۔''

﴿3282﴾... حضرتِ سیِّدُنا خلیل بن عُمَر بن ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے چچا حضرتِ سیِّدُنا ابو عیسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ''میں نے فقہ و زہد میں حضرتِ سیِّدُنا مطر ورّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق کی مثل کوئی نہیں دیکھا۔''

...... کہ اگر میں نے یہ کام کیا تو یہودی ہو جاؤں حالاں کہ اس نے یہ کام کیا تھا(تو) وہ عملاً یہودی ہی ہو گیا یا اسلام سے بری ہو گیا یہ فرمان تشدد کے لئے ہے جیسے فرمایا گیا کہ جو عمداً نماز چھوڑے وہ کافر ہو گیا، ایسی قسم میں امام ابو حنیفہ، احمد و اسحاق کے ہاں قسم منعقد ہو جائے گی کفارہ واجب ہو گا اور امام شافعی کے ہاں کفارہ بھی نہیں صرف گناہ ہے کہ یہ قسم نہیں صرف جھوٹ ہے یہ اختلاف جب ہے جبکہ یہ الفاظ آئندہ کے متعلق بولے مثلاً کہے کہ اگر میں فلاں سے کام کروں تو یہودی ہو جاؤں یا اسلام سے بری ہو جاؤں لیکن اگر یہ الفاظ گزشتہ کے متعلق بولے تو کسی کے ہاں کفارہ نہیں سب کے ہاں گناہ ہی ہے مثلاً کہے کہ اگر میں نے یہ کام کیا ہو تو میں یہودی یا عیسائی ہوں اور واقعہ میں وہ کام کیا تھا تو گنہگار ہے۔''

(1)... کنز العمال، کتاب المعیشۃ من قسم الاقوال، الباب الرابع، الفصل الثانی، ۱۵/ ۱۷۰، حدیث: ۴۱۵۴۹

﴿3283﴾... جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرتِ مطر وَرّاق عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الرَّزَّاق پر رحم فرمائے! مجھے امید ہے کہ یہ جنتی ہیں۔“

﴿3284﴾... حضرتِ سیِّدَتُنا شیبہ بنتِ اَسود رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهَا فرماتی ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا مطر وَرّاق عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الرَّزَّاق کو بیان کرتے دیکھا۔

مومن کا خوف اور امید:

﴿3285﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ شَوذَب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مطر وَرّاق عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: ”اگر مومن کے خوفِ (خدا) اور امید کو انتظار کے ترازو میں تولا جائے تو ان میں سے کوئی بھی دوسرے سے زیادہ نہیں ہو گا۔“

ہے کوئی طالب علم:

﴿3286﴾... حضرتِ سیِّدُنا مطر وَرّاق عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الرَّزَّاق اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ لَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۰﴾ (پ۲۷، القمر:۱۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اور بے شک ہم نے قرآن یاد کرنے کے لیے آسان فرما دیا تو ہے کوئی یاد کرنے والا۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”کیا کوئی طالبِ علم ہے کہ علم پر اس کی مدد کی جائے!“

سنت کے مطابق کئے جانے والے عمل کا ثواب:

﴿3287﴾... حضرتِ سیِّدُنا مطر وَرّاق عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: ”سنت کے مطابق کیا جانے والا تھوڑا عمل اس زیادہ عمل سے بہتر ہے جو سنت کے مطابق نہ ہو۔ سنت کے مطابق عمل کرنے والے کا عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ قبول فرماتا ہے جبکہ کسی بدعت کے مطابق عمل کرنے والے کے عمل کو اسی پر لوٹا دیتا ہے۔“

توکل کی تعریف

...توکُّل ترکِ اَسباب کا نام نہیں بلکہ اِعْتِمَاد عَلَی الْاَسْبَاب کا ترک ہے۔ (فتاوی رضویہ، ۲۴/ ۳۷۹) یعنی اَسباب کو چھوڑ دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ صرف اسباب پر بھروسا نہ کرے۔

سیِّدُنا مَطروَرّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا ابو رجاء مَطَر وَرّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے جبکہ تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام میں سے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری، حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سیرین، حضرتِ سیِّدُنا ابو رجاء عُطارِدی، حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف بن شِخِّیر، حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید، حضرتِ سیِّدُنا ابوقِلابہ، حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار، حضرتِ سیِّدُنا عطا، حضرتِ سیِّدُنا عکرمہ، حضرتِ سیِّدُنا نافع، حضرتِ سیِّدُنا حَکَم اور حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جُبَیْر رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی سے احادیث روایت کی ہیں۔

﴿3288﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی نو ازواجِ مطہرات کے پاس چاشت کے وقت جایا کرتے تھے۔[1]

﴿3289﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کافر سے کہا جائے گا: ”اگر تیرے پاس زمین بھر سونا ہو تو کیا چھٹکارا پانے کے لئے اسے بطورِ فدیہ دے دے گا؟“ وہ عرض کرے گا: ”ہاں، اے ربّ عَزَّوَجَلَّ!“ تو اس سے کہا جائے: ”تو جھوٹا ہے، تجھ سے تو اس سے بھی ہلکی چیز کا مطالبہ کیا گیا تھا (کہ تو کسی کو میرا شریک نہ مان) لیکن تو نے انکار کر دیا۔“[2]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندے سے محبت و ناپسندیدگی:

﴿3290﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو فرشتوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے اور جب کسی بندے کو ناپسند فرماتا ہے تو فرشتوں کے دلوں میں اس کی ناپسندیدگی ڈال دیتا ہے، پھر لوگوں کے دلوں میں بھی اس کی نفرت ڈال دیتا ہے۔“[3]

---

1 ...مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۴۷۶، حدیث: ۱۳۳۰۵

2 ...بخاری، کتاب الرقاق، باب من نوقش الحساب، ۴/ ۲۵۷، حدیث: ۶۵۳۸ بتغیر قلیل

3 ...مسلم، کتاب البر والصلة، باب اذا احب اللّٰہ... الخ، ص۱۴۱۷، حدیث: ۲۶۳۷، عن ابی ہریرة رضی اللّٰہ عنہ

آگ سے پکی چیز کھانے کے بعد وضو:

﴿3291﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہَمّام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میری موجودگی میں حضرتِ سیِّدُنا مطر وَرّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق سے پوچھا گیا: "حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنے کا مسلک کس سے اخذ کیا (لیا) ہے؟" آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے، انہوں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اور انہوں نے پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اخذ کیا ہے[1]۔"[2]

﴿3292﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَمُرہ بن جُنْدُب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہماری سرزمین میں زینت وسکون رکھ دے۔"[3]

﴿3293﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو صالح ذَکوان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ، حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری اور حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو بیع صَرف[4] سے منع کیا گیا تھا۔ یہ

❶... آگ کی پکی چیز کھانے کے بعد وضو سے مراد ہاتھ دھونا اور کلی کرنا ہے نہ کہ نماز کا وضو۔ (ماخوذ از مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۴۶)

❷... شرح معانی الآثار، کتاب الطھارۃ، باب اکل ما غیرت النار... الخ، ۱/ ۷۹، حدیث: ۳۲۸

❸... معجم الاوسط، ۳/ ۳۱۳، حدیث: ۴۶۹۲

❹... (بیع صرف یہ کہ) ثمن کو ثمن سے بیچنا۔ (بیع) صرف میں کبھی جنس کا تبادلہ جنس سے ہوتا ہے جیسے روپیہ سے چاندی خریدنا یا چاندی کی ریزگاریاں (سکے) خریدنا۔ سونے کو اشرفی سے خریدنا۔ اور کبھی غیر جنس سے تبادلہ ہوتا ہے جیسے روپے سے سونا یا اشرفی خریدنا۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۱، ۲/ ۸۲۰) بیع صرف کے جائز ہونے کی صورتیں: احناف کے نزدیک: بیع صرف چند شرائط کے ساتھ جائز ہے، چنانچہ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے کلام کا خلاصہ ہے: (۱)... دونوں طرف ایک ہی جنس (مثلاً چاندی کے بدلے چاندی یا سونے کے بدلے سونا) ہے تو شرط یہ ہے کہ دونوں وزن میں برابر ہوں اور اسی مجلس میں دست بدست (نقد) قبضہ ہو یعنی ہر ایک دوسرے کی چیز اپنے فعل سے قبضہ میں لائے، اگر عاقدین نے ہاتھ سے قبضہ نہیں کیا بلکہ فرض کرو عقد کے بعد وہاں اپنی چیز رکھ دی اور اس کی چیز لے کر چلا آیا یہ کافی نہیں ہے اور اس طرح کرنے سے بیع ناجائز ہوگئی بلکہ سُود ہوا۔ (۲)... اتحادِ جنس کی صورت میں کھرے کھوٹے کا کچھ لحاظ نہ ہوگا یعنی یہ نہیں ہوسکتا کہ جدھر کھرا مال (خالص مال) ہے ادھر کم ہو اور جدھر کھوٹا ہو زیادہ ہو کہ اس صورت میں کمی بیشی (کمی اور زیادتی) سود ہے۔ (۳)... اس کا بھی لحاظ نہیں ہوگا کہ ایک میں صنعت (کاری گری) ہے اور دوسرا چاندی کا ڈھیلا (ٹکڑا) ہے یا ایک سکہ ہے اور دوسرا ویسا ہی ہے اگر ان اختلافات کی وجہ سے کم و بیش کیا تو حرام و سُود ہے۔ (۴)... اگر دونوں جانب ایک جنس نہ ہو ...

حدیث ان تین صحابہ میں سے دو نے مرفوعاً روایت کی ہے۔[1]

نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا کیسا؟

﴿3294﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز میں اختصار کرنے (یعنی کوکھ پر ہاتھ رکھنے) سے منع فرمایا ہے[2]۔"[3]



حضرتِ سیِّدُنا اَوس بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو جوزاء اوس بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعینِ کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خواہشات نفسانی، (دین میں) اپنی رائے کا اظہار کرنے، لعن طعن کرنے اور بُرا بھلا کہنے سے دور رہتے تھے۔

خواہشات کے پیروکاروں کی صحبت سے بہتر:

﴿3295﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن مالک نکری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا اوس بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "بندروں اور خنزیروں کے پاس بیٹھنا مجھے خواہشات کے پیروکاروں کے پاس بیٹھنے سے زیادہ پسند ہے۔"

﴿3296﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن مالک نکری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا اوس بن

......بلکہ مختلف جنسیں ہوں (مثلاً روپے کے بدلے سونا یا اشرفی ہو) تو کمی بیشی میں کوئی حرج نہیں مگر تقابُضِ بدلین (ثمن ومبیع پر قبضہ) ضروری ہے اگر تقابُضِ بدلین سے قبل مجلس بدل گئی تو بیع باطل ہوگئی۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱، ۲/ ۸۲۱، ۸۲۲)

[1] ...مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/ ۱۸، حدیث: ۱۱۰۴۷

[2] ...مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 140 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا سخت بُرا ہے کہ یہ طریقہ دوزخیوں کا ہے جنتی ہوکر دوزخیوں سے مشابہت کیوں کرتا ہے۔ خیال رہے کہ نماز کے علاوہ بھی دونوں کوکھوں یا ایک کوکھ پر ہاتھ رکھنا یا پیٹھ کے پیچھے ہاتھ باندھنا بلا ضرورت منع ہے یا ہاتھ کھلے رکھے یا نمازی کی طرح آگے باندھے۔

[3] ...ترمذی، کتاب الصلوۃ، باب ماجاء فی النھی عن...الخ، ۱/ ۳۹۳، حدیث: ۳۸۳

عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میرے گھر کا بندروں اور خنزیروں سے بھر جانا مجھے خواہشات کے پیروکاروں کا پڑوسی بن جانے سے زیادہ پسند ہے کیونکہ خواہشات کے پیروکار اس فرمانِ باری تعالیٰ کے مصداق ہیں:

هٰۤاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا یُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۚ (پ۴، آل عمران: ۱۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: سنتے ہو یہ جو تم ہو تم تو انہیں چاہتے ہو اور وہ تمہیں نہیں چاہتے اور حال یہ ہے کہ تم سب کتابوں پر ایمان لاتے ہو اور وہ جب تم سے ملتے ہیں کہتے ہیں ہم ایمان لائے۔

کبھی کسی پر لعنت نہ کی:

﴿3297﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن مالک نکری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا اوس بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ”میں نے نہ تو کبھی کسی چیز پر لعنت کی، نہ کبھی کوئی ملعون چیز (یعنی جس چیز پر لعنت کی گئی ہو) کھائی اور نہ ہی کبھی کسی کو کوئی تکلیف دی۔“

﴿3298﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن عَمْر بن مالک نکری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والدِ ماجد کو فرماتے سنا کہ ”حضرتِ سیِّدُنا اوس بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نہ تو کبھی کسی چیز پر لعنت کی اور نہ ہی کبھی کوئی ملعون چیز کھائی اور آپ اپنے خادم کو ہر مہینے دو یا تین درہم صرف اس لئے دیتے کہ اگر اسے تنور کی تپش یا ہنڈیا کی گرمائش محسوس ہو تو وہ کھانے پر لعنت نہ کرے۔“

شرک کے سوا ہر گناہ معاف ہو سکتا ہے:

﴿3299﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن مالک نکری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا اوس بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”میں 12 سال حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پڑوس میں رہا، قرآنِ پاک کی کوئی آیت ایسی نہیں جس کے بارے میں، میں نے ان سے سوال نہ کیا ہو اور میرا پیغام لے جانے والا صبح و شام اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا، میں نے نہ تو کسی عالم کو یہ کہتے سنا اور نہ ہی یہ بات سنی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شرک کے سوا کسی اور گناہ کے بارے میں یہ فرمایا ہو کہ میں اسے نہیں بخشوں گا۔“

پانی کا کوزہ:

﴿3300﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مالک نکری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا اوس بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: ”اگر تمہارے فقہا اور مال دار لوگ کسی مال دار فقیہ کے پاس جائیں اور اس سے ایک کوزہ پانی مانگیں تو کیا وہ دے دے گا؟“ لوگوں نے عرض کی: ”اے ابوجوزاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! ایک کوزہ پانی دینے سے کون انکار کرسکتا ہے؟“ (یہ سن کر) آپ نے فرمایا: ”بخدا! اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی جنت کے معاملہ میں اس شخص کے پانی کا کوزہ دینے سے بڑھ کر جواد ہے۔“

﴿3301﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن زید بن عَمرو بن مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق فرماتے ہیں: ”حضرتِ سیِّدُنا اوس بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔“

﴿3302﴾... (الف) حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مالک نکری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا اوس بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”میں نے کبھی کسی (غیر محرم) کو نہیں دیکھا۔“

مسلسل روزے رکھ کر بھی ہشاش بشاش رہتے:

﴿3302﴾... (ب) حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا اوس بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسلسل سات دن روزے رکھتے اس کے باوجود طاقت کا یہ عالَم ہوتا کہ کسی نوجوان کا بازو دباتے تو ایسا لگتا کہ بازو ٹوٹ جائے گا۔

﴿3303﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مالک نکری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرتِ سیِّدُنا اوس بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیں احادیث بیان کررہے تھے کہ اچانک ایک شخص گر کر تڑپنے لگا، آپ فوراً اٹھے اور اس کی طرف چل دیئے، عرض کی گئی: ”یہ تو نزع کے عالَم میں ہے۔“ فرمایا: میں تو اسے اچھل کود کرنے والوں میں سے سمجھ رہا تھا، اگر یہ ان میں سے ہوتا تو میں اسے مسجد سے باہر نکالنے کا حکم دیتا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ”ان کی آنکھیں بہنے لگتیں اور جسم کپکپانے لگتے ہیں۔“

شیطان کو دل سے کیسے دور کیا جائے؟

﴿3304﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مالک نکری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا اوس بن

عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! بے شک شیطان دل کے ساتھ چمٹا رہتا ہے حتّٰی کہ انسان اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر کی استطاعت نہیں رکھتا، کیا تم اپنی مجالس میں غور نہیں کرتے کہ بعض لوگ پورا دن گزرنے کے باوجود سوائے ”قسم“ کے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر نہیں کرتے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! شیطان کو دل سے دور کرنے والی چیز صرف ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ“ (یعنی ذکر الٰہی) ہے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ آیتِ مقدسہ تلاوت کی:

وَ اِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾ (پ۱۵، بنی اسرآئیل: ۴۶)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جب تم قرآن میں اپنے اکیلے رب کی یاد کرتے ہو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہیں نفرت کرتے۔

منافق اور تلاوتِ قرآن:

﴿3305﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن مالک نکری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا اوس بن عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ”منافق کے لئے پتھروں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا قرآن مجید کی تلاوت کرنے سے زیادہ آسان ہے۔“

سیِّدُنا اوس بن عبد اللّٰہ عَلَیْہِ الرَّحْمَہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا ابوجَوزاء اوس بن عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس اور اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اور ایک جماعت سے احادیث روایت کی ہیں۔

جنتی اور جہنمی کی پہچان:

﴿3306﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْ مَّلَأَ أُذُنَيْهِ مِنْ ثَنَاءِ النَّاسِ خَيْرًا وَّهُوَ يَسْمَعُ وَاَهْلُ النَّارِ مَنْ مَّلَأَ أُذُنَيْهِ مِنْ ثَنَاءِ النَّاسِ شَرًّا وَّهُوَ يَسْمَعُ یعنی جس کے کان لوگوں سے اپنی تعریف سنتے سنتے بھر جائیں وہ جنتی ہے اور جس کے کان لوگوں سے اپنی برائی سنتے سنتے بھر جائیں وہ جہنمی ہے[1]۔“[2]

1... ابن ماجه، كتاب الزهد، باب الثناء الحسن، ۴/ ۴۷۹، حديث: ۴۲۲۴

2... یعنی جنتی وہ ہے جو نیک عمل کرتا ہی رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا نیک عمل لوگوں میں پھیل جاتا ہے اور اس پر اس...

اللہ عَزَّوَجَلَّ کاذکر کثرت سے کرو:

﴿3307﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اُذْکُرُوا اللہَ ذِکْرًا یَّقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّکُمْ تُرَاءُوْنَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ منافقین تمہیں ریاکار کہنے لگیں۔''(1)

﴿3308﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اقتدا میں ایک حسین و جمیل عورت نماز پڑھا کرتی تھی(2)، بعض لوگ مردوں کی آخری صف میں

......کی تعریف کی جاتی ہے یوں ہی بُرائی کا معاملہ ہے اور جنتی ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ دوزخ میں بالکل نہ جائیں گے اور دوزخی سے مراد یہ ہے کہ جو اپنے بُرے اعمال کے سبب دوزخ کے مستحق ٹھہرے، دوزخ میں داخل ہونے کے سبب انہیں دوزخی کہا گیا ہے اگر یہ صاحبِ ایمان ہوئے تو بالآخر جنت میں ضرور داخل ہوں گے۔ اگر دوزخی سے یہی مراد لیا جائے جو کبائر اور بُرے اعمال کے سبب دوزخ کے مستحق ہیں تو پھر شفاعت کے ذریعے انہیں دوزخ سے نکالا جائے گا اور یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان میں سے کسی پر رحم فرمائے اور اسے عذاب میں مبتلا نہ کرے۔ (فیض القدیر، ۳/ ۸۶، تحت الحدیث: ۲۷۶۴)

1...معجم الکبیر، ۱۲/ ۱۳۱، حدیث: ۱۲۷۸۶

2...(ابتدائے اسلام میں عورتوں کو مسجد میں حاضری کی اجازت تھی) اب تو عورتوں کی عریانیت اور ان کی آزادی بہت بڑھ چکی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے عورتوں کا حال دیکھ کر انہیں مسجد میں آنے سے منع فرما دیا حالانکہ اس زمانے میں اگر ایک عورت نیک ہے تو اُن کے زمانۂ مبارک میں ہزاروں عورتیں نیک تھیں اور اُن کے زمانے میں اگر ایک عورت فاسِقہ تھی تو اب ہزاروں عورتیں فاسِقہ ہیں اور سیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے تھے کہ عورت سراپا شرم کی چیز ہے۔ سب سے زیادہ خدائے تعالیٰ سے قریب اپنے گھر کی تہہ میں ہوتی ہے اور جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس پر نگاہ ڈالتا ہے اور سیِّدُنا ابن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا جمعہ کے دن کھڑے ہو کر کنکریاں مار مار کر عورتوں کو مسجد سے باہر نکالتے اور سیِّدُنا امام ابراہیم نَخَعِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی مستورات (عورتوں) کو جمعہ اور جماعت میں نہیں جانے دیتے تھے اور حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور دیگر متقدمین نے اگرچہ بوڑھی عورتوں کو فجر، مغرب اور عشا کی جماعتوں میں شرکت کو جائز ٹھہرایا تھا لیکن متاخرین نے بوڑھی ہو یا جوان ہر عُمر کی عورتوں کو سب نمازوں کی جماعت میں دن کی ہو یا رات کی شرکت سے منع فرمادیا اور ممانعت کی وجہ فتنے کا خوف ہے جو حرام کا سبب ہے اور جو چیز حرام کا سبب ہوتی ہے وہ بھی حرام ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ جب فسادِ زمانہ کے سبب اب سے سیکڑوں برس پہلے مسجد میں حاضر ہونے اور جماعتوں میں شرکت کرنے سے عورتیں روک دی گئیں حالانکہ ان دونوں باتوں کی شریعت میں بہت تاکید ہے تو اس زمانے میں جبکہ فتنہ و فساد بہت بڑھ چکا ہے بھلا عورتوں کا بے پردگی کے ساتھ سڑکوں، پارکوں اور بازاروں میں گھومنا پھرنا اور نامحرموں کو اپنا بناؤ سنگار دکھانا کیونکر جائز و درست ہو سکتا ہے۔ (ماخوذ از فتاوی فیض الرسول، ۲/ ۶۳۵ تا ۶۳۶)

نماز پڑھتے تاکہ اسے دیکھ سکیں، ان میں سے کوئی (جب رکوع کرتا تو) اپنی بغلوں کے نیچے سے اسے دیکھتا بعض لوگ اگلی صفوں میں کھڑے ہوتے تاکہ اسے نہ دیکھ سکیں، پس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیت طیبہ نازل فرمائی:

وَ لَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنْكُمْ وَ لَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِیْنَ ﴿۲۴﴾ (پ۱۴، الحجر: ۲۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک ہمیں معلوم ہیں جو تم میں آگے بڑھے اور بے شک ہمیں معلوم ہیں جو تم میں پیچھے رہے۔[1]

عذابِ قبر سے نجات دلانے والی سورت:

﴿3309﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک صحابی نے ایک قبر پر خیمہ لگایا مگر انہیں علم نہ تھا کہ یہاں قبر ہے لیکن بعد میں پتا چلا کہ وہاں کسی شخص کی قبر ہے جو سورۂ ملک پڑھ رہا ہے اور اس نے پوری سورت ختم کی وہ صحابی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: "میں نے ایک قبر پر خیمہ تان لیا مگر مجھے معلوم نہ تھا کہ وہاں قبر ہے جبکہ وہاں ایک ایسے شخص کی قبر ہے جو روزانہ پوری سورۂ ملک پڑھتا ہے۔" تو حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ یعنی یہ سورت روکنے والی ہے، یہ نجات دلانے والی ہے جس نے اسے عذابِ قبر سے محفوظ رکھا۔"[2]

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی دعائیں:

﴿3310﴾... حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب نماز شروع کرتے تو اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے، ہم بھی اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے، پھر "سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ[3]" پڑھتے اور جب رکوع کرتے تو "اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ اَنْتَ رَبِّيْ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ[4]" پڑھتے اور جب "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه[5]" کہتے (یعنی رکوع سے اٹھتے) تو یہ پڑھتے "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ

1... ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ، باب الخشوع فی الصلوۃ، ۱/ ۵۴۷، حدیث: ۱۰۴۶

2... ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل سورۃ الملک، ۴/ ۴۰۷، حدیث: ۲۸۹۹

3... ترجمہ: پاک ہے تُو اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اور میں تیری حمد کرتا ہوں، تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

4... ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے تیرے ہی لئے رکوع کیا، تجھ پر ایمان لایا کہ تُو ہی میرا رب ہے اور تجھ پر ہی بھروسا کیا۔

5... ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔

اَلْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَابَیْنَھُمَا وَمِلْءَ مَاشِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدَ اَھْلِ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ[1] ”اور جب سجدہ کرتے تو یہ پڑھتے ”اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَاَنْتَ رَبِّیْ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ[2] “اور جب قعدہ کرتے تو تشہد (اَلتَّحِیَّات) کے بعد یہ پڑھتے ”اَشْھَدُ اَنَّ وَعْدَکَ حَقٌّ وَّاَنَّ لِقَاءَکَ حَقٌّ وَّاَشْھَدُ اَنَّ الْجَنَّۃَ حَقٌّ وَّاَشْھَدُ اَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّارَیْبَ فِیْھَا وَاَنَّ اللہَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ اِنَّ اللہَ لَایُخْلِفُ الْمِیْعَاد[3] “۔[4]

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نماز:

﴿3311﴾... حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: رسول اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہونے سے پہلے رکوع میں نہ جاتے اور جب سجدے سے سر اٹھاتے تو اس وقت تک دوسرا سجدہ نہ کرتے جب تک سیدھے ہو کر بیٹھ نہ جاتے اور (قعدہ میں) بایاں پاؤں بچھاتے اور دایاں پاؤں کھڑا کرتے اور ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھتے، نیز آپ شیطان کی بیٹھک سے منع کرتے اور اپنی کہنیاں درندے یا کتے کی طرح بچھا کر بیٹھنے سے بھی منع فرماتے اور اپنی نماز سلام سے ختم فرماتے تھے۔[5]

﴿3312﴾... حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز کی ابتدا تکبیرِ تحریمہ سے اور قراءت سورۂ فاتحہ سے شروع کرتے اور نماز کا اختتام سلام سے کرتے تھے۔[6]



---

❶... ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو اس تعریف کا مستحق ہے جس سے تمام آسمان وزمین اور جو ان کے درمیان ہے بھر جائیں اور تیری حمد و بزرگی بیان کرنے والوں کے بعد جو تو چاہے وہ بھی بھر جائے۔

❷... ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے تیرے ہی لئے سجدہ کیا، تجھ پر ہی ایمان لایا کہ تو ہی میرا رب ہے اور تجھ پر ہی بھروسا کیا۔

❸... ترجمہ: (اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!) میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک تیرا وعدہ سچا ہے، تجھ سے ملاقات حق ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک جنت حق ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ قیامت قائم ہو کر رہے گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ (روزِ قیامت) قبر والوں کو اٹھائے گا، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ وعدہ خلاف نہیں کرتا۔

❹... شرح ابن ماجہ لمغلطای، کتاب الصلوۃ، باب اقامۃ الصلوۃ، الجزء الرابع، ص ۱۳۶۴، مختصرًا، منقطعًا

❺... ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ، باب الجلوس بین السجدتین، ۱/ ۴۸۲، حدیث: ۸۹۳

مسند ابی داود طیالسی، مسند عائشۃ، ص ۲۱۷، حدیث: ۱۵۴۷

❻... ابوداود، کتاب الصلوۃ، باب من لم یر الجھر... الخ، ۱/ ۳۰۲، حدیث: ۷۸۳

حضرتِ سیِّدُنا یزید بن حُمَید ضُبَعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی

حضرتِ سیِّدُنا ابو تَیّاح یزید بن حُمَید ضُبَعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عبادت گزار، فکر و عبرت سے قدرت کے نظارے کرنے والے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے پناہ طلب کرنے والے اور اس کے خوف سے با آوازِ بلند گریہ وزاری کرنے والے تھے۔

اپنا عمل پوشیدہ رکھا:

﴿3313﴾... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن حمید ضبعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ''ایک شخص 20 سال تک قرآنِ مجید کی اس طرح تلاوت کرتا رہا کہ اس کے پڑوسیوں کو بھی علم نہ ہوا۔''

﴿3314﴾... جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا یزید بن حمید ضبعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ ''میں نے اپنے والد ماجد اور محلے کے بزرگوں کو دیکھا کہ جب ان میں سے کوئی روزہ رکھتا تو بالوں میں تیل لگاتا اور عمدہ لباس زیبِ تن کرتا اور ایک شخص 20 سال تک قرآنِ مجید کی اس طرح تلاوت کرتا رہا کہ اس کے پڑوسیوں کو بھی علم نہ ہوا۔''

مسلمان کو کیسا ہونا چاہئے؟

﴿3315﴾... جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ ہم حضرتِ سیِّدُنا یزید بن حمید ضبعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: ''بخدا! مسلمان کو چاہئے کہ جب وہ احکامِ الٰہی کی تکمیل کے معاملے میں لوگوں میں سستی اور غفلت دیکھے تو احکام کی بجا آوری میں اپنی کوششوں کو مزید تیز کر دے اور خوب محنت و جاں فشانی سے کام لے۔'' پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رونے لگے۔

سیِّدُنا یزید بن حُمَید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا ابو تَیّاح یزید بن حُمَید ضُبَعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے اور تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام میں سے حضرتِ سیِّدُنا ابو عثمان نَہدی، حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبد اللہ بن شِخِّیر، حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو مُلَیکہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی، ابو حمزہ اور اسحاق بن سُوید سے احادیث روایت کی ہیں۔ جبکہ آپ سے حضرتِ سیِّدُنا امام شُعبہ، حضرتِ سیِّدُنا حمّاد بن زید اور حضرتِ سیِّدُنا

حماد بن سلمہ اور حضرتِ سیِّدُنا عبد الوارث رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی نے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ کی روایت کردہ احادیث کی تعداد بہت کم ہے، ان میں سے اکثر احادیث صحاح میں مذکور ہیں۔

ہجرتِ مدینہ اور مسجدِ نبوی کی تعمیر:

﴿3316﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہجرت کرکے جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو مدینہ منورہ کے بالائی حصے میں قبیلہ بنو عَمْرو بن عوف کے پاس 14دن قیام پذیر رہے، پھر آپ نے بنو نجار کے کچھ لوگوں کی طرف پیغام بھیجا (اور انہیں بلوایا)۔ چنانچہ وہ تلواریں حمائل کئے ہوئے بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوگئے۔ حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: گویا میں اب بھی رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی سواری پر تشریف فرما، حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو آپ کے پیچھے اور بنو نجار کی جماعت کو آپ کے ارد گرد چلتے دیکھ رہا ہوں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز کے اوقات میں جہاں بھی ہوتے نماز ادا فرماتے، بکریوں کے باڑے میں تو نماز ادا فرما لیتے لیکن اونٹوں کے تھان میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔ چنانچہ آپ نے مسجد بنانے کا حکم دیا اور بنو نجار کی طرف پیغام بھیجا کہ ”اپنا فلاں باغ مجھے بیچ دو۔“ انہوں نے عرض کی: ”بخدا! ہم اس باغ کی قیمت صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ سے لیں گے (یعنی ثواب کی امید پر اسے مسجد کے لئے وقف کرتے ہیں)۔“ حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: اس باغ میں مشرکین کی قبریں، کھنڈرات اور کھجور کے کچھ درخت تھے۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مشرکین کی قبروں کو اکھیڑنے، کھنڈرات کو برابر کرنے اور درختوں کو کاٹنے کا حکم دیا، لہٰذا حکم کی تعمیل کی گئی۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے درختوں کو مسجد کے سامنے والی دیوار میں (بطورِ ستون) لگا دیا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان مسجد کی تعمیر کے لئے پہاڑوں سے پتھر اٹھا کر لا رہے تھے اور رجزیہ اشعار پڑھ رہے تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی ان کے ساتھ تھے اور فرما رہے تھے:

اَللّٰھُمَّ لَاخَیْرَ اِلَّاخَیْرُ الْاٰخِرَۃِ　　فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَ الْمُھَاجِرَۃِ

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے، پس تو انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما دے۔[1]

---

[1]... بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب مقدم النبی واصحابہ، ۲/ ۶۰۳، حدیث: ۳۹۳۲، ”فاغفر“ بدلہ ”فانصر“

سختی و تنگی نہ کرو:

﴾3317﴿... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَکِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا یعنی (لوگوں کے لئے) آسانیاں پیدا کرو سختی و تنگی نہ کرو، سکون واطمینان دو متنفّر نہ کرو۔“(1)

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی انصار سے محبت:

﴾3318﴿... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ غزوۂ حنین کے دن انصار نے کہا: بخدا! یہ بھی عجیب معاملہ ہے کہ ہماری تلواروں سے (کفارِ) قریش کا خون ٹپک رہا ہے جبکہ ہمارا مالِ غنیمت قریش کے نو مسلم لوگوں میں تقسیم ہو رہا ہے۔ یہ بات جب بارگاہِ اقدس تک پہنچی تو حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انصار کو بلوا کر ارشاد فرمایا: ”مجھے تمہاری طرف سے ایسی بات پہنچی ہے۔“ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان چونکہ جھوٹ نہیں بولتے تھے، لہٰذا انہوں نے اقرار کرلیا، تو سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ مالِ غنیمت لے کر جائیں اور تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ساتھ لے کر اپنے گھروں کو جاؤ۔“ پھر ارشاد فرمایا: ”اگر انصار ایک گھاٹی میں چلیں (یعنی اگر انصار کی ایک رائے ہو اور لوگ کی دوسری) تو میں انصار کے ساتھ ہوں گا۔“(2)

سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو تین وصیتیں:

﴾3319﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل، محبوبِ ربِّ جلیل صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہر مہینے میں تین روزے رکھنے، چاشت کی دو رکعتیں ادا کرنے اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت فرمائی۔(3)

﴾3320﴿... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حُصَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مالکِ کوثر و جنت صَلَّی اللہُ

1 ...بخاری، کتاب الادب، باب قول النبی: یسروا ولا تعسروا، ۴/ ۱۳۳، حدیث: ۶۱۲۵

2 ...بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب مناقب الانصار، ۲/ ۵۵۴، حدیث: ۳۷۷۸، ”غزوۂ حنین“ بدلہ ”فتح مکہ“

3 ...بخاری، کتاب الصوم، باب صیام ایام البیض... الخ، ۱/ ۶۵۱، حدیث: ۱۹۸۱

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّ اَقَلَّ سَاكِنِیِ الْجَنَّةِ النِّسَاءُ یعنی جنت کے رہائشیوں میں عورتیں بہت کم ہوں گی(1)۔''(2)



حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابوشَعْثَاء جابر بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے علم کے ذریعے شبہات اور جہالت کی تاریکیوں سے دور رہنے اور مشقت وتکلیف میں ذِکرِالٰہی سے اُنْسِیَّت حاصل کرنے والے تھے۔ آپ علم کا صاف شفاف چشمہ اور عبادت میں مضبوط ستون کی مانند تھے۔ حق (یعنی بارگاہِ الٰہی) کی طرف رجوع کرنے اور مخلوق سے دور بھاگنے والے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شمار اولین تابعین کرام میں ہوتا ہے لیکن آپ کا ذکر طبقۂ اولین میں نہیں کیا گیا۔

کتابُ اللہ کے سب سے بڑے عالِم:

﴿3321-22﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو فرماتے سنا کہ ''اگر اہلِ بصرہ حضرتِ جابر بن زید کے پاس جائیں تو وہ ان کے سامنے کتابُ اللہ (یعنی قرآنِ پاک) کا علم کھول کر رکھ دیں گے۔''

﴿3323﴾... حضرتِ سیِّدُنا رُباب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''حضرتِ جابر بن زید تمہارے درمیان موجود

(1)... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 382 پر فرماتے ہیں: پہلے دوزخ میں عورتیں زیادہ ہوں گی اور جنت میں مرد زیادہ مگر بعد میں عورتیں زیادہ ہو جائیں گی، اس طرح کہ دوزخی عورتیں معافی سے یا سزا بھگت کر جنت میں پہنچ جائیں گی اگرچہ مرد معافی پاکر آئیں گے مگر ان کی تعداد عورتوں سے تھوڑی ہوگی، لہٰذا یہ حدیث اُس کے خلاف نہیں جس میں فرمایا گیا کہ جنّت میں ادنیٰ جنتی کے نکاح میں دنیا کی عورتیں ہوں گی۔ (طبرانی) کیونکہ یہاں ابتداء کا ذکر ہے اور اس حدیث میں انتہا کا۔

(2)... مسلم، کتاب الرقاق، باب اکثر اھل الجنۃ الفقراء... الخ، ص ١٤٦٤، حدیث: ٢٧٣٨

ہیں پھر بھی تم مجھ سے سوال کرتے ہو۔"

مُفتیِ اَہلِ بصرہ:

﴿3324﴾... حضرتِ سیِّدُنا ضَحّاک ضَبّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ دورانِ طواف حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی ملاقات حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ہوئی، آپ نے فرمایا: "اے جابر! تم فقہائے اَہلِ بصرہ سے ہو، عنقریب تم سے فتوے لئے جائیں گے، لہٰذا صرف قرآنِ مجید یا سنّتِ رسول کے مطابق ہی فتوٰی دینا اگر تم نے اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ اختیار کیا تو خود بھی ہلاک ہو گے اور دوسروں کی ہلاکت کا باعث بھی بنو گے۔"

﴿3325﴾... حضرتِ سیِّدُنا زیاد بن جُبَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ایک مسئلہ پوچھا، آپ نے جواب دینے کے بعد فرمایا: "جب حضرتِ جابر بن زید تمہارے درمیان موجود ہیں تو پھر ہم سے مسائل کیوں پوچھتے ہو۔"

سب سے بڑے فقیہ:

﴿3326﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بڑھ کر فتوٰی کے بارے میں علم رکھنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

﴿3327﴾... حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اَہلِ بصرہ اور ان کے فقیہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اَہلِ عمان میں پایا۔

زمین کا علم دفن کر دیا گیا:

﴿3328﴾... مروی ہے کہ جس دن حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دفن کیا گیا، اس دن حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "آج زمین کا علم دفن کر دیا گیا۔"

دنیاوی عہدے اور منصب سے بچنے والے:

﴿3329﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے بتایا کہ ”حکم بن ایوب نے مجھ سمیت کچھ لوگوں کو عہدۂ قضا کے لئے نامزد کیا، اے عَمرو! اگر اس معاملے میں مجھے آزمائش میں ڈالا جاتا تو میں سواری پر سوار ہو کر کہیں بھاگ جاتا۔“

﴿3330﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے بتایا کہ ”میری ایک اونٹنی ہے جس پر سوار ہو کر میں وقوفِ عرفہ کرتا ہوں، مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میدانِ عرفات میں موجود تمام اونٹ اس کے بدلے میں میرے ہو جائیں، اس اونٹنی کے بدلے مجھے 200 دینار کی پیش کش کی گئی لیکن میں نے بیچنے سے انکار کر دیا۔“ حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: اہْلِ بصرہ نے مجھے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام کا چاند نظر آنے کے بعد اس پر سوار ہوئے اور ایامِ حج میں مکۂ مکرّمہ پہنچ گئے۔

﴿3331﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن بَرّجان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تمام حاجیوں سے چند قدم آگے آگے چلتے دیکھا۔

نماز، روزہ افضل ہے یا حج؟

﴿3332﴾... حضرتِ سیِّدُنا صالح دہّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”میں نے نیک اعمال میں غور کیا تو جانا کہ نماز و روزے میں بدنی مشقت ہے مالی نہیں جبکہ حج میں بدنی و مالی دونوں مشقتیں ہیں، لہٰذا میرا خیال ہے کہ حج تمام عبادات سے افضل ہے۔“

تین چیزوں کی قیمت کم نہ کرواتے:

﴿3333﴾... حضرتِ سیِّدُنا صالح دہّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تین چیزوں کی قیمت کم نہ کرواتے: (۱)...مکۂ مکرّمہ تک سواری کے کرائے کی (۲)... اس غلام کی جسے آزاد کرنے کے لئے خریدتے (۳)... قربانی کے جانور کی۔ بلکہ جو چیز بھی قربِ الٰہی کا ذریعہ بنتی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کی قیمت کم نہ کرواتے۔

ایک شاخ کی کیا اہمیت ہے؟

﴿3334﴾... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت جابر

بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رات کی تاریکی میں کسی کام کے لئے کہیں تشریف لے گئے تو کتوں کو بھگانے کے لئے (بامرِ مجبوری) کسی باغ سے ایک شاخ اٹھالی، صبح کے وقت وہ شاخ اسی باغ میں واپس رکھ دی۔

﴿3335﴾... حضرتِ سیِّدُنا صالح دہّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک مرتبہ اپنے گھر والوں میں سے کسی کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے ایک باغ سے گزرے تو کتوں کو بھگانے کے لئے وہاں سے ایک شاخ اٹھالی اور گھر لوٹتے وقت مسجد میں رکھ دی اور مسجد میں موجود لوگوں سے کہا: "اس کا خیال رکھنا یہ میں نے ایک قوم کے باغ کے پاس سے گزرتے وقت اٹھالی تھی۔" لوگوں نے کہا: "اے ابوشعثاء! اس شاخ کی کیا اہمیت ہے؟" آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "اگر باغ سے گزرنے والا ہر شخص ایک ایک شاخ لیتا رہے تو باغ میں کچھ بھی نہیں بچے گا۔" چنانچہ صبح ہوئی تو آپ وہ شاخ اسی باغ میں واپس رکھ آئے۔

روزِ جمعہ بابِ مسجد پر کھڑے ہو کر یہ دعا مانگو:

﴿3336﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: "(اے عثمان!) جمعہ کے دن مسجد جاؤ تو دروازے پر کھڑے ہو کر یہ دُعا مانگو: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِی الْیَوْمَ اَوْجَہَ مَنْ تَوَجَّہَ اِلَیْکَ وَاَقْرَبَ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَیْکَ وَاَنْجَحَ مَنْ دَعَاکَ وَطَلَبَ اِلَیْکَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! آج مجھے تیری طرف متوجہ ہونے والوں میں سب سے زیادہ متوجہ ہونے والا، تیرا قرب پانے والوں میں سب سے زیادہ قرب حاصل کرنے والا، تجھ سے دعا کرنے اور مانگنے والوں میں سب سے زیادہ کامیاب وکامران بنادے۔

بے عمل زندگی سے بہتر:

﴿3337﴾... حضرتِ سیِّدُنا حجاج بن ابوعُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہماری مسجد میں تشریف لایا کرتے تھے، ایک دن پرانے جوتے پہنے تشریف لائے اور فرمایا: "اگر میں نے اپنی 60 سالہ زندگی میں کوئی نیکی کا کام نہیں کیا تو یہ جوتے مجھے گزشتہ زندگی سے زیادہ محبوب ہیں۔"

خیر خواہی کا جذبہ:

﴿3338﴾... حضرتِ سیِّدُنا صالح دہّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ

تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس کوئی کھوٹا درہم آجاتا تو اس کے ٹکڑے کر کے پھینک دیتے تاکہ اس کے ذریعے کسی مسلمان کو دھوکا نہ دیا جاسکے۔

یہ کام کتنا اچھا ہے!

﴿3339﴾... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: میں قرآن پاک کی کتابت میں مصروف تھا کہ حضرت جابر بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے پاس تشریف لائے، میں نے عرض کی: ''اے ابو شعثاء! اس کام کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟'' فرمایا: ''تمہارا یہ کام کتنا اچھا ہے! اس سے اچھی بات کیا ہو سکتی ہے کہ تم کتابُ اللّٰہ کو ایک ورق سے دوسرے ورق پر، ایک آیت کے بعد دوسری آیت اور ایک کلمے کے بعد دوسرا کلمہ نقل کرتے ہو، یہ حلال و جائز کام ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔''

آیتِ مقدسہ کی تفسیر:

﴿3340﴾... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَلَوْلَاۤ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَیْهِمْ شَیْــٴًـا قَلِیْلًاۗ ﴿۷۴﴾ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَیٰوةِ وَ ضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَیْنَا نَصِیْرًا ﴿۷۵﴾ (پ۱۵، بنی اسرآئیل: ۷۴، ۷۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر ہم تمہیں ثابت قدم نہ رکھتے تو قریب تھا کہ تم ان کی طرف کچھ تھوڑا سا جھکتے اور ایسا ہوتا تو ہم تم کو دُونی عُمر اور دوچند موت کا مزہ دیتے پھر تم ہمارے مقابل اپنا کوئی مددگار نہ پاتے۔

میں موجود ضِعْفَ الْحَیٰوةِ اور ضِعْفَ الْمَمَاتِ کی تفسیر پوچھی تو آپ نے فرمایا: ''ضِعْفَ الْحَیٰوةِ سے دُنیاوی عذاب کا دُگنا ہونا اور ضِعْفَ الْمَمَاتِ سے اُخروی عذاب کا دُگنا ہونا مُراد ہے۔''

﴿3341﴾... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''میرے ساتھ نصر بن عاصم کی قراءت سننے کے لئے چلو۔'' چنانچہ ہم ان کی مجلس میں جاکر بیٹھ گئے، انہوں نے یہ آیتِ طیبہ تلاوت کی:

وَ هُوَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّ فِی الْاَرْضِ اِلٰهٌؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہی آسمان والوں کا خدا اور زمین والوں

وَهُوَ الۡحَكِيۡمُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۸۴﴾ (پ۲۵، الزخرف: ۸۳) کا خدا اور وہی حکمت و علم والا ہے۔

حضرت جابر بن زید رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے فرمایا: ”(اے نصر!) کیا تمہاری قراءت میں یہ اس طرح نہیں ہے: هُوَ الَّذِیۡ فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّ فِی الۡاَرۡضِ اِلٰهٌ ؕ وَ هُوَ الۡحَكِيۡمُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۸۴﴾؟“

﴾3342﴿... حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡمُبِیۡن فرماتے ہیں: ”حضرتِ جابر بن زید رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی ذات درہم و دینار کے نزدیک مسلم تھی یعنی آپ ہر ایک کے نزدیک متقی و پرہیزگار تھے۔“

سیِّدُنا جابر بن زید عَلَیۡہِ الرَّحۡمَہ کی ملکیت:

﴾3343﴿... حضرتِ سیِّدُنا عَمۡرو رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے فرمایا: ”اے عَمۡرو! میں دنیا میں صرف ایک گدھے کا مالک ہوں۔“

آخری خواہش زیارتِ ولی:

﴾3344-45﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو عُمَیۡر حارث بن عُمَیۡر اور حضرتِ سیِّدُنا ثابت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمَا بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو ان سے ان کی خواہش پوچھی گئی، فرمایا: ”حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی کی زیارت۔“ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی کو اس بات کی خبر دی گئی تو آپ فوراً سواری پر سوار ہو کر ان کے پاس پہنچے، حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اپنے گھر والوں سے کہا: ”مجھے بٹھا دو۔“ چنانچہ آپ بیٹھ کر مسلسل یہ دعا مانگتے رہے: اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ وَ سُوۡءِ الۡحِسَاب یعنی میں جہنم اور بُرے حساب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتا ہوں۔

﴾3346﴿... حضرتِ سیِّدُنا حجاج بن ابو عُیَیۡنَہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدَتُنا ہند بنتِ مُہَلَّب رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہَا کے پاس حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا تذکرہ کیا گیا، کچھ لوگوں نے کہا: ”ان کا تعلق فرقہ اِباضِیَّہ[1] سے ہے۔“ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہَا نے فرمایا: ”حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحۡمَۃُ

[1]... (یہ خوارج کا ایک گروہ ہے) حضرتِ سیِّدُنا ابو شعثاء جابر بن زید رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا فرقۂ اِباضِیَّہ سے کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ انہوں نے خود اس فرقہ سے اپنی براءت ظاہر کی ہے۔ چنانچہ، منقول ہے کہ ان سے کہا گیا: لوگ آپ کو اباضیہ کی طرف منسوب کرتے ہیں تو آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے فرمایا: میں اس فرقے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ میں آتا ہوں۔
(تھذیب التھذیب، حرف الجیم، من اسمہ جابر، ۹۰۶۔ جابر بن زید الازدی، ۲/ ۵)

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لوگوں سے الگ تھلگ رہتے تھے، صرف میرے اور میری والدہ کے پاس آتے جاتے تھے، میرے علم کے مطابق انہوں نے مجھے ہر اس عمل کے بجالانے کا حکم دیا جس کے ذریعے قربِ الٰہی حاصل ہو اور ہر اس عمل سے بچنے کا حکم دیا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دوری کا باعث بنے، انہوں نے نہ تو کبھی مجھے اِباضیہ کی طرف دعوت دی اور نہ ہی مجھے اس کا حکم دیا، مجھے دوپٹہ اوڑھے رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔" پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے تعجب کا اظہار کرتے ہوئے اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھ دیا۔

نفلی حج سے زیادہ محبوب عمل:

﴿3347﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَطَر وَرّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "کسی یتیم یا مسکین پر ایک درہم صدقہ کرنا مجھے نفلی حج سے زیادہ محبوب ہے۔"

امامت، بستر اور سواری:

﴿3348﴾... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے پاس تشریف لائے، اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا (میں نے انہیں نماز پڑھانے کا کہا تو) انہوں نے انکار کرتے ہوئے کہا: "تین چیزوں کا مالک ہی ان کا زیادہ حق دار ہے: (۱)... گھر کا مالک اپنے گھر میں امامت کا (۲)... بستر کا مالک اپنے بستر پر بیٹھنے کا اور (۳)... سواری کا مالک اپنی سواری کے اگلے حصے پر بیٹھنے کا۔"

سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا ابو شَعْثَاء جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے کثیر احادیث روایت کی ہیں جبکہ آپ سے حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دِینار، حضرتِ سیِّدُنا قتادہ اور حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن ہَرِم رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی نے احادیث روایت کی ہیں۔

دو نمازیں صورتاً و فعلاً ایک ساتھ پڑھنا:

﴿3349﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ظہر و عصر کی نماز اکٹھی ادا کی (یعنی ظہر آخری وقت میں اور عصر اول وقت میں پڑھی)، اس گمان سے کہ

مدینہ منورہ میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اقتدا میں ظہر و عصر کی نماز اسی طرح ادا کی ہے[1]۔[2]

﴿3350﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بغیر کسی مَرَض و تکلیف (وغیرہ) کے آٹھ اور سات رکعتیں اکٹھی

---

❶... **جمع بَیْنَ الصَّلَاتَیْن** (دو نمازوں کو جمع کرنے) سے **متعلّق اَحناف کا موقف: اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبیِّ کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کے ارشادات سے نمازِ فرض کا ایک خاص وقت جداگانہ مقرر فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے نماز کی صحت نہ اس کے بعد تاخیر کی اجازت، ظہرین (ظہر و عصر) عرفہ وعشائین (مغرب وعشا) مُزدَلفہ کے سوا دو نمازوں کا قصداً ایک وقت میں جمع کرنا سفراً حضراً (حالتِ سفر یا اقامت میں) ہرگز کسی طرح جائز نہیں۔ قرآنِ عظیم واحادیثِ صحاحِ سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اس کی ممانعت پر شاہد عدل ہیں۔ یہی مذہب ہے جید صحابۂ کرام، تابعین عظام، ائمۂ دین واکابر تبع تابعین رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا۔ تحقیق مقام یہ ہے کہ **جمع بین الصلاتین** یعنی دو نمازیں ملا کر پڑھنا دو قسم (کا) ہے: **جمع فعلی** جسے جمع صوری بھی کہتے ہیں کہ واقع میں ہر نماز اپنے وقت میں واقع مگر ادا میں مل جائیں جیسے ظہر اپنے آخری وقت میں پڑھی کہ اس کے ختم پر وقتِ عصر آگیا اب فوراً عصر اول وقت پڑھ لی، ہوئیں تو دونوں اپنے اپنے وقت میں اور فعلاً وصورتاً مل گئیں۔ اسی طرح مغرب میں دیر کی یہاں تک کہ شفق ڈوبنے پر آئی اس وقت پڑھی ادھر فارغ ہوئے کہ شفق ڈوب گئی عشا کا وقت ہو گیا وہ پڑھ لی، ایسا ملانا بعذرِ مَرَض و ضرورتِ سفر (یعنی عذر و سفر کی حالت میں) بلاشبہ جائز ہے ہمارے عُلَمائے کرام بھی اس کی رخصت دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص بارش، سفر یا کسی اور وجہ سے دو نمازوں کو جمع کرنا چاہے تو اس کو چاہئے کہ پہلی کو آخر وقت تک مُؤَخَّر کر دے اور دوسری میں جلدی کر کے اول وقت میں ادا کرے، اس طرح دونوں کو جمع کر لے، تاہم ہوگی ہر نماز اپنے وقت میں۔ دوسری قسم **جمع وقتی** ہے جسے جمع حقیقی بھی کہتے ہیں۔ اس جمع کے یہ معنٰی ہیں کہ ایک نماز دوسری کے وقت میں پڑھی جائے جس کی دو صورتیں ہیں: **جمع تقدیم** کہ وقت کی نماز مثلاً ظہر یا مغرب پڑھ کر اس کے ساتھ ہی متصلاً بلا فصل پچھلے وقت کی نماز مثلاً عصر یا عشاء پیشگی پڑھ لیں، اور **جمع تاخیر** کہ پہلی نماز مثلاً ظہر یا مغرب کو باوصف قدرت واختیار اٹھا رکھیں کہ جب اس کا وقت نکل جائے گا پچھلی نماز مثلاً عصر یا عشاء کے وقت میں پڑھ کر اس کے بعد متصلاً خواہ منفصلاً اس وقت کی نماز ادا کریں گے، یہ دونوں صورتیں بحالتِ اختیار صرف حُجّاج کو صرف حج میں صرف عصر عرفہ و مغرب مُزدَلفہ میں جائز ہیں۔ ان کے سوا کبھی کسی شخص کو کسی حالت میں کسی صورت **جمع وقتی** کی اصلاً اجازت نہیں اگر **جمع تقدیم** کرے گا (تو) نماز اخیر محض باطل وناکارہ جائے گی جب اس کا وقت آئے گا فرض ہو گی نہ پڑھے گا ذمے پر رہے گی اور جمع تاخیر کرے گا تو گنہگار ہو گا عمداً نماز قضا کر دینے والا ٹھہرے گا اگرچہ دوسرے وقت میں پڑھنے سے فرض سر سے اُتر جائے گا۔

(فتاوٰی رضویہ "مخرجہ"، ۵ / ۱۶۰ تا ۱۶۳، ملتقطا)

❷... مسند ابی داود طیالسی، مسند ابن عباس، ص ۳۴۱، حدیث: ۲۶۱۴

ادا فرمائی ہیں[1]۔[2]

﴿3351﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خطبے میں ارشاد فرماتے سنا کہ ”اَلسَّرَاوِیْلُ لِمَنْ لَّمْ یَجِدِ الْاِزَارَ وَالْخُفَّانُ لِمَنْ لَّمْ یَجِدِ النَّعْلَیْنِ یعنی (مُحْرِم) تہبند نہ پائے تو پائجامہ پہن لے اور جوتے نہ پائے تو موزے پہن لے[3]۔“[4]

رضاعی بھائی کی بیٹی سے نکاح کرنا کیسا؟

﴿3352﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ”آپ حضرتِ سیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی صاحبزادی سے نکاح فرمالیں۔“ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”میرے لئے اس سے نکاح کرنا جائز نہیں کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے اور جو رشتے نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں وہ رضاعت کی وجہ سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔“[5]

درودِ پاک نہ پڑھنا محرومی کا باعث ہے:

﴿3353﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ نَسِیَ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ اَخْطَاَ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ یعنی جو مجھ پر درودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔“[6]

---

1 ... یوں کہ ظہر آخری وقت میں اور عصر اول وقت میں (یوں آٹھ رکعتیں) اسی طرح مغرب آخری وقت میں اور عشا اول وقت میں (یوں سات رکعتیں ہوئیں)۔ (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین... الخ، باب الجمع بین... الخ، ص ۳۵۶، حدیث: ۷۰۵، ملخصاً)

2 ... مسند ابی داود طیالسی، مسند ابن عباس، ص ۳۴۴، حدیث: ۲۶۱۳

3 ... موزے یا جُرابیں وغیرہ جو وسطِ قدم کو چھپائے (جہاں عربی جوتے کا تسمہ ہوتا ہے) پہننا (احرام کی حالت میں حرام ہے) اگر جوتیاں نہ ہوں تو موزے کاٹ کر پہنیں کہ وہ تسمہ کی جگہ نہ چھپے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۰۷۸) اگر تہبند نہ ہو تو پائجامہ چادر کی طرح لپیٹ لے، اس میں فدیہ نہیں، اگر پائجامہ عادت کے مطابق پہنا تو دم یعنی قربانی دینا ہوگی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۱۸۴)

4 ... مسلم، کتاب الحج، باب ما یباح للمحرم بحج او عمرۃ... الخ، ص ۶۰۰، حدیث: ۱۱۷۸

5 ... بخاری، کتاب النکاح، باب وامھاتکم اللاتی ارضعنکم، ۳/ ۴۳۲، حدیث: ۵۱۰۰

مسلم، کتاب الرضاع، باب تحریم ابنۃ الاخ من الرضاعۃ، ص ۷۶۱، حدیث: ۱۴۴۷

6 ... ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ، باب الصلوۃ علی النبی، ۱/ ۴۹۰، حدیث: ۹۰۸

مصائب وآلام میں مبتلا لوگوں کا اجر وثواب:

﴿3354﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”قیامت کے دن شہید کو لاکر حساب وکتاب کے لئے کھڑا کیا جائے گا پھر (دنیا میں) آزمائش ومصائب میں مبتلا افراد کو لایا جائے گا نہ تو ان کے لئے میزان رکھا جائے اور نہ ہی ان کے نامۂ اعمال کھولے جائیں گے بلکہ انہیں بے انتہا اجر وثواب سے نوازا جائے گا حتّٰی کہ (دنیا میں) عافیت میں رہنے والے لوگ تمنا کریں گے کہ کاش دنیا میں ان کے جسموں کو قینچیوں سے کاٹ دیا جاتا تاکہ جس قدر اجر وثواب مصائب وآلام میں مبتلا لوگوں کو ملا انہیں بھی مل جاتا۔“[1]

ایک نیکی بھی نجات کا باعث ہے:

﴿3355﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے بتایا کہ ”(قیامت کے دن) بندے کی نیکیوں اور گناہوں کو لایا جائے گا بعض گناہوں کا بعض نیکیوں سے حساب برابر کر دیا جائے گا، پس اگر ایک نیکی بھی بچ گئی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بندے کو جنت میں داخل فرمادے گا۔“[2]



توریہ کی تعریف

...توریہ یعنی لفظ کے جو ظاہر معنٰی ہیں وہ غلط ہیں مگر اس نے دوسرے معنٰی مراد لئے جو صحیح ہیں۔ مثلاً: آپ نے کسی کو کھانے کے لئے کہا وہ بولا: میں نے کھانا کھالیا۔ اس کے ظاہر معنٰی یہ ہیں کہ اس وقت کا کھانا کھالیا ہے مگر وہ یہ مراد لیتا ہے کہ کل کھایا ہے یہ بھی جھوٹ میں داخل ہے۔ **حکم:** ایسا کرنا بلاحاجت جائز نہیں اور حاجت ہو تو جائز ہے۔ (فتاوی عالمگیری، ۵/ ۳۵۲)

---

1 ...معجم الکبیر، ۱۲/ ۱۴۱، حدیث: ۱۲۸۲۹

2 ...مستدرک حاکم، کتاب التوبۃ والانابۃ، باب یوتی بحسنات العبد... الخ، ۵/ ۳۵۷، حدیث: ۷۷۱۴

حضرتِ سیِّدُنا داؤد بن ابو ہِنْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا داؤد بن ابو ہِنْد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ثابت قدم رہنے والے صاحِبِ علم، دنیا سے کنارہ کش رہنے والے اور عاجزی وانکساری کے پیکر تھے۔

علم کا سرچشمہ:

﴿3356﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ جُرَیج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا داؤد بن ابو ہند رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے آپ کو علم کا سرچشمہ پایا۔

﴿3357﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد فرماتے ہیں: میں واسط گیا، حضرتِ سیِّدُنا داؤد بن ابو ہند رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی وہاں موجود تھے، میں نے لوگوں کو کہتے سنا کہ یہ قاری داؤد ہیں (یعنی آپ قاری کے لقب سے مشہور تھے)۔

﴿3358﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد نے مجھے بتایا کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا داؤد بن ابو ہند رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو واسط میں جوانی کے عالَم میں دیکھا، آپ قاری داؤد کے نام سے مشہور تھے اور حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے زمانے میں فتوے دیا کرتے تھے۔

مفتیِ اہلِ بصرہ:

﴿3359﴾... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن زُرَیع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا داؤد بن ابو ہند رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اہلِ بصرہ کے مفتی تھے۔

جمہور کا موقف اختیار کرو:

﴿3360﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا داؤد بن ابو ہند رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ”جس پر عُلَما کا اِتّفاق ہے اسے مضبوطی سے تھام لو تو وہ چیز تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گی جس میں عُلَما کا اِختلاف ہے۔ لوگوں کو اُسی چیز سے منع کیا گیا ہے جس میں عُلَما کا اختلاف ہے۔“

﴿3361﴾... حضرتِ سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا داؤد بن

ابوہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مسئلۂ تقدیر کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: میں اس بارے میں وہی کہتا ہوں جو حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا کہ ''ہمیں (اعمال میں) تقدیر کے حوالے نہیں کیا گیا، ہم تقدیر ہی کی طرف لوٹ رہے ہیں۔''

﴿3362﴾... ایک انصاری کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا داؤد بن ابوہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور عوف بن ابوجمیلہ کو تقدیر کے مسئلے میں گفتگو کرتے دیکھا، دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کا سر پکڑے ہوئے تھا، حضرتِ سیِّدُنا داؤد بن ابوہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا موقف اِثباتِ تقدیر کا تھا۔

غَیلان قدری کو لاجواب کر دیا:

﴿3363﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا داؤد بن ابوہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ملک شام گیا تو قدریہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے غَیلان نامی شخص سے میری ملاقات ہوئی، اس نے کہا: اے داؤد! میں آپ سے کچھ مسائل پوچھنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا: ''50 مسائل پوچھو، لیکن میں تم سے صرف دو مسئلے پوچھوں گا۔'' اس نے کہا: اے داؤد! پوچھیں۔ میں نے کہا: ''بتاؤ ابن آدم کو عطا کی گئی چیزوں میں سے سب افضل چیز کون سی ہے؟'' اس نے کہا: عقل۔ میں نے کہا: ''عقل کے بارے میں بتاؤ کیا وہ لوگوں کے لئے مباح ہے کہ جو چاہے لے لے اور جو چاہے نہ لے یا وہ لوگوں میں تقسیم کی گئی ہے؟'' یہ سن کر غیلان قدری جواب دیئے بغیر چل دیا۔

ان سے کتنی نیکیاں کی گئی ہیں!

﴿3364﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن ابوعَدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا داؤد بن ابوہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے، ایک میرے سر کے پاس جبکہ دوسرا پاؤں کے پاس بیٹھ گیا، ایک نے دوسرے سے کہا: ''ادھر دیکھو!'' اس نے میرے پاؤں کی طرف دیکھ کر کہا: ''ان سے کتنی نیکیاں کی گئی ہیں!'' پھر کہا: ''ابھی اس کا وقت نہیں آیا۔'' چنانچہ وہ میرے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔

میں تو اس کے پاس نیکیاں ہی پاتا ہوں:

﴿3365﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا داؤد بن ابوہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ایک مرتبہ طاعون کی وبا پھیلی ہوئی تھی میں بھی طاعون میں مبتلا ہو گیا، مجھ پر بے ہوشی طاری ہونے لگی، میں نے بے ہوشی کے عالَم میں دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے، ایک نے دوسرے سے کہا: "اس کے پاس کیا پاتے ہو؟" دوسرے نے جواب دیا: "میں اس کے پاس تسبیح، تکبیر، مسجد کی طرف چلنا اور قرآنِ کریم کی تلاوت پاتا ہوں۔" پھر وہ دونوں چلے گئے اور میں تندرست ہو گیا۔ چنانچہ میں نے قرآنِ پاک یاد کرنے پر توجہ دی حتّٰی کہ میں نے اسے حفظ کر لیا حالانکہ اس سے پہلے میں قرآنِ مجید کا حافظ نہیں تھا۔

لڑکپن کی عمر اور ایسا جذبہ:

﴿3366﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن ابوعدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا داؤد بن ابوہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: "اے نوجوانو! میں تمہیں کچھ بتاتا ہوں شاید تم میں سے کوئی اس سے نفع حاصل کرے، (سنو!) میں لڑکپن کی عمر میں اکثر بازار جایا کرتا تھا، جب ایک جگہ پہنچتا تو خود پر لازم کر لیتا کہ فلاں فلاں جگہ تک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے ہوئے جاؤں گا حتّٰی کہ ذکر کرتے کرتے میں اپنی منزل تک پہنچ جاتا۔"

روزہ دار موچی:

﴿3367﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن ابوعَدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا داؤد بن ابوہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 40 سال تک اس طرح روزے رکھے کہ گھر والوں کو بھی علم نہ ہوا، آپ موچی کا کام کرتے تھے، صبح کے وقت گھر والوں سے کھانا لے کر نکلتے اور راستے میں صدقہ کر دیتے، شام کو واپس لوٹ کر گھر والوں کے ساتھ روزہ افطار کر لیتے۔

﴿3368﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میرے والد محترم نے مجھے بتایا کہ جب حضرتِ سیِّدُنا داؤد بن ابوہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے پاس تشریف لاتے تو ان سے ملنے کے لئے ہم باہر نکل جایا کرتے اور ان کی شکل وصورت، ہیئت اور لباس کو (تعجب سے) دیکھتے۔

موت اور زمین:

﴿3369﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ابو شَیْبَہ عَبْدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا داود بن ابو ہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''اگر دو چیزیں نہ ہوتیں تو اہلِ دنیا، دنیا سے کوئی نفع نہ اٹھاپاتے: (۱)...موت اور (۲)...زمین جو تری کو خشک کر دیتی ہے۔''

سیِّدُنا داؤد بن ابو ہِنْد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا داود بن ابو ہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے جبکہ تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں سے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیِّب، حضرتِ سیِّدُنا ابو عثمان نَہْدِی، حضرتِ سیِّدُنا ابو عالیہ، حضرتِ سیِّدُنا ابو قلابہ، حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری، حضرتِ سیِّدُنا امام ابن سیرین، حضرتِ سیِّدُنا زرارہ بن اوفیٰ، حضرتِ سیِّدُنا ابو شَعْثاء جابر بن زید، حضرتِ سیِّدُنا شَہْر بن حوشب، حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی، حضرتِ سیِّدُنا سماک، حضرتِ سیِّدُنا عکرمہ، حضرتِ سیِّدُنا جابر، حضرتِ سیِّدُنا مجاہد، حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابو رباح، حضرتِ سیِّدُنا ابو زبیر، حضرتِ سیِّدُنا نافع، حضرتِ سیِّدُنا مَکْحُول، حضرتِ سیِّدُنا عطاء خُراسانی اور حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابو طلحہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے احادیث روایت کی ہیں۔

اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مَظْلُوم:

﴿3370﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اُنْصُرْ اَخَاکَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَاِنْ کَانَ مَظْلُوْمًا فَخُذْلَہٗ وَاِنْ کَانَ ظَالِمًا فَاحْجِزْہُ عَنْ ظُلْمِہٖ فَاِنَّ ذٰلِکَ نَصْرُہٗ یعنی اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مَظْلُوم، اگر مظلوم ہو تو اس کا دفاع کرو اور اگر ظالم ہو تو اسے ظُلْم سے باز رکھو کیونکہ یہی اس کی مدد ہے۔''[1]

جَنَّتُ الفردوس کس پر حرام ہے؟

﴿3371﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے پیارے حبیب،

[1]...بخاری، کتاب الاکراہ، باب یمین الرجل لصاحبہ...الخ، ۴/ ۳۸۹، حدیث: ۶۹۵۲

حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اِنَّ اللہَ تَعَالٰی بَنَی الْفِرْدَوْسَ بِیَدِہٖ وَحَظَرَھَا عَلٰی کُلِّ مُشْرِکٍ وَّکُلِّ مُدْمِنٍ لِّلْخَمْرِ سِکِّیْرٍ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنّتُ الفردوس کی اپنے دستِ قدرت سے تخلیق فرمائی اور یہ ہر مشرک اور شراب کے عادی پر حرام فرمادی ہے۔“(1)

﴿3372﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمانِ باری تعالیٰ:

فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَۙ(۹۲) عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ(۹۳) (پ۱۴، الحجر: ۹۲، ۹۳)

ترجمۂ کنز الایمان: تو تمہارے رب کی قسم ہم ضرور ان سب سے پوچھیں گے جو کچھ وہ کرتے تھے۔

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ان سب سے ”لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ“ (یعنی توحید ورسالت کی گواہی) کے بارے میں پوچھا جائے گا۔(2)

﴿3373﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیِّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مسجد نبوی میں منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: بے شک میں ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو عنقریب رجم(3) (سنگسار کرنے) کو جھٹلائیں گے اور کہیں گے کہ ”یہ حکم تو قرآن میں نہیں ہے۔“ اگر میں قرآنِ کریم میں زیادتی کرنے کو ناپسند نہ جانتا تو اس کے آخری ورق پر لکھوا دیتا کہ بے شک رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رجم کے حکم پر عمل کیا، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بھی اس پر عمل کیا اور میں نے بھی اس پر عمل کیا۔

نیکی نیک سے ہی صادر ہوتی ہے:

﴿3374﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ یَاْتِیْ بِالْخَیْرِ وَالرَّجُلُ السُّوْءُ یَاْتِیْ بِالسُّوْءِ یعنی نیک آدمی

1... شعب الایمان، باب فی المطاعم والمشارب، ۵/ ۱۱، حدیث: ۵۵۹۰

2... الدعاء للطبرانی، ص۴۳۸، حدیث: ۱۴۹۳

3... رَجم: زانی مرد یا زانیہ عورت (جس کے متعلق رجم کا حکم ہے اس) کو میدان میں لے جا کر اس قدر پتھر مارنا کہ مر جائے۔ (بہار شریعت، حصہ ۹، ۲/ ۳۷۴)

نیکی ہی کرتا ہے جبکہ برا شخص برائی ہی کرتا ہے۔“[1]

﴿3375﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ”اہلِ مغرب ہمیشہ غالب رہیں گے انہیں رسوا کرنے والے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے حتّٰی کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔“[2]

نگاہِ مصطفٰے کا کمال:

﴿3376﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (حِجَّةُ الْوداع کے موقع پر) وادیٔ ازرق سے گزرے تو دریافت فرمایا: ”یہ کون سی وادی ہے؟“ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ”یہ وادیٔ ازرق ہے۔“ ارشاد فرمایا: ”میں یقینی طور پر حضرتِ موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھ رہا ہوں، وہ اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں تَلْبِیَه[3] پڑھ رہے ہیں۔“ پھر ایک گھاٹی کے پاس سے گزرے تو استفسار فرمایا: ”یہ کون سی گھاٹی ہے؟“ عرض کی گئی: ”یہ فلاں فلاں (ہرشٰی یا لفت) گھاٹی ہے۔“ ارشاد فرمایا: ”میں یقینی طور پر حضرتِ یونس بن متی عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھ رہا ہوں، آپ گھنگھریالے بالوں والی سرخ اونٹنی پر سوار ہیں، اس کی نکیل کھجور کے پتوں کی ہے اور آپ اونی جُبّہ زیبِ تن کئے ہوئے ہیں[4]۔“[5]

---

1 ...الکامل فی ضعفاء الرجال، ۶/ ۴۵۹، الرقم: ۱۴۰۶، عنبسة بن عبد الرحمن، عن انس رضی اللہ عنہ

2 ...مسلم، کتاب الامارة، باب قوله لاتزال طائفة من امتی... الخ، ص ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، حدیث: ۱۹۲۳، ۱۹۲۵

3 ...تَلْبِیَه کے الفاظ یہ ہیں: لَبَّیْکَ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَاشَرِیْکَ لَکَ یعنی میں تیرے پاس حاضر ہوا، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے حضور حاضر ہوا، تیرے حضور حاضر ہوا، تیرا کوئی شریک نہیں میں تیرے حضور حاضر ہوا، بے شک تعریف اور نعمت اور ملک تیرے ہی لئے ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔

(بہار شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۰۷۳)

4 ...مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء برسول اللّٰہ... الخ، ص ۱۲۶، ص ۱۰۳

5 ...مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 589 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: چونکہ یہ حج حضور سید الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا آخری حج تھا۔ اس لئے آسمانوں اور زمین سے حضرات انبیاء کرام (عَلَیْہِمُ السَّلَام) برکت حاصل کرنے کے لئے شریک ہوئے۔ حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے انہیں ملاحظہ فرمایا اس واقعہ سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ حضرات انبیاء کرام (عَلَیْہِمُ السَّلَام) بہ حیاتِ کامل زندہ ہیں، ان کی موت ان کی زندگی کو...

﴿3377﴾... حضرتِ سیِّدُنا حکیم بن حِزام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: "یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے لئے تجارت میں برکت ڈال دی گئی ہے تو کیا میں ایک چیز بیچ کر پھر خرید سکتا ہوں؟" مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "نہیں[1]۔"[2]

نمازِ فجر ادا کرنے والا امانِ الٰہی میں ہے:

﴿3378﴾... حضرتِ سیِّدُنا جُنْدُب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكَ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنْ ذِمَّتِهٖ یعنی جس نے فجر کی نماز ادا کی وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امان میں ہے، لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ تم سے اپنی امان کے معاملے میں کچھ مواخذہ نہ فرمائے گا۔"[3]

محبت اور قربِ مصطفٰے پانے والے:

﴿3379﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوثَعْلَبَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ محسنِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "تم میں سے مجھے زیادہ محبوب اور میری مجلس میں زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں گے اور تم میں سے میری مجلس میں مجھ سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو بہت زیادہ باتیں کرنے والے، تکبر کرنے والے اور بک بک کرنے والے ہوں گے۔"[4]

...... فنا نہیں کرتی جیسے شہدا کا قتل ان کی زندگی فنا نہیں کرتا۔ دوسرے یہ کہ وہ حضرات جہاں چاہیں جاتے آتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ ان کی صرف روح نہیں جاتی بلکہ جسم شریف بھی سیر کرتا ہے۔ چوتھے یہ کہ انہیں اس دنیا کی خبر رہتی ہے کہ آج کہاں کیا ہو رہا ہے۔ دیکھو حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کا حج اِس دنیا میں ہوا اور ان حضرات کو اُس جہاں میں خبر ہوئی۔ پانچویں یہ کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور بعض حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے غلام ان بزرگوں کو دیکھتے ان کی آواز سنتے ہیں۔ ان سے ملاقاتیں کرتے ہیں۔ خیال رہے کہ اونٹنی پر سوار ہونا کانوں میں انگلیاں دینا تلبیہ کہنا جسم کا کام ہے صرف روح کا نہیں اور یہ اونٹنی قدرتی تھی جیسے جبریل امین گھوڑے پر سوار نمودار ہوتے تھے وہ گھوڑا قدرتی ہوتا تھا نہ کہ یہ دنیاوی گھوڑا۔

1... مبیع اگر منقولات کی قسم سے ہے تو بائع کا اُس پر قبضہ ہونا ضروری ہے قبل قبضہ کے (یعنی قبضہ سے پہلے) چیز بیچ دی بیع ناجائز ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۱، ۲/ ۶۲۵)

2... معجم الکبیر، ۳/ ۲۰۷، حدیث: ۳۱۴۲

3... مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ، باب فضل صلوۃ العشاء والصبح فی جماعۃ، ص۳۲۹، حدیث: ۶۵۷

4... مسند احمد، مسند الشامیین، حدیث مرداس ابی ثعلبۃ، ۶/ ۲۲۰، حدیث ۱۷۷۴۷

حضرتِ سیِّدُنا مُنْذِر بن مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق

حضرتِ سیِّدُنا ابونَضْرہ منذر بن مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شمار اَہلِ بصرہ کے طبقۂ متقدمین میں ہوتا ہے۔ آپ خوفِ خدا سے بکثرت آنسو بہانے والے، (گزری ہوئی امتوں کے احوال سے) عبرت حاصل کرنے والے، خرید و فروخت سے دور رہنے والے متبحر عالم تھے۔

عُلَمائے تَصَوُّف فرماتے ہیں: لغزش سے بچتے رہنے اور اپنی کمزوری و سستی سے آگاہ رہنے کا نام تَصَوُّف ہے۔

﴿3380﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوعقیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا منذر بن مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق کو فرماتے سنا کہ ”جب کوئی شخص یہ آیتِ مقدسہ تلاوت کرے:

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا بَیَاتًا وَّ هُمْ نَآىٕمُوْنَؕ(۹۷) (پ۹، الاعراف:۹۷)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا بستیوں والے نہیں ڈرتے کہ ان پر ہمارا عذاب رات کو آئے جب وہ سوتے ہوں۔

تو چاہئے کہ بلند آواز سے تلاوت کرے۔“

چار نصیحت آموز باتیں:

﴿3381﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید جُرَیْری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا منذر بن مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق فرماتے ہیں: ”ابتدائے اسلام میں ہمیں چار باتوں کی نصیحت کی جاتی تھی: (۱)... فراغت کو غنیمت جانتے ہوئے مشغولیت کے دنوں کے لئے عمل کرنا (۲)... تندرستی کو غنیمت جانتے ہوئے بیماری کے دنوں کے لئے عمل بجالانا (۳)... جوانی کو غنیمت جانتے ہوئے بڑھاپے کی حالت کے لئے عمل کرنا (۴)... زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے موت (کے بعد والی زندگی) کے لئے تیاری کرنا۔“

ایک ہزار آیات تلاوت کرنے کی فضیلت:

﴿3382﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابواَشْہَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا منذر بن مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق فرماتے ہیں: ”جو شخص رات کے وقت 100 سے لے کر ایک ہزار تک آیات تلاوت کرتا ہے اسے ایک قِنْطار ثواب دیا جائے گا اور قنطار ایک بیل کے وزن جتنا سونا ہے۔“

سب سے سخت چیز:

﴾3383﴿... حضرتِ سیِّدُنا سعید جُرَیْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا منذر بن مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق فرماتے ہیں: ''ہم آپس میں گفتگو کیا کرتے تھے کہ اہلِ کتاب کے دل سخت ہو جائیں تو اس سے زیادہ سخت چیز کوئی نہیں۔''

﴾3384﴿... حضرتِ سیِّدُنا سعید جُرَیْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا منذر بن مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق فرماتے ہیں: مسئلۂ تقدیر اس آیتِ مبارکہ پر آکر ختم ہو جاتا ہے:

اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۰۷﴾ (پ۱۲، ھود: ۱۰۷) ترجمۂ کنز الایمان: بے شک تمہارا رب جب جو چاہے کرے۔

سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کا اندازِ دعا:

﴾3385﴿... حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن دَغْفَل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَوَّل بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے ساتھ حضرتِ سیِّدُنا منذر بن مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق کی عیادت کے لئے گیا، آپ نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے کہا: ''اے ابوسعید! میرے قریب تشریف لائیے!'' آپ قریب ہوئے تو انہوں نے ان کی گردن پر ہاتھ رکھ کر رخسار پر بوسہ دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''اے ابونضرہ! اگر قیامت کے دن کی ہولناکیاں نہ ہوتیں تو آپ کے بھائیوں میں سے کئی لوگوں کو یہاں کی چیزوں سے جدائی پر خوشی ہوتی۔'' لوگوں نے کہا: ''اے ابوسعید! آپ کوئی سورت تلاوت کیجئے اور دعا فرمایئے!'' چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے سورۂ اِخلاص، فلق اور ناس تلاوت کی، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا بیان کی اور پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درودِ پاک کا نذرانہ پیش کیا، پھر دعا کی: ''اَللّٰھُمَّ مَسَّ اَخَانَا الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارا بھائی تکلیف میں مبتلا ہے، تُو سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔'' یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا منذر بن مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق رو پڑے، حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بھی رونے لگے انہیں روتا دیکھ بقیہ لوگ بھی اپنے بھائی پر ترس کھاتے ہوئے رو دیئے۔ راوی کا بیان ہے: میں نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو اس سے پہلے کبھی اس قدر روتے نہیں دیکھا۔ حضرتِ سیِّدُنا منذر بن مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق نے کہا: ''اے ابوسعید! میرا جنازہ آپ ہی پڑھایئے گا۔''

سیِّدُنا مُنذر بن مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا ابو نضرہ منذر بن مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق نے کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔ چند کے نام یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری، حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللّٰہ، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عباس، حضرتِ سیِّدُنا ابو موسیٰ اَشْعَرِی، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عُمَر اور حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔ جبکہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے احادیث روایت کرنے والوں میں حضرتِ سیِّدُنا قتادہ، حضرتِ سیِّدُنا علی بن زید، حضرتِ سیِّدُنا سُلَیمان تَیْمِی، حضرتِ سیِّدُنا داوٗد بن ابو ہِنْد، حضرتِ سیِّدُنا ابو بشر جعفر بن ابو وَحْشِیَّہ، حضرتِ سیِّدُنا ابو سلمہ، حضرتِ سیِّدُنا سعید بن زید، حضرتِ سیِّدُنا ابو نَعامہ سَعْدِی، حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر، حضرتِ سیِّدُنا خُلَیْد بن جعفر، حضرتِ سیِّدُنا سعید جُرَیْرِی اور حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن صبیح رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی جیسے جلیل القدر تابعین کرام شامل ہیں۔

حق بات کہنے سے نہ رکو!

﴿3386-87﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "لَا یَمْنَعَنَّ اَحَدَکُمْ مَخَافَۃُ النَّاسِ اَنْ یَّقُوْلَ بِالْحَقِّ اِذَا شَھِدَہٗ اَوْ عَلِمَہٗ یعنی تم میں سے کسی کو لوگوں کا ڈر حق بات کہنے سے نہ روکے جبکہ وہ حاضر ہو یا جانتا ہو۔" حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: "مجھے اس حدیث نے اس بات پر اُبھارا کہ میں سوار ہو کر فلاں آدمی کے پاس جاؤں اور اسے یہ حدیث بیان کرکے واپس آجاؤں۔"[1]

﴿3388﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مٹکے میں نبیذ بنانے، پکی اور کچی کھجوریں ملا کر بھگونے اور کشمش و بلکی کھجور کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا[2]۔[3]

---

1 ... ترمذی، کتاب الفتن، باب ما اخبر النبی... الخ، ۴/ ۸۱، حدیث: ۲۱۹۸

2 ... اس پر حاشیہ روایت: 3085 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

3 ... ابوداود، کتاب الاشربۃ، باب فی الخلیطین، ۳/ ۴۶۹، حدیث: ۳۷۰۳، بتغیر قلیل

غیر کی ملک میں تصرُّف:

﴿3389﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اگر تم میں سے کوئی اونٹوں کے چرواہے کے پاس آئے تو اسے تین مرتبہ آواز دے اگر وہ جواب دے تو ٹھیک ورنہ دودھ دوھ کر پی لے لیکن ساتھ نہ لے جائے اور جب تم میں سے کوئی کسی باغ کے پاس آئے تو تین مرتبہ باغ کے مالک کو آواز دے اگر وہ جواب دے دے تو ٹھیک ورنہ (باغ کے کچھ پھل توڑ کر) کھالے لیکن ساتھ نہ لے جائے[1]۔“ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ بھی فرمایا کہ ”دعوت تین دن ہے اس کے بعد جو ہو وہ صدقہ ہے۔“[2]

﴿3390﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”میری اُمَّت دو گروہوں میں بٹ جائے گی، ایک تیسرا گروہ (خارجیوں کا) ان میں سے نکلے گا جسے پہلے دو گروہوں میں سے وہ قتل کرے گا جو حق سے زیادہ قریب ہو گا۔“[3]

1... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد4، صفحہ 321** پر حدیث پاک کے جز ”**دودھ دوھ کر پی لے لیکن ساتھ نہ لے جائے**“ کے تحت فرماتے ہیں: ”یہ حکم مجبور و مضطر کے لئے ہے جو بھوک سے مر رہا ہو اور کوئی کھانے کی چیز میسر نہ ہو وہ ایسی مجبوری میں اس جانور کا دودھ بغیر مالک کی اجازت بھی پی لے بلکہ اگر مالک موجود ہو اور اجازت نہ دے تب بھی پی لے کہ جان جارہی ہے اس کا بچانا ضروری ہے، پھر جب خدا دے تو اس کی قیمت مالک کو ادا کردے اور یہ پینا بھی بقدر ضرورت جائز ہے جس سے جان بچ جائے، بلاضرورت یا ضرورت سے زیادہ ہر گز نہ پیئے (مرقات، لمعات وغیرہ) ایسی مجبوری میں تو مردار بلکہ سور وغیرہ حرام گوشت بھی حلال ہو جاتے ہیں: رب تعالیٰ فرماتا ہے: **فَمَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَةٍ غَیْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ** (پ۶، المائدۃ: ۳، ترجمۂ کنزالایمان: تو جو بھوک پیاس کی شدت میں ناچار (مجبور) ہو یوں کہ گناہ کی طرف نہ جھکے) اسی لئے حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ لے نہ جائے کہ یہ ضرورت سے زیادہ ہے لہٰذا حدیث پر چکڑالویوں کا یہ اعتراض نہیں ہو سکتا کہ اس میں چوری جائز کر دی گئی۔“ اور حدیث پاک کے جز ”**پھل کھالے لیکن ساتھ نہ لے جائے**“ کے تحت فرماتے ہیں: ”بھوکا مسافر جب بھوک سے جان بلب ہو اور کسی باغ پر گزرے جس کا مالک موجود نہیں، یا ہے تو اجازت نہیں دیتا، ایسی حالت میں اس کی بغیر اجازت بقدر بقاءِ حیات پھل کھالے، لے نہ جائے، پھر آمدنی ہونے پر اس کی قیمت ادا کردے۔“

2... مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/ ۴۳، حدیث: ۱۱۱۵۹

3... مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/ ۱۹۲، حدیث: ۱۱۹۲۱

سیِّدُنا طلحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی شہادت کی خبر:

﴿3391﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس سے گزرے تو آپ نے ارشاد فرمایا: "ایک شہید زمین پر چل رہا ہے۔"(1)

ہر ہر قدم پر نیکی:

﴿3392﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مسجدِ نبوی کے ارد گرد کے کچھ مکانات خالی ہوئے تو بنو سلمہ نے مسجد کے قریب آنے کا ارادہ کیا، جب مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس کا علم ہوا تو ارشاد فرمایا: "اے بنو سلمہ! تم نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا ہے؟" عرض کی: "جی ہاں!" ارشاد فرمایا: "اے بنو سلمہ! اپنے گھروں کو لازم پکڑو کیوں کہ تمہارے (نامۂ اعمال میں ثواب کے لئے) قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں(2)۔"(3)

خُطبۂ حِجَّۃُ الْوِداع:

﴿3393﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ عدل وانصاف کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حِجَّۃُ الْوِداع کے موقع پر ایامِ تشریق(4) کے دنوں میں ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: "اے لوگو! سنو! بے شک تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ ایک ہے۔ بے شک تمہارا پروردگار عَزَّوَجَلَّ ایک ہے۔ آگاہ ہو جاؤ! کسی عجمی کو عربی پر، کسی کالے کو گورے پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت

1... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد طلحۃ بن عبید اللہ، ۵/ ۴۱۳، حدیث: ۳۷۶۰

2... مسلم، کتاب المساجد، باب فضل کثرۃ الخطا الی المسجد، ص۳۳۵، حدیث: ۶۶۵

3... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد1، صفحہ 434 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ گھر کا مسجد سے دور ہونا متقی کے لئے باعثِ ثواب ہے کہ وہ دور سے جماعت کے لئے آئے گا مگر غافلوں کے لئے ثواب سے محرومی کہ وہ دوری کی وجہ سے گھر میں ہی پڑھ لیا کریں گے، لہٰذا یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں کہ منحوس وہ گھر ہے جس میں اذان کی آواز نہ آئے یعنی غافلوں کے لئے دوری گھر نحوست ہے۔

4... 10 ذُوالحِجّہ کے بعد کے تین دن (11،12،13 ذُوالحِجّہ) کو ایامِ تشریق کہتے ہیں۔ (رد المحتار، ۳/ ۷۱)

حاصل نہیں سوائے یہ کہ وہ متقی و پرہیز گار ہو، بے شک لوگوں میں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی و پرہیز گار ہے۔ کیا میں نے فریضۂ نبوت ادا کر دیا؟" لوگوں نے عرض کی: "کیوں نہیں۔" ارشاد فرمایا: "تو جو حاضر ہیں وہ یہ باتیں ان تک پہنچادیں جو یہاں موجود نہیں۔"(1)

﴿3394﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ پیکرِ شرم و حیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "یَا شَبَابَ قُرَیْشٍ لَا تَزْنُوا اِحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ اَلَا مَنْ حَفِظَ اللهُ فَرْجَهٗ فَلَهُ الْجَنَّةُ یعنی اے قریش کے نوجوانو! بدکاری سے دور رہنا، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرنا کیونکہ جس کی شرم گاہ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے (بدکاری و برائی سے) بچائے رکھا اس کے لئے جنت ہے۔"(2)

﴿3395﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب رکوع فرماتے تو پیٹھ مبارک اس قدر سیدھی ہوتی کہ اگر اس پر پانی اُنڈیل دیا جائے تو ٹھہرا رہے۔(3)



حضرتِ سیِّدُنا بکر بن عَمرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو صدیق بکر بن عَمرو ناجی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ولائل کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف دعوت دینے والے، عبادت میں سبقت لے جانے والے اور بھلائی طلب کرنے میں سچے تھے۔

چیونٹی کی فریاد:

﴿3396﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید عَمِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بکر بن عَمرو ناجی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے فرمایا: (منقول ہے کہ) ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

1 ...مسند احمد، مسند الانصار، ۹/ ۱۲۷، حدیث: ۲۳۰۴۸

2 ...مسند البزار، مسند ابن عباس، ۱۱/ ۴۴، حدیث: ۴۷۲۹

3 ...معجم الکبیر، ۱۲/ ۱۲۹، حدیث: ۱۲۷۸۱

اِستسقا[1] کے لئے تشریف لے جارہے تھے کہ ایک چیونٹی کے پاس سے گزرے جو پیٹھ کے بل لیٹی پاؤں آسمان کی جانب اٹھائے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں عرض کررہی تھی: اَللّٰھُمَّ اِنَّا خَلْقٌ مِّنْ خَلْقِکَ لَیْسَ بِنَاغِنًی عَنْ سُقْیَاکَ وَرِزْقِکَ فَاِمَّا اَنْ تَسْقِیَنَا وَتَرْزُقَنَا وَاِمَّا تُھْلِکَنَا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہم بھی تیری اس مخلوق سے ہیں جو تیری عطا کردہ بارش و رزق سے بے پروا نہیں، لہٰذا بارش برسا کر رزق عطا فرما ورنہ ہمیں ہلاک کردے۔ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: ”لوٹ چلو یقیناً دوسروں کی دعا سے تم پر بارش برسائی جائے گی۔“

﴿3397﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید عَمِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بکر بن عَمْرو ناجی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ”جنازہ اس قدر تیز لے جاؤ کہ اگر کسی شخص کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ لوگوں سے مل نہ سکے۔“

سیِّدُنا بکر بن عَمْرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا ابو صدیق بکر بن عَمْرو ناجی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے احادیث روایت کی ہیں۔

امام مہدی کا ظہور:

﴿3398﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”زمین ظلم و سرکشی سے بھر جائے گی، پھر میرے گھر والوں اور میری اولاد میں سے ایک شخص (یعنی امام مہدی) کا ظہور ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و سرکشی سے بھری ہوئی تھی۔“[2]

قاتل کی توبہ:

﴿3399﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب،

1... اِستسقا دُعا و اِستغفار کا نام ہے اِستسقا کی نماز جماعت سے جائز ہے، مگر جماعت اس کے لئے سنت نہیں، چاہیں جماعت سے پڑھیں یا تنہا تنہا دونوں طرح اختیار ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۷۹۳)
نوٹ: تفصیلی معلومات کے لئے بہار شریعت کے مذکورہ مقام کا مطالعہ کیجئے!

2... مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/ ۷۳، حدیث: ۱۱۳۱۳

حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ایک شخص نے 99 قتل کئے پھر لوگوں سے پوچھنے لگا: کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے ؟ ایک راہب سے پوچھا تو اس نے جواب دیا: تیری توبہ قبول نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا پھر توبہ کے ارادے سے اپنی بستی سے نکل کر نیک لوگوں کی بستی کی طرف چل دیا، ابھی آدھا راستہ طے کیا تھا کہ اس کا انتقال ہوگیا، رحمت وعذاب کے فرشتے آگئے لیکن چونکہ وہ بالشت بھر نیک لوگوں کی بستی کے قریب تھا اس لئے اسے نیکوں میں شمار کیا گیا (یعنی اس کی مغفرت کر دی گئی)۔“(1)

میت کو قبر میں رکھتے وقت کی دعا:

﴿3400﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اِذَا وَضَعْتُمْ مَوْتَاکُمْ فِیْ قُبُوْرِھِمْ فَقُوْلُوْا: بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ یعنی جب تم اپنے مردوں کو قبر میں رکھو تو یہ پڑھو: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دین پر۔“(2)



حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن زَید رَقّاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی

حضرتِ سیِّدُنا ابو حسّان فضیل بن زید رقّاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی اہلِ بصرہ کے عبادت گزار تابعین کرام کے اولین طبقہ سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خلافت میں مختلف غزوات میں شریک رہے۔ اپنے اوقات کی حفاظت کرنے والے اور کم کھانے والے تھے تاکہ گناہوں سے بچے رہیں۔

اپنی اصلاح سے غافل نہ ہونا:

﴿3401﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم اَحْوَل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَوَّل بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا فضیل بن زید رقّاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے مجھ سے فرمایا: ”اے بھائی! لوگوں کا ہجوم ہرگز تمہیں تمہارے نفس کی اصلاح سے غافل نہ

(1)...مسلم، کتاب التوبۃ، باب قبول التوبۃ القاتل... الخ، ص۱۴۷۹، حدیث: ۲۷۶۶

(2)...ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی ادخال المیت القبر، ۲/۲۴۱، حدیث: ۱۵۵۰

کرے کیونکہ پوچھ گچھ تم سے ہوگی نہ کہ لوگوں سے ، اِدھر اُدھر گھومنے سے بچنا کہ یوں تمہارا دن بے کار گزر جائے گا کیونکہ موت تمہیں ضرور آکر رہے گی میں نے گناہ سرزد ہو جانے کے بعد کی جانے والی نیکی سے بڑھ کر کبھی کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جو گناہ کو جلد اور تیزی سے ڈھونڈ لیتی ہے۔“

﴿3402﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم احول عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَوَّل بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا فضیل بن زید رقاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہمراہ سات غزوات میں شرکت کی ہے، آپ فرماتے ہیں: ”لوگ تجھے تیرے نفس کی اصلاح سے غافل نہ کردیں کیونکہ پوچھ گچھ تجھ سے ہوگی نہ کہ لوگوں سے ، اپنے دن کو ادھر ادھر گھومنے اور فضولیات میں گزارنے سے بچنا کہ دن بھر جو تم کرتے اور کہتے ہو اسے لکھا جارہا ہے اور ہم نے گناہ سرزد ہونے کے بعد کی جانے والی نیکی سے بڑھ کر کبھی کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جو گناہ کو جلد اور تیزی سے ڈھونڈ لیتی۔“

﴿3403﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن محمد تَیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا فضیل بن زید رقاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ”جب دل غم کے سبب بیمار ہو جاتا ہے تو کمزور پڑ جاتا ہے اور جب کمزور پڑ جاتا ہے تو ختم ہو جاتا ہے۔“

سیِّدُنا فُضَیل بن زید رقاشی عَلَیْہِ الرَّحْمَہ سے مروی حدیث

حضرتِ سیِّدُنا ابو حسان فضیل بن زید رقاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مغفل اور دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔

﴿3404﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مُغَفَّل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُبَّاء، مُزَفَّت اور حَنْتَم (یعنی تونبی، پیالہ اور ٹھلیا) استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے[1]۔[2]

---

[1]... بخاری، کتاب الایمان، باب اداء الخمس من الایمان، ۱/ ۵۳، مسند احمد، مسند المدنیین، ۵/ ۴۲۷، حدیث: ۱۶۷۹۵۔

[2]... یہ شراب کے برتنوں کا ذکر ہے۔ پختہ کدو جو لمبا ہوتا ہے اسے کھکھل کرلیا جاتا تھا، اسے جگ کی جگہ کام لیتے تھے کہ اسے دُبّاء کہتے تھے۔ چھوٹا گھڑا جس میں تھوڑی شراب رکھتے تھے اسے حَنْتَم کہتے تھے۔ اس پر اکثر سبز رنگ کر دیتے تھے۔ شراب پینے کا پیالہ جس میں تارکول لگا ہوتا اسے مُزَفَّت کہتے یعنی زفت لگا ہوا روغنی پیالہ۔ ان برتنوں کا استعمال بھی حرام ...

حضرتِ سیِّدُنا قسامہ بن زُہَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو منہال قَسامہ بن زہیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (فکر آخرت میں) ہر وقت بے چین و بے قرار رہتے، پھٹا پرانا لباس زیبِ تن فرماتے اور بوریا نشین رہتے تھے۔

عُلَمائے تَصَوُّف فرماتے ہیں: دنیا سے کنارہ کش ہو کر قبر و آخرت کے لئے تیار رہنے کا نام تَصَوُّف ہے۔

خون کے آنسو:

﴿3405﴾... حضرتِ سیِّدُنا قَسامہ بن زُہَیر رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو موسیٰ اَشْعَری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بصرہ میں ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ”اے لوگو! رویا کرو اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی صورت بنالیا کرو کیونکہ (نافرمانیوں کے سبب جہنم میں جانے والے) جہنمی اتنا روئیں گے کہ روتے روتے ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے، بالآخر وہ خون کے آنسو رونا شروع کر دیں گے اور اس قدر آنسو بہائیں گے کہ اگر ان آنسوؤں میں کشتیاں چھوڑی جائیں تو چلنے لگیں۔“

سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا:

﴿3406﴾... حضرتِ سیِّدُنا قَسامہ بن زُہَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دل میں یہ خیال گزرا کہ آپ سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو اوپر اٹھایا حتّٰی کہ آپ نے تمام اہْلِ زمین کے اعمال کا مشاہدہ کیا، جب آپ نے اہْلِ زمین کی بداعمالیاں دیکھیں تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ”اے رب عَزَّوَجَلَّ! انہیں نیست و نابود فرمادے!“ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”اے ابراہیم! میں تم سے زیادہ اپنے بندوں پر رحم فرمانے والا ہوں، لہٰذا تم نیچے اترو ممکن ہے کہ یہ لوگ توبہ کریں اور میری بارگاہ کی طرف لوٹ آئیں۔“

علم و حکمت کے پیکر شخص کی مثال:

﴿3407﴾... حضرتِ سیِّدُنا قَسامہ بن زُہَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو موسیٰ اَشْعَری

......کر دیا گیا اور فرمایا گیا تھا کہ ان برتنوں میں دودھ، پانی، نبیذ اور کوئی شربت بھی نہ پیو، نہ رکھو، تاکہ شراب کا تصوّر نہ آنے پائے (پھر منسوخ کر دیا گیا)۔ (مراۃ المناجیح، ٦/ ٨٣، ملتقطا)

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ”علم وحکمت کے پیکر شخص کی مثال مشک اٹھانے والے کی سی ہے کہ اگر تم اس کے پاس بیٹھو اور وہ تمہیں کچھ بھی نہ دے تب بھی تمہیں خوشبو ضرور آئے گی اور بُرے شخص کی مثال لوہار کی طرح ہے کہ تم اس کے پاس کتنے ہی محتاط ہو کر بیٹھو پھر بھی جب وہ بھٹی میں پھونک مارے گا تو اس کی چنگاریاں اور دھواں تمہیں ضرور پہنچے گا۔“

﴿3408﴾... حضرتِ سیِّدُنا قسامہ بن زُہَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”دلوں کو راحت وسکون پہنچایا کرو کہ ہر وقت ذکر میں مشغول رہنے سے یہ تھک جاتے ہیں۔“

سیِّدُنا قسامہ بن زُہَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا ابو منہال قسامہ بن زُہَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا ابو مُوسٰی اشعری اور حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے احادیث روایت کی ہیں۔

لوگوں کی صورتیں اور سیرتیں مختلف ہونے کی وجہ:

﴿3409﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مُوسٰی اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو ایک مٹھی (مٹی) سے پیدا کیا جو تمام روئے زمین سے لی گئی، لہٰذا اولادِ آدم زمین کے مطابق آئی (کہ مٹیاں مختلف تھیں لہٰذا انسانوں کی صورتیں اور سیرتیں بھی مختلف ہوئیں)، ان میں سرخ وسیاہ، سفید و درمیانے (یعنی سانولے یا سفیدی سرخی سے مخلوط)، نرم وسخت اور پلید و پاک ہیں[1]۔“[2]

---

❶... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد1، صفحہ 108 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: جیسے انسانوں کی مختلف صورتیں مختلف مٹیوں کی وجہ سے ہیں ایسے ہی ان کی سیرتیں بھی مختلف مٹیوں کے اثرات سے مختلف ہیں کہ جن میں نرم مٹی کے اجزاء غالب ہیں ان کی طبیعت نرم ہے، اور سخت مٹی والوں کی طبیعت بھی سخت، جو گندی مٹی سے بنے وہ طبیعت کے گندے ہیں، پاک مٹی والے طبیعت کے پاک صاف خیال رہے کہ جیسے جسم کا اصلی رنگ نہیں بدلتا ایسے ہی انسان کی اصلی فطرت نہیں بدلتی، اور جیسے پوڈر یا سیاہی کا عارضی رنگ اتر جاتا ہے، ایسے ہی طبیعت کی عارضی حالتیں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ ابوجہل کا کفر اصلی تھا نہ ڈھل سکا، عُمر فاروق (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کا عارضی، ایک نگاہِ مصطفٰے نے دھو کر پھینک دیا۔

❷... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ البقرۃ، ۴/ ۴۴۴، حدیث: ۲۹۶۵

جنتی پھولوں کے گلدستے:

﴿3410﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب مومن کی موت کا وقت آتا ہے تو فرشتے ریشمی رومال لاتے ہیں جس میں مشک اور پھولوں کے گلدستے ہوتے ہیں، اس کی روح یوں نکالی جاتی ہے جیسے گوندھے ہوئے آٹے میں سے بال اور اس سے کہا جاتا ہے: اے اطمینان والی جان! اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔ پھر اس پر ریشمی کپڑا لپیٹ کر اسے علیین کی طرف بھیج دیا جاتا ہے۔“[1]



حضرتِ سیِّدُنا ابو حِلال عَتَکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی

حضرتِ سیِّدُنا ابو حِلال عتکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سستی و اکتاہٹ سے بچتے، ذوق و شوق کے ساتھ عبادت کرتے اور زاہدانہ زندگی بسر کرتے تھے۔

﴿3411﴾... حضرتِ سیِّدَتُنا عُیَیْناء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا بیان کرتی ہیں: میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا ابو حلال عتکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی مکان کے اوپر والے حصے میں رہتے تھے، آپ کمرے کے چاروں اطراف سے باری باری محلے والوں کو آواز دیتے: اے فلاں بن فلاں! پھر یہ آیتِ طیبہ تلاوت فرماتے:

هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿۹۸﴾ (پ۱۶، مریم: ۹۸)

ترجمۂ کنز الایمان: کیا تم ان میں کسی کو دیکھتے ہو یا ان کی بھنک سنتے ہو۔

پھر نماز میں مشغول ہو جاتے۔ آپ نے 120 سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

﴿3412﴾... حضرتِ سیِّدَتُنا عیناء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا بیان کرتی ہیں: میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا ابو حلال عتکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی اتنے بوڑھے ہو چکے تھے کہ کھڑے نہیں ہو پاتے تھے اس لئے (بیٹھ کر نماز پڑھتے اور) چونے کے ایک پتھر پر سجدہ کر لیا کرتے تھے اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے تھے: اے رب عَزَّوَجَلَّ! مجھ سے قرآنِ مجید سلب نہ فرمانا۔

---

[1]... معجم الاوسط، ۱/ ۲۱۶، حدیث: ۷۴۲

سیِّدُنا ابو حِلال عتکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا ابو حِلال عتکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عفّان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سمیت کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔ جبکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے حضرتِ سیِّدُنا قتادہ اور حضرتِ سیِّدُنا غیلان بن جریر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا جیسے جلیل القدر تابعین نے احادیث روایت کی ہیں۔

﴿3413﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کدو ملا شوربہ اپنے سامنے سے تناول فرماتے دیکھا، آپ کدو تلاش کر کے تناول فرما رہے تھے۔[1]

دن بھر میں 12 رکعتیں ادا کرنے کی فضیلت:

﴿3414﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: ”مَنْ صَلّٰى فِى الْيَوْمِ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً حَرَّمَ اللّٰهُ لَحْمَهٗ عَلَى النَّارِ یعنی جو دن بھر میں 12 رکعتیں پڑھا کرے[2] تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گوشت کو جہنم پر حرام فرما دے گا۔“[3] حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ”یہ فرمانِ عالیشان سننے کے بعد میں نے کبھی وہ بارہ رکعتیں نہیں چھوڑیں۔“

﴿3415﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دورانِ سفر حضرت اَنْجَشَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: ”اے اَنْجَشَہ! خیال رکھنا سفر میں تمہارے ساتھ کچی شیشیاں (یعنی عورتیں) بھی ہیں۔“[4]

---

1 ...مسلم، کتاب الاشربۃ، باب جواز اکل المرق...الخ، ص۱۱۲۹، حدیث: ۲۰۴۱

2 ...چار ظہر سے پہلے، دو ظہر کے بعد، دو مغرب کے بعد، دو عشا کے بعد اور دو فجر سے پہلے۔
(مشکاۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب السنن وفضائلہا، ۱/ ۲۳۰، حدیث: ۱۱۵۹)

3 ...نسائی، کتاب قیام اللیل وتطوع النہار، باب ثواب من صلی...الخ، ص۳۰۷، حدیث: ۱۷۹۵، عن ام حبیبۃ رضی اللہ عنہا
الاحادیث المختارۃ للمقدسی، مسند انس بن مالک، ۲/ ۱۳۶، حدیث: ۲۱۳۵

4 ...مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۴۱۱، حدیث: ۱۳۱۴۲

﴿3416﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حلال عَتکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں:ایک مرتبہ میں حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عفّان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں کسی حاجت وضرورت کے لئے حاضر ہوا،جب حاجت پوری کر چکا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:"کیا تمہاری اور بھی کوئی حاجت ہے؟"میں نے عرض کی:"نہیں،البتہ ایک مسئلہ پوچھنا ہے،وہ یہ کہ ہم میں سے ایک شخص نے حَقِّ طلاق بیوی کے سپرد کیا(اس کے بارے میں کیا حکم ہے)۔"آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:"اب وہ عورت جو چاہے فیصلہ کرے[1]۔"



حضرتِ سیِّدُنا مَیمُون بن سِیاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا مَیمُون بن سِیاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بُغض و نفرت اور نافرمانی سے اعراض کرنے والے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر کی طرف متوجہ رہنے والے تھے۔

قُرّا کے سردار:

﴿3417﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَلّام بن مسکین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا میمون بن سیاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قُرّا کے سردار تھے۔

ہم تو غیبت کریں نہ سنیں:

﴿3418﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَزم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا میمون بن سیاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کبھی کسی کی غیبت نہ کی،اگر کوئی شخص آپ کے پاس کسی کی غیبت کرتا تو اسے منع فرمادیتے اگر باز نہ آتا تو آپ وہاں سے تشریف لے جاتے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندے سے بھلائی کی علامت:

﴿3419﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن جُنْدُب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں:میں نے حضرتِ سیِّدُنا

[1] ...طلاق عورت کے سپرد کرنے سے متعلق تفصیلی احکام جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1182 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت، حصہ 8، جلد 2، صفحہ 133 تا 148" کا مطالعہ کیجئے!

میمون بن سیاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اپنے ذکر کو اس کا محبوب مشغلہ بنا دیتا ہے۔“

﴿3420﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابواَشْہَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا میمون بن سیاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ لَنَا مَانَخَافُ عُسْرَہٗ وَسَھِّلْ لَنَا مَانَخَافُ حُزُوْنَتَہٗ وَفَرِّجْ عَنَّا مَانَخَافُ ضَیْقَہٗ وَنَفِّسْ عَنَّا مَانَخَافُ غَمَّہٗ وَفَرِّجْ عَنَّا مَانَخَافُ کَرْبَہٗ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جس چیز کی دشواری کا ہمیں خوف ہے اسے ہمارے لئے آسان فرما، جس کی سختی کا ہمیں ڈر ہے اسے ہمارے لئے نرم فرما، جس کی تنگی کا ہمیں خوف ہے اسے ہمارے لئے کشادہ فرما، جس کے غم سے ہم خوف زدہ ہیں اس سے ہمیں راحت وسکون عطا فرما اور جس چیز سے ہمیں تکلیف ورنج پہنچنے کا ڈر ہے اسے ہم سے دور فرما۔

سیِّدُنا مَیْمُون بن سِیاہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا مَیْمُون بن سیاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔ چند درج ذیل ہیں:

مسلمان بھائی سے ملاقات کی فضیلت:

﴿3421﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب کوئی مسلمان بندہ محض رضائے الٰہی کے لئے اپنے بھائی سے ملاقات کے لئے جاتا ہے تو آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے: تم خوش ہو، تمہارے لئے جنت ہے جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ عرش اٹھانے والے فرشتوں سے ارشاد فرماتا ہے: میرے بندے نے مجھ سے ملاقات کی، لہٰذا مجھ پر اس کی مہمانی لازم ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے دوست کی ضیافت جنت ہی سے فرماتا ہے۔“[1]

عُمر میں اِضافہ اور رزق میں برکت:

﴿3422﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

[1] ...مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/ ۴۰۸، حدیث: ۴۱۲۶

"مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّمَدَّ لَہٗ فِیْ عُمْرِہٖ وَیُبَارَکَ لَہٗ فِیْ رِزْقِہٖ فَلْیَبِرَّ وَالِدَیْہِ وَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ یعنی جسے یہ پسند ہو کہ اس کی عمر میں اضافہ اور رزق میں برکت ہو تو اسے چاہئے کہ والدین کے ساتھ بھلائی اور رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔"(1)

مجالسِ ذکر کی فضیلت:

﴿3423﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو لوگ محض رضائے الٰہی کی خاطر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے کے لئے جمع ہوتے ہیں تو آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے کہ مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے گئے ہیں۔"(2)



حضرتِ سیِّدُنا حَجّاج بن فُرافِصَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا حجاج بن فُرافِصہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دنیا سے کنارہ کش اور آخرت کی طرف متوجہ رہتے تھے۔

14 دن تک پانی نہ پیا:

﴿3424﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو موسیٰ انصاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا نَضر بن شُمَیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ "ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا حجاج بن فرافصہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 14 دن تک پانی نہ پیا۔" راوی کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا نضر بن شُمیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا حجاج بن فرافصہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سماعتِ حدیث کا شرف حاصل کیا اور زیارت سے بھی مشرف ہوئے۔

11 دن تک آرام نہ کیا:

﴿3425﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرتِ سیِّدُنا حجاج بن فرافصہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاں 11 دن ٹھہرا رہا، ان دنوں میں نہ تو انہوں نے کچھ کھایا پیا اور نہ ہی آرام کیا۔

1 ...مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۵۳۰، حدیث: ۱۳۸۱۲

2 ...مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۲۸۶، حدیث: ۱۲۴۵۶

محبّتِ الٰہی مَعْرِفَتِ الٰہی پر موقوف ہے:

﴿3426﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا حجاج بن فرافصہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے میری طرف مکتوب بھیجا کہ حضرتِ سیِّدُنا بُدَیْل بن مَیْسَرہ عُقَیْلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: جو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو پہچان لیتا ہے وہ اس سے محبت کرتا ہے اور جو دنیا کو پہچان لیتا ہے وہ اس سے بے رغبتی اختیار کرتا ہے اور مومن لہو ولعب میں پڑ کر غفلت کا شکار نہیں ہوتا، اگر وہ غور و فکر کرتا ہے تو غمزدہ ہو جاتا ہے۔

دنیاوی اور جنّتی پھلوں میں فرق:

﴿3427﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ شوذب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا حجاج بن فُرافِصہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بازار میں ایک پھل فروش کے پاس کھڑے دیکھ کر عرض کی: ”آپ یہاں خیریت سے کھڑے ہیں؟“ فرمایا: ”میں ان مقطوع و ممنوع (یعنی ختم اور روکے ہوئے) پھلوں کو دیکھ رہا ہوں[1]۔“

شیطان کی شکست:

﴿3428﴾... حضرتِ سیِّدُنا حجاج بن فُرافِصہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ جس نے مشورے کے بغیر کوئی کام کیا وہ فضول میں تکلیف برداشت کرتا ہے، جس نے ظالم سے ہاتھ یا زبان سے اِنتقام نہ لیا بلکہ ظالم کے لئے مغفرت کی دعا کی تو اس نے شیطان کو شکست دی۔“

سیِّدُنا حَجّاج بن فُرافِصَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا حجاج بن فُرافِصہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے جبکہ تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں سے حضرتِ سیِّدُنا ابو عثمان نَہدی، حضرتِ سیِّدُنا ابو عمران جونی اور حضرتِ سیِّدُنا مَکحُول رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے احادیث روایت کی ہیں۔

---

[1]... اس روایت میں اس فرمانِ باری تعالیٰ کی طرف اشارہ ہے: لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّ لَا مَمْنُوْعَةٍ ترجمۂ کنزالایمان مع تفسیر خزائن العرفان: جو نہ ختم ہوں (جب کوئی پھل توڑا جائے فوراً اس کی جگہ ویسے ہی دو موجود) اور نہ روکے جائیں (اہلِ جنت پھلوں کے لینے سے)۔ (پ۲۷، الواقعۃ: ۳۳)

700 گناہ معاف:

﴿3429﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”استغفار کرو۔“ ہم استغفار کرنے لگے۔ ارشاد فرمایا: ”70 مرتبہ پورا کرو۔“ جب ہم نے یہ تعداد پوری کر لی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے (ایک دن میں) 70 مرتبہ استغفار کیا اس کے 700 گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور یقیناً وہ شخص خائب وخاسر ہے جو ایک دن رات میں 700 سے زیادہ گناہ کرے۔“[1]

﴿3430﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب باتیں زیادہ ہوں لیکن عمل کچھ نہ ہو، لوگوں کی زبانیں تو ایک ہوں لیکن دل ایک دوسرے کے مخالف ہوں اور لوگ رشتہ داروں سے قطع تعلقی کرنے لگیں تو اس وقت ان پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہو گی اور وہ انہیں بہرہ اور اندھا کر دے گا۔“[2]

حسد اور فقر کی آفات:

﴿3431﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا وَّکَادَ الْحَسَدُ اَنْ یَّغْلِبَ الْقَدَرَ یعنی فقیری قریب ہے کہ کفر ہو جائے اور حسد قریب ہے کہ تقدیر پر غالب آجائے[3]۔“[4]

دل لگا کر عبادت کرو:

﴿3432﴾... حضرتِ سیِّدُنا جُنْدُب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اِجْتَمِعُوْا عَلَی الْقُرْاٰنِ مَا ائْتَلَفْتُمْ عَلَیْہِ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْہِ فَقُوْمُوْا

1... الدعاء للطبرانی، باب من قال سبعین مرۃ، ص۵۱۶، حدیث:۱۸۳۹

2... معجم الکبیر، ۶/ ۲۶۳، حدیث:۶۱۷۰

3... اس پر حاشیہ روایت: 3169 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

4... شعب الایمان، باب فی الحث علی ترک الغل والحسد، ۵/ ۲۶۷، حدیث:۶۶۱۲

یعنی جب تک دل لگے تلاوت کرتے رہو، جب اُکتاہٹ ہونے لگے تو اٹھ جاؤ[1]۔ "[2]

حلال روزی کس نیت سے طلب کی جائے؟

﴿3433﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سَیِّدُ الْمُتَوَکِّلِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو حلال روزی سوال سے بچنے، گھر والوں کی خبر گیری کرنے اور پڑوسیوں پر شفقت کی نیت سے طلب کرے گا وہ قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح (چمکتا) ہوگا اور جو حلال روزی مال بڑھانے، فخر و تکبُّر اور دکھلاوے کی نیت سے طلب کرے گا تو وہ بارگاہِ الٰہی میں اس حال میں حاضر ہوگا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے ناراض ہوگا۔ "[3]

مومن و فاجر میں فرق:

﴿3434﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ کَرِیْمٌ وَّالْفَاجِرُ خَبٌّ لَّئِیْمٌ یعنی مومن سیدھا سادھا کرم والا ہوتا ہے جبکہ فاجر چالاک بد خُلق ہوتا ہے۔ "[4]



1... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد3، صفحہ 265 پر حدیث پاک کے جز "تلاوت کرتے رہو" کے تحت فرماتے ہیں: "یہ قاعدہ ان خوش نصیب لوگوں کے لئے ہے جن کو قرآن شریف کی تلاوت میں لذت اور حضورِ قلب میسر ہوتا ہے اور کبھی زیادہ تلاوت کی وجہ سے دل اُکتا جاتا ہے وہ دل لگنے تک پڑھتے رہیں مگر وہ شخص جس کا دل تلاوت میں لگتا ہی نہ ہو وہ دل کو مجبور کرکے تلاوت کرے دل نہ لگنے کے عذر سے تلاوت چھوڑ نہ دے پہلے کچھ دن دل پر جبر کرنا پڑے گا پھر اِنْ شَآءَ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) دل لگنے لگے گا جیسا کہ تجربہ ہے۔" اور حدیث پاک کے جز "اٹھ جاؤ" کے تحت فرماتے ہیں: "کچھ دیر کے لئے تلاوت بند کر دو حتّٰی کہ وہ حالت جاتی رہے تمام عبادات کا یہی حال ہے کہ دل لگا کر ادا کرو۔"

2... مسلم، کتاب العلم، باب النھی عن اتباع متشابہ... الخ، ص۱۴۳۳، حدیث: ۲۶۶۷، "اجتمعوا" بدلہ "اقرأوا"

3... مصنف ابن شیبۃ، کتاب البیوع، باب فی التجارۃ والرغبۃ فیھا، ۵/ ۲۵۸، حدیث: ۷

4... ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی البخل، ۳/ ۳۸۸، حدیث: ۱۹۷۱

حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن قتادہ تَمِیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی

حضرتِ سیِّدُنا اَحنف بن قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ کے بھانجے ،بنو تمیم کے قاضی حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن قتادہ تمیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ اپنی لغزشوں کی معافی طلب کرنے والے، اپنے ایام واوقات کو درست رکھنے والے، تنہائی سے انسیت اور بڑھاپے سے عبرت حاصل کرنے والے تھے۔

﴿3435﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَصمعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن قتادہ تمیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے ایک مرتبہ آئینہ دیکھا تو اپنا بڑھاپا دیکھ کر فرمایا: "میں بنو تمیم کی حاجات پوری کرنے کے لئے گدھا بنا ہوا ہوں جبکہ موت میرے تعاقب میں ہے۔" چنانچہ آپ مقامِ شَبَکَہ کی طرف تشریف لے گئے اور وصال تک وہیں قیام پذیر رہے۔ راوی کا بیان ہے: مجھے یہ بھی خبر ملی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بنو تمیم سے فرمایا: "اے بنو تمیم! میں نے اپنی جوانی تمہیں ہبہ کردی تم میرا بڑھاپا ہبہ کردو۔"

سیِّدُنا ایاس بن قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی حدیث

حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن قتادہ تمیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے مشہور تابعی بزرگ حضرتِ سیِّدُنا قیس بن عباد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد سے احادیث روایت کی ہیں۔

اہلِ عقدہ ہلاک ہوگئے:

﴿3436﴾... حضرتِ سیِّدُنا قیس بن عباد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں: میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملاقات کے لئے مدینہ طیبہ حاضر ہوا، مجھے حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملاقات کا زیادہ شوق تھا۔ چنانچہ میں مسجدِ نبوی میں پہلی صف میں نماز کے لئے کھڑا ہوگیا، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ تشریف لائے، ایک شخص لوگوں کو دیکھنے لگا، مجھے اجنبی سمجھ کر میری جگہ کھڑا ہوگیا، مجھے اپنی نماز کی خبر نہ رہی، نماز کے بعد اس شخص نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے کبھی غمزدہ نہ کرے! میں نے یہ سب کچھ جہالت کی بنا پر نہیں کیا بلکہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اس صف میں کھڑے ہوں جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سے قریب ہو[1]، لوگوں میں سے تم اجنبی معلوم ہوئے اس لئے میں تمہاری جگہ کھڑا ہو گیا۔" راوی کا بیان ہے کہ لوگ پوری توجہ سے ان کی باتیں سننے لگے۔ پھر انہوں نے حدیث بیان کی کہ "ربِّ کعبہ کی قسم! اہلِ عقدہ (حکومتوں والے) ہلاک ہو گئے۔" یہ بات انہوں نے تین مرتبہ کہی۔ پھر فرمایا: "بخدا! مجھے اس پر افسوس نہیں کہ وہ خود بھی ہلاک ہوئے اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے ان کی ہلاکت پر ذرا افسوس نہیں بلکہ مجھے مسلمانوں میں سے ان پر افسوس ہے جو ان کی ہلاکت (وگمراہیت) کا سبب بنے۔"

حضرتِ سیِّدُنا قیس بن عباد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد فرماتے ہیں: تب مجھے معلوم ہوا کہ یہ حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔[2]



حضرتِ سیِّدُنا ابوابیض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابوابیض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عبادت گزار اور فرائض وواجبات کی پابندی کرنے والے تھے، نہ تو کسی کو کمتر و حقیر سمجھتے اور نہ ہی کسی بات پر غصہ کرتے تھے۔

دنیا سے کس طرح بچا جا سکتا ہے؟

﴿3437﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حفص عُمَر جَزری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوابیض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بڑے عبادت گزار تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے اپنے کسی بھائی کو مکتوب بھیجا: "(اے بھائی!) تم دنیا میں صرف ایک نفس کے مُکَلَّف بنائے گئے ہو، اگر تم نے اس کی اصلاح کر لی تو مفسدین کا فساد تمہیں کچھ

[1]... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ195 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: "امام کے پیچھے عاقل بالغ علم والا کھڑا ہو کہ بوقتِ ضرورت امام کے قائم مقام کھڑا ہو سکے، غالب یہ ہے کہ قیس نابالغ تھے اس لئے انہیں ہٹایا گیا، اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے، ایک یہ کہ کسی کو اس کی جگہ سے ہٹا کر خود کھڑا ہونا ممنوع ہے مگر شرعی ضرورت سے جائز ہے، دوسرے یہ کہ بچہ بڑے کے برابر نماز میں کھڑا ہو جائے تو اس سے بڑے کی نماز جاتی نہیں، کیونکہ اب تک جن کے برابر قیس کھڑے تھے ان کی نماز درست رہی، تیسرے یہ کہ امام کے پیچھے لائقِ امامت آدمی کھڑا ہو۔

[2]... مسند احمد، مسند الانصار، ۸/ ۵۷، حدیث: ۲۱۳۲۲

نقصان نہیں پہنچا سکے گا لیکن اگر تم نے اسے بگاڑ دیا تو صالحین کی اصلاح سے تمہیں کچھ فائدہ حاصل نہیں ہو گا۔ جان لو! تم اس وقت تک دنیا سے نہیں بچ سکتے جب تک اس کے سفید وسیاہ سے بے پروانہ ہو جاؤ۔“

سیّدُنا ابوابیض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی حدیث

حضرتِ سیِّدُنا ابوابیض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

﴿3438﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عصر کی نماز ادا فرمائی جبکہ سورج حلقہ بنائے چمک رہا تھا[1]۔[2]



حضرتِ سیّدُنا لاحِق بن حُمَیْد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد

حضرتِ سیِّدُنا ابومجلز لاحق بن حُمَیْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ صائِبُ الرّائے فقیہ اور ہدایت یافتہ عبادت گزار تھے۔

سب سے زیادہ عقل مند کون؟

﴿3439-40﴾... حضرتِ سیِّدُنا رُدَینی بن ابومجلز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ ”مؤمنین میں سے یا لوگوں میں سے سب سے زیادہ دانا (عقل مند) وہ ہے جو حد درجہ محتاط ہو۔“

افضل نماز اور افضل عبادت:

﴿3441﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حُدَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابومجلز لاحق بن حمید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”سب سے افضل نماز وہ ہے جس میں قیام طویل ہو اور سب سے افضل

---

[1]... سورج کے صاف اور روشن ہونے سے یہ لازم نہیں کہ ایک مثل سایہ پر اذان ہوئی دو مثل پر بھی سورج صاف ہوتا ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۱/ ۳۷۱)

[2]... مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۳۳۸، حدیث: ۱۲۷۲۶

عبادت وہ ہے جس میں رکوع لمبا ہو۔"

قرض دار کے ساتھ بھلائی کرو:

﴿3442﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حُدَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو مجلز لاحق بن حمید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "اگر تم اس بات کی طاقت رکھو کہ قرض دار کو تکلیف نہ پہنچاؤ تو ایسا ضرور کرو اور حق ثابت ہونے کے بعد قرض دار کو جو کچھ معاف کرو گے اس کا اجر تمہیں ضرور دیا جائے گا۔"

﴿3443﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعْتَمِر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان اپنے والدِ محترم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ابو مجلز لاحق بن حمید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حدیث وفقہ کے مذاکرے وگفتگو میں مشغول تھے کہ ایک شخص نے کہا: "اگر آپ قرآنِ مجید کی کوئی سورت تلاوت کرتے تو زیادہ اچھا ہوتا۔" آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "میں نہیں سمجھتا کہ کوئی سورت تلاوت کرنا حدیث وفقہ کے مذاکرے وگفتگو سے افضل ہو[1]۔"

احادیث بھی قرآن کی طرح ہیں:

﴿3444﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو مجلز لاحق بن حمید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "بے شک پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی احادیث طیبہ بھی قرآنِ کریم کی طرح ہیں کہ بعض بعض کے لئے ناسخ ہیں۔"

﴿3445﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعْتَمِر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو مجلز لاحق بن حمید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس فرمانِ باری تعالٰی:

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا (پ۵، النسآء: ۹۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو سزا بیان فرمائی ہے قاتل اسی کے لائق ہے، اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ

---

[1] ... گھڑی بھر علمِ دین کے مسائل میں مذاکرہ اور گفتگو کرنا ساری رات عبادت کرنے سے افضل ہے۔ کچھ قرآنِ مجید یاد کر چکا ہے اور اسے فرصت ہے تو افضل یہ ہے کہ علمِ فقہ سیکھے، کہ قرآنِ مجید حفظ کرنا فرضِ کفایہ ہے اور فقہ کی ضروری باتوں کا جاننا فرضِ عین ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۶۲۹)

در گزر کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔"

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بنے جو۔۔۔!

﴿3446﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مجلز لاحق بن حمید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا قیس بن عباد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد فرماتے ہیں: ایک شخص رضائے الٰہی کے لئے اپنے بھائی سے ملاقات کے لئے گیا، راستے میں ایک اجنبی سے ملاقات ہوئی۔ اس نے پوچھا: کہاں جارہے ہو؟ جواب دیا: فلاں سے ملاقات کے لئے۔ پوچھا: کیا تمہاری آپس میں کوئی رشتہ داری ہے؟ کہا: نہیں۔ پوچھا: کیا اس کا تم پر کوئی احسان ہے؟ کہا: نہیں! میں صرف رضائے الٰہی کے لئے اس سے محبت کرتا ہوں۔ اس نے کہا: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہاری طرف بھیجا ہے تاکہ تمہیں بتاؤں کہ رضائے الٰہی کے لئے مسلمان سے محبت کرنے کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ تم سے محبت فرماتا ہے۔

﴿3447﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حُدَیْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن نے حضرتِ سیِّدُنا ابو مجلز لاحق بن حُمَیْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف پیغام بھیجا کہ ہمیں کچھ رقم بطورِ قرض دے دیں اس شرط پر کہ جب تک ہم خود واپس نہ کریں آپ مطالبہ نہیں کریں گے۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابو مجلز لاحق بن حمید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 300 درہم انہیں بھیج دیئے۔

﴿3448﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مجلز لاحق بن حمید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: "لوگ مجھ پر دو آدمیوں کو حاکم بنانے کا الزام لگاتے ہیں حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک پرندے کے حق میں بھی دو آدمیوں کو حاکم بنایا ہے۔"

سیِّدُنا لاحِق بن حُمَیْد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا ابو مجلز لاحق بن حمید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔ ان میں حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم جیسے جلیل القدر صحابہ شامل ہیں۔

نمازِ فجر اور دعائے قنوت:

﴿3449﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے

غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبیلہ رِعْل وذَکْوان کے خلاف دعا کرتے ہوئے نمازِ فجر میں رکوع کے بعد ایک ماہ تک قنوت پڑھی[1] اور فرمایا: ''قبیلہ عُصَیَّہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی کی۔''[2]

وہ ہم میں سے نہیں:

﴿3450﴾... حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ریشم پہنے اور چاندی کے برتنوں میں پیئے وہ ہم میں سے نہیں اور جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر پر یا غلام کو اس کے آقا پر خراب کر دے وہ بھی ہم میں سے نہیں۔''[3]

رینگنے والی چیونٹی سے بھی زیادہ پوشیدہ:

﴿3451﴾... حضرتِ سَیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اَلشِّرْكُ فِیْ اُمَّتِیْ اَخْفٰی مِنْ دَبِیْبِ الذَّرِّ عَلَی الصَّفَا وَلَیْسَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَ بَیْنَ الْكُفْرِ اِلَّا تَرْكُ الصَّلَاةِ یعنی میری اُمَّت میں شرک سخت پتھر پر رینگنے والی چیونٹی سے بھی زیادہ مخفی (پوشیدہ) ہے۔ نیز بندے اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنا ہے[4]۔''[5]



1... اس پر حاشیہ روایت: 3084 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

2... بخاری، کتاب الجهاد، باب فضل قول اللّٰہ تعالٰی: ولا تحسبن الذین... الخ، ۲/ ۲۵۸، حدیث: ۲۸۱۴

3... معجم الصغیر، ۱/ ۲۲۸، حدیث: ٦۹۹

4... اس پر حاشیہ روایت: 3087 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

5... نوادر الاصول، الاصل السادس والسبعون والمائتان، الجزء الثانی، ص ۱۱۹۳، حدیث: ۱۴۹۲
نسائی، کتاب الصلاۃ، باب الحکم فی تارک الصلاۃ، ص ۸۴، حدیث: ۴٦۱

حضرتِ سیِّدُنا حَسّان بن ابوسِنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان

حضرتِ سیِّدُنا حَسّان بن ابوسِنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زبان سمیت اپنے تمام ظاہری اعضاء، دل اور باطنی معاملات کی حفاظت کرنے والے تھے۔

عراقی ابدال:

﴿3452﴾... جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہم نشینوں میں سے کسی کو یہ کہتے سنا کہ مجھے خواب میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا، میں نے عرض کی: "یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کی اُمّت کے ابدال کہاں ہیں؟" آپ نے اپنے دستِ انور سے شام کی جانب اشارہ فرمایا۔ میں نے عرض کی: ان میں سے کوئی عراق میں بھی ہے؟" ارشاد فرمایا: "ہاں! محمد بن واسع، حسان بن ابوسنان اور مالک بن دینار۔"

بارگاہِ الٰہی میں مقام و مرتبہ:

﴿3453﴾... جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ ایک شخص خواب میں پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے فیض یاب ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا: "اگر حسان بن ابوسنان پہاڑ کے اپنی جگہ سے ہٹ جانے کی دعا کریں تو ضرور وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائے۔"

آنکھوں کا قفل مدینہ[1]:

﴿3454﴾... مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نمازِ عید کے لئے تشریف لے گئے، واپس لوٹے تو زوجہ محترمہ نے پوچھا: "آج آپ نے کتنی حسین عورتوں کو دیکھا؟" زوجہ کے اصرار پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "تم پر افسوس! گھر سے نکلنے کے بعد لوٹنے تک میں اپنے پاؤں کے انگوٹھوں کی طرف ہی دیکھتا رہا ہوں۔"

1... قفل مدینہ: دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بولی جانے والی ایک اصطلاح ہے۔ کسی بھی عضو کو گناہوں اور فضولیات سے بچانے کو قفل مدینہ لگانا کہتے ہیں۔

﴿3455﴾... حضرتِ سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ”میں نے جب بھی حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کو دیکھا تو وہ مجھے ہمیشہ بیمار ہی لگے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوجعفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے یہ بات حضرتِ سیِّدُنا مخلد بن حسین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بتائی تو انہوں نے فرمایا: ”واقعی میں نے بھی جب کبھی انہیں دیکھا تو مجھے اس جاندار کی طرح لگے جس کے گوشت سے چربی اتار لی گئی ہو۔“

﴿3456﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن محمد زرّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نمازِ عید کے لئے تشریف لے گئے، واپسی پر کسی نے عرض کی: اے ابوعبداللّٰہ! اس عید پر تو عورتیں بہت زیادہ تھیں۔ فرمایا: ”میں نے تو واپسی تک کسی عورت کو نہیں دیکھا۔“

لایعنی گفتگو کرنے پر نفس کو سزا:

﴿3457﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدالجبار بن نضر سُلَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان ایک تعمیر شدہ مکان کے قریب سے گزرے تو پوچھا: ”یہ کب بنایا گیا؟“ پھر فوراً اپنے نفس سے مخاطب ہو کر فرمایا: ”تجھے اس سے کیا غرض کہ یہ کب بنا؟ تو لایعنی چیزوں کے بارے میں پوچھتا ہے۔“ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک سال مسلسل روزے رکھ کر نفس کو سزا دی۔

نماز اور دکان:

﴿3458﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمارہ بن زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اپنی دکان کا دروازہ کھول کر دوات رکھتے، حساب کتاب کے کاغذ پھیلاتے اور پردہ لٹکا کر نماز شروع کر دیتے، جب کسی کے آنے کی آہٹ محسوس کرتے تو حساب کتاب میں مشغول ہو جاتے اور یہ ظاہر کرتے گویا حساب کتاب میں مصروف تھے۔

﴿3459﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلّام بن ابو مُطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ”اگر مساکین نہ ہوتے تو میں تجارت کا پیشہ اختیار نہ کرتا۔“

سب سے زیادہ آسان:

﴿3460﴾... حضرتِ سیِّدُنا زُہَیر بن نُعَیم بابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا

یُونُس بن عُبَید اور حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا ایک محفل میں جمع ہوئے، حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''تقوی و پرہیز گاری سے بڑھ کر مجھ پر کوئی چیز گراں ثابت نہیں ہوئی۔'' حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے فرمایا: ''مجھ پر تو یہ سب سے زیادہ آسان ثابت ہوئی۔'' حضرتِ سیِّدُنا یونس بن عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: ''وہ کیسے؟'' فرمایا: ''میں نے مشکوک چیز کو چھوڑ کر یقینی کو اختیار کیا، لہٰذا آرام وسکون میں رہا۔''

﴿3461﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن شوذب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ''تقوی و پرہیز گاری کتنی آسان چیز ہے کہ جب کسی چیز میں شک ہو تو اسے چھوڑ دو (یہی تقوی ہے)۔''

ضرورت سے زائد رقم صدقہ کر دیتے:

﴿3462﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن شوذب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بصرہ کے تاجر تھے، لیکن اہواز میں رہائش پذیر تھے، بصرہ میں ایک شخص آپ کا شراکت دار تھا، آپ بصرہ میں اسے سامانِ تجارت مہیا کرتے اور سال کے اختتام پر دونوں جمع ہو کر منافع تقسیم کر لیتے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے حصے کی رقم سے گزر بسر کے لئے کچھ خرید کر بقیہ رقم صدقہ کر دیتے، جبکہ شراکت دار جائداد بنانے میں لگا رہتا، ایک مرتبہ آپ بصرہ تشریف لے گئے، جتنی رقم صدقہ کرنے کا ارادہ تھا آپ نے اتنی رقم صدقہ کر دی، پھر کسی نے بتایا کہ فلاں گھرانے کے لوگ ضرورت مند ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟'' چنانچہ آپ نے 300 درہم ادھار لئے اور انہیں بھجوا دیئے۔

کہیں یہ گناہ نہ کر بیٹھے:

﴿3463﴾... حضرتِ سیِّدُنا ولید بن یَسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رنگ دار کپڑوں میں ملبوس ایک عورت نے آکر حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے سوال کیا، آپ نے اپنے شراکت دار کو شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ کیا تو وہ دو درہم لے آیا، آپ نے فرمایا: ''اسے 200 درہم دے دو۔'' لوگوں نے عرض کی: ''اے ابوعبداللہ! وہ تو کم پر بھی راضی تھی۔'' آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے

فرمایا: ”میں نے ایسی بات کا مشاہدہ کیا جس تک تمہارا خیال نہیں گیا، وہ یہ کہ ابھی یہ نوجوان ہے، لہٰذا مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں اس کی حاجت اسے کسی ناپسندیدہ چیز (یعنی گناہ) پر مجبور نہ کر دے۔“

پسندیدہ خصلت:

﴿3464﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوعبداللہ عبدُالمومن بن عَبّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کی ایک ایسے شخص سے ملاقات ہوئی جو تکبر و غرور میں مبتلا تھا، آپ کے ساتھ ایک شخص بھی تھا، آپ نے اس سے کوئی بات پوچھی تو مغرور شخص خود کو کچھ سمجھتے ہوئے کہنے لگا: ”آپ اس جیسے شخص سے یہ سوال پوچھتے ہیں۔“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”تجھے کیا معلوم؟ ہو سکتا ہے اس میں کوئی ایسی عادت ہو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہو اور تجھ میں کوئی ایسی خصلت ہو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناپسند ہو۔“ مغرور شخص نے پوچھا: ”اے ابوعبداللہ! اس میں ایسی کون سی عادت ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہے اور مجھ میں ایسی کون سی خصلت ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناپسند ہے؟“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”ہو سکتا ہے کہ اس نے تجھے دیکھتے وقت دل میں کہا ہو یہ مجھ سے بہتر ہے اور تو نے اسے دیکھتے وقت یہ خیال کیا ہو کہ میں اس سے بہتر ہوں۔“

نفس کو اعتدال پر کس طرح لایا جائے؟

﴿3465﴾... حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن ابوسلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے پوچھا: ”کیا آپ کا نفس فاقہ کی حالت میں آپ کو پریشان نہیں کرتا؟“ فرمایا: ”کیوں نہیں!“ میں نے پوچھا: ”تو پھر آپ اسے کس چیز سے بہلاتے ہیں؟“ فرمایا: ”میں اس سے کہتا ہوں کہ پھاوڑا لو اور مزدوروں کے ساتھ بیٹھ جاؤ، یوں ایک یا دو دانق کما کر اس سے گزارہ کر لو، یہ سن وہ اعتدال پر آجاتا ہے۔“

کب تک اپنے نفس کو سزا دیتے رہیں گے؟

﴿3466﴾... حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ بن ہلال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ہمارا ہم نشین تھا،

اس کی باندی حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کی زوجہ تھی، اس کا کہنا ہے کہ ایک مرتبہ میری باندی نے مجھے بتایا کہ میرے شوہر میرے ساتھ بستر پر لیٹ کر مجھے اس طرح بہلاتے جس طرح عورت اپنے بچے کو بہلاتی ہے، جب انہیں معلوم ہو جاتا کہ میں سو چکی ہوں تو آہستہ سے بستر سے اٹھتے اور کھڑے ہو کر نماز شروع کر دیتے، ایک مرتبہ میں نے ان سے عرض کی: "اے ابوعبداللہ! کب تک اپنے نفس کو سزا دیتے رہیں گے؟ اس پر کچھ نرمی کیجئے!" تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "خاموش ہو جاؤ! افسوس ہے تم پر! قریب ہے کہ میں سو جاؤں اور ایسا سوؤں کہ پھر کبھی بیدار نہ ہو سکوں۔"

قابلِ رشک خواہش:

﴿3467﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر محمد بن احمد بن احمد بن ابوزید خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا مہدی بن میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ان کی کیا شان ہے! میں نے انہیں مرض الموت میں دیکھا، کسی نے ان سے پوچھا: "آپ خود کو کیسا محسوس کر رہے ہیں؟" فرمایا: "اگر میں جہنم سے نجات پا جاؤں تو خیریت ہے۔" پوچھا گیا: "آپ کی خواہش کیا ہے؟" فرمایا: "مجھے ایک طویل رات کی خواہش ہے کہ جس میں ساری رات عبادت کرتا رہوں۔"

پریشانی کا سبب:

﴿3468﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن محمد بن اسماء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر کو فرماتے سنا کہ کچھ لوگ حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان میں ایک ایسا شخص بھی تھا جس کے معاشی حالات پہلے بہتر تھے لیکن پھر وہ تنگ دست ہو گیا، لوگ اس ارادے سے آئے تھے کہ آپ سے اس شخص کے بارے میں بات کریں تاکہ آپ اس کی کچھ مدد کر دیں، لیکن آپ کو غم زدہ و بے قرار دیکھ کر آپس میں مشورہ کیا کہ اس حال میں ان سے بات کرنا مناسب نہیں، لہٰذا انہوں نے واپس لوٹنے کا ارادہ کیا۔ حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے پوچھا: "کیا تمہاری کوئی حاجت؟" لوگوں نے عرض کی: اے ابوعبداللہ! ہم پھر حاضر ہو جائیں گے۔

آپ نے فرمایا: ”نہیں! تم آنے کا مقصد بیان کرو۔“ چنانچہ لوگوں نے عرض کی: یہ فلاں شخص ہے، آپ اسے جانتے ہیں، یہ پہلے مال دار تھا لیکن اب تنگ دست ہے، ہم نے سوچا کہ اس کے لئے کچھ اسباب پیدا کر دیں (اس لئے حاضر ہوئے تھے)۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”یہیں ٹھہرو!“ چنانچہ آپ گھر گئے اور 400 درہم سے بھری تھیلی لے کر آئے اور فرمایا: ”اس کے علاوہ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔“ پھر فرمایا: ”ٹھہرو! میں تمہیں اپنے غم زدہ و بے قرار ہونے کی وجہ بتاتا ہوں، میں نے گھر والوں کے لئے کمرے میں کوٹھڑی بنائی ہے جس پر تقریباً 27 درہم خرچ ہوئے ہیں، اگرچہ اس سے ہمیں راحت ملی ہے لیکن اگر اسے نہ بناتے تب بھی گزارا ہو جاتا، میری پریشانی کی وجہ یہی ہے۔“

30ہزار نفع واپس لوٹا دیا:

﴿3469﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کے غلام نے مقام اہواز سے انہیں پیغام بھیجا کہ گنے کی فصل کو اس بار کافی نقصان پہنچا ہے، لہٰذا آپ ابھی سے شکر خرید لیں۔ چنانچہ آپ نے ایک شخص سے شکر خرید لی، گنے کی فصل کم ہونے کی وجہ سے آپ کو اس شکر پر 30 ہزار کا نفع ہوا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ شکر والے کے پاس گئے اور اس سے کہا: ”میرے غلام نے مجھے پیغام بھیجا تھا (کہ گنے کی فصل کو کافی نقصان ہوا ہے)، میں نے اس بارے میں تمہیں نہیں بتایا تھا، لہٰذا ہمارے درمیان جو خرید و فروخت ہوئی ہے اسے آپ فسخ کر دیں۔“ اس نے عرض کی: اب تو آپ نے مجھے بتا دیا ہے، میں اس پر بخوشی راضی ہوں۔ آپ لوٹ آئے لیکن دل بے چین رہا۔ چنانچہ پھر اس کے پاس آئے اور فرمایا: ”میں نے یہ معاملہ اپنی مرضی سے نہیں کیا، اس لئے میں یہ پسند کرتا ہوں کہ آپ اس بیع کو فسخ کر کے اپنی رقم واپس لے لیں۔“ راوی کا بیان ہے کہ آپ اصرار کرتے رہے حتّٰی کہ اس نے بیع فسخ کر دی۔

مجھے ان دراہم کی کوئی ضرورت نہیں:

﴿3470﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد بیان کرتے ہیں: ہمارے ایک ساتھی نے ہمیں بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کے مصاحبوں میں سے کچھ لوگ تجارت کی غرض سے کشتی میں سوار کہیں جا رہے تھے کہ انہوں نے چاولوں سے بھری ایک کشتی دیکھی، لہٰذا انہوں نے سارے

چاول خرید لئے، بعض نے کہا: ''جتنا حصہ ہم میں سے ایک کو ملے اتنا ہی حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کے لئے بھی رکھ لو۔'' چنانچہ ایک حصہ ان کے لئے بھی مقرر کر دیا۔ ان چاولوں پر انہیں اتنا نفع حاصل ہوا کہ ہر شخص کے حصے میں دو ہزار درہم آئے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا حصہ ایک تھیلی میں رکھ دیا، جب ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو درہم پیش کرتے ہوئے سارا واقعہ عرض کر دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے فرمایا: ''اگر اس سودے میں تمہیں نقصان ہوتا تو کیا نقصان میں بھی مجھے برابر کا شریک کرتے؟'' عرض کی: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو پھر مجھے ان دراہم و نفع کی کوئی ضرورت نہیں۔''

سیِّدُنا حسّان بن ابوسنان عَلَیْہِ الرَّحْمَہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری اور حضرتِ سیِّدُنا ثابت بنانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے سب سے زیادہ احادیث لینے والے آپ ہی ہیں۔ لیکن کثرتِ عبادت کی وجہ سے آپ نے احادیث بیان نہ کیں۔

﴿3471﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہارون اعور رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: بصرہ میں حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے بڑھ کر حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مروی احادیث جاننے والا کوئی نہ تھا، لیکن آپ نے ان کی صرف پانچ احادیث روایت کی ہیں، کیونکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا زیادہ وقت عبادت و نماز میں گزرتا تھا۔

غافلین میں ذکر کرنے والے کی مثال:

﴿3472﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسان بن ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مرفوعاً روایت ہے: ذَاکِرُ اللہِ فِی الْغَافِلِیْنَ کَالْمُقَاتِلِ عَنِ الْمُدْبِرِیْنَ یعنی غافلوں کے درمیان اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسے میدانِ جنگ سے پیٹھ پھیر کر بھاگنے والوں کے درمیان ثابت قدم رہ کر لڑنے والا۔

بغیر علم کے فتوٰی دینا کیسا؟

...جس نے بغیر علم کے فتوٰی دیا اس کا گناہ فتوٰی دینے والے پر ہے۔ (ابوداود، ۳/ ۴۴۹، حدیث: ۳۶۵۷)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سند سے روایت کردہ احادیث

قیامت کی ایک نشانی:

﴿3473﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ الزُّهْدُ رِوَايَةً وَّالْوَرْعُ تَصَنُّعًا یعنی قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ زہد محض روایت اور تقویٰ و پرہیز گاری تصنع نہ بن جائے۔''(1)

بندروں اور خنزیروں کی صورت والے:

﴿3474﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''آخری زمانے میں میری امت کے کچھ لوگ بندروں اور خنزیروں کی صورت میں مسخ کر دیئے جائیں گے۔'' عرض کی گئی: کیا وہ توحید و رسالت کی گواہی دیتے اور روزے رکھتے ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: ''ہاں۔'' عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! پھر انہیں مسخ کرنے کی کیا وجہ ہوگی؟ ارشاد فرمایا: ''وہ گانے باجے کے آلات اپنائیں گے، شرابیں پئیں گے، رات شراب پی کر لہو و لعب میں گزاریں گے اور صبح اس حال میں کریں گے کہ بندروں اور خنزیروں کی صورت میں مسخ کر دیئے جائیں گے۔''(2)

نعتِ مصطفٰے سُنّتِ صحابیہ ہے:

﴿3475﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انصار کی بچیوں کے پاس سے گزرے، وہ دف بجاتے ہوئے یہ شعر پڑھ رہی تھیں:

نَحْنُ جَوَارٍ مِّنْ بَنِي النَّجَّار يَاحَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَار

ترجمہ: ہم بنو نجار کی لڑکیاں ہیں حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کتنے اچھے پڑوسی ہیں۔

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان بچیوں کے لئے برکت کی دعا فرمائی۔(3)

1... کنز العمال، کتاب القیامۃ من قسم الاقوال، الباب الاول، الفصل الثالث، ۱۴/ ۱۰۱، حدیث: ۳۸۴۸۸

2... اتحاف الخیرۃ المھرۃ، کتاب الفتن، باب مایکون فی ہذہ الامۃ من فساد وخسف...الخ، ۱۰/ ۲۴۳، حدیث: ۹۸۹۴

3... ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب الغناء والدف، ۲/ ۴۳۹، حدیث: ۱۸۹۹، مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/ ۲۱۰، حدیث: ۳۳۹۶

حضرتِ سیِّدُنا عاصِم بن سُلَیمان اَحْوَل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل

حضرتِ سیِّدُنا عاصِم بن سُلَیمان اَحْوَل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عبادت گزار اور عظیم شخصیت کے مالک تھے۔

لوگوں کے ہجوم سے دھوکا نہ کھانا:

﴿3476﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم بن سلیمان اَحْوَل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا فضیل بن زید رقاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی سے نصیحت کا طالب ہوا تو آپ نے فرمایا: ''اے فلاں! لوگوں کا ہجوم ہرگز تجھے تیرے نفس کی اصلاح سے غافل نہ کرے کیونکہ پوچھ گچھ تم سے ہوگی نہ کہ لوگوں سے، اِدھر اُدھر گھومنے سے بچنا کہ یوں تمہارا دن بے کار گزر جائے گا کیونکہ موت تمہیں ضرور آکر رہے گی، میں نے گناہ سرزد ہوجانے کے بعد کی جانے والی نیکی سے بڑھ کر کبھی کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جو گناہ کو جلد اور تیزی سے ڈھونڈ لیتی ہے۔''

﴿3477﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عَبّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد کے والد ماجد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عاصم بن سلیمان احول عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل اکثر و بیشتر مجھ سے ملنے آتے، روزے سے ہوتے لیکن افطار کرلیتے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عشا کی نماز ادا کرنے کے بعد ایک طرف ہوکر نماز میں مشغول ہوجاتے اور صبح تک نماز پڑھتے رہتے، ایک لمحہ کے لئے بھی اپنا پہلو بستر سے نہ لگاتے۔

سیِّدُنا عاصِم بن سُلَیمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا عاصم بن سلیمان اَحْوَل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن سرجس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے جبکہ تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام میں سے حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سیرین، حضرتِ سیِّدُنا ابو عثمان نہدی، حضرتِ سیِّدُنا ابو قلابہ اور دیگر تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے احادیث روایت کی ہیں۔

موت کفارہ ہے:

﴿3478﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اَلْمَوْتُ كَفَّارَةٌ لِّكُلِّ مُسْلِمٍ یعنی موت ہر مسلمان کے لئے کفارہ ہے۔''(1)

وسیلے کا ثبوت:

﴿3479﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی والدہ ماجدہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بنتِ اسد بن ہاشم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا انتقال ہوا تو حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور ان کے سرہانے بیٹھ کر ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے ! میری والدہ محترمہ کے بعد آپ میری والدہ تھیں، خود بھوکی رہتیں مجھے کھلاتیں، خود پرانے کپڑوں میں گزارہ کرتیں مجھے نئے کپڑے پہناتیں، اچھے کھانے خود نہ کھاتیں بلکہ مجھے کھلاتیں، صرف اس نیت سے تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور آخرت کی کامیابی حاصل ہو۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین مرتبہ غسل دینے کا حکم دیا، جب کافور ملا پانی لایا گیا تو آپ نے اپنے دستِ انور سے ان پر پانی بہایا، پھر کفن پہنانے سے پہلے اپنی مبارک قمیص پہنانے کے لئے دی، پھر حضرتِ سیِّدُنا اسامہ بن زید، حضرتِ سیِّدُنا ابو ایوب انصاری، حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم اور ایک حبشی غلام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بلایا اور ان کے لئے قبر کھودنے کا حکم دیا، جب لحد بنانے کا وقت آیا تو آپ نے خود لحد بنائی اور اس میں لیٹ کر یہ دعا کی: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَحَيٌّ لَّايَمُوْتُ اِغْفِرْ لِاُمِّيْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَسَدٍ وَّلَقِّنْهَا حُجَّتَهَا وَاَوْسِعْ عَلَيْهَا مَدْخَلَهَا بِحَقِّ نَبِيِّكَ وَالْاَنْبِيَاءِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِيْ فَاِنَّكَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ یعنی تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جو جِلاتا اور مارتا ہے اور خود زندہ ہے کہ کبھی نہ مرے گا، (اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!) میری ماں فاطمہ بنتِ اسد کو بخش دے، انہیں ان کی حجت سکھا اور اپنے نبی اور مجھ سے پہلے انبیا کے صدقے ان کی قبر کو وسیع فرما، تو سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے۔'' پھر چار تکبیروں کے ساتھ ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور حضرتِ سیِّدُنا عباس، حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ہمراہ اپنے مبارک ہاتھوں سے انہیں قبر میں اتارا(2)۔''(3)

---

1 ...شعب الایمان، باب فی الصبر علی المصائب، فصل فی ذکر ما فی الاوجاع، ۷/ ۱۷۱، حدیث: ۹۸۸۶

2 ...معجم الکبیر، ۲۴/ ۳۵۱، حدیث: ۸۷۱

3 ...دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 419 صفحات پر مشتمل شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف ''مدنی پنج سورہ'' ...

حجامہ میں شفا ہے:

﴿3480﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن سرجس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "فِی الْحَجْمِ شِفَاءٌ یعنی پچھنے لگوانے (رگ سے خون نکلوانے) میں شفا ہے۔"[1]

سفر پر روانا ہوتے وقت کی دعا:

﴿3481﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن سرجس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سفر پر روانہ ہوتے تو یہ پڑھتے: "اَللّٰھُمَّ بَلِّغْنَا بَلَاغَ خَیْرٍ مَغْفِرَۃً یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں خیریت سے منزلِ مقصود تک پہنچا اور ہماری مغفرت فرما!" پھر یہ دعا پڑھتے: "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَآبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ وَدَعْوَۃِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَ الْمَالِ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں سفر کے نقصانات، واپسی کی تکالیف، بھلائی کے بعد برائی، مظلوم کی بد دعا، اہل وعیال اور مال میں برائی دیکھنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"[2]

اسمائے حُسنٰی یاد کرنے کی فضیلت:

﴿3482﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اِنَّ لِلّٰہِ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مَّنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے 99 نام ہیں جو ان ناموں کو یاد کرلے (اور روزانہ ان کا ورد کیا کرے) جنت میں داخل ہوگا۔"[3]

...... صفحہ 169 پر ہے: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ" بزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔
(اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ عَلٰی سَیِّدِ السَّادَاتِ، ص ۱۵۱، ملخصًا)

1 ...مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الطب، باب فی الحجامة من قال... الخ، ۵/ ۴۶۰، حدیث: ۲، عن بشیر بن عمیر

2 ...کنز العمال، کتاب السفر من قسم الافعال، فصل فی ادابه، ۶/ ۳۰۷، حدیث: ۱۷۶۰۲
مسلم، کتاب الحج، باب ما یقول اذا رکب الی سفر الحج وغیرہ، ص ۷۰۰، حدیث: ۱۳۴۳

3 ...بخاری، کتاب الشروط، باب ما یجوز من الاشتراط... الخ، ۲/ ۲۲۹، حدیث: ۲۷۳۶

﴿3483﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عثمان نَہدِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَلِی سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: عیش پرستی اور عجمیوں سے مشابہت ترک کردو اور ریشم پہننے سے بچو کیونکہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے ماسوائے اتنے کے اور اپنی انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ کیا۔[1]

خاص صفات کے حامل صحابہ:

﴿3484﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میری امت میں میری امت پر بہت رحیم و کریم "ابو بکر" ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں سب سے زیادہ سخت "عُمَر" ہیں اور ان سب میں سچے حیا والے "عثمان" ہیں اور زیادہ عِلْمِ فرائض (عِلْمِ میراث) جاننے والے "زید بن ثابت" ہیں، سب میں بڑے قاری "ابی بن کعب" ہیں، حلال و حرام کے بہت جاننے والے "معاذ بن جبل" ہیں اور ہر امت میں ایک امین ہوتا ہے اس امت کے امین "ابو عبیدہ بن جراح" ہیں[2] (اور سب سے بڑھ کر فیصلہ فرمانے والے "علی" ہیں)[3]۔"



حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو واثِلہ ایاس بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ صاحِبِ حکمت اور گزشتہ احکام کے جاننے والے تھے۔

﴿3485﴾... حضرتِ سیِّدُنا محبوب بن ہلال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا: "پیدائش کا عمل کب ختم ہوگا کہ کوئی پیدا نہ ہو؟" فرمایا: "جب اللہ عَزَّوَجَلَّ

---

1 ...بخاری، کتاب اللباس، باب لبس الحریر وافتراشہ...الخ، ۴/ ۵۸، حدیث: ۵۸۲۹

2 ...ترمذی، کتاب المناقب، باب معاذ بن جبل...الخ، ۵/ ۴۳۵، حدیث: ۳۸۱۵

3 ...خیال رہے کہ اس حدیث میں ہر جگہ اسم تفضیل ارشاد ہوا ہے جس میں بتایا گیا کہ یہ تمام صفات دیگر صحابہ میں بھی موجود ہیں مگر فلاں صحابی میں فلاں صفت کامل تر ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۴۳۸)

کا عرش پانی پر ہو گا اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک اہلِ جنت کی مقررہ تعداد پوری ہو جائے گی اس وقت پیدائش کا عمل ختم ہو جائے گا پھر کوئی پیدا نہ ہو گا۔"

چار عادتیں:

﴿3486﴾...حضرتِ سیِّدُنا نوح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی گئی: آپ میں چار عادتیں ہیں:(۱)...بدصورتی (۲)...زیادہ باتیں کرنا (۳)...خود پر فخر کرنا اور (۴)...فیصلہ کرنے میں جلدی کرنا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جہاں تک **بدصورتی** کا تعلق ہے تو وہ میرے اختیار میں نہیں (بلکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے اختیار میں ہے)۔ **زیادہ بولنے میں**، میں درست بات کرتا ہوں یا غلط؟ لوگوں نے کہا: درست بات۔ فرمایا: اچھی باتیں زیادہ کرنا ہی بہتر ہوتا ہے۔ جہاں تک **خود پر فخر** کرنے کا معاملہ ہے تو جو کچھ تم مجھ سے دیکھتے ہو کیا وہ تمہیں خوش کرتا ہے؟ لوگوں نے کہا: ہاں! فرمایا: پھر مجھے اس بات کا زیادہ حق ہے کہ میں خود پر فخر کروں۔ **جلد فیصلہ** کرنے کی وضاحت کے لئے آپ نے اپنی پانچوں انگلیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا: یہ کتنی ہیں؟ لوگوں نے کہا: جو چیز مشہور و معروف ہو اسے ہم آسانی سے شمار کر لیتے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "جس چیز کا حکم میرے لئے واضح ہو چکا ہو اسے بیان کرنے سے میں کیوں رکوں۔"

﴿3487﴾...حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: مجھے یہ پسند نہیں کہ میں کوئی ایسی خلافِ واقع بات کہوں جس پر صرف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی مطلع ہو، بروزِ قیامت اس کا مجھ سے مواخذہ بھی نہ ہو اور دنیا میں مجھے اس سے فرحت حاصل ہو۔

ایک دروازہ بند کر دیا گیا:

﴿3488﴾...حضرتِ سیِّدُنا حُمَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جب عہدۂ قضا سونپا گیا تو حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ان سے ملنے آئے تو وہ رو رہے تھے۔ آپ نے پوچھا: "اے ابو واثلہ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟" حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: "میرے لئے جنت کے دو دروازے کھلے تھے ایک بند کر دیا گیا۔"

احمق کون؟

﴿3489﴾... حضرتِ سیِّدُنا داؤد بن ابو ہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”جو شخص اپنے عیوب کو نہ پہچان پائے وہ احمق ہے۔“ لوگوں نے عرض کی: ”اے ابو واثلہ! آپ میں کون سا عیب ہے؟“ فرمایا: ”زیادہ باتیں کرنا۔“

حقوق اللہ میں کوتاہی اسراف ہے:

﴿3490﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بِشْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے اور اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ﴿۱۴۱﴾ (پ۸، الانعام: ۱۴۱) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک بے جا خرچنے والے اسے پسند نہیں۔

کی تفسیر پوچھی تو آپ نے فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حق میں کوتاہی برتنا اسراف ہے۔“

﴿3491﴾... حضرتِ سیِّدُنا حماد بن سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ”عمدہ قسم کی پختہ وتر کھجور کھانے سے حافظہ مضبوط ہوتا ہے۔“

بیٹا ہو تو ایسا:

﴿3492﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد حذاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا معاویہ بن قُرَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ان کے بیٹے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ”میرا بیٹا کتنا اچھا ہے کہ اس نے دنیاوی معاملات میں میری کفایت کی اور مجھے آخرت کی تیاری کے لئے فارغ کر دیا۔“

﴿3493﴾... حضرتِ سیِّدُنا داؤد بن ابو ہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: ”میں لوگوں سے اپنی نصف عقل کے ساتھ گفتگو کرتا ہوں اور جب دو شخص کسی معاملے میں میرے پاس فیصلے کے لئے آتے ہیں تو (ان میں فیصلہ کرنے کے لئے) میں اپنی پوری عقل جمع کر لیتا ہوں۔“

ظلم کیا ہے؟

﴿3494﴾... حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن شہید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ایاس

بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ”میں نے باطل فرقوں میں سے سوائے قدریہ کے کسی سے بھی کبھی پوری عقل کے ساتھ گفتگو نہیں کی، میں نے قدریہ فرقے سے تعلق رکھنے والوں سے کہا: ”تمہارے نزدیک ظلم کیا ہے؟“ انہوں نے جواب دیا: ”انسان اس چیز پر قبضہ جمانے کی کوشش کرے جو اس کی نہیں ہے۔“ تو میں نے کہا: ”بے شک ہر چیز کا مالِک حقیقی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی ہے۔“

﴿3495﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابویحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ”گزشتہ زمانے کے لوگوں میں سے میرے نزدیک سب سے افضل وہ ہے جس کا سینہ ہر قسم کی کُدُورَت سے پاک تھا اور وہ غیبت سے بچتا رہا۔“

سیِّدُنا ایاس بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا ابوواثلہ ایاس بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ نے اپنے والد ماجد حضرتِ سیِّدُنا معاویہ بن قرہ اور حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے بھی احادیث سماعت کی ہیں۔

ساحِلِ سمندر پر بلند آواز سے تکبیر کہنے کی فضیلت:

﴿3496﴾... حضرتِ سیِّدُنا قرہ مُزَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے غروب آفتاب کے وقت ساحِلِ سمندر پر بلند آواز سے تکبیر کہی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے سمندر کے ہر قطرے کے بدلے 10 نیکیاں عطا فرمائے گا، اس کی 10 خطائیں مٹائے گا اور (جنت میں) اس کے 10 درجات بلند فرمائے گا، ہر دو درجوں کے درمیان اتنی مسافت ہوگی جتنی تیز رفتار گھوڑا 100 سال میں طے کرتا ہے۔“[1]

آخرت میں اضافے اور دنیا میں کمی کا باعث:

﴿3497﴾... حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرتِ سیِّدُنا عمر بن

[1]... مستدرک حاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب اجر من کبر عند غروب... الخ، ۴/ ۶۲۲، حدیث: ۶۵۴۳

عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کی خدمت میں حاضر تھے کہ حیا کا تذکرہ ہوا، تو میں نے کہا: حیا دین سے ہے۔ اس پر حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے فرمایا: ''(نہیں) بلکہ پورے کا پورا دین حیا ہے۔'' حضرتِ سیِّدُنا ایاس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے دادا سے مروی حدیث بیان کی کہ میرے دادا بیان کرتے ہیں: ہم بارگاہِ رسالت میں حاضر تھے کہ حیا کا تذکرہ ہوا، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا حیا دین سے ہے؟ تو پیکرِ شرم و حیا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک حیا، پاک دامنی، عجز اور عمل ایمان کا حصہ ہے اور عجز اصل زبان کا ہے نہ کہ دل کا، یہ چیزیں آخرت میں اضافے کا اور دنیا میں کمی کا باعث ہیں، جتنا یہ دنیا میں اضافے کا باعث بنتی ہیں اس سے کہیں زیادہ آخرت میں اجر و ثواب بڑھاتی ہیں۔''[1]

حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن معاویہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے مجھے اس حدیث کو لکھوانے کا حکم دیا، آپ نے خود اپنے ہاتھ سے اسے لکھا، پھر ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی، لکھنے پر آپ کو اس قدر خوشی حاصل ہوئی کہ اسے اپنے ہاتھ میں ہی تھامے رکھا۔



حضرتِ سیِّدُنا شُمَیط بن عَجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہَمّام شُمَیط بن عَجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (مخلوق سے) بے انتہا محبت کرنے والے اور بیدار مغز واعظ تھے۔ ان کی کنیت میں اختلاف ہے: ایک قول کے مطابق ان کی کنیت ''ابو عبدُ اللہ'' ہے۔

متقین کی صفات:

﴿3498﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن شُمَیط رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن جب اہلِ یقین کی تعریف کرتے تو فرماتے: ''اہلِ یقین کے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ایسا امر (حکم) آیا جس نے انہیں باطل سے دور کر دیا، انہوں نے آنکھوں کو بیدار، پیٹوں کو بھوکا

[1] ...سنن کبری للبیھقی، کتاب الشھادات، باب بیان مکارم الاخلاق ومعالیھا، ۱۰/ ۳۲۸، حدیث: ۲۰۸۰۸

اور کلیجوں کو پیاسا رکھا، بدنوں کو عبادت میں تھکا دیا اور نئے و پرانے مال کو خیر باد کہہ دیا۔"

حقیقی عقل مند کون؟

﴿3499﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُاللہ بن شمیط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد محترم حضرت سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے: "بے شک متقین کے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ایسا امر آیا جس نے انہیں بے قرار کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے کچھ کھایا بھی تو بقدر کفایت ہی کھایا اور راتیں اپنے نفس کی حفاظت کرتے ہوئے بسر کیں۔ بے شک حقیقی عقل مند تو متقین ہی ہیں۔ انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پاکیزہ رزق کھایا اور اخروی نعمتوں میں اضافہ کرتے ہوئے زندگی گزاری۔"

﴿3500﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا شُمَیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: "متقین کے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے وعید آئی تو وہ خوف کی حالت میں سوئے اور سنجیدگی و وقار کی حالت میں بیدار ہوئے۔"

دنیاداروں کی حالت و غفلت:

﴿3501﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مہاجر رباح بن عمرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو دنیاداروں کی حالت اور ان کی غفلت بیان کرتے سنا کہ دنیادار حیران و پریشان دنیا کے نشے میں مست ہیں۔ جو گھوڑے پر سوار ہیں وہ اسے ایڑ پہ ایڑ لگا رہے ہیں اور جو پیدل ہیں وہ دوڑے چلے جا رہے ہیں۔ وہ دنیا کے عشق میں مبتلا ہیں۔ دنیا انہیں سر کی چوٹی تک لپٹ گئی ہے۔ دنیاوی لذات میں اس قدر محو ہیں کہ اس سے دست بردار ہونے کے لئے تیار نہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ جب ان میں سے کسی کو کوئی نعمت عطا فرماتا ہے تو وہ ریا و شہوت کا شکار ہو کر سرخ، سبز اور سنہری چیزوں کی محبت میں مبتلا ہو جاتا اور لوگوں سے کہتا ہے: آؤ اور دیکھو۔ مؤمنین اسے دیکھ کر کہتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اس میں کوئی حسن و خوبصورتی نہیں ہے، اگر یہ حلال مال سے ہے تو اسراف ہے اور اگر حرام سے ہے تو پھر اس کے لئے ہلاکت ہے۔ جبکہ منافقین دیکھ کر کہتے ہیں: ہمارے لئے ہلاکت ہو، کاش! یہ ہماری ملک ہوتی یہ نعمت کتنی زیادہ اور اچھی ہے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! منافقین اور ان کی اختیار کردہ آسائشوں کو ان کے لئے چھوڑ دو، تم ایک دن سبزی،

ایک دن سرکہ اور ایک دن نمک کھاکر گزارا کرو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے وعدے پر یقین رکھو۔ دنیادار اپنی اولاد کے لئے گھی اور شہد خریدتے ہیں پھر انہیں یتیم و مساکین کے ساتھ کھیلنے کے لئے بھیج دیتے ہیں۔ چنانچہ (ان کی آسائشوں کو دیکھ کر) یتیم و مسکین بھی اپنی ماں کے پاس جاکر اس کا دوپٹہ کھینچ کر کہتا ہے: ہمارے لئے بھی گھی اور شہد کا بندو بست کرو کیونکہ میں نے فلاں کے بیٹے کے پاس گھی اور شہد دیکھا ہے۔ ماں اسے کہتی ہے: میں نے تمہارے لئے نمک روٹی کا بندوبست کیا ہے تمہارے لئے یہی کافی ہے۔ دنیاداروں کی حالت یہ ہے کہ ان میں سے کوئی عجمی باندی خریدتا ہے جو مشرکین کے علاقے سے مسلمانوں کے علاقے میں لائی گئی ہوتی ہے وہ نہ تو اسے دین کے احکام سکھاتا ہے اور نہ ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سنتیں سکھاتا ہے۔ چنانچہ وہ نقش و نگار والے لباس میں ملبوس، زیورات سے آراستہ ہو کر بازاروں میں فُسّاق وفُجّار کے سامنے گھومتی پھرتی ہے، اگر وہ بدکاری کر بیٹھے تو اس میں دنیادار کا قصور ہوتا ہے۔

رات کا مردار اور دن کا بے کار:

﴿3502﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن شمیط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو اہلِ دنیا کی مذمت بیان کرتے سنا کہ ”دنیادار پیٹ کا پجاری اور کم عقل ہوتا ہے۔ اس کی ساری کوشش صرف پیٹ، شرم گاہ اور جلد کے لئے ہوتی ہے۔ وہ کہتا ہے: کب صبح ہو کہ میں کھاؤں، پیوں، کھیلوں کودوں اور لذت و تفریح حاصل کروں، کب شام ہو کہ سوؤں۔ دنیادار رات کا مردار اور دن کا بے کار ہوتا ہے۔“

اولیاءُ اللہ کی صفات:

﴿3503﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن شمیط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے سنا کہ ”بے شک اولیاءَ اللہ نے رضائے الٰہی کو خواہشاتِ نفسانی پر ترجیح دی اگرچہ خواہشات ان کے لئے بڑی آزمائش تھیں، لیکن انہوں نے رضائے الٰہی کے لئے اپنے نفسوں کو ذلیل و رُسوا کیا، لہٰذا وہ کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہوئے۔“

﴿3504﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن شمیط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ محترم حضرتِ

سَیِّدُنا شمیط بن عجلان اور حضرتِ سَیِّدُنا غَیلان طُفاوِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرمایا کرتے تھے: ''دنیا سے روزہ رکھو (یعنی گوشہ نشینی اختیار کرو) اور افطار کا وقت موت کو بنالو۔''

تین سے پہلے تین کو غنیمت جانو:

﴿3505﴾... حضرتِ سَیِّدُنا عُبَیْدُاللہ بن شمیط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والدِ گرامی حضرتِ سَیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے سنا کہ ''بیماری سے پہلے صحت کو، مصروفیت سے قبل فراغت کو اور موت سے پہلے زندگی کو غنیمت جانو۔''

محبوب ترین اوقات:

﴿3506﴾... حضرتِ سَیِّدُنا عُبَیْدُاللہ بن شمیط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والدِ محترم حضرتِ سَیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے سنا کہ ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! دنیا میں اپنے ذکر و عبادت کے اوقات کو ہمارے محبوب ترین اوقات بنادے اور ہمارے کھانے، پینے اور سونے کے اوقات کو ہمارے ناپسندیدہ ترین اوقات بنادے۔''

دنیا صبح و شام کا نام ہے:

﴿3507﴾... حضرتِ سَیِّدُنا عُبَیْدُاللہ بن شمیط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والدِ ماجد حضرتِ سَیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے سنا کہ ''اے ابن آدم! دنیا تو صبح و شام کا نام ہے، اگر تم صبح کے کھانے کو شام تک مؤخر کر دو تو تمہارا دفتر (نامۂ اعمال) روزہ داروں کے دفتر میں شمار ہوگا۔''

مومن کا پیٹ اور دِین:

﴿3508﴾... حضرتِ سَیِّدُنا محمد بن عبد اللہ بن سُمَیع اَزدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی حاکم نے حضرتِ سَیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو کھانے کی دعوت دی تو آپ نے عذر کرتے ہوئے دعوت قبول نہ کی، کسی نے اس بارے میں پوچھا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''چند لقمے چھوڑ دینا مجھ پر امرا کے لئے دین بیچنے سے زیادہ آسان ہے، کیونکہ دین کی عزت و اہمیت مومن کے پیٹ سے زیادہ ہے۔''

ناپسندیدہ لمحات:

﴿3509﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو معاویہ غَلابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی زوجہ محترمہ نے ان سے عرض کی: ”ہم کھانے کے لئے کچھ پکاتے ہیں تو ہماری خواہش ہوتی ہے کہ آپ بھی ہمارے ساتھ تناول فرمائیں، لیکن آپ نہیں آتے، یہاں تک کہ وہ چیز پڑے پڑے ٹھنڈی وبے مزہ ہو جاتی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرے اوقات میں سے میرے نزدیک سب سے ناپسندیدہ لمحات وہ ہیں جو کھانے پینے میں صرف ہوں۔“

مومن کا اصل سرمایہ:

﴿3510﴾... عُبَیْدُاللہ بن شمیط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور جعفر بن سلیمان بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے سنا کہ ”مومن کا اصل سرمایہ اس کا دین ہے، وہ جہاں بھی جاتا ہے دین اس کے ساتھ ہوتا ہے کسی سفر میں اس سے پیچھے نہیں رہتا اور دین کے معاملے میں وہ لوگوں سے بے خوف بھی نہیں ہوتا۔“

منافقین کی لگام:

﴿3511﴾... جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے سنا کہ ”دنیا اور اس کا مال و دولت منافقین کی لگام ہیں جس کے ذریعے انہیں برائیوں کی طرف ہانکا جاتا ہے۔“

دعائیں قبول نہ ہونے کی وجہ:

﴿3512﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُاللہ بن شمیط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والدِ محترم حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے سنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی: تم منافق کو نہیں دیکھتے کہ وہ اپنے گمان میں مجھے دھوکا دینے کی کوشش کرتا ہے اور میں اسے غافل کر کے ماروں گا۔ وہ اپنی زبان کے کنارے سے میری پاکی بیان کرتا ہے جبکہ اس کا دل مجھ سے کوسوں دور ہوتا ہے۔ اے داؤد! بنی اسرائیل سے کہہ دو اس حال میں مجھے نہ پکاریں کہ

ان کے پہلو گناہوں سے آلودہ ہوں بلکہ گناہوں کو چھوڑ کر میری بارگاہ میں دستِ طَلَب دراز کریں تو میں ان کی دعاؤں کو شرفِ قبولیت سے نوازوں گا۔

منافق کی ایک علامت:

﴿3513﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُاللہ بن شمیط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے سنا کہ ”منافق کی علامت یہ بیان کی جاتی ہے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کم کرتا ہے۔“

کیا منافق بھی روتا ہے؟

جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عباد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد نے حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے پوچھا: کیا منافق بھی روتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کی آنکھیں تو روتی ہیں لیکن دل نہیں روتا۔

بدترین بندہ:

﴿3514﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُاللہ بن شمیط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے سنا کہ ”بدترین بندہ وہ ہے جسے پیدا تو عبادت کے لئے کیا گیا ہے لیکن اس کی خواہشات نے اسے عبادت سے روک دیا۔ بدترین بندہ وہ ہے جسے آخرت کے لئے پیدا کیا گیا لیکن دنیا نے اسے آخرت سے غافل کر دیا، لہٰذا اس کی دنیا و آخرت دونوں برباد ہو گئیں۔“

تجھے کچھ غم نہیں:

مزید فرماتے ہیں: ”(اے ابن آدم!) ہر دن تیری زندگی سے کم ہو رہا ہے لیکن تجھے کچھ غم نہیں، ہر دن تجھے پورا رزق ملتا ہے، تجھے اتنا عطا کیا جاتا ہے جتنا تیرے لئے کافی ہو لیکن تو مزید کی طلب میں ہے جو تجھے سرکشی میں مبتلا کر دے گا، نہ تو تُو قلیل پر قناعت کرتا ہے اور نہ ہی زیادہ سے تیرا پیٹ بھرتا ہے۔ عالم پر ایسے شخص کا جہل (بے علم ہونا) کیسے ظاہر ہو گا جو اپنی موجودہ حالت پر شکر نہ کرے بلکہ مزید کی طلب میں دھوکے کا شکار ہو یا ایسا شخص آخرت کے لئے کیا تیاری کرے گا جس کی نہ تو دنیاوی خواہشات پوری ہوں اور نہ ہی رغبت

ختم ہو اور سب سے زیادہ تعجب تو اس شخص پر ہے جو دارِ حق (آخرت) کی تصدیق تو کرے لیکن دارِ غرور (دھوکے کے گھر دنیا) کی تگ ودو میں مصروف ہو۔"

چُپ رہنے میں عافیت ہے:

﴿3515﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوعاصم بن عبد اللہ بن عُبَیْدُ اللہ عَبّادانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے سنا کہ "اے ابن آدم! جب تک تو خاموش رہے گا سلامت رہے گا اگر تو کوئی بات کرنا چاہے تو احتیاط کا دامن تھامے رکھنا۔"

کیڑوں کی خوراک:

﴿3516﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن شمیط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے عید کے اجتماع میں لوگوں کو دیکھ کر فرمایا: "ایسے کپڑے دکھائی دے رہے ہیں جو پرانے ہو جائیں گے اور ایسے گوشت نظر آرہے ہیں جو کل (قبر) میں کیڑوں کی خوراک بنیں گے۔"

موت کو ہر وقت پیشِ نظر رکھو:

﴿3517﴾... جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے سنا کہ "جو شخص موت کو ہر وقت پیشِ نظر رکھتا ہے اسے دنیا کی تنگی وکشادگی کی کوئی پروا نہیں ہوتی۔"

مومن کی قوت:

﴿3518﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن شمیط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے سنا کہ "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مومن کی قوت اس کے دل میں رکھی ہے نہ کہ اس کے اعضاء میں، کیا تم نہیں دیکھتے کہ ایک بوڑھا کمزور شخص دن میں روزے رکھتا اور رات میں عبادت کرتا ہے جبکہ کوئی (منافق) نوجوان شخص اس سے عاجز ہوتا ہے۔"

لوگوں کی گمراہیت کا باعث:

﴿3519﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن شمیط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والدِ گرامی

حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے سنا کہ ”لوگوں میں سے کوئی قرآن سیکھنے اور علم حاصل کرنے کا ارادہ کرتا ہے یہاں تک کہ جب وہ کچھ علم حاصل کر لیتا ہے تو دنیا کے حصول میں لگ جاتا ہے اور اسے اپنے سینے سے چمٹا لیتا اور سر پر سوار کر لیتا ہے، تین کمزور افراد بوڑھی عورت، جاہل دیہاتی اور عجمی اس کی طرف دیکھ کر کہتے ہیں: یہ ہم سے زیادہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی معرفت رکھتا ہے اگر دنیاوی چیزیں ذخیرہ کرنا درست نہ ہوتا تو یہ ایسا ہرگز نہ کرتا، لہٰذا یہ لوگ بھی دنیا میں رغبت کرتے اور اسے جمع کرنے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسے شخص کی مثال بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَ مِنْ اَوْزَارِ الَّذِیْنَ یُضِلُّوْنَهُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍؕ (پ۱۴، النحل: ۲۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کچھ بوجھ ان کے جنہیں اپنی جہالت سے گمراہ کرتے ہیں۔

﴿3520﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن شمیط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا داود عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ میں تمہیں باخبر اور کھوٹے کھرے کی پہچان رکھنے والا اس وقت کہوں گا جب تم ہلاکت میں پڑنے والے شخص کو بچاؤ گے۔“

گناہ پر رضامندی بھی گناہ ہے:

﴿3521﴾... حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ کہا جاتا تھا: گناہ پر راضی ہونے والا بھی گناہ گار ہے اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی پر راضی ہو اس کا کوئی عمل بھی بارگاہِ الٰہی تک نہیں لے جایا جاتا۔

ابن آدم پر تعجب ہے:

﴿3522﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن شمیط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے سنا کہ ”ابن آدم پر تعجب ہے کہ اس کا دل فکرِ آخرت میں مصروف ہوتا ہے لیکن جب اسے کوئی پسو یا جوں تکلیف پہنچاتی ہے تو وہ آخرت کو بھول جاتا ہے۔“

بے سکونی و بے اطمینانی کیسے دور ہو؟

﴿3523﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابرہیم بن عبد الملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا شمیط

بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دنیا میں وحشت وبے سکونی رکھی ہے تاکہ لوگ اس کی ذات (ذکر) سے ہی انس وسکون حاصل کریں۔“

مال دار اور فقیر:

﴿3524﴾... مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ”دو شخص دنیا ہی میں عذاب میں مبتلا ہیں: ایک وہ مال دار جسے دنیا دی گئی، لہٰذا وہ دنیا میں مشغول ہو کر مشقت میں مبتلا ہے اور دوسرا وہ فقیر جسے دنیا نہیں دی گئی، پس اس کا نفس دنیا پر حسرت کی وجہ سے گھٹ گھٹ کر مرتا رہتا ہے۔“

بارگاہِ الٰہی تک پہنچانے والی سواریاں:

﴿3525﴾... مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ”بخدا! میں تمہارے جسموں کو بارگاہِ الٰہی تک پہنچانے والی سواریاں خیال کرتا ہوں، لہٰذا اطاعَتِ الٰہی بجالا کر انہیں دبلا و کمزور کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں برکت عطا فرمائے گا۔“

﴿3526﴾... مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص پر رحم فرمائے! جس نے جنتی عورتوں (حوروں) کے ملنے کا یقین رکھتے ہوئے چھوٹے قد والی بدصورت عورت پر اکتفا کیا۔“

﴿3527﴾... حضرتِ سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے یہ فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ (پ۸، الاعراف: ۵۴)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے۔

تلاوت کرنے کے بعد فرمایا: ”ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ نے اس آیتِ طیبہ میں ہماری اپنی ذات کی طرف راہ نمائی فرمائی ہے۔“

کامیاب کون؟

﴿3528﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن شمیط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والدِ محترم

حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے سنا کہ ”یقیناً وہ شخص کامیاب ہے جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بصیرت والی آنکھیں، فصیح زبان اور یاد کرنے والا دل عطا فرمایا جو بھلائی کو یاد رکھتا اور اس پر عمل کرتا ہے۔“

لوگ تین طرح کے ہیں:

﴿3529﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن شمیط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میرے والدِ محترم حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرمایا کرتے تھے: ”لوگ تین طرح کے ہیں: (۱)...جو ابتدا ہی سے نیکی کے کاموں میں مشغول رہا اور اس پر ہمیشگی اختیار کی حتّٰی کہ دنیا سے رخصت ہو گیا یہ مُقَرَّبِین میں سے ہے (۲)...جس کی ابتدائی زندگی تو گناہوں اور غفلت میں گزری لیکن پھر وہ تائب ہو گیا یہ اہلِ یمین (دائیں جانب والوں یعنی جنتیوں) میں سے ہے اور (۳)...جو ابتدا ہی سے گناہوں میں مگن رہا اور (بغیر توبہ کئے) دنیا سے چلا گیا یہ اصحاب شمال (بائیں جانب والوں یعنی دوزخیوں) میں سے ہے۔“

ایک ساعت دنیا اور ایک ساعت آخرت کے لئے:

﴿3530﴾... حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اپنے شاگردوں سے فرمایا کرتے تھے: ایک ساعت دنیا کے لئے اور ایک ساعت آخرت کے لئے مُقَرَّر کر لو اور بات چیت کے دوران بھی یہ پڑھتے رہا کرو: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں بخش دے۔

سیِّدُنا شُمَیط بن عَجلان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہمام شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن بہت کم احادیث روایت کرتے ہیں۔ آپ نے کئی تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے احادیث روایت کی ہیں۔

ٹاٹ اور پیالے کی نیلامی:

﴿32-3531﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کمبل اور پیالہ لئے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور فقر وفاقہ کی شکایت کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (وہ کمبل وپیالہ اس سے لے کر) ارشاد فرمایا: ”یہ دونوں چیزیں مجھ سے ایک درہم میں

کون خریدے گا؟" ایک شخص نے عرض کی: "میں خریدتا ہوں۔" ارشاد فرمایا: "اس سے زیادہ میں کون خریدے گا؟" دوسرے شخص نے عرض کی: "میں انہیں دو درہم میں خریدتا ہوں۔" آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "یہ دونوں تمہاری ہوئیں[1]۔"[2]

﴿3533﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن زُہَیر عامری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کے والدِ ماجد فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے صدقے کے بارے میں پوچھا کہ یہ کیسا مال ہے؟ تو آپ نے فرمایا: "اس کا لینا برا ہے کیونکہ یہ اندھوں، لنگڑوں اور مسافروں کے لئے ہوتا ہے۔" میں نے عرض کی: "صدقہ وصول کرنے اور راہِ خدا میں جہاد کرنے والوں کے لئے اس میں سے کتنا حلال ہے؟" فرمایا: "وصول کرنے والوں کے لئے ان کے کام کی مقدار کے مطابق اور مجاہدین کے لئے ان کی ضرورت کے مطابق حلال ہے۔ صدقہ نہ تو مال دار کے لئے حلال ہے اور نہ ہی درست اعضاء والے کے لئے[3]۔"

1... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراۃ المناجیح، جلد4، صفحہ 278** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے: **ایک** یہ کہ نیلام جائز ہے جسے عربی میں بَیْعُ مَنْ یَّزِیْد کہتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ ایک کے بھاؤ پر دوسرا آدمی بھاؤ لگا سکتا ہے جب کہ پہلا بھاؤ طے نہ ہوا ہو، جن احادیث میں بھاؤ پر بھاؤ لگانے سے منع کیا گیا ہے وہاں بھاؤ طے ہوچکنے کے بعد مراد ہے۔ تیسرے یہ کہ کسی کی چیز دوسرا آدمی وکیل بن کر فروخت کر سکتا ہے۔ چوتھے یہ کہ بیع تعاطی یعنی فقط لین دین سے جائز ہے اگرچہ منہ سے ایجاب و قبول نہ ہو۔ پانچویں یہ کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہماری جان و مال کے مالک ہیں کہ ہماری چیز بغیر ہماری رضامندی فروخت کر سکتے ہیں کیونکہ وہ صحابی حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) سے مانگنے آئے تھے نہ کہ چیز بکوانے مگر حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) نے ان سے بغیر پوچھے ان کی چیزیں نیلام کر دیں، قرآن شریف فرما رہا ہے کہ مسلمان کو حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے مقابلہ میں اپنی جان و مال کا کوئی اختیار نہیں جس کا جس سے چاہیں نکاح کر دیں، (**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد) فرماتا ہے: **وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ؕ** (پ۲۲، الاحزاب: ۳۶، ترجمۂ کنزالایمان: اور کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب **اللّٰہ** و رسول کچھ حکم فرمادیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے اور جو حکم نہ مانے **اللّٰہ** اور اس کے رسول کا وہ بے شک صریح گمراہی بہکا)۔

2... ترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی بیع من یزید، ۳/ ۹، حدیث: ۱۲۲۲

سنن کبری للبیھقی، کتاب قسم الصدقات، باب لا وقت فیما یعطی الفقراء، ۷/ ۳۹، حدیث: ۱۳۲۱۳

3... مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراۃ المناجیح، جلد3، صفحہ 50** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ حدیث حضرتِ امام شافعی (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی) کی دلیل ہے، ان کے ہاں تندرست اور کمانے کی قدرت رکھنے والا...

ہر چیز رونے لگتی ہے:

﴿3534﴾... حضرتِ سیِّدُنا شمیط بن عجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ قبیلہ بنو کعب کے مؤذن کا بیان ہے: ایک مرتبہ بیابان سے گزرتے ہوئے میں نے اذان دی تو اپنے پیچھے سے کسی کہنے والے کو یہ کہتے سنا کہ ''تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کیا خوب ادب سکھایا ہے۔'' میں متوجہ ہوا تو دیکھا کہ وہ حضرتِ سیِّدُنا ابوبرزہ اسلمی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے، آپ نے فرمایا: میں نے حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: ''جو شخص جنگل و بیابان میں اذان دیتا ہے تو درخت، ڈھیلے، مٹی اور وہاں موجود ہر چیز اس جگہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والوں کی کمی کی وجہ سے رونے لگتی ہے۔''[1]



......زکوٰۃ نہیں لے سکتا، اگرچہ فقیر ہو، امام اعظم (عَلَیْہِ الرَّحْمَہ) کے ہاں لے سکتا ہے، امام اعظم کی دلیل قرآن کریم کی یہ آیت ہے: لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ٘ یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِیْمٰهُمْۚ لَا یَسْــٴَـلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًاؕ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ۠ (پ۳، البقرۃ: ۲۷۳، ترجمۂ کنزالایمان: ان فقیروں کے لئے جو راہِ خدا میں روکے گئے زمین میں چل نہیں سکتے نادان انہیں تونگر سمجھے بچنے کے سبب تو انہیں ان کی صورت سے پہچان لے گا لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑ گڑانا پڑے اور تم جو خیرات کرو اللہ اسے جانتا ہے)۔ اور حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ عمل کہ سرکار اصحابِ صفہ کو جو سترّ تھے اور سب کمانے پر قادر تھے مگر انہوں نے اپنے کو علم دین سیکھنے کے لئے وقف کر دیا زکوٰۃ دیتے تھے، اس کا ذکر اسی آیت میں مذکور ہے یہ حدیث اس آیت اس عمل سے منسوخ ہے یا یہاں لَایَحِلُّ کے معنی ہیں لائق نہیں، یعنی غنی کو صدقہ لینا لائق نہیں حرام ہے اور تندرست فقیر کو لائق نہیں (غیر مناسب ہے) یا صدقہ سے مراد بھیک مانگنا ہے، جیسا کہ اگلے باب کی احادیث سے ثابت ہے، وہ احادیث اس حدیث کی شرح ہیں امام اعظم (رَحْمَۃُ اللہِ علیہ) کا مذہب قوی ہے، کیونکہ رب تعالٰی نے زکوٰۃ کے جو آٹھ مصرف بیان فرمائے: اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ الْعٰمِلِیْنَ عَلَیْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِی الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِیْنَ وَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِؕ فَرِیْضَةً مِّنَ اللّٰهِؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ۝ (پ۱۰، التوبۃ: ۶۰، ترجمۂ کنزالایمان: زکوٰۃ تو انہیں لوگوں کے لئے ہے محتاج اور نرے نادار اور جو اسے تحصیل (وصول) کر کے لائیں اور جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے اور گردنیں چھوڑانے میں اور قرضداروں کو اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو یہ ٹھہرایا ہوا ہے اللہ کا اور اللہ علم و حکمت والا ہے)۔ ان میں مجبور، بیمار یا تندرست کی قید نہ لگائی۔ معلوم ہوا کہ ہر فقیر تندرست یا بیمار زکوٰۃ لے سکتا ہے۔

[1]... شرح ابن ماجہ لمغلطای، کتاب الصلوۃ، باب فضل الاذان وثواب المؤذنین، الجزء الرابع، ص۱۱۷۹

تابعین مدینہ منورہ کے سات فُقَہا کا ذکر

زہد وعبادت میں مشہور تابعین مدینہ منورہ کے ایک طبقہ کا ذکر طبقۂ بصریین میں گزر چکا ہے، یہ سات فقہا ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا زَیْنُ الْعابِدِیْن عَلِی بن حُسَیْن عَلَیْہِمَا الرَّحْمَہ

حضرتِ سیِّدُنا امام زین العابدین علی بن حسین بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عابدین کی زینت، اطاعت گزاروں کے سردار، وفادار عبادت گزار اور مہربان سخی تھے۔

عُلَمائے تَصَوُّف فرماتے ہیں: وفا کی حفاظت اور جفا کو ترک کر دینے کا نام تَصَوُّف ہے۔

لرزہ طاری ہو جاتا:

﴿3535﴾... منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نماز کے لئے وضو کر کے فارغ ہوتے تو ان پر لرزہ طاری ہو جاتا، آپ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ”تم پر افسوس ہے! کیا تم نہیں جانتے کہ میں کس کی بارگاہ میں کھڑا ہو رہا ہوں اور کس سے مناجات کا ارادہ کر رہا ہوں؟“

اِتّباعِ رسول وصحابہ:

﴿3536﴾... حضرتِ سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والدِ گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے اپنے بیٹے سے فرمایا: ”اے بیٹے! اگر طبعی حاجت (استنجا وغیرہ میں جانے) کے لئے تم میرے لئے کوئی لباس بنوالو تو بہتر ہے کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ مکھیاں نجاست پر بیٹھتی ہیں پھر میرے کپڑوں پر آکر بیٹھ جاتی ہیں۔“ پھر فوراً رجوع فرمایا: میرے نانا جان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے پاس تو صرف ایک ہی لباس ہوتا تھا۔ لہٰذا آپ نے دوسرا لباس بنوانے سے منع فرما دیا۔

﴿3537﴾... عَمْرو بن ثابت کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا مکہ و مدینہ کے راستے میں اپنے اونٹ کو نہیں مارتے تھے۔

علم کی کُلّی:

﴿3538﴾... حضرتِ سیِّدُنا فضیل بن غزوان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے مجھ سے فرمایا: ”جو عالم ہنستا ہے وہ علم کی کُلّی کرتا ہے۔“

جسم بیمار نہ ہو تو...!

﴿3539﴾... حضرتِ سیِّدُنا جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: ”اگر جسم بیمار نہ ہو تو وہ اکڑ جاتا ہے اور اکڑنے والے جسم میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی۔“

حقیقی غربت و تنہائی:

﴿3540﴾... حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والدِ محترم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: ”حقیقی غربت و تنہائی، چاہنے والوں سے محروم ہو جانا ہے۔“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہ دعا کیا کرتے تھے: ”اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ تُحَسِّنَ فِیْ لَوَامِعِ الْعُیُوْنِ عَلَانِیَتِیْ وَتُقَبِّحَ فِیْ خَفِیَّاتِ الْعُیُوْنِ سَرِیْرَتِیْ اَللّٰھُمَّ كَمَا اَسَاْتُ وَاَحْسَنْتَ اِلَیَّ فَاِذَا عُدْتُّ فَعُدْ عَلَیَّ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میرے ظاہری افعال تو اچھے ہوں لیکن پوشیدہ اَعمال برے ہوں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے بُرے اعمال کے باوجود جس طرح تو نے میرے ساتھ بھلائی کا معاملہ فرمایا اسی طرح اگر دوبارہ مجھ سے کوتاہی ہو تو تُو میرے ساتھ عفو و درگزر کا معاملہ ہی فرمانا۔“

عبادت کے معاملے میں لوگوں کی اقسام:

حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرمایا کرتے تھے: ”(عبادت میں لوگوں کی تین قسمیں ہیں:) کچھ لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت (جہنم کے) خوف کی وجہ سے کرتے ہیں، یہ غلاموں کی سی عبادت ہے۔ کچھ لوگ حصول جنت کے لئے کرتے ہیں، یہ تاجروں کی سی عبادت ہے اور کچھ لوگ بطورِ شکر عبادت کرتے ہیں، یہ آزاد لوگوں کی عبادت ہے۔“

سیِّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام سے گفتگو:

﴿3541﴾... ابوحمزہ ثُمالی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے دروازے پر آیا میں نے دروازہ بجانا مناسب نہ سمجھا، لہٰذا وہیں بیٹھ کر آپ کے باہر تشریف لانے کا انتظار کرنے لگا، جب آپ تشریف لائے تو میں نے سلام عرض کیا اور آپ کے لئے دعا کی، آپ نے سلام کا جواب دیا اور میرے لئے دعا کی، پھر ایک دیوار کے قریب جا کر ٹھہر گئے اور فرمایا: اے ابوحمزہ! اس دیوار کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں اے ابن رسول!" فرمایا: میں ایک دن غم زدہ حالت میں اس دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھا کہ اچانک خوبصورت چہرے اور صاف ستھرے لباس میں ملبوس ایک شخص نمودار ہوا اور میری طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا: اے علی بن حسین! کیا بات ہے میں تمہیں غم زدہ و پریشان دیکھ رہا ہوں؟ کیا آپ دنیا پر غم زدہ ہیں؟ وہ تو موجود رزق ہے جس سے ہر نیک و بد اپنا حصہ کھا رہا ہے۔ میں نے کہا: میں دنیا پر غم زدہ نہیں ہوں کیونکہ یہ تو ایسے ہی ہے جیسے آپ نے کہا۔ پوچھا: کیا آخرت کے متعلق کوئی پریشانی ہے؟ وہ تو سچا وعدہ ہے اس دن مالک قہار عَزَّوَجَلَّ فیصلہ فرمائے گا۔ میں نے کہا: میں اس پر بھی پریشان نہیں ہوں کیونکہ یہ اسی طرح ہے جس طرح آپ نے کہا۔ اس نے پوچھا: پھر آپ کے غم زدہ ہونے کی وجہ کیا ہے؟ میں نے کہا: میں حضرتِ عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی آزمائش کی وجہ سے غم زدہ ہوں[1]۔ اس شخص نے کہا: اے علی بن حسین! کیا آپ نے کسی ایسے شخص کو دیکھا ہے جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کچھ مانگا ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے عطا نہ فرمایا ہو؟ میں نے کہا: نہیں۔ کہا: کیا ایسے کسی شخص کو دیکھا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے کفایت نہ کی ہو؟ میں نے کہا: نہیں۔ پھر وہ شخص غائب ہو گیا۔ مجھے بتایا گیا کہ اے علی بن حسین! جو آپ سے گفتگو کر رہے تھے یہ حضرتِ خضر عَلَیْہِ السَّلَام تھے۔

1... اس سے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت اور انہیں سولی دیئے جانے والے واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بے مثل شہادت کا تفصیلی واقعہ پڑھنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 695 صفحات پر مشتمل کتاب "اللہ والوں کی باتیں، جلد1، صفحہ 580 تا 584" اور "جلد2، صفحہ 97 تا 99" کا مطالعہ کیجئے!

سیِّدُنا امام زین العابدین عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی کرامت:

﴿3542﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن شہاب زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: جس دن حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کو مدینہ منورہ سے ملک شام عبد الملک بن مروان کے پاس لے جایا جارہا تھا میں وہاں موجود تھا، آپ لوہے کی بیڑیوں میں جکڑے ہوئے تھے، آپ کی پہرہ داری پر کئی لوگ مقرر تھے، میں نے ان سے آپ کو سلام کرنے اور الوداع کہنے کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت دے دی گئی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک خیمہ میں قید تھے، پاؤں میں بیڑیاں اور ہاتھوں میں ہتھکڑیاں تھیں، آپ کو اس حال میں دیکھ کر میں نے روتے ہوئے عرض کی: کاش! آپ کے بدلے مجھے قید کر دیا گیا ہوتا اور آپ سلامت ہوتے۔ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے زہری! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں اس حالت میں اذیت میں ہوں؟ اگر میں چاہوں تو یہ فوراً کھل جائیں، یہ چیزیں تو ہم جیسے لوگوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عذاب یاد دلاتی ہیں۔ یہ کہہ کر آپ نے بیڑیوں اور ہتھکڑیوں سے خود کو آزاد کرتے ہوئے فرمایا: ''اے زہری! میں اس حالت میں مدینہ منورہ سے دو منزلیں زیادہ نہیں چلوں گا۔'' حضرتِ سیِّدُنا ابن شہاب زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: ابھی چار راتیں ہی گزری تھیں کہ ان پر مقرر پہرے دار انہیں تلاش کرنے کے لئے مدینہ منورہ پہنچ گئے لیکن انہوں نے آپ کو نہ پایا، میں نے پہرہ داروں سے ان کے بارے میں پوچھا تو ایک نے مجھے بتایا کہ ہم ان کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے، ایک جگہ پڑاؤ کیا، ہم ان کے ارد گرد پہرہ دیتے رہے، ہم میں سے کوئی بھی نہ سویا، صبح ہوئی تو ان کے کجاوے میں لوہے کے سوا ہم نے کچھ نہ پایا۔ حضرتِ سیِّدُنا ابن شہاب زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اس کے بعد میں عبد الملک بن مروان کے پاس گیا، اس نے مجھ سے حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے بارے میں پوچھا تو میں نے اسے سارا واقعہ بتا دیا۔ اس نے مجھ سے کہا: جس دن وہ پہرہ داروں سے گم ہوئے تھے اس دن میرے پاس آئے تھے، مجھ سے فرمانے لگے: یہاں نہ میں رہوں گا نہ تم۔ میں نے کہا: میرے پاس ٹھہریئے! فرمایا: مجھے یہ پسند نہیں۔ پھر تشریف لے گئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں خوف کی وجہ سے کانپنے لگا۔ حضرتِ سیِّدُنا ابن شہاب زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے اس سے کہا: اے خلیفہ! حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا ایسے نہیں ہیں جیسا تم سوچتے ہو وہ تو اپنے آپ میں

مشغول ہیں۔ عبد الملک بن مروان نے کہا: ان کی مشغولیت کتنی اچھی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابن شہاب زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی جب بھی ان کا تذکرہ کرتے تو رو پڑتے اور انہیں ''زَیْنُ الْعَابِدِیْن'' کے لقب سے یاد فرماتے۔

سب سے زیادہ مال دار:

﴿3543﴾... ابو حمزہ ثمالی کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کو فرماتے سنا کہ ''سب سے زیادہ مال دار وہ ہے جو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے مقرر کردہ رزق پر قناعت کرے۔''

سیِّدُنا علی بن حسین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی سخاوت

پوشیدہ طور پر صدقہ کرنے کی فضیلت:

﴿3544﴾... ابو حمزہ ثُمالی کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا رات کو روٹیوں کا تھیلا اپنی کمر پر اٹھا کر لے جاتے اور صدقہ کر دیتے اور فرماتے: ''پوشیدہ طور پر کیا جانے والا صدقہ رب عَزَّ وَجَلَّ کے غضب کو بجھاتا ہے۔''

100 گھروں کے کفیل:

﴿3545﴾... حضرتِ سیِّدُنا شَیْبَہ بن نَعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کو بخیل سمجھتے تھے۔ جب آپ کا وصال ہوا تو پتا چلا کہ آپ اہلِ مدینہ کے 100 گھروں کی کفالت کیا کرتے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا جریر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کا وصال ہوا تو لوگوں نے آپ کی پیٹھ مبارک پر تھیلوں کے نشانات دیکھے جو آپ رات کے اندھیرے میں اٹھا کر مساکین پر صدقہ کرنے کے لئے لے جایا کرتے تھے۔

کمر پر سیاہ نشانات:

﴿3546﴾... عَمْرو بن ثابت کا بیان ہے کہ جب حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کا وصال ہوا اور آپ کو غسل دیا گیا تو پیٹھ مبارک پر سیاہ نشانات دیکھ کر لوگوں نے پوچھا: یہ نشانات کیسے ہیں؟ بتایا گیا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رات کے اندھیرے میں آٹے کے تھیلے کمر پر اٹھا کر مدینہ منورہ کے فقرا پر صدقہ

کرنے کے لئے لے جاتے تھے (یہ ان کے نشانات ہیں)۔

﴿3547﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں ایسے لوگ بھی رہتے تھے جنہیں معلوم نہ تھا کہ ان کی روزی کا بندوبست کہاں سے ہو رہا ہے۔ جب حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کا وصال ہوا تو جو کچھ ان کے پاس رات کو لایا جاتا وہ انہوں نے نہ پایا (اس وقت پتا چلا کہ ان کی کفالت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیا کرتے تھے)۔

﴿3548﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عائشہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ محترم بیان کرتے ہیں: میں نے اہلِ مدینہ کو یہ کہتے سنا کہ جب تک حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بقیدِ حیات تھے ہم نے پوشیدہ صدقہ نہ کھویا (یعنی ہمیں پوشیدہ طور پر کچھ نہ کچھ ملتا رہتا تھا)۔

قیمتی غلام آزاد کر دیا:

﴿3549﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مَرجانہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے اپنے ایک ایسے غلام کو آزاد کیا جس کے عوض میں حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا 10 ہزار درہم یا ایک ہزار دینار دینے کو تیار تھے۔

﴿3550﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں: (کوفہ کے رہنے والے) کچھ لوگ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کوئی بات کی تو آپ نے ان سے فرمایا: "ہم سے اسلام اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت رکھو کیونکہ اگر تم (کسی اور مقصد سے) ہم سے محبت رکھو گے تو وہ ہمارے لئے باعثِ عار ہو گی۔"

گستاخِ صحابہ سے مناظرہ:

﴿3551﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن قُدامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: ایک مرتبہ عراق کے کچھ لوگ میرے پاس آئے، انہوں نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی شان میں کچھ نازیبا کلمات کہے،

جب وہ کہہ چکے تو میں نے ان سے کہا: کیا تم اولین مہاجرین ہو جو اس فرمانِ باری تعالیٰ کے مصداق ہیں:

اَلَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا وَّ یَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَۚ(۸)

ترجمۂ کنزالایمان: جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے اور اللہ و رسول کی مدد کرتے وہی سچے ہیں۔

(پ۲۸، الحشر: ۸)

انہوں نے جواب دیا: "نہیں۔" آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "کیا اس آیتِ مقدسہ کے مصداق تم ہو:

وَ الَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَ الْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ وَ لَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّاۤ اُوْتُوْا وَ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﯼ وَ مَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَۚ(۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنالیا دوست رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے گئے اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اس چیز کی جو دیئے گئے اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔

(پ۲۸، الحشر: ۹)

انہوں نے کہا: "نہیں۔" آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم نے خود ہی ان دونوں گروہوں میں ہونے سے انکار کر دیا۔ پھر فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تم ان لوگوں میں سے بھی نہیں ہو جو اس آیتِ طیبہ کے مصداق ہیں:

وَ الَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۠(۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے ہمارے رب بے شک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔

(پ۲۸، الحشر: ۱۰)

اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارا برا کرے یہاں سے نکل جاؤ۔

﴿3552﴾... حضرتِ سیِّدُنا خَلَف بن حَوْشَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے اہلِ عراق اور اہلِ کوفہ سے فرمایا: ”ہم سے اسلام کے لئے محبت رکھو اور ہمیں ہمارے مرتبے سے بلند نہ کرو۔“

﴿3553﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: ”مجھے نرمی سے جو حصہ ملا ہے اس کے بدلے سرخ اونٹ ملیں یہ مجھے پسند نہیں۔“

﴿3554﴾... حضرتِ سیِّدُنا اِبْنِ مِنْہال طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کسی سائل کو صدقہ دینے سے پہلے (شفقت و محبت سے) اسے بوسہ دیتے پھر عطا فرماتے۔

علم کی جستجو کرتے رہو:

﴿3555﴾... حضرتِ سیِّدُنا نافع بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے عرض کی: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی مغفرت فرمائے! آپ تمام لوگوں کے سردار اور ان سے افضل ہونے کے باوجود اس غلام یعنی حضرتِ زید بن اسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے پاس جاتے اور بیٹھتے ہیں۔“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”علم جہاں بھی ہو اس کی جستجو کرتے رہنا چاہئے۔“

کس کی صحبت اختیار کی جائے؟

﴿3556﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عبد الرحمٰن بن مدینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا اپنی قوم کے حلقوں کو چھوڑ کر حضرتِ سیِّدُنا زید بن اسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے حلقے میں جا کر بیٹھ جاتے اور فرماتے: ”آدمی اسی کے پاس بیٹھتا ہے جو دینی اعتبار سے اسے فائدہ پہنچائے۔“

کثرت سے گریہ وزاری کی وجہ:

﴿3557﴾... مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے کثرتِ گریہ وزاری کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: ”اے لوگو! مجھے (کثرت سے رونے پر) ملامت نہ کرو کیونکہ حضرتِ سیِّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے ایک بیٹے حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کھویا تو اس قدر

روئے کہ ان کی آنکھیں سفید ہو گئیں (یعنی بینائی کمزور ہو گئی) حالانکہ آپ خود سے نہیں جانتے تھے کہ بیٹے کا وصال ہو چکا ہے (یا زندہ ہیں)، جبکہ میں نے اپنے گھر کے 14افراد کو اپنی آنکھوں کے سامنے ایک ہی جنگ میں شہید ہوتے دیکھا ہے، تمہارا کیا خیال ہے کہ ان کا غم میرے دل سے نکل جائے گا[1]؟"

اہل بیت کی شان:

﴿3558﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کچھ لوگوں کے پاس تشریف فرما تھے کہ آپ نے اپنے گھر سے موت کی خبر دینے والی ایک عورت کی آواز سنی۔ چنانچہ آپ گھر تشریف لے گئے کچھ دیر بعد واپس لوٹے تو پوچھا گیا: "کیا گھر میں کسی کی وفات ہوئی ہے؟" فرمایا: "ہاں۔" چنانچہ لوگ آپ سے تعزیت کرنے لگے اور آپ کے صبر پر تعجب کرنے لگے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "ہم اہلِ بیت کو جب کوئی خوشگوار بات پیش آتی ہے تو ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کرتے اور ناپسندیدہ چیز پر اس کی حمد بجالاتے ہیں۔"

صبر کا انعام:

﴿3559﴾... حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: قیامت کے دن ایک منادی ندا لگائے گا کہ "صابرین کہاں ہیں؟" کچھ لوگ کھڑے ہوں گے، ان سے پوچھا جائے گا: "تم نے کس چیز پر صبر کیا؟" وہ کہیں گے: "ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت پر ڈٹے اور اس کی نافرمانی سے باز رہے۔" ان سے کہا جائے گا: "جنت میں داخل ہو جاؤ تم نے سچ کہا۔"

اہل بیت کے فضائل:

﴿3560﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عائشہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ گرامی بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ بننے سے پہلے ہشام بن عبدالملک حج کے لئے گیا، اس نے حجرِ اسود کا بوسہ لینے کی پوری کوشش کی لیکن کامیاب نہ

[1]... دنیا میں پانچ حضرات بہت روئے ہیں: حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام فراقِ جنت میں، حضرتِ نوح عَلَیْہِ السَّلَام و(حضرتِ) یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام خوفِ خدا میں، حضرتِ فاطمہ زہرا (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) فراقِ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں، حضرتِ امام زین العابدین (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن) واقعۂ کربلا کے بعد حضرتِ حسین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) کی پیاس یاد کر کے۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/ ۲۹۱)

ہو سکا، اسی دوران حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا تشریف لے آئے اور لوگ تعظیماً کھڑے ہو گئے اور آپ کے لئے راستہ چھوڑ دیا حتّٰی کہ آپ نے حجرِ اسود کا بوسہ لیا۔ راوی کا بیان ہے کہ ہشام بن عبد الملک کے لئے مسند لگائی گئی، وہ اس پر بیٹھ گیا، اہلِ شام نے حضرتِ سیِّدُنا امام زین العابدین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ہشام بن عبد الملک سے پوچھا: ''اے یہ کون ہیں؟'' (پہچاننے کے باوجود) اس نے کہا: ''میں انہیں نہیں پہچانتا۔'' فرزدق شاعر نے کہا: ''میں انہیں پہچانتا ہوں، یہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا ہیں۔'' پھر اس نے ان کی شان میں یہ قصیدہ کہا:

هٰذَا ابْنُ خَيْرِعِبَادِ اللهِ كُلِّهِمْ ... هٰذَا التَّقِيُّ النَّقِيُّ الطَّاهِرُ الْعَلَم

هٰذَا الَّذِيْ تَعْرِفُ الْبَطْحَاءُ وَطْاَتَهٗ ... وَالْبَيْتُ يَعْرِفُهٗ وَالْحِلُّ وَالْحَرَم

يَكَادُ يُمْسِكُهٗ عِرْفَانُ رَاحَتِهٖ ... عِنْدَ الْحَطِيْمِ اِذَا مَاجَاءَ يَسْتَلِم

اِذَا رَاَتْهُ قُرَيْشٌ قَالَ قَائِلُهَا ... اِلٰى مَكَارِمِ هٰذَا يَنْتَهِي الْكَرَم

اِنْ عُدَّ اَهْلُ التُّقٰى كَانُوْا اَئِمَّتَهُمْ ... اَوْ قِيْلَ مَنْ خَيْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ قِيْلَ هُمْ

هٰذَا ابْنُ فَاطِمَةَ اِنْ كُنْتَ جَاهِلَهٗ ... بِجَدِّهٖ اَنْبِيَاءُ اللهِ قَدْ خُتِمُوْا

وَلَيْسَ قَوْلُكَ مَنْ هٰذَا؟ بِضَائِرِهٖ ... اَلْعَرَبُ تَعْرِفُ مَااَنْكَرْتَ وَالْعَجَم

يُغْضِيْ حَيَاءً وَّيُغْضٰى مِنْ مَّهَابَتِهٖ ... وَلَا يُكَلَّمُ اِلَّا حِيْنَ يَبْتَسِم

ترجمہ: (۱)...یہ بندگانِ خدا میں سے سب سے بہتر کے بیٹے اور متقی پاکباز، طاہر اور لوگوں کے سردار ہیں۔

(۲)...یہ وہ ہیں جنہیں بطحاء کی نرم زمین، بیتُ اللّٰہ اور حل وحرم سب پہچانتے ہیں۔

(۳)...یہ حجرِ اسود کو بوسہ دینے آئیں تو ممکن ہے کہ ان کی ہتھیلی کی خوشبو انہیں حطیم کے پاس ہی روک لے۔

(۴)...جب قریش انہیں دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں: انہیں کے مکارم (اَخلاق) پر کرم کی انتہا ہوتی ہے۔

(۵)...اگر متقین کا شمار کیا جائے تو یہ ان کے امام ہیں، اگر پوچھا جائے کہ اہلِ زمین میں سب سے بہتر کون ہے تو کہا جائے گا کہ انہی کا گھرانہ ہے۔

(۶)...یہ سیِّدہ فاطمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے لختِ جگر ہیں، اگر تمہیں ان کے بارے میں معلوم نہیں تو جان لو کہ ان کے جدِّ امجد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نبوت کا اختتام ہوا۔

(۷)... تمہارا یہ کہنا کہ یہ کون ہیں؟ ان کے لئے نقصان دہ نہیں کیونکہ تم نہیں جانتے تو کیا ہوا عرب و عجم (کے لوگ) تو انہیں جانتے ہیں۔

(۸)... یہ حیا سے آنکھیں جھکاتے ہیں جبکہ ان کی ہیبت سے آنکھیں جھکا لی جاتی ہیں اور ان کے ہیبت و جلال کی وجہ سے ان سے اسی وقت بات کی جاسکتی ہے جب یہ مسکراتے ہیں۔

اہل فضل، اہل صبر اور مقربین:

﴿3561﴾... حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: "روزِ قیامت ایک منادی ندا لگائے گا کہ اہلِ فضل کھڑے ہو جائیں تو کچھ لوگ کھڑے ہوں، ان سے کہا جائے گا: جنت میں چلے جاؤ۔ راستے میں فرشتے ان سے ملیں گے، پوچھیں گے: کہاں جارہے ہو؟ وہ کہیں گے: جنت میں۔ فرشتے پوچھیں گے: حساب و کتاب سے پہلے۔ وہ کہیں گے: ہاں۔ فرشتے پوچھیں گے: تم کون ہو؟ وہ کہیں گے: ہم اہلِ فضل ہیں۔ فرشتے پوچھیں گے: تمہارا فضل کیا ہے؟ وہ کہیں گے: جب ہمارے ساتھ جہالت کا برتاؤ کیا جاتا تو ہم بردباری سے کام لیتے، جب ہم پر ظلم کیا جاتا تو ہم صبر کرتے اور جب ہم سے بدسلوکی کی جاتی تو ہم معاف کر دیتے تھے۔ فرشتے کہیں گے: جنت میں داخل ہو جاؤ، عمل (یعنی اللہ و رسول کی اطاعت) کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ۔ پھر منادی ندا کرے گا کہ اہلِ صبر کھڑے ہو جائیں تو کچھ لوگ کھڑے ہوں گے، ان سے کہا جائے گا: جنت میں چلے جاؤ۔ راستے میں فرشتے ان سے ملیں گے، ان سے بھی وہی گفتگو کریں جو اہلِ فضل سے کرتے ہیں۔ یہ لوگ کہیں گے: ہم صابرین ہیں۔ فرشتے پوچھیں گے: تمہارا صبر کیا ہے؟ کہیں گے: ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت پر ڈٹے اور اس کی نافرمانی سے باز رہے۔ فرشتے کہیں گے: جنت میں داخل ہو جاؤ، عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ۔ پھر ایک منادی ندا دے گا کہ جنت میں قربِ الٰہی پانے والے کھڑے ہو جائیں تو تھوڑے سے لوگ کھڑے ہوں گے، ان سے کہا جائے گا: جنت میں چلے جاؤ۔ راستے میں ان سے بھی فرشتے ملیں گے اور اسی طرح سوال جواب کرتے ہوئے پوچھیں گے: تمہیں قربِ الٰہی کس طرح حاصل ہوا؟ وہ کہیں گے: ہمارا ایک دوسرے سے ملاقات کرنا، ایک دوسرے کے پاس بیٹھنا اور ایک دوسرے پر خرچ کرنا محض رضائے الٰہی کے لئے ہوتا تھا۔ فرشتے کہیں گے: جنت میں داخل ہو جاؤ، عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کس سے محبت فرماتا ہے؟

﴿3562﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر محمد باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنے حصے کا مال دو مرتبہ لیا اور فرمایا: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ توبہ کرنے والے گناہ گار مومن سے محبت فرماتا ہے۔''

چڑیوں کا تسبیح پڑھنا:

﴿3563﴾... ابو حمزہ ثمالی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کی خدمت میں حاضر تھا کہ اچانک کچھ چڑیاں آکر ان کے گرد منڈلانے اور چہچہانے لگیں، آپ نے فرمایا: ''اے ابو حمزہ! جانتے ہو یہ چڑیاں کیا کہہ رہی ہیں؟'' میں نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: ''یہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی پاکی بیان کر رہی اور آج کے رزق کا سوال کر رہی ہیں۔''

کون سا علم فائدہ نہیں دیتا؟

﴿3564﴾... حضرتِ سیِّدُنا موسٰی بن ابو حبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: ''اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر ترک کرنے والا ایسا ہے جیسا کتابُ اللہ کو پس پشت ڈالنے والا مگر یہ کہ وہ کوئی بچاؤ کا راستہ اختیار کرے۔'' پوچھا گیا: بچاؤ کا راستہ کیا ہے؟ فرمایا: ''وہ جابر و ظالم بادشاہ کے ظلم و زیادتی سے ڈرے۔'' مزید فرماتے ہیں: ''جس نے علم کی کوئی بات چھپائی یا اس پر حد سے زیادہ اجرت لی تو وہ علم اسے کبھی فائدہ نہیں پہنچائے گا۔''

﴿3565﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر محمد باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کی انگوٹھی پر کندہ تھا: اَلْقُوَّۃُ لِلّٰہِ جَمِیْعًا یعنی سارا زور خدا کو ہے۔

جنت کا سوال کس طرح کیا جائے؟

﴿3566﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: ''تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھ پر جنت صدقہ فرما کیونکہ صدقہ

تو گناہ گاروں کی طرف سے ہوتا ہے بلکہ یہ کہو: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے جنت عطا فرمایا مجھے جنت عطا فرما کر احسان مند بنا۔"

سب سے بڑے متقی و پرہیز گار:

﴿3567﴾... صالح بن حسان کا بیان ہے کہ کسی نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه سے پوچھا: "کیا آپ نے فلاں شخص سے بڑھ کر کوئی پرہیز گار دیکھا ہے؟" آپ نے پوچھا: "کیا تم نے حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِمَا کو دیکھا ہے؟" اس نے عرض کی: نہیں۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے فرمایا: "میں نے ان سے بڑھ کر کوئی متقی و پرہیز گار نہیں دیکھا۔"

﴿69-3568﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام زہری اور حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِمَا فرماتے ہیں: ہم نے حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِمَا سے افضل کوئی ہاشمی نہیں دیکھا۔

15ہزار دینار قرض کی ذمہ داری:

﴿3570﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن دینار عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِمَا حضرتِ سیِّدُنا محمد بن اسامہ بن زید رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کے پاس ان کے مرض الموت میں تشریف لائے تو وہ رونے لگے، آپ نے وجہ پوچھی تو انہوں نے عرض کی: مجھ پر قرض ہے۔ پوچھا: کتنا ہے؟ عرض کی: 15 ہزار دینار۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے فرمایا: وہ میرے ذمہ ہے۔

سیِّدُنا امام زین العابدین عَلَيْهِ الرَّحْمَه کی قرآن فہمی:

﴿3571﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام زہری عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِمَا کی خدمت میں حاضر (ہو کر کچھ گفتگو کر رہے) تھے آپ نے پوچھا: اے زہری! تم کیا کر رہے تھے؟ میں نے عرض کی: ہم روزوں کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے اور ہمارا اس بات پر اتفاق ہوا ہے کہ رمضان المبارک کے علاوہ کوئی روزہ واجب نہیں۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے فرمایا: اے زہری! ایسا نہیں ہے جیسا تم کہہ رہے ہو بلکہ روزے کی 40 قسمیں ہیں، 10 قسم کے روزے رمضان المبارک کی طرح

واجب ہیں، 10 قسم کے روزے حرام ہیں، 14 صورتوں میں رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار ہے، نذر (منت) اور اعتکاف کا روزہ بھی واجب ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: اے ابنِ رسول رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! ان کی وضاحت فرما دیجئے۔ آپ نے یوں وضاحت فرمائی:

واجب روزے: رمضان المبارک کے روزے واجب ہیں اور دو مہینے کے متواتر روزے (اس کی تین صورتیں ہیں: ظہار کا کفارہ، روزے کا کفارہ اور قتلِ خطا کا کفارہ[1]) مثلاً: کوئی شخص غلطی سے قتل کر بیٹھے اور غلام آزاد کرنے کی استطاعت نہ رکھے تو اس پر متواتر دو مہینے کے روزے رکھنا واجب ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّ دِیَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّصَّدَّقُوْاؕ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍؕ وَ اِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۭ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَهُمْ مِّیْثَاقٌ فَدِیَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖ وَ تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍۚ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ٘ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا(۹۲) (پ۵، النساء: ۹۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کسی مسلمان کو نادانستہ قتل کرے تو اس پر ایک مملوک مسلمان (مسلم غلام) کا آزاد کرنا ہے اور خوں بہا کہ مقتول کے لوگوں کو سپرد کی جائے مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں پھر اگر وہ اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہے اور خود مسلمان ہے تو صرف ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا اور اگر وہ اس قوم میں ہو کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے تو اس کے لوگوں کو خوں بہا سپرد کی جائے اور ایک مسلمان مملوک آزاد کرنا تو جس کا ہاتھ نہ پہنچے وہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے یہ اللہ کے یہاں اس کی توبہ ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

قسم کے کفارے کا روزہ[2]: قسم کے کفارے میں اگر (کوئی غلام آزاد کرنے یا 10 مسکینوں کو) کھانا کھلانے

1... ظہار، کفارۂ ظہار، کفارۂ روزہ اور کفارۂ قتل سے متعلق تفصیلی احکام جاننے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ **1182 صفحات** پر مشتمل کتاب "**بہار شریعت، جلد دوم**، حصہ 8، **صفحہ 205 تا 217**" کا مطالعہ کیجئے! قتل خطا اور قتل کی دیگر اقسام سے متعلق تفصیلی احکام جاننے کے لئے **1197 صفحات** پر مشتمل کتاب "**بہار شریعت، جلد سوم**، حصہ 17، صفحہ **751 تا 762**" کا مطالعہ کیجئے!

2... قسم اور اس کے کفارے سے متعلق تفصیلی احکام جاننے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ **1182 صفحات** پر مشتمل کتاب "**بہار شریعت، جلد دوم**، حصہ 9، **صفحہ 295 تا 311**" کا مطالعہ کیجئے!

(یا کپڑے دینے) پر قادر نہ ہو تو پے درپے (لگاتار) تین روزے رکھنا واجب ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ (پ۷، المائدۃ: ۸۹)

ترجمۂ کنزالایمان: ہاں ان قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا تو ایسی قسم کا بدلہ دس مسکینوں کو کھانا دینا اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں سے یا انہیں کپڑے دینا یا ایک بردہ (غلام) آزاد کرنا تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے تو تین دن کے روزے یہ بدلہ ہے تمہاری قسموں کا جب قسم کھاؤ۔

سر منڈانے کا روزہ: (کسی مجبوری کی بناپر) حلق کروانے کی صورت میں محرم پر روزہ ہے، البتہ اسے اختیار ہے چاہے تین روزے رکھے (یا خیرات کرے)[1]۔ چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ (پ۲، البقرۃ: ۱۹۶)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے تو بدلہ دے روزے یا خیرات یا قربانی۔

دم تمتع کا روزہ[2]: حج تمتع کرنے والا اگر قربانی کی استطاعت نہ رکھے تو اس پر روزے واجب ہیں۔

---

[1] ... تمتع اور قران والے پر قربانی کے بعد حلق کروانا واجب ہے یعنی اگر قربانی سے پہلے (کسی مجبوری کی بناپر) سر منڈائے گا تو دم واجب ہو گا۔ (بہار شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۱۴۲) جہاں دم (دم سے مراد ایک بکری یا بھیڑ ہے) کا حکم ہے وہ جرم اگر بیماری یا سخت گرمی یا شدید سردی یا زخم یا پھوڑے یا جوؤں کی سخت ایذا کے باعث ہو گا تو اسے جرم غیر اختیاری کہتے ہیں۔ اس میں اختیار ہو گا کہ دم کے بدلے چھ مسکینوں کو ایک ایک صدقہ دے دے یا دونوں وقت پیٹ بھر کر کھلائے یا تین روزے رکھ لے، اگر چھ صدقے ایک مسکین کو دے دیے یا تین یا سات مساکین پر تقسیم کر دیے تو کفارہ ادا نہ ہو گا بلکہ شرط یہ ہے کہ چھ مسکینوں کو دے اور افضل یہ ہے کہ حرم کے مساکین ہوں اور اگر اس میں صدقہ کا حکم ہے اور بمجبوری کیا تو اختیار ہو گا کہ صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھ لے۔ (بہار شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۱۶۲)

[2] ... محتاج محض جس کی ملک میں نہ قربانی کے لائق کوئی جانور ہو، نہ اس کے پاس اتنا نقد یا اسباب کہ اسے بیچ کر لے سکے، وہ اگر قِران یا تمتع کی نیت کرے گا تو اس پر قربانی کے بدلے دس روزے واجب ہوں گے تین تو حج کے مہینوں میں یعنی یکم شوال سے نویں ذی الحجہ تک احرام باندھنے کے بعد، اس بیچ میں جب چاہے رکھ لے۔ ایک ساتھ خواہ جدا جدا اور بہتر یہ ہے کہ ۷۔۸۔۹ کو رکھے اور باقی سات تیرھویں ذِی الْحِجَّہ کے بعد جب چاہے رکھے اور بہتر یہ کہ گھر پہنچ کر ہوں۔ (بہار شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۱۴۱)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَمَنۡ تَمَتَّعَ بِالۡعُمۡرَةِ اِلَى الۡحَجِّ فَمَا اسۡتَيۡسَرَ مِنَ الۡهَدۡيِ ۚ فَمَنۡ لَّمۡ يَجِدۡ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِى الۡحَجِّ وَسَبۡعَةٍ اِذَا رَجَعۡتُمۡ ؕ تِلۡكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنۡ لَّمۡ يَكُنۡ اَهۡلُهٗ حَاضِرِى الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو جو حج سے عمرہ ملانے کا فائدہ اٹھائے اس پر قربانی ہے جیسی میسر آئے پھر جسے مقدور نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات جب اپنے گھر پلٹ کر جاؤ یہ پورے دس ہوئے یہ حکم اس کے لئے ہے جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔

(پ۲، البقرۃ:۱۹۶)

شکار کے کفارے کا روزہ[1]: (محرم پر) شکار کے کفارے میں روزہ رکھنا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَقۡتُلُوا الصَّيۡدَ وَاَنۡتُمۡ حُرُمٌ ؕ وَمَنۡ قَتَلَهٗ مِنۡكُمۡ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثۡلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحۡكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدۡلٍ مِّنۡكُمۡ هَدۡيًۢا بٰلِغَ الۡكَعۡبَةِ اَوۡ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيۡنَ اَوۡ عَدۡلُ ذٰلِكَ

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو اور تم میں سے جو اسے قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے دے تم میں کہ دو ثِقہ آدمی اس کا حکم کریں یہ قربانی ہو کعبہ کو پہنچتی یا کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا یا اس کے برابر روزے کہ اپنے کام کا وبال

---

[1]...(محرم پر) خشکی کا وحشی جانور شکار کرنا یا اس کی طرف شکار کرنے کو اشارہ کرنا یا اور کسی طرح بتانا، یہ سب کام حرام ہیں اور سب میں کفارہ واجب اگرچہ اس کے کھانے میں مضطر ہو۔ یعنی بھوک سے مرا جاتا ہو اور کفارہ اس کی قیمت ہے یعنی دو عادل وہاں کے حسابوں جو قیمت بتادیں وہ دینی ہوگی اور اگر وہاں اس کی کوئی قیمت نہ ہو تو وہاں سے قریب جگہ میں جو قیمت ہو وہ ہے اور ایک ہی عادل نے بتادیا جب بھی کافی ہے۔ شکار کی قیمت میں اختیار ہے کہ اس سے بھیڑ بکری وغیرہ خرید سکتا ہے تو خرید کر حرم میں ذبح کرکے فقرا کو تقسیم کردے یا اس کا غلہ خرید کر مساکین پر صدقہ کردے، اتنا اتنا کہ ہر مسکین کو صدقۂ فطر کی قدر پہنچے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس قیمت کے غلہ میں جتنے صدقے ہوسکتے ہوں ہر صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھے اور اگر کچھ غلہ بچ جائے جو پورا صدقہ نہیں تو اختیار ہے وہ کسی مسکین کو دیدے یا اس کے عوض ایک روزہ رکھے اور اگر پوری قیمت ایک صدقہ کے لائق بھی نہیں تو بھی اختیار ہے کہ اتنے کا غلہ خرید کر ایک مسکین کو دیدے یا اس کے بدلے ایک روزہ رکھے۔
(بہار شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ملتقطاً)

صِیَامًا لِّیَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَؕ وَمَنْ عَادَ فَیَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۹۵﴾ (پ۷، المائدۃ: ۹۵)

پچھلے اللہ نے معاف کیا جو ہو گزرا اور جو اب کرے گا اللہ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا۔

پہلے شکار کی قیمت لگائی جائے گی، پھر اس کی قیمت کا گندم سے موازنہ کیا جائے گا۔

جن روزوں کے رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار ہے: وہ پیر اور جمعرات کا روزہ، شوالُ المکرَّم کے چھ روزے، عرفہ (9 ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام) اور 10 محرمُ الحرام کا روزہ ان سب میں اختیار ہے چاہے رکھے یا نہ رکھے۔

اجازت کے روزے: بیوی شوہر کی اجازت کے بغیر اور غلام وباندی اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہیں رکھ سکتے۔

حرام روزے: عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن کا روزہ، ایامِ تشریق (۱۱، ۱۲، ۱۳ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام) کے روزے اور یومُ الشك (تیسویں شعبان) کا روزہ[1] ہمیں رمضان المبارک کی طرح رکھنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ صومِ وصال، خاموشی، معصیت (گناہ) کی نذر کا روزہ اور صومِ دہر حرام ہے[2]۔

مہمان میزبان کی اجازت سے روزہ رکھے گا کہ میرے نانا جان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ نَزَلَ عَلٰی قَوْمٍ فَلَا یَصُوْمَنَّ تَطَوُّعًا اِلَّا بِاِذْنِهِمْ یعنی جو شخص کسی قوم کے پاس بطورِ مہمان ٹھہرے تو وہ ان کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے۔“[3]

جو بچہ بلوغت کے قریب ہو اسے عادی بنانے کے لئے روزہ رکھنے کا حکم دیا جائے لیکن اس پر فرض نہیں۔ اسی طرح جو شخص (رمضان میں) کسی سبب سے دن کے شروع میں روزہ نہ رکھ سکے پھر اپنے بدن میں

1... (احناف کے نزدیک:) یومُ الشَّك یعنی شعبان کی تیسویں تاریخ کو نفل خالص کی نیت سے روزہ رکھ سکتے ہیں اور نفل کے سوا کوئی اور روزہ رکھا تو مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۵، ۱/ ۹۷۲) نوٹ: یومُ الشَّك کے روزے سے متعلق تفصیلی معلومات واحکام جاننے کے لئے ”بہارِ شریعت“ کے مذکورہ مقام کا مطالعہ کیجئے!

2... (احناف کے نزدیک:) صومِ دہر (یعنی ہمیشہ روزہ رکھنا)، صومِ سکوت (یعنی ایسا روزہ جس میں کچھ بات نہ کرے)، صومِ وصال کہ روزہ رکھ کر افطار نہ کرے اور دوسرے دن پھر روزہ رکھے، یہ سب مکروہِ تنزیہی ہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۵، ۱/ ۹۶۶)

3... ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فیمن نزل بقوم فلا یصوم الا باذنھم، ۲/ ۲۰۶، حدیث: ۷۸۹

قوت محسوس کرے تو اسے بھی کھانے پینے سے رکنے کا حکم دیا جائے گا۔ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے تادیب ہے فرض نہیں۔ اسی طرح مسافر نے دن کے شروع میں کھالیا پھر سفر سے لوٹ آیا تو اسے بھی پورا دن کھانے پینے سے رکے رہنے کا حکم دیا جائے گا[1]۔

اباحت کے روزے: بغیر ارادے کے بھول کر کھاپی لیا تو اس کے لئے کھانا پینا مباح ہو گیا اور اس کے روزے پر اثر انداز نہیں ہو گا۔

مریض اور مسافر کا روزہ: مریض اور مسافر روزہ رکھیں گے یا نہیں اس میں اختلاف ہے: بعض کا موقف ہے کہ یہ روزہ رکھیں گے۔ بعض کے نزدیک نہیں رکھیں گے۔ بعض کی رائے ہے کہ انہیں روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار ہے۔ جبکہ ہمارا (یعنی امام زین العابدین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِین) کا موقف یہ ہے کہ یہ دونوں روزہ نہیں رکھیں گے، اگر رکھ بھی لیا تو ان پر قضا لازم ہو گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ (پ۲، البقرۃ:۱۸۴)

ترجمۂ کنزالایمان: تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں (رکھے)۔[2]

1... (احناف کے نزدیک:) مسافر نے اقامت کی، حیض و نفاس والی پاک ہو گئی، مجنون کو ہوش ہو گیا، مریض تھا اچھا ہو گیا، جس کا روزہ جاتا رہا اگرچہ جبراً کسی نے توڑوا دیا یا غلطی سے پانی وغیرہ کوئی چیز حلق میں جا رہی۔ کافر تھا مسلمان ہو گیا، نابالغ تھا بالغ ہو گیا، رات سمجھ کر سحری کھائی تھی حالانکہ صبح ہو چکی تھی، غروب سمجھ کر افطار کر دیا حالانکہ دن باقی تھا ان سب باتوں میں جو کچھ دن باقی رہ گیا ہے، اُسے روزے کے مثل گزارنا واجب ہے اور نابالغ جو بالغ ہوا یا کافر تھا مسلمان ہوا اُن پر اس دن کی قضا واجب نہیں باقی سب پر قضا واجب ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۵، ۱/ ۹۹۰)

2... صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی اس آیت مبارکہ کے تحت "**خزائن العرفان فی تفسیر القرآن**" میں فرماتے ہیں: "اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مریض و مسافر کو رخصت دی کہ اگر اس کو رمضان مبارک میں روزہ رکھنے سے مرض کی زیادتی یا ہلاک کا اندیشہ ہو یا سفر میں شدت و تکلیف کا تو وہ مرض و سفر کے ایام میں افطار کرے اور بجائے اس کے ایامِ مَنْہِیّہ کے سوا اور دنوں میں اس کی قضا کرے "ایامِ مَنْہِیّہ پانچ دن ہیں جن میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔ دونوں عیدین اور ذی الحجّہ کی گیارھویں بارھویں تیرھویں تاریخیں۔ **مسئلہ:** مریض کو محض وہم پر روزے کا افطار (یعنی نہ رکھنا) جائز نہیں جب تک دلیل یا تجربہ یا غیر ظاہرُ الفسق طبیب کی خبر سے اس کا غلبہ ظن حاصل نہ ہو کہ روزہ مرض کے طول یا زیادتی کا سبب ہو گا۔" نیز آیتِ مبارکہ کے جز "وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (پ۲، البقرۃ: ۱۸۴، ترجمۂ کنزالایمان: اور روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو)۔" کے تحت فرماتے ہیں: "اس سے معلوم ہوا کہ ...

سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا امام زَیْنُ العابِدین علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔ چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس، حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا صفیہ اور اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مروان سے بھی احادیث کی سماعت کی ہے۔

تارہ کیوں ٹوٹتا ہے؟

﴿3572﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ چند انصاری صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے مجھے بتایا کہ ایک رات ہم بارگاہِ رسالت میں حاضر تھے کہ ایک ستارہ ٹوٹا اور روشنی پھیل گئی، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابہ سے دریافت فرمایا: ”اس طرح ستارہ ٹوٹنے پر تم دورِ جاہلیت میں کیا کہتے تھے؟“ عرض کی: ”اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خوب جانتے ہیں۔ ہم کہا کرتے تھے: آج رات کوئی عظیم شخص پیدا ہوا یا کوئی عظیم شخص مرا ہے۔“ ارشاد فرمایا: ”یہ تارے نہ تو کسی کی موت پر ٹوٹتے ہیں نہ کسی کی زندگی پر بلکہ ہمارا رب عَزَّوَجَلَّ جب کسی چیز کا فیصلہ فرماتا ہے تو عرش اٹھانے والے فرشتے تسبیح کرتے ہیں، پھر ان سے متصل آسمان والے فرشتے، پھر ان سے متصل آسمان والے فرشتے حتّٰی کہ آسمانِ دنیا کے فرشتوں تک تسبیح پہنچتی ہے، پھر عرش اٹھانے والے فرشتوں سے متصل فرشتے ان سے پوچھتے ہیں: تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ نے کیا فرمایا۔ وہ انہیں خبر دیتے ہیں۔ پھر فرشتے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں، یہاں تک کہ یہ خبر آسمانِ دنیا تک پہنچتی ہے۔ تو جنات سنی باتوں کو اچک لیتے اور اپنے دوستوں تک پہنچا دیتے ہیں۔ پھر کاہن جو کچھ اس کے موافق لاتے ہیں وہ حق ہے لیکن وہ اس میں جھوٹ ملا دیتے اور بڑھا دیتے ہیں۔ اس لئے شیاطین کو ستاروں سے مارا جاتا ہے[1]۔“[2]

......اگرچہ مسافر و مریض کو افطار (روزہ نہ رکھنے) کی اجازت ہے لیکن زیادہ بہتر و افضل روزہ رکھنا ہی ہے۔“

1... مسلم، کتاب السلام، باب تحریم الکھانۃ واتیان الکھان، ص۱۲۲۴، حدیث: ۲۲۲۹

2... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 279 پر فرماتے ہیں: ...

﴿3573﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیّدنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رات کے وقت رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے اور حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس تشریف لائے اور دریافت فرمایا: "تم (رات میں) نماز کیوں نہیں پڑھتے؟" میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمارے نفس اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ اگر وہ ہمیں رات میں عبادت کی توفیق دینا چاہے گا تو دے دے گا۔ میری یہ بات سن کر پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کوئی بات کئے بغیر واپس تشریف لے گئے۔ میں نے آپ کو لوٹتے وقت ہاتھ ران مبارک پر مار کر یہ آیتِ طیبہ تلاوت کرتے سنا:

وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو ہے۔[1]

(پ۱۵، الکھف: ۵۴)

﴿3574﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیّدنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے دن مجھے ایک جوان اونٹنی ملی اور ایسی ہی ایک اونٹنی مجھے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عطا فرمائی، میں نے ان دونوں کو ایک انصاری کے دروازے کے پاس بٹھا دیا تاکہ اس پر اِذْخِر (ایک قسم کی) گھاس لادوں (اور بیچ کر) حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ولیمہ میں اس سے مدد حاصل کروں، بنو قینقاع کا ایک شخص بھی میرے ساتھ تھا، اس گھر میں حضرتِ سیّدنا حمزہ بن عبدالمطلب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (کچھ لوگوں کے ساتھ موجود) تھے (شراب کا دور چل رہا تھا) اور گانے والی کچھ گاتے ہوئے کہنے لگی: اے حمزہ! اٹھو فربہ جوان اونٹنیوں کی طرف۔ پس حضرتِ سیّدنا حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تلوار لے کر نکلے اور ان اونٹنیوں کی کوہان کاٹ دی، پہلوؤں کو چیرا اور جگر نکال لئے۔ میں یہ عجیب منظر دیکھ کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور واقعہ عرض کر دیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ زید بن حارثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ساتھ لئے حضرتِ سیّدنا حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

......جب یہ چیزیں دنیا کے آسمان والے یعنی پہلے آسمان والے فرشتوں کو ان کے اوپر والے بتاتے ہیں تو وہاں چھپے ہوئے جنات جو کان لگائے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں سن لیتے ہیں۔ بعض دفعہ یہ جن یہ باتیں سنا کر شہاب سے مارے جاتے ہیں اور کبھی اس سے پہلے ہی۔ جب یہ کاہن لوگ وہ بات جو اس جن سے سنی ہے وہ لوگوں کو بتاتے ہیں تو حق ہوتی ہے اس کے علاوہ جو بتاتے ہیں وہ ناحق ہوتی ہے۔ یہ زیادتی ننانوے فی صد ہوتی ہے یعنی سو میں ایک بات درست اور ننانوے باتیں جھوٹی ہوتی ہیں۔

[1]...بخاری، کتاب التوحید، باب: ۳۱، ۴/ ۵۶۴، حدیث: ۷۴۶۵

کے پاس تشریف لائے اور ناراضی کا اظہار فرمایا۔ حضرتِ حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سر اٹھایا اور (غنودگی کی کیفیت میں) کہا: کیا تم میرے آباء واجداد کے غلام نہیں ہو؟[1] یہ کیفیت دیکھ کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم واپس تشریف لے آئے۔"[2]

مسلمان و کافر میں میراث نہیں:

﴿3575-76-77﴾... حضرتِ سیِّدُنا اُسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "لَایَرِثُ الْمُسْلِمُ الْکَافِرَ وَلَاالْکَافِرُ الْمُسْلِمَ یعنی نہ تو مسلمان کافر کا وارث ہو سکتا ہے اور نہ ہی کافر مسلمان کا۔"[3]

لوگوں کو بدگمانی سے بچاؤ:

﴿3578﴾... ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا صَفِیَّہ بنْتِ حُیَیّ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں معتکف تھے، میں ملاقات کے لئے رات کے وقت حاضر ہوئی، کچھ دیر گفتگو کرنے کے بعد لوٹنے لگی تو آپ بھی میرے ساتھ کھڑے ہو گئے، ان دنوں آپ حضرتِ اُسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہاں قیام پذیر تھیں، اسی دوران دو انصاری صحابہ وہاں سے گزرے، جب انہوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا تو تیزی سے چلنے لگے، آپ نے ان سے ارشاد فرمایا: "ذرا ٹھہرو! یہ (میری زوجہ) صَفِیَّہ بنْتِ حُیَیّ ہیں۔" انہوں نے عرض کی: "سُبْحَانَ اللہ! یا رسولَ

1... حضرتِ عبد المطلب (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اور حضرتِ علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے جدِ کریم ہیں۔ اور دادا بمنزلہ آقا کے ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے وہ عرض کر دیا۔ وہ بھی نشے کی حالت میں۔ غالباً نشے میں یہ ترنگ پیدا ہو گئی کہ ان اونٹیوں پر میرا حق تھا۔ اس کو مستی میں ان الفاظ سے تعبیر کر دیا۔ یہ قصہ شراب کی تحریم (حرام ہونے) سے پہلے کا ہے۔ اور اسی طرح غنا کی بھی تحریم سے قبل کا ہے شراب کی حرمت غزوۂ احد کے بعد نازل ہوئی ہے۔ ابن ابی شیبہ نے روایت کیا کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بعد میں حمزہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) سے ان اونٹیوں کی قیمت حضرتِ علی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو دلوائی۔ (نزہۃ القاری، کتاب الجہاد، باب فرض الخمس، ۴/ ۱۸۴، تحت الحدیث: ۱۶۵۷)

2... بخاری، کتاب المساقاۃ، باب بیع الحطب والکلأ، ۲/ ۱۰۲، حدیث: ۲۳۷۵

3... بخاری، کتاب الفرائض، باب لا یرث المسلم الکافر، ۴/ ۳۲۵، حدیث: ۶۷۶۴

اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!(ہم آپ کے بارے میں بدگمانی کرسکتے ہیں؟)۔" تو آپ نے ارشاد فرمایا: "بے شک شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ تمہارے دل میں کوئی چیز نہ ڈال دے۔یا فرمایا: کوئی برائی نہ ڈال دے۔"(1)

مقامِ محمود:

﴿3579﴾... حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے بتایا کہ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن زمین رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی عظمت کی وجہ سے چمڑے کی طرح پھیلادی جائے گی،بنی آدم میں سے ہر شخص کو صرف پاؤں رکھنے کی جگہ ملے گی، پھر سب سے پہلے انسان (یعنی حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام) کو بلایا جائے گا،وہ سجدے میں گر پڑیں گے، پھر مجھے اجازت ملے گی تو میں بارگاہِ الٰہی میں عرض کروں گا: اے رب عَزَّوَجَلَّ! مجھے حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے بتایا اور تو نے ہی انہیں میری طرف بھیجا تھا،اس وقت وہ عرش کے دائیں جانب ایسی حالت میں کھڑے ہوں گے کہ بخدا! کسی نے انہیں ایسی حالت میں کبھی نہ دیکھا ہو گا، وہ بالکل خاموش کھڑے ہوں گے کوئی بات نہیں کریں گے۔ پھر مجھے شفاعت کا اذن عطا ہو گا۔ میں عرض کروں گا: "اے رب عَزَّوَجَلَّ! تیرے بندے زمین کے گوشے گوشے میں عبادت بجالائے۔" یہی مقامِ محمود ہے (جس کا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے وعدہ کیا گیا ہے)۔(2)



کامل الایمان

...رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے باپ اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔ (بخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان، ۱/ ۱۷، حدیث: ۱۵)

---

(1)...بخاری، کتاب الاعتکاف، باب ھل یخرج المعتکف...الخ، ۱/ ۶۶۸، حدیث: ۲۰۳۵

ابو داود، کتاب الصوم، باب المعتکف یدخل البیت لحاجتہ، ۲/ ۴۹۱، حدیث: ۲۴۷۰

(2)...مستدرک حاکم، کتاب الاھوال، باب ذکر المقام المحمود، ۵/ ۷۸۸، حدیث: ۸۷۴۲

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابوعبداللہ محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عبرت کی نگاہ رکھنے والے، کثرت سے ذکر کرنے والے اور معافی چاہنے والے تھے۔ آپ معافی مانگنے (اور نصیحت حاصل کرنے) میں جلدی کرتے تھے۔

عُلَمائے تَصَوُّف فرماتے ہیں: نصیحت حاصل کرنے اور معافی مانگنے میں جلدی کرنے کا نام تَصَوُّف ہے۔

ایک آیت نے رُلا دیا:

﴿3580﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن فَضْل اُنَیْسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک رات نماز پڑھتے پڑھتے رونے لگے اور اس قدر روئے کہ گھر والے گھبرا گئے، انہوں نے رونے کی وجہ پوچھی تو آپ نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ مزید رونے لگے، گھر والوں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بلوا کر سارا واقعہ عرض کیا، آپ نے انہیں روتے دیکھ کر پوچھا: "اے بھائی! کس چیز نے تمہیں رُلایا کہ تم نے گھر والوں کو بھی پریشان کر دیا، کسی بیماری کے سبب رو رہے ہیں یا کوئی اور وجہ ہے؟" حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "ایک آیتِ مقدسہ میری نظر سے گزری۔" پوچھا: "کون سی آیت؟" فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾ (پ۲۴، الزمر: ۴۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اور انہیں اللہ کی طرف سے وہ بات ظاہر ہوئی جو ان کے خیال میں نہ تھی[1]۔"

یہ سن حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی رونے لگے اور بہت زیادہ روئے۔ گھر والوں میں سے کسی نے کہا: "ہم نے آپ کو اس لئے بلایا تھا کہ آپ انہیں اس کیفیت سے نکالیں لیکن آپ نے تو اس میں مزید اضافہ کر دیا۔" آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اہلِ خانہ کو اپنے اور ان کے رونے کا سبب بتایا۔

﴿3581﴾... حضرتِ سیِّدُنا عِکْرِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللّٰہ

---

[1]...یعنی ایسے ایسے عذابِ شدید جن کا انہیں خیال بھی نہ تھا اور اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ گمان کرتے ہوں گے کہ ان کے پاس نیکیاں ہیں اور جب نامۂ اعمال کھلیں گے تو بدیاں ظاہر ہوں گی۔ (خزائن العرفان، پ۲۴، سورۂ زمر، تحت الآیہ: ۴۷)

تَعَالٰی عَلَیْہ پر موت کے وقت گھبراہٹ طاری ہوئی، آپ سے اس کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا: ایک آیتِ مبارکہ کے سبب مجھ پر خوف طاری ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور انہیں اللہ کی طرف سے وہ بات ظاہر ہوئی جو ان کے خیال میں نہ تھی۔ (پ۲۴، الزمر: ۴۷)

مجھے ڈر ہے کہ کہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے میرے لئے وہ بات ظاہر ہو جائے جو میرے خیال میں نہ ہو۔

سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر عَلَیْہِ الرَّحْمَہ اور بیمار پڑوسی:

﴿3582﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (میرے بیٹے) محمد رات کو اٹھ کر وضو کر کے دعا مانگتے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد بجالاتے، اس کی ثنا بیان کرتے اور شکر ادا کرتے پھر بلند آواز سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے، ان سے بلند آواز سے ذکر کرنے کی وجہ پوچھی گئی تو کہا: "میرا ایک پڑوسی ہے جو بیمار ہے وہ درد کی وجہ سے آواز بلند کرتا ہے جبکہ میں (تندرستی کی) نعمت کے سبب بلند آواز سے ذکر کرتا ہوں۔"

﴿3583﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رات میں نماز پڑھنے کے لئے اٹھتے اور فرماتے: کتنی آنکھیں تکلیف کی وجہ سے راتوں کو جاگتی ہیں۔ ان کا ایک پڑوسی بیمار تھا، وہ رات کو تکلیف کی وجہ سے کراہتا رہتا تھا جبکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بلند آواز سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد بجالاتے، آپ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: "وہ تکلیف کی وجہ سے آوازیں نکالتا ہے جبکہ میں (تندرستی کی) نعمت پر بلند آواز سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد بجالاتا ہوں۔"

عُلَما کے سردار:

﴿3584﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن اَنَس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اہلِ علم کے سردار ہیں، جب بھی کوئی شخص ان سے حدیث پوچھتا تو آپ رو پڑتے۔

﴿3585﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو یعقوب جُبَنِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بڑے عبادت گزار تھے، ایک مرتبہ آپ نماز میں مشغول تھے کہ لوگ (نصیحت حاصل کرنے

کے لئے) ان کے گرد جمع ہوگئے، آپ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ”تم نے نصیحت کرنے والوں کو تھکا دیا کب تک تمہیں جانوروں کی طرح ہانکا جاتا رہے گا۔“

40 سال نفس کی اصلاح:

﴿3586﴾... حضرتِ سیِّدُنا حارث صَوَّاف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے 40 سال تک اپنے نفس کو مشقت میں ڈالے رکھا حتّٰی کہ وہ دُرُست ہو گیا۔

دورانِ تلاوت باندی سے گفتگو:

﴿3587﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تلاوت کے لئے قرآنِ پاک دیا کرتا تھا، ایک مرتبہ دورانِ تلاوت ان کی باندی قریب سے گزری، آپ نے اس سے کوئی بات کی جس پر مسکرانے لگے، پھر متوجہ ہو کر کہنے لگے: اِنَّا لِلّٰہِ اِنَّا لِلّٰہِ! میں سمجھا انہیں کوئی تکلیف پہنچی ہے، میں نے عرض کی: کیا ہوا؟ فرمایا: ”میں تلاوت میں مشغول تھا کہ اس باندی کا گزر ہوا اور میں نے اس سے بات کرلی۔“

﴿3588﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مَرَضُ الموت میں حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سُلَیْم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان کے پاس آئے اور کہا: ”اے ابوعبداللہ! میں محسوس کر رہا ہوں کہ موت آپ پر گراں گزر رہی ہے؟“ راوی کا بیان ہے کہ پھر آہستہ آہستہ معاملہ آسان ہوتا گیا اور حالت سنبھلتی گئی یہاں تک کہ ان کا چہرہ چراغ کی طرح روشن ہو گیا، پھر آپ نے حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سُلَیْم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے فرمایا: ”میں جس حالت میں ہوں اگر آپ کو معلوم ہو جائے تو آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔“ پھر آپ کا انتقال ہو گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو۔ (آمین)

پہاڑوں کی گفتگو:

﴿3589﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عَقِیْل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوَکِیْل بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ صبح کے وقت پہاڑ ایک دوسرے سے اس کا نام لے کر پوچھتے ہیں:

اے فُلاں! کیا آج تیرے قریب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والے کسی شخص کا گزر ہوا ہے؟ دوسرا کہتا ہے: ہاں۔ پہلا کہتا ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ تیری آنکھیں ٹھنڈی کرے، لیکن میرے پاس سے آج کسی ذکر کرنے والے کا گزر نہیں ہوا۔

ڈرنے والا اور امیدوار:

﴿3590﴾... حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے والدِ گرامی حضرتِ سَیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ مسجد نبوی میں بیٹھا تھا کہ ہمارے پاس سے ایک شخص کا گزر ہوا جو لوگوں کو حدیثیں سناتے ہوئے فتوے دے رہا تھا اور قصے سنا رہا تھا۔ والد صاحب نے اسے بلا کر فرمایا: ”اے فُلاں! بے شک گفتگو کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی سے ڈرتا ہے جبکہ سننے والا رحمتِ الٰہی کا امیدوار ہوتا ہے۔“

﴿3591﴾... حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”گفتگو کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی سے ڈرتا ہے جبکہ استفادہ کرنے والا رحمتِ الٰہی کا امیدوار ہوتا ہے۔“

بندۂ مومن کی برکات:

﴿3592﴾... حضرتِ سَیِّدُنا محمد بن سُوقَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ بندۂ مومن کی اور اس کی اولاد در اولاد کی حفاظت فرماتا ہے، اس کے اور اس کے ارد گرد کے گھروں کی بھی حفاظت فرماتا ہے اور جب تک مومن ان کے درمیان رہتا ہے وہ حفظ و امان میں رہتے ہیں۔“

میت پر عورتیں کیوں روتی ہیں؟

﴿3593﴾... حضرتِ سَیِّدُنا عبد العزیز بن ماجشون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سَیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: مجھے خبر ملی ہے کہ جب حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ

وَالسَّلَام کے بیٹے کا انتقال ہوا تو آپ نے حضرتِ سیِّدَتُنا حوا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا سے ارشاد فرمایا: ”تیرے بیٹے کا انتقال ہو گیا ہے۔“ انہوں نے پوچھا: ”موت کیا ہوتی ہے؟“ ارشاد فرمایا: ”موت یہ ہے کہ مرنے والا نہ کچھ کھائے گا، نہ پیئے گا، نہ کھڑا ہو گا، نہ چلے گا اور نہ ہی کبھی گفتگو کرے گا۔“ یہ سن کر حضرتِ سیِّدَتُنا حوا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا نے چیخ ماری۔ حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیۡہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: ”تم اور تمہاری بیٹیاں بلند آواز سے روئیں چلائیں گی جبکہ میں اور میرے بیٹے اس سے بری ہیں۔“

﴿3594﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الۡحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے ایک شخص کے لئے رحمت کی دعا کی، کسی نے عرض کی: ”آپ فلاں کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں (وہ تو بہت گناہ گار ہے)۔“ فرمایا: ”مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس بات پر حیا آتی ہے کہ اسے میری طرف سے یہ بات پہنچے کہ میں اس کی رحمت کو اس کی مخلوق میں سے کسی کے لئے عاجز سمجھتا ہوں۔“

﴿3595﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مَعۡشَر رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنۡکَدِر رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سُلَیۡم رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی طرف 40 دینار بھیجے اور اپنے بیٹوں سے فرمایا: ”تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جس نے حضرتِ صفوان کو عبادت کے لئے فارغ کر دیا۔“

حصولِ تقوٰی کے لئے بہترین مددگار:

﴿3596﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سُوقہ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو فرماتے سنا کہ ”مال داری تقوٰی و پرہیز گاری کے حُصول کے لئے بہترین مددگار ہے۔“

پسندیدہ خواہش:

﴿3597﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن واقِد عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے کسی نے پوچھا: دنیا میں آپ کو کون سا عمل زیادہ پسند ہے؟ فرمایا: (مسلمان) بھائیوں پر خرچ کرنا۔

﴿3598﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الۡحَنَّان نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے پوچھا: ”آپ کی کوئی خواہش باقی ہے؟“ فرمایا: ”مسلمان بھائیوں سے ملاقات کرنا اور انہیں خوش رکھنا۔“

﴿3599﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو معشر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مِنٰی میں قیام فرماتے تھے، آپ سردار تھے، لوگوں کو کھانا کھلاتے تھے اور آپ کے پاس اہلِ علم کا ہجوم رہتا تھا۔

مغفرت کو واجب کرنے والا عمل:

﴿3600﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”بے شک مغفرت کو واجب کرنے والی چیزوں میں سے ایک بھوکے مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔“

﴿3601﴾... حضرتِ سیِّدُنا ایوب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”کھانا کھلانا اور اچھی گفتگو کرنا تمہیں جنت میں لے جائے گا۔“

پسندیدہ عمل:

﴿3602﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ کسی نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: کون سا عمل آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا: بندۂ مومن کو خوش کرنا۔ پوچھا: اس کے علاوہ کوئی اور بات جس سے آپ کو لذت حاصل ہوتی ہو؟ فرمایا: (مسلمان) بھائیوں پر خرچ کرنا۔

﴿3603﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سُوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مقروض ہونے کے باوجود حج کا ارادہ کیا، کسی نے عرض کی: آپ حج کے لئے جا رہے ہیں حالانکہ آپ پر قرض ہے؟ فرمایا: ”حج قرض کو جلد ادا کرواتا ہے۔“

﴿3604﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں: مجھے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بتایا کہ میرے والدِ محترم بچوں کے ساتھ حج کر رہے تھے، عرض کی گئی: آپ بچوں کے ساتھ حج کر رہے ہیں۔ فرمایا: ”ہاں! میں (بطورِ گواہ) انہیں بارگاہِ الٰہی میں پیش کروں گا۔“

والدہ کی خدمت:

﴿3605﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”ایک رات میں نے اپنی والدہ ماجدہ کے پاؤں دباتے ہوئے گزاری جبکہ

میرے بھائی عمر نے نماز پڑھتے ہوئے، مجھے یہ پسند نہیں کہ میری رات ان کی رات کا بدلہ ہو۔"

﴿3606﴾... حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنا رخسار زمین پر رکھ کر اپنی والدہ محترمہ سے عرض کرتے: میرے رخسار پر اپنا قدم رکھیئے۔

نیک لوگوں کی زیارت باعث برکت ہے:

﴿3607﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد العزیز بن یعقوب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میرے والدِ گرامی فرماتے ہیں: "حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زیارت مجھے دینی اعتبار سے فائدہ پہنچاتی ہے۔"

بنو منکدر کی شان:

﴿3608﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا، اس نے بَنُو مُنْکَدِر کے حالات اور لوگوں کے نزدیک ان کا مقام و مرتبہ دیکھا، پھر مدینہ منورہ سے رخصت ہو گیا، ایک شخص سے اس کی ملاقات ہوئی، اس نے پوچھا: تم نے اَہْلِ مدینہ کو کس حال میں چھوڑا؟ اس نے کہا: خیریت سے ہیں، اگر تم بنو منکدر کی آل میں شامل ہو سکو تو ضرور شامل ہونا۔

عمر میں اضافے کا نسخۂ کیمیا:

﴿3609﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد العزیز بن ابو سلمہ ماجِشُون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "توریت شریف میں لکھا ہے کہ اے ابنِ آدم! اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے ڈر، والدین سے حُسْنِ سُلُوک اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی کر میں تیری عمر میں اضافہ کر دوں گا، تیرے لئے آسانیاں پیدا کروں گا اور تنگیاں دور کر دوں گا۔

جہنم کی تخلیق اور فرشتے:

﴿3610﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن ابو اُنَیسہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "جب جہنم کی تخلیق ہوئی تو فرشتے اس قدر ڈرے کہ ان میں بے چینی پھیل گئی اور حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پیدائش تک ان کی یہی کیفیت رہی، ان کی پیدائش کے

بعد ان کے دل اپنی حالت پر لوٹ آئے اور ان کی وہ کیفیت ختم ہو گئی۔"

جنتی باغوں کے رہائشی:

﴿3611﴾... حضرتِ سیِّدُنا مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا: وہ لوگ کہاں ہیں جو خود کو اور اپنے کانوں کو لہو ولعب اور مزامیر سے بچاتے تھے انہیں جنتی باغوں میں داخل کرو۔ پھر فرشتوں سے ارشاد فرمائے گا: "انہیں میری حمد و ثنا سناؤ اور بتاؤ کہ اب انہیں نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔"

دنیاوی غموں کو غمِ آخرت بنالو:

﴿3612﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جس نے دنیا کے غموں کو ایک (آخرت کا) غم بنالیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے دنیا و آخرت کے غموں میں کافی ہو گا اور جس نے اپنے غموں کو بکھیر دیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی کوئی پروا نہیں کرے گا کہ وہ کس غم کی وجہ سے ہلاک ہوا یا قتل کیا گیا۔"[1]

﴿3613﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو غَسّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ "لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں صرف وہ شخص چھٹکارا پائے گا جو ڈوبنے والے کی طرح دعا کرے گا۔"

﴿3614﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے چند مصاحبوں کے ساتھ سرزمین روم میں تھے، بعض نے کہا: "کاش! اس وقت ہمارے پاس تر پنیر ہوتا۔" راستے میں اچانک انہیں کھجور کے پتوں کا بنا ہوا ٹوکرا ملا جو اوپر سے بند تھا جس میں تَر پنیر تھا۔ پھر کہنے لگے: "کاش! ہمارے پاس شہد ہوتا تاکہ ہم پنیر کے ساتھ کھاتے۔" اچانک انہوں نے اپنے سامنے شہد سے بھری بوتل دیکھی۔

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب الانتفاع بالعلم والعمل بہ، ۱/ ۱۶۷، حدیث: ۲۵۷، بتغیر قلیل

مستجابُ الدعوات:

﴿3615﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوداوٗد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (قحط کے زمانے میں) ایک دن میں مسجد میں داخل ہوا تو ایک ادھیڑ عمر شخص کو منبر کے پاس بارش کی دعا مانگتے دیکھا، اچانک گرج چمک کے ساتھ بارش ہونے لگی، اس نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ''میں نے اس طرح تو نہیں چاہا تھا۔'' (پھر وہ لوٹ گیا) میں اس کے پیچھے ہو لیا، وہ آلِ حزم یا آلِ عثمان کے محلے میں گیا، میں نے ان کی رہائش گاہ کو پہچان لیا، میں نے ان کے سامنے ایک چیز پیش کی تو انہوں نے لینے سے انکار کر دیا، میں نے کہا: ''آپ میرے ساتھ حج کے لئے چلیں گے؟'' انہوں نے کہا: ''یہ بھی ایسی چیز ہے جس میں تمہارے لئے اجر و ثواب ہے میں اس بات کو ناپسند جانتا ہوں کہ اپنا بوجھ تم پر ڈالوں اور جہاں تک کوئی چیز لینے کا تعلق ہے تو ایسا نہیں ہو سکتا (یعنی میں کوئی چیز نہیں لے سکتا)۔''

﴿3616﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں آدھی رات کے وقت منبر کے پاس بیٹھا دعا میں مشغول تھا کہ اچانک میں نے ایک شخص کو سر جھکائے ایک ستون کے پاس بیٹھے دیکھا، وہ بارگاہِ الٰہی میں عرض کر رہا تھا: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! تیرے بندے شدید قحط میں مبتلا ہیں۔ اے رب عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ پر قسم اٹھاتا ہوں تُو انہیں سیراب کر دے۔ کچھ دیر ہی گزری تھی کہ بادل آکر برسنے لگا۔ یہ بہت مشکل تھا کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر کوئی نیک شخص مخفی رہ جاتا۔ آپ فرمانے لگے: یہ بزرگ مدینہ طیبہ میں رہتے ہیں اور میں انہیں جانتا تک نہیں۔ جب امام نے (نمازِ فجر کا) سلام پھیرا تو وہ شخص سر جھکائے چل دیا۔ میں بھی پیچھے ہو لیا، وہ وعظ و نصیحت کے لئے کہیں نہ ٹھہرا حتّٰی کہ حضرتِ سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے محلے میں داخل ہو گیا، ایک جگہ پہنچ کر چابی نکالی اور تالا کھول کر گھر میں داخل ہو گیا۔ میں واپس لوٹ آیا، اگلے روز کام سے فارغ ہونے کے بعد میں وہاں آیا تو میں نے گھر سے لکڑی چیرنے کی آواز سنی، سلام کے بعد داخلے کی اجازت چاہی تو اجازت مل گئی، میں نے دیکھا کہ وہ ایک پیالہ بنا رہا تھا، میں نے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں برکات سے نوازے تمہاری صبح کیسی رہی؟'' اس نے جواب دینے کے بجائے اپنے کام کو ترجیح دی، جب میں نے یہ

معاملہ دیکھا تو کہا: ”اے بھائی! گزشتہ رات تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو جو قسمیں دیں وہ میں نے سنیں، کیا تمہارے پاس خرچ وغیرہ کے لئے کچھ نہیں جو تمہیں اس کام سے بے نیاز کر کے آخرت کی تیاری کے لئے فارغ کر دے؟“ اس نے کہا: ”نہیں! لیکن آپ اس کا ذکر کسی سے نہ کرنا اور میرے مرنے تک یہ بات کسی کو نہ بتانا۔ اے ابن منکدر! آپ میرے پاس نہ آنا کیونکہ اگر آپ میرے پاس آئیں گے تو آپ کی وجہ سے لوگوں میں میری شہرت پھیلے گی۔“ میں نے کہا: ”میں تم سے ملنا پسند کرتا ہوں۔“ کہا: ”مسجد میں ملتے رہنا۔“ وہ شخص ”فارس“ کا رہنے والا تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کسی سے ان کا تذکرہ نہ کیا یہاں تک کہ ان کا وصال ہو گیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو۔ (آمین)

حضرتِ سیِّدُنا اِبْنِ وَہْب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ وہ بُزرگ اس محلے سے چلے گئے، کسی نے انہیں نہ دیکھا اور نہ ہی یہ پتا چلا کہ وہ کہاں گئے، اہْلِ محلہ کہنے لگے: اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے اور محمد بن منکدر کے درمیان فیصلہ فرمائے انہوں نے ہمارے درمیان سے ایک نیک شخص کو نکال دیا۔

غیبی امداد:

﴿3617﴾... حضرتِ سیِّدُنا اِبْنِ زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے میرے پاس 100 دینار بطورِ امانت رکھوائے، میں نے اس سے کہا: ”اے بھائی! ضرورت پڑنے پر ہم اسے خرچ کر لیں گے، وقت آنے پر آپ کو لوٹا دیں گے۔“ اس نے کہا: ٹھیک ہے۔ چنانچہ ضرورت پڑنے پر ہم نے انہیں خرچ کر لیا، اس شخص کا قاصد آیا تو میں نے کہا: ضرورت پڑی تو ہم نے انہیں خرچ کر لیا، اس وقت گھر میں بھی کچھ نہیں ہے، میں نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے رب عَزَّوَجَلَّ! میری امانت خراب نہ فرما، اس کی ادائیگی کا بندوبست فرما۔ چنانچہ میں گھر سے نکلا، پھر جب گھر میں داخل ہونے کے لئے قدم رکھا تو اچانک ایک اجنبی شخص نے میرا کاندھا پکڑا اور مجھے ایک تھیلی دی جس میں 100 دینار تھے، لہٰذا میں نے امانت ادا کر دی۔ لوگوں کو معلوم نہ تھا کہ وہ کہاں سے آئے۔ جب حضرتِ سیِّدُنا عامر اور حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہوا تو ایک شخص نے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا عامر بن عبد اللہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے (100 دینار کی) تھیلی دے کر ان کی طرف بھیجا تھا اور فرمایا تھا

کہ انہیں دے آؤ اور میری یا ان کی موت تک کسی کو اس کے بارے میں نہ بتانا، لہٰذا ان دونوں کے وصال تک میں نے یہ بات کسی کو نہ بتائی۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر نے ان کی بات سنی، گھر گئے دیناروں کا وزن کیا اور لے آئے، جب حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سجدے میں گئے تو دیناروں کی تھیلی ان کے جوتوں کے پاس رکھ دی۔

﴿3618-19﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”فقیہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے بندوں کے درمیان ترجمان ہوتا ہے، لہٰذا اسے غور کرنا چاہئے کہ وہ کس طرح دخل انداز ہوتا ہے۔“

70 ہاتھ لمبی زنجیر:

﴿3620﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسین بن رُسْتُم اَیْلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ”اگر ابتدا سے لے کر انتہا تک پوری دنیا کا لوہا جمع کر لیا جائے تو بھی اس زنجیر کے حلقوں میں سے ایک حلقے کے برابر نہیں پہنچ سکے گا جس کا ذکر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ مجید میں فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فِیۡ سِلۡسِلَۃٍ ذَرۡعُہَا سَبۡعُوۡنَ ذِرَاعًا

ترجمۂ کنزالایمان: ایسی زنجیر میں جس کا ناپ ستر ہاتھ ہے۔

(پ۲۹، الحاقۃ: ۳۲)

بچوں سے زیادہ مذاق نہ کرو:

﴿3621﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”بچوں سے زیادہ مذاق نہ کیا کرو ورنہ ان کے نزدیک تمہاری قدر و منزلت کم ہو جائے گی اور وہ تمہارے حق کو ہلکا سمجھیں گے۔“

رخصت ہوتے وقت کا ایک ادب:

﴿3622﴾... حضرتِ سیِّدُنا بشر بن مُفَضَّل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوتا جب آپ اٹھنے کا ارادہ کرتے تو پوچھتے: ''کیا مجھے اجازت ہے؟''

مجھے رب عَزَّوَجَلَّ سے حیا آتی ہے:

﴿3623﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خطائے اجتہادی سرزد ہونے کے بعد حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام زمین پر تشریف لائے تو سرانور جھکائے رکھتے اور آنکھیں آسمان کی جانب نہ اٹھاتے اور فرماتے: ''جو کچھ مجھ سے سرزد ہوا ہے مجھے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے حیا آتی ہے کہ میں اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھاؤں۔''

سیِّدُنا محمد بن مُنکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا ابوعبداللہ محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔ چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبداللہ، حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ، حضرتِ سیِّدُنا ابوقتادہ، حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عُمر، حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس اور حضرتِ سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم۔

جبکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے تابعین کرام کی ایک جماعت نے احادیث روایت کی ہیں۔ چند کے نام یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری، حضرتِ سیِّدُنا سَعد بن ابراہیم، حضرتِ سیِّدُنا زید بن اسلم، حضرتِ سیِّدُنا یحیٰی بن سعید بن سعید انصاری، حضرتِ سیِّدُنا ابوحازِم، حضرتِ سیِّدُنا سُہَیل، حضرتِ سیِّدُنا موسٰی بن عُقْبہ، حضرتِ سیِّدُنا یزید رَقاشی، حضرتِ سیِّدُنا علی بن زید بن جُدعان، حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی، حضرتِ سیِّدُنا یُونُس بن عُبَید، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سُوقہ، حضرتِ سیِّدُنا حَسّان بن عَطِیَّہ اور حضرتِ سیِّدُنا اَبان بن تَغْلِب رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی۔

جید علما و ائمۂ کرام نے بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ چند کے نام یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابنِ جُرَیج، حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن اَنس، حضرتِ سیِّدُنا مُعْتَمِر، حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثوری، حضرتِ سیِّدُنا امام شُعْبَہ، حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی اور حضرتِ سیِّدُنا رَوح بن ہَیْثَم رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی۔

ابن صائِد ہی دَجّال ہے:

﴿3624﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ

اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اس بات پر قسم اٹھاتے دیکھا کہ اِبْنِ صائِد ہی دَجّال ہے۔[1] میں نے عرض کی: آپ اس پر قسم اٹھارہے ہیں؟ فرمایا: میں بارگاہِ رسالت میں حاضر تھا، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس بات پر قسم اٹھائی کہ ابن صائد ہی دجال ہے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کا انکار نہ فرمایا۔[2]

﴿3625﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: یہود کہا کرتے تھے کہ اگر عورت کے ساتھ پیچھے سے فرج میں جماع کیا جائے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے۔ اس پر یہ آیتِ مُقَدَّسہ نازل ہوئی:

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ۪ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ٘ (پ۲، البقرۃ: ۲۲۳)

ترجمۂ کنز الایمان: تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو۔

شہید کی تمنا:

﴿3626﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: غزوۂ اُحد میں میرے والدِ ماجد کو بڑی بے دردی سے شہید کیا گیا، مجھے خبر ملی تو میں زیارت کے لئے حاضر ہوا، والد صاحب کی میت رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے کپڑے سے ڈھانپ کر رکھی ہوئی تھی، میں دیدار کے لئے چہرے سے کپڑا ہٹانے لگا تو مُثلہ (ہاتھ، پاؤں، ناک اور کان وغیرہ کٹنے) ہونے کی وجہ سے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے مجھے دیکھنے سے منع فرمایا، پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی تشریف فرما تھے لیکن آپ نے مجھے منع نہ فرمایا، جب کپڑا ہٹایا گیا تو محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "فرشتوں نے انہیں اپنے پروں سے ڈھانپ رکھا تھا کپڑا ہٹایا گیا تو (عورتوں کے چیخ وپکار کی وجہ سے) وہ چلے گئے۔"[3] کچھ دن بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے میری ملاقات ہوئی تو ارشاد فرمایا: اے بیٹے! کیا میں تمہیں خوشخبری نہ دوں، بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تیرے والد کو زندہ کیا اور فرمایا: تمنا کرو۔ عرض کی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! میری روح لوٹا کر مجھے دنیا میں واپس بھیج دیا جائے یہاں تک کہ میں دوبارہ شہید کیا جاؤں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد

---

1 ...دَجّال سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی مشہور زمانہ کتاب "مراٰۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، جلد 7، صفحہ 276 تا 337، مطبوعہ ضیاء القرآن" کا مطالعہ کیجئے!

2 ...بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، باب من رای ترک النکیر من النبی... الخ، ۴/ ۵۲۳، حدیث: ۷۳۵۵

3 ...مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فضائل عبد اللّٰہ بن عمرو، ص ۱۳۴۰، حدیث: ۲۴۷۱

فرمایا: بے شک میں اس بات کا فیصلہ کر چکا ہوں کہ ارواح کو دوبارہ دنیا کی طرف نہیں لوٹاؤں گا۔[1]

﴿3627﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا ابو عُبَیْدہ بن جَرّاح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پہلو کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: "یہ جگہ مومن کا پہلو ہے۔"[2]

مُرُوَّت کیا ہے؟

﴿3628﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبیلہ ثقیف کے ایک شخص سے دریافت فرمایا: "تمہارے نزدیک مروت کیا ہے؟" اس نے عرض کی: "انصاف اور اصلاح (یعنی درستی) کرنا۔ ارشاد فرمایا: "ہمارے نزدیک بھی یہی مروت ہے۔"[3]

جمعہ کے دن مرنے کی فضیلت:

﴿3629﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْلَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اُجِيْرَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَجَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ طَابَعُ الشُّهَدَاءِ یعنی روزِ جمعہ یا شبِ جمعہ مرنے والا عذابِ قبر سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔ قیامت کے دن جب وہ حاضر ہوگا تو اس پر شہدا کی مہر ہوگی۔"[4]

﴿3630﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اُطْلُبُوا الْخَيْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْهِ یعنی بھلائی خوبصورت چہرے والوں سے مانگو۔"[5]

---

1 ...ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة آل عمران، ۵/ ۱۲، حدیث: ۳۰۲۱، بتغیر قلیل

2 ...تاریخ ابن عساکر، ۲۵/ ۴۵۷، حدیث: ۵۴۲۰، الرقم: ۳۰۵۱، ابو عبیدة عامر بن عبد اللہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

3 ...کنز العمال، کتاب الاخلاق من قسم الافعال، الباب الاول، الفصل الثانی، ۳/ ۳۱۲، حدیث: ۸۷۵۹

4 ...ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فیمن مات یوم الجمعة، ۲/ ۳۳۹، حدیث: ۱۰۷۶، بتغیر عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ

مسند الفردوس، ۲/ ۲۷۴، حدیث: ۵۹۲۸

5 ...مسند ابی یعلی، مسند عائشة، ۴/ ۲۲۳، حدیث: ۴۷۴۰، عن عائشة رضی اللہ عنہا

قبولیّتِ حج کی ایک علامت:

﴿3631﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "افضل اعمال یہ ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لانا، راہِ خدا میں جہاد کرنا اور حج مقبول۔" صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: قبولیتِ حج کی علامت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: "کھانا کھلانا اور اچھی گفتگو کرنا۔"[1]

لَاحَول شریف کی فضیلت:

﴿3632﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے بارگاہِ رسالت میں شدید گرمی میں تخفیف چاہی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تخفیف نہ فرمائی بلکہ ارشاد فرمایا: "لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ سے مدد حاصل کرو کیونکہ اس سے مصیبت کے 70 دروازے بند ہو جاتے ہیں، سب سے چھوٹا دروازہ غم و پریشانی ہے۔"[2]

صفائی و زینت اپناؤ:

﴿3633﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو میلے کچیلے کپڑوں میں دیکھ کر ارشاد فرمایا: "کیا اسے کوئی ایسی چیز نہیں ملی جس سے یہ اپنے کپڑے صاف کر لے۔" ایک شخص کو پراگندہ بال دیکھ کر ارشاد فرمایا: "کیا اسے کوئی ایسی چیز نہیں ملی جس سے یہ اپنا سر سنوار لے۔"[3]

حلال لو حرام چھوڑ دو:

﴿3634﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ قاسمِ نعمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

[1]...مسند ابی داود الطیالسی، لمحمد بن المنکدر، عن جابر، ص۲۳۸، حدیث: ۱۷۱۸، معجم الکبیر، ۲۴/ ۳۱۵، حدیث: ۷۹۳

[2]...مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب تقدیم الظھر فی اول... الخ، ص۳۱۲، حدیث: ۶۱۹، عن خباب رضی اللہ عنہ
اتحاف الخیرۃ المھرۃ، کتاب الصلوۃ، باب وقت الظھر، ۲/ ۴۹، حدیث: ۱۱۵۹

[3]...مسند ابی یعلی، مسند جابر بن عبد اللہ، ۲/ ۲۷۷، حدیث: ۲۰۲۲

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”رزق میں تاخیر کا اندیشہ نہ کرو کیونکہ کوئی بندہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک وہ اپنا رزق پورا نہ کرلے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور تلاشِ رزق میں درمیانی راہ اختیار کرو حلال لو حرام چھوڑ دو۔“[1]

دنیا ملعون ہے مگر۔۔۔!

﴿3635﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَۃٌ مَّلْعُوْنٌ مَّا فِیْھَا اِلَّا مَاکَانَ مِنْھَا لِلّٰہِ یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے ملعون ہے سوائے اس کے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہو۔“[2]

دو ہزار نیکیاں:

﴿3636﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے (ایک مرتبہ) یہ پڑھا: ”لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ اَحَدًا صَمَدًا لَّمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ[3] تو اس کے لئے دو ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو زیادہ بار پڑھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے مزید نیکیاں لکھ دیتا ہے۔“[4]

مشکل و آسانی کے وقت کی دعا:

﴿3637﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُرَیْرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حمد کے دو جملے مشہور و معروف تھے، جب کوئی ناپسندیدہ معاملہ پیش آتا تو ارشاد فرماتے: ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ یعنی ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے۔“ اور جب کوئی خوش کُن مُعاملہ مُلاحظہ کرتے تو ارشاد

1... ابن حبان، کتاب الزکاۃ، باب جمع المال من حلہ...الخ، ۵/ ۹۸، حدیث: ۳۲۲۸

2... ترمذی، کتاب الزھد، باب منہ: ۱۴، ۴/ ۱۴۴، حدیث: ۲۳۲۹، عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۷/ ۳۴۱، حدیث: ۱۰۵۱۲

3... ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، وہ یکتا و بے نیاز ہے، نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔

4... المنتخب من مسند عبد بن حمید، عبد اللہ بن ابی اوفی، ۱/ ۲۲۰، حدیث: ۵۲۸، بتغیر قلیل

فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِنِعْمَةٍ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ یعنی سب خوبیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو جو مالک سارے جہان والوں کا، بہت مہربان رحمت والا، اسی کی نعمت ومہربانی سے تمام اچھے کام تکمیل تک پہنچتے ہیں۔"[1]

﴿3638-39﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میری خوبصورت گھنی زلفیں تھیں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ان کا اکرام کرو۔" چنانچہ (انہیں سنوارنے کے لئے) میں دن میں دو مرتبہ تیل لگاتا تھا۔[2]

نابینا کی مدد کا ثواب:

﴿3640﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ غمخوارِ امت، محسنِ انسانیت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مَنْ قَادَ اَعْمٰی اَرْبَعِیْنَ خُطْوَةً وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ یعنی جس نے کسی نابینا کو 40 قدم چلایا اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔"[3]

عرش اٹھانے والا فرشتہ:

﴿3641﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبداللہ اور حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مجھے اجازت دی گئی کہ میں عرش اٹھانے والے فرشتے کے بارے میں بتاؤں، اس کے دونوں پاؤں ساتوں زمینوں کے نیچے ہیں، عرش اس کے سر پر ہے، اس کے کانوں کی لَو سے کاندھے تک کا فاصلہ پرندے کی 100 سالہ اُڑان کی مسافت کے برابر ہے۔"[4]

﴿3642﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ

1... ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل الحامدین، ۴/ ۲۵۰، حدیث: ۳۸۰۳

2... الموطا، کتاب الشعر، باب اصلاح الشعر، ۲/ ۴۳۵، حدیث: ۱۸۱۸، بتغیر قلیل

3... مسند ابی یعلی، مسند عبد اللہ بن عمر، ۵/ ۱۰۶، حدیث: ۵۵۸۷

4... ابوداود، کتاب السنة، باب فی الجهمیة والمعتزلة، ۴/ ۳۰۷، حدیث: ۴۷۲۷

معجم الاوسط، ۵/ ۳۶، حدیث: ۶۵۰۳، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ

لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مدینہ طیبہ میں ظہر چار رکعتیں اور ذُوالْحُلَیْفَہ کے مقام پر عصر دو رکعتیں پڑھیں (یہ حجۃ الوداع کے سفر کا واقعہ ہے)[1]۔[2]



حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سُلَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سُلَیم زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بھی تابعین مدینہ مُنَوَّرہ میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ محنتی، وفادار، عبادت گزار اور سخی تھے۔ آپ عبادت وریاضت میں خوب جِدّوجُہد کرتے، لوگوں سے بے نیاز رہتے، بہادری کا مظاہرہ کرتے اور ہر کام پوری توجہ واہتمام کے ساتھ سرانجام دیتے۔

عُلَمائے تَصَوُّف فرماتے ہیں: وفا کی حفاظت کے لئے مال خرچ کرنے اور جفا ترک کرنے کے لئے تکلیف برداشت کرنے کا نام تَصَوُّف ہے۔

﴿3643﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد العزیز بن ابوحازِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سلیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی مکۂ مکرّمہ جانے کے لئے میرے ہم رکاب تھے لیکن واپسی تک انہوں نے اپنا پہلو کجاوے میں نہیں رکھا۔

عبادت وریاضت کا جذبہ

بیدار رہنے کا طریقہ:

﴿3644﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن سالِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سلیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی گرمیوں میں گھر کے اندر اور سردیوں میں چھت پر نماز پڑھتے تاکہ نیند نہ آئے۔

﴿3645﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مالِک بن اَنَس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن

1... نمازِ مسافر سے متعلق تفصیلی احکام جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ 4، صفحہ 739 تا 752" کا مطالعہ کیجئے!

2... بخاری، کتاب الحج، باب من بات بذی الحلیفۃ... الخ، ۱/ ۵۲۰، حدیث: ۱۵۴۷

سُلَیم زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سردیوں میں چھت پر اور گرمیوں میں گھر کے اندر نماز پڑھتے اور صبح تک سردی وگرمی کی وجہ سے بیدار رہتے اور بارگاہِ الٰہی میں عرض گزار ہوتے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ صفوان کی طرف سے کوشش ہے اور تو زیادہ جانتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عبادت وریاضت کا یہ عالَم تھا کہ (لمبا قیام کرنے کی وجہ سے) پاؤں سوج جاتے، رات کے قیام کی وجہ سے سوکھی لکڑی کی طرح ہوگئے اور سبز رگیں ظاہر ہو گئیں۔

﴿3646﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوضَمْرہ اَنَس بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سُلَیم زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی زیارت کی ہے، اگر ان سے کہا جاتا کہ کل قیامت ہے تو (ہر وقت عبادت میں مشغول رہنے کی وجہ سے) عبادت میں مزید اضافہ نہ کرپاتے۔

مرتے دم تک پہلو زمین سے نہ لگایا:

﴿3647﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سُلَیم زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے قسم کھائی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات تک اپنا پہلو زمین سے نہیں لگائیں گے۔ جب آپ کا آخری وقت آیا تو اس وقت بھی پہلو زمین سے نہ لگایا، بیٹی نے عرض کی: ابوجان! اس حالت میں تو کچھ آرام کرلیں۔ فرمایا: اے بیٹی! اگر میں نے ایسا کرلیا تو اپنی قسم پوری نہیں کرسکوں گا۔

﴿3648﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدالعزیز بن ابوحازِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سلیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے کچھ پوچھنے کے لئے ان کے گھر گئے، معلوم ہوا کہ وہ نماز میں مصروف ہیں، والد صاحب وہیں ٹھہرے رہے، حتّٰی کہ انہیں اٹھا کر بستر کی طرف لایا گیا، ان کی باندی (خادمہ) نے مجھے بتایا کہ تمہارے وہاں سے نکلتے ہی ان کا وصال ہو گیا تھا۔

﴿3649﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سلیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی صرف ایک قمیص میں نماز پڑھتے تاکہ نیند نہ آئے۔

﴿3650﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن سعید جَوہَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن عبداللہ مدینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سلیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا تذکرہ کرتے ہوئے مجھے ان کی عبادت وفضیلت کے بارے میں آگاہ کیا۔

﴿3651﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوضمرہ انس بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ عیدُ الفِطر یا عیدُ الاَضحیٰ کے دن حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سلیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی اپنے گھر تشریف لائے، ایک دوست بھی ساتھ تھا، آپ نے کھانے میں دوست کو روٹی اور زیتون پیش کیا، اسی دوران ایک سائل نے دوازے پر آکر سوال کیا تو آپ نے اسے ایک دینار عطا فرمایا۔

سب سے افضل عطا:

﴿3652﴾... بنو تمیم کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیِّدُنا ابومروان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ عید کے دن میں حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سلیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے ہمراہ ان کے گھر گیا، آپ نے کھانے کے لئے سوکھی روٹی پیش کی۔ حضرتِ سیِّدُنا یُوسُف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: روٹی اور نمک پیش کیا، اسی دوران ایک سائل نے دوازے پر آکر سوال کیا تو حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سُلَیْم زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی اٹھ کر ایک روشن دان کی طرف بڑھے، وہاں سے کچھ نکالا اور سائل کو دے دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں سائل کے پیچھے ہولیا تاکہ دیکھوں کہ آپ نے اسے کیا دیا ہے۔ میں نے سائل کو یہ کہتے سنا کہ انہوں نے مجھے سب لوگوں سے بہتر عطا فرمایا ہے اور ان کے لئے سچے دل سے دعا کی۔ میں نے اس سے پوچھا: انہوں نے کیا دیا ہے؟ سائل نے کہا: حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سلیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے مجھے ایک دینار عطا فرمایا ہے۔

﴿3653﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سلیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی حج کے لئے تشریف لے گئے، آپ کے پاس سات دینار تھے، جن سے آپ نے قربانی کا جانور خریدا، کسی نے عرض کی: آپ کے پاس صرف سات دینار ہیں، ان سے بھی قربانی کا جانور خرید رہے ہیں (بعد میں کیا کریں گے)؟ فرمایا: میں نے یہ فرمانِ باری تعالٰی سن رکھا ہے:

لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ (پ۱۷، الحج: ۳۶) ترجمۂ کنزالایمان: تمہارے لئے ان میں بھلائی ہے۔

500 دینار نہ لئے:

﴿3654﴾... حضرتِ سیِّدُنا کثیر بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ سلیمان بن عبدالملک مدینہ منورہ آیا، ان دنوں حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز اس کی طرف سے مدینہ منورہ کے

عامل تھے، اس نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی، پھر بابُ الْمَقْصُورہ کھولا گیا اور وہ محراب کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا، لوگ اس کے پاس آنے جانے لگے، اچانک اس کی نظر حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سلیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی پر پڑی، وہ آپ کو نہیں جانتا تھا، اس نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سے پوچھا: یہ کون ہے؟ میں نے اس سے خوبصورت چہرے والا کوئی نہیں دیکھا۔ جواب دیا: اے خلیفہ! یہ حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سلیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی ہیں۔ خلیفہ نے اپنے غلام سے کہا: وہ تھیلی لے آؤ جس میں 500 دینار ہیں۔ غلام تھیلی لے آیا، خلیفہ نے صفات بیان کرتے ہوئے کہا: فلاں شخص جو کھڑا نماز پڑھ رہا اسے دیکھ رہے ہو (یہ اسے دے آؤ)۔ چنانچہ غلام تھیلی لے کر گیا اور ان کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سلیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے نماز سے فراغت کے بعد اس سے پوچھا: کیا بات ہے؟ اس نے عرض کی: خلیفہ سلیمان بن عبد الملک جو سامنے تشریف فرما ہیں انہوں نے 500 دیناروں سے بھری یہ تھیلی آپ کی طرف بھیجی ہے اور کہا ہے کہ آپ اسے خود پر اور اہل وعیال پر خرچ کریں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے غلام سے فرمایا: جس کی طرف تمہیں بھیجا گیا ہے میں وہ نہیں ہوں۔ اس نے عرض کی: مجھے آپ ہی کی طرف بھیجا گیا ہے۔ فرمایا: جاؤ پوچھ کر آؤ، یقین ہو جائے تو میرے پاس چلے آنا۔ غلام نے عرض کی: تھیلی اپنے پاس رکھ لیں میں پوچھ کر آتا ہوں۔ فرمایا: نہیں، اگر میں نے رکھ لی تو گویا لے لی، پوچھ کر آجاؤ۔ غلام گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے جوتے اٹھائے اور وہاں سے تشریف لے گئے اور اس وقت تک کسی کو نظر نہ آئے جب تک سلیمان بن عبد الملک مدینہ طیبہ سے چلا نہ گیا۔

بے لباس کو لباس پہنانے کی فضیلت:

﴿3655﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُلَیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ اہلِ شام میں سے ایک شخص نے آکر کہا: مجھے حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سُلَیم زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے بارے میں بتاؤ، میں نے انہیں جنت میں داخل ہوتے دیکھا ہے۔ پوچھا گیا کس عمل کے سبب؟ اس نے بتایا: کسی کو ایک قمیص پہنانے کے سبب۔ حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سلیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے کسی نے اس قمیص کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: ”ایک مرتبہ میں سخت سردی کی رات میں مسجد سے نکلا تو ایک برہنہ شخص پر نظر پڑی، میں نے اپنی قمیص اتار کر اسے پہنا دی۔

﴿3656﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے منٰی میں اہلِ مدینہ میں سے ایک شخص سے کہا: مجھے حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سلیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے بارے میں بتاؤ۔ اس نے کہا: مغرب کے بعد منارے کے سامنے دیکھنا انہیں وہیں بیٹھا پاؤ گے۔ میں نے کہا: ان کا حلیہ بیان کرو۔ اس نے کہا: ان کے خشوع و خضوع کی وجہ سے دیکھتے ہی تم انہیں پہچان لوگے۔ چنانچہ مغرب کی نماز کے بعد اپنے سامنے منارے کی طرف دیکھا تو ایک بُزرگ تشریف فرما تھے، میں آکر ان کے پہلو میں بیٹھ گیا اور عرض کی: کیا آپ مدنی ہیں؟ فرمایا: ہاں! میں نے دل میں کہا: آج کی رات میں ان سے ان کا نام نہیں پوچھوں گا۔ چنانچہ میں ان کے پاس بیٹھا رہا لیکن ان کا نام نہ پوچھا۔

﴿3657﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن ابو جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سُلَیْم زُہری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو بھی فرشتہ زمین سے جاتا ہے وہ "لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللہ" پڑھتے ہوئے جاتا ہے۔

کانٹے اور پتے:

﴿3658﴾... حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سلیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرمایا کرتے تھے: "پہلے کے لوگ ایسے پتے تھے کہ ان کے ساتھ کانٹے نہیں ہوتے تھے جبکہ اب لوگ ایسے کانٹے ہیں جن کے ساتھ کوئی پتا نہیں ہے۔"

سیِّدُنا صفوان بن سُلَیْم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سُلَیْم زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی زیارت سے مشرف ہوئے اور ان سے اَحادیث روایت کیں۔ چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک، حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن جعفر، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر و رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم۔

اس کے علاوہ آپ نے جید تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے بھی احادیث کی سماعت کی اور ان سے علم حاصل کیا۔ چند کے نام یہ ہیں: ، حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمامہ بن سَہْل بن حُنَیف اور حضرتِ سیِّدُنا ثَعْلَبَہ بن ابو مالک قُرَظی، حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب، حضرتِ سیِّدُنا ابو سَلَمہ بن عبد الرحمٰن، حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زبیر، حضرتِ

سیّدُنا سالم بن عبد اللہ بن عمر، حضرتِ سیّدُنا حمزہ بن عبد اللہ بن عُمَر، حضرتِ سیّدُنا حُمَید بن عبد الرحمٰن بن عوف، حضرتِ سیّدُنا عطاء بن یَسار، حضرتِ سیّدُنا سُلَیمان بن یَسار، حضرتِ سیّدُنا نافع بن جُبَیر، حضرتِ سیّدُنا قاسِم بن محمد، حضرتِ سیّدُنا طاؤس، حضرتِ سیّدُنا عِکرِمہ، حضرتِ سیّدُنا نافع، حضرتِ سیّدُنا ذَکوان اور حضرتِ سیّدُنا صالح رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی ان کے علاوہ قُریش وانصار کے کئی لوگ شامل ہیں۔

جبکہ آپ سے روایت کرنے والوں میں حضرتِ سیّدُنا محمد بن مُنکَدِر، حضرتِ سیّدُنا موسٰی بن عُقبہ، حضرتِ سیّدُنا محمد بن عَجلان اور حضرتِ سیّدُنا زید بن اسلم رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی جیسے جید تابعین کرام شامل ہیں۔

﴿3659﴾... حضرتِ سیّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مجھے آٹھ ہزار انبیا کے بعد مبعوث کیا گیا، ان میں سے چار ہزار انبیائے کرام بنی اسرائیل سے تھے[1]۔"[2]

رحمت بھری ہوائیں:

﴿3660﴾... حضرتِ سیّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ہر وقت بھلائی کی طلب اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت بھری ہواؤں کے متلاشی رہو کیونکہ اس کی رحمت کی ہوائیں ہیں وہ جس پر چاہتا ہے چلاتا ہے اور عیب پوشی اور خوف سے امن کا سوال بھی اسی سے کرو۔"[3]

جہنم سے نجات کا ذریعہ:

﴿3661﴾... حضرتِ سیّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْبِشِقِّ تَمْرَۃٍ یعنی (جہنم کی) آگ سے بچو اگرچہ آدھی کھجور ہی کے ذریعے (یعنی صدقہ کرکے)۔"[4]

---

1 ... اس پر حاشیہ روایت: 3171 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

2 ... مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/ ۴۰۵، حدیث: ۴۱۱۸

3 ... مصنف ابن شیبۃ، کتاب الزھد، کلام ابی الدرداء، ۸/ ۱۲۸، حدیث: ۱۵

4 ... بخاری، کتاب الزکاۃ، باب اتقوا النار ولو بشق... الخ، ۱/ ۴۷۸، حدیث: ۱۴۱۷

﴿3662﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضورنبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''سَیَاْتِیْ قَوْمٌ یُّصَلُّوْنَ بِکُمُ الصَّلَاۃَ فَاِنْ اَتَمُّوْا فَلَکُمْ وَلَھُمْ وَاِنْ نَقَصُوْا فَعَلَیْھِمْ یعنی عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو تمہیں نمازیں پڑھائیں گے اگر وہ کامل نماز پڑھائیں تو تمہیں بھی ثواب ملے گا اور انہیں بھی اور اگر ناقص پڑھائیں تو اس کا وبال انہیں پر ہو گا۔''(1)

خوش نصیب آنکھیں:

﴿3663﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ اکرم، نُوْرِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن ہر آنکھ روتی ہوگی سوائے تین آنکھوں کے: (۱)...وہ آنکھ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے سے باز رہی (۲)...وہ آنکھ جو راہِ خدا میں راتوں کو جاگتی رہی اور (۳)...وہ آنکھ جس سے خوفِ خدا کے باعث مکھی کے سر برابر آنسو نکلا۔''(2)

عورت کی برکت:

﴿3664﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مِنْ یُّمْنِ الْمَرْاَۃِ تَیْسِیْرُ خِطْبَتِھَا وَتَیْسِیْرُ صَدَاقِھَا یعنی عورت کی برکت میں سے ہے کہ اسے نکاح کا پیغام دینے میں اور اس کا مہر ادا کرنے میں آسانی ہو (یعنی مہر کم ہو)۔''(3)

﴿3665﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھ اٹھاتے (یعنی رفع یدین کرتے) دیکھا(4)۔(5)

---

1 ...مسند ابی یعلی، مسند ابی ھریرۃ، ۵/ ۲۰۱، حدیث: ۵۸۱۷

2 ...مسند الفردوس، ۲/ ۱۷۰، حدیث: ۴۷۹۶

3 ...مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/ ۳۵۵، حدیث: ۲۴۵۳۲

4 ...ترمذی، کتاب الصلوۃ، باب ماجاء فی رفع الیدین... الخ، ۱/ ۲۹۰، حدیث: ۲۵۵

5 ...احناف کے نزدیک: نماز میں تکبیرِ تحریمہ اور تکبیرِ قُنُوت کے سوا کہیں بھی رفع یدین جائز نہیں۔ چنانچہ مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 16 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اس حدیث سے...

نورِ ایمان نکل جاتا ہے:

﴿3666﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لَا یَزْنِی الزَّانِی حِیْنَ یَزْنِی وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا یَنْتَھِبُ نُھْبَۃً ذَاتَ شَرَفٍ وَّھُوَ مُؤْمِن یعنی زانی زنا کرتے وقت (کامل) مومن نہیں ہوتا، شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں ہوتا اور ڈاکو ڈاکا زنی کے وقت مومن نہیں ہوتا (یعنی ان گناہوں کے وقت مجرم سے نورِ ایمان نکل جاتا ہے)۔“[1]

پیشہ ور بھکاری کا انجام:

﴿3667﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ سرکارِ مکۂ مکرّمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لَا یَزَالُ الْعَبْدُ یَسْاَلُ النَّاسَ حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَمَا عَلٰی وَجْھِہٖ مُزْعَۃُ لَحْمٍ یعنی بندہ لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے حتّٰی کہ قیامت کے دن وہ بارگاہِ الٰہی میں اس

......یہ تو معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے رکوع میں جاتے آتے رفع یدین کیا مگر یہ ذکر نہیں کیا کہ آخر وقت تک کیا۔ حق یہ ہے کہ رفع یدین منسوخ ہے۔ چنانچہ عینی شرح بخاری میں ہے کہ سیِّدُنا عبداللہ ابن زبیر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے ایک شخص کو رکوع میں جاتے آتے رفع یدین کرتے دیکھا تو فرمایا ایسا نہ کیا کرو یہ وہ کام ہے جسے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اولاً کیا تھا پھر چھوڑ دیا، نیز سیِّدُنا ابنِ مسعود، عمر ابنِ خطّاب، علی مرتضٰی، برَّاء ابنِ عازب، حضرتِ علقمہ وغیرہم بہت صحابہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم) سے کہ وہ رفع یدین نہ کرتے تھے اور کرنے والوں کو منع کرتے تھے، نیز ابن ابی شَیْبَہ اور طَحاوِی نے حضرتِ مُجاہِد (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد) سے روایت کی کہ میں نے حضرتِ ابْنِ عُمَر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا) کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے سوا تکبیرِ اولیٰ کے کسی وقت ہاتھ نہ اٹھائے۔ معلوم ہوا کہ سیِّدُنا ابن عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا) کے نزدیک بھی رفع یدین منسوخ ہے، نیز رسالہ آفتابِ محمدی میں ہے کہ حضرت ابْنِ عُمَر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا) کی حدیث چند روایتوں سے منقول ہے جس میں سے ایک روایت میں یُونُس (نامی راوی) ہے جو سخت ضعیف ہے، دوسری اسناد میں ابوقلابہ ہے جو خارجی المذہب تھا (دیکھو تہذیب)، تیسری اسناد میں عُبَیْدُ اللہ ہے۔ یہ پکا رافضی تھا، چوتھی اسناد میں شعیب ابْنِ اِسحاق ہے جو مُرجِیَہ مذہب کا تھا غرض کہ رفع یدین کی احادیث کی اکثر اسنادوں میں بدمذہب خصوصاً روافض بہت شامل ہیں کیونکہ یہ ان کا عمل ہے ہو سکتا ہے کہ روافض کے تقیہ کی وجہ سے امام بخاری کو بھی پتہ نہ لگا ہو۔ لہٰذا مذہبِ حَنَفِی قوی ہے کہ نمازوں میں سوا تکبیر تحریمہ کے اور کہیں رفع یدین نہ کیا جائے۔

نوٹ: رفع یدین کے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کی مایہ ناز تصنیف ”جَاءَ الْحَق، حصہ دوم، چھٹا باب: رفع یدین نہ کرو“ کا مطالعہ مفید رہے گا۔

[1] ...بخاری، کتاب المظالم، باب النھی بغیر اذن صاحبہ، ۲/ ۱۳۷، حدیث: ۲۴۷۵

حال میں حاضر ہوگا کہ اس کے چہرے میں گوشت کا ایک لوتھڑا بھی نہ ہوگا[1]۔"[2]

ہلاکت میں ڈالنے والا ایک کلمہ:

﴿3668﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ یُضْحِكُ بِھَا جُلَسَاءَہٗ یَھْوِیْ بِھَا اَبْعَدَ مِنَ الثُّرَیَّا یعنی آدمی اپنے ہم نشینوں کو ہنسانے کے لئے ایک کلمہ کہتا ہے لیکن اس کے سبب وہ ثُریّا (ستارے کے فاصلے) سے بھی دور (جہنم میں) جا گرتا ہے۔"[3]

نورانی ستون:

﴿3669﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بارگاہِ الٰہی میں نور کا ایک ستون ہے، جب کوئی بندہ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ" پڑھتا ہے تو وہ ستون ہلنے لگتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ٹھہر جا۔ وہ عرض کرتا ہے: میں کیسے ٹھہر جاؤں جبکہ کلمہ طیبہ پڑھنے والے کی بخشش نہیں ہوئی۔ ارشاد ہوتا ہے: میں نے اسے بخش دیا۔ تو وہ ستون ساکن ہو جاتا ہے۔[4]

1... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد3، صفحہ56 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: پیشہ ور بھکاری اور بلاضرورت لوگوں سے مانگنے کا عادی قیامت میں اس طرح آئے گا کہ اس کے چہرے میں صرف ہڈی اور کھال ہوگی گوشت کا نام نہ ہوگا جس سے محشر والے پہچان لیں گے کہ یہ بھکاری تھا یا یہ مطلب ہے کہ اس کے چہرے پر ذلت وخواری کے آثار ہوں گے جیسے دنیا میں بھی بھکاری کا منہ چھپا نہیں رہتا لوگ دیکھتے ہی پہچان لیتے ہیں کہ یہ سائل ہے۔ خیال رہے کہ وہ جو حدیث شریف میں ہے کہ قیامت میں رب تعالیٰ امّتِ محمدی کی پردہ پوشی فرمائے گا، اس کا مطلب یا تو یہ ہے کہ ان کے دنیاوی چھپے عیب لوگوں پر ظاہر نہ کرے گا اور بھیک چھپا عیب نہ تھا، کھلا تھا جس پر بھکاری شرم بھی نہ کرتا تھا، یا یہ مطلب ہے کہ ہمارے عیوب دوسری امتوں پر ظاہر نہ کرے گا، بھکاری کا یہ واقعہ خود مسلمانوں ہی میں ہوگا لہٰذا حدیثوں میں تعارض نہیں۔ مرقات میں اس جگہ ہے کہ امام احمد ابن حنبل (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَوَّل) یہ دعاء مانگا کرتے تھے: الٰہی جیسے تو نے میرے چہرے کو غیر کے سجدے سے بچایا ایسے ہی میرے منہ کو دوسرے سے مانگنے کی لعنت سے بچا۔

2... معجم الكبير، ٢٠/ ٣٢٣، حديث: ٧٩٠، بتغير

3... مسند احمد، مسند ابی هريرة، ٣/ ٣٦٦، حديث: ٩٢٣١

4... مسند البزار، مسند ابی حمزة انس بن مالك، ١٤/ ٣٦١، حديث: ٨٠٦٥

سُترے کی برکت:

﴿3670﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی سُتْرَۃٍ فَلْیَدْنُ مِنْھَا لَایَقْطَعُ الشَّیْطَانُ عَلَیْہِ صَلَاتَہٗ یعنی جب تم میں سے کوئی سُترہ کی طرف نماز پڑھے تو اس کے قریب ہو جائے شیطان اس کی نماز نہ توڑ سکے گا[1]۔''[2]

﴿3671﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''لَا طَلَاقَ لِمَنْ لَّا یَمْلِکُ وَلَا عَتَاقَ لِمَنْ لَّا یَمْلِکُ یعنی جو طلاق کا مالک نہیں اس کی طلاق نہیں اور جو (غلام کا) مالک نہیں اس کا آزاد کرنا نہیں۔''[3]

دُگنا اجر:

﴿3672﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''غلام اپنے آقا کی خیر خواہی کرے (اس کا ہر جائز حکم مانے) اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اچھے طریقے سے بجالائے تو اس کے لئے دُگنا اجر ہے۔''[4]

آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے:

﴿3673﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ یعنی آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اسے یہ دیکھنا چاہئے کہ کس سے دوستی کرتا ہے۔''[5] [6]

1... اس سترے یا قرب کی برکت یہ ہوگی کہ شیطان نماز میں وسوسہ نہ ڈال سکے گا۔ معلوم ہوا کہ جیسے بسم اللہ کی برکت سے شیطان کھانے سے دور رہتا ہے اور کھلے گھڑے پر لکڑی کھڑی کر دینے سے بلائیں دور رہتی ہیں ایسے ہی سترے کی برکت سے نمازی سے شیطان دور رہتا ہے۔ یہ قدرتی چیز ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۲/ ۸)

2... ابو داود، کتاب الصلوۃ، باب الدنو من السترۃ، ۱/ ۲۷۴، حدیث: ۶۹۵

3... مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، سورۃ الاحزاب، ۳/ ۱۹۲، حدیث: ۳۶۲۵

4... بخاری، کتاب العتق، باب العبد اذا احسن عبادۃ... الخ، ۲/ ۱۵۸، حدیث: ۲۵۴۶

5... مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۱۶۸، حدیث: ۸۰۳۴

6... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مرآۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 599 پر اس کے تحت فرماتے ☜

حضرتِ سیِّدُنا عامر بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا عامر بن عبد اللہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حق کی طرف بلانے والے باعمل اور رازوں کو چھپانے والے عاقل و دانا تھے۔ آپ قیامت کے دن کے لئے تیاری کرنے والے اور شرعی احکام کی سمجھ بوجھ رکھنے والے تھے۔

عُلَمائے تَصَوُّف فرماتے ہیں: سبب و وجہ دریافت کئے بغیر عمل کی طرف متوجہ ہونے کا نام تَصَوُّف ہے۔

﴿3674﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مُسْلِمَہ قَعْنَبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن اَنَس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ حضرتِ سیِّدُنا عامر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک چادر اوڑھے جنازہ گاہ کے قریب کھڑے ہو کر دعا مانگا کرتے تھے بعض اوقات چادر گر جاتی لیکن (دعا میں انہماک کی وجہ سے) آپ کو خبر تک نہ ہوتی۔

ساری رات دعا میں مشغول رہتے:

﴿3675﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ بسا اوقات حضرتِ سیِّدُنا عامر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجد نبوی سے عشا کی نماز پڑھ کر نکلتے، گھر پہنچنے سے پہلے آپ کو کوئی دعا یاد آجاتی تو وہیں کھڑے ہو کر دعا میں مشغول ہو جاتے اور صبح تک دعا مانگتے رہتے، پھر مسجد کی طرف لوٹ آتے اور عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرماتے۔

والد کے لئے بخشش کی دعا:

﴿3676﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عامر بن

......ہیں: کسی سے دوستانہ کرنے سے پہلے اسے جانچ لو کہ اللہ رسول (عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا مطیع ہے یا نہیں، رب تعالیٰ فرماتا ہے: وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۹﴾ (پ۱۱، التوبۃ: ۱۱۹، ترجمۂ کنزالایمان: اور سچوں کے ساتھ ہو) صُوفیاء فرماتے ہیں کہ انسانی طبیعت میں اَخذ یعنی لے لینے کی خاصیّت ہے۔ حَرِیص کی صحبت سے حرص، زاہد کی صحبت سے زُہد و تقویٰ ملے گا۔ خیال رہے کہ خُلَّت دلی دوستی کو کہتے ہیں جس سے محبّت دل میں داخل ہو جاوے۔ یہ ذِکر دوستی و محبّت کا ہے کسی فاسِق و فاجر کو اپنے پاس بیٹھا کر متقی بنا دینا تبلیغ ہے۔ حُضُورِ انور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے گنہگاروں کو اپنے پاس بلا کر متقیوں (یعنی پرہیزگاروں) کا سردار بنا دیا۔

عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وصال کے بعد میں نے کئی سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ان کی بخشش و مغفرت کے سوا کوئی سوال نہ کیا۔“

﴿3677﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عامر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خود کو چھ مرتبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے خریدا۔

﴿3678﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عامر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خود کو سات دیتوں کے بدلے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے خریدا۔

﴿3679﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَعْن بن عیسٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ بعض اوقات حضرتِ سیِّدُنا عامر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گھر سے 10 ہزار درہم لے کر نکلتے اور عشا کی نماز ادا کرنے تک سب تقسیم فرما دیتے۔

﴿3680﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَصْمَعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عامر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جوتے چوری ہو گئے تو وصال فرمانے تک جوتے نہ پہنے۔

سیِّدُنا عامر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا عامر بن عبد اللہ بن زبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے والدِ محترم حضرتِ سیِّدُنا اِبْنِ زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور کئی صحابۂ کرام اور تابعین عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔ تابعین میں حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن سُلَیْم اور حضرتِ سیِّدُنا عوف بن حارِث بن طُفَیْل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کثیر تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے احادیث روایت کی ہیں۔ جن میں حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن دینار اور حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید انصاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے نام شامل ہیں۔

جید اَئِمَّۂ کرام نے بھی آپ سے اَحادیث روایت کی ہیں۔ چند کے نام یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو اَسْوَد، حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن ابو سُلَیْمان، حضرتِ سیِّدُنا زیاد بن سعید، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن سعید، حضرتِ سیِّدُنا اِبْنِ ابو ہِنْد، حضرتِ سیِّدُنا رَبِیعَہ بن عثمان، حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن حکیم، حضرتِ سیِّدُنا امام مالک اور حضرتِ سیِّدُنا محمد بن ابو حُمَید رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی۔

﴿3681﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحِبِ

لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عصا تھامے خطبہ دیا کرتے تھے[1]۔[2]

﴿3682﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز میں قعدہ کرتے تو دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے اور (اَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّا اللہُ پر) شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے۔[3]

﴿3683﴾... حضرتِ سیِّدُنا عامر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا ابنِ زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا: ''کہاں تھے؟ میں نے عرض کی: میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا جن سے بہتر کوئی نہیں تھا، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے تو ان میں سے کسی پر کپکپی طاری ہوجاتی حتّٰی کہ خشیّتِ الٰہی کے باعث بے ہوش ہوجاتا، لہٰذا میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا۔ والدِ محترم نے فرمایا: آئندہ ان کے پاس ہرگز نہ بیٹھنا[4]۔ میں نے ان کی بات پر توجہ نہ دی تو آپ نے فرمایا: ''میں نے حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق کو اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو تلاوت کرتے دیکھا ہے ان پر تو ایسی کیفیت طاری نہیں ہوتی تھی تمہارا کیا خیال ہے کہ جن کا تم تذکرہ کررہے ہو وہ شیخین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے بھی زیادہ خوفِ خدا رکھتے ہیں۔'' چنانچہ میں نے غور کیا تو صورتِ حال اسی طرح تھی، لہٰذا میں ان کی صحبت میں پھر کبھی نہ بیٹھا۔[5]

تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد:

﴿3684-85-86﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوقتادہ انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے

---

1 ... عصا تھامے خطبہ دینے سے متعلق پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں سیّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ''فتاویٰ رضویہ، جلد8، صفحہ 303'' پر فرماتے ہیں: خطبہ میں عصا ہاتھ میں لینا بعض علماء نے سنت لکھا اور بعض نے مکروہ، اور ظاہر ہے کہ اگر سنت بھی ہو تو کوئی سنّتِ مؤکّدہ نہیں، تو بنظرِ اختلاف اس سے بچنا ہی بہتر ہے مگر جب کوئی عذر ہو۔

2 ... شرح السنة، كتاب الجمعة، باب التسليم اذا صعد المنبر... الخ، ۲/ ۵۷۴، حديث: ۱۰۶۵

3 ... مسلم، كتاب المساجد، باب صفة الجلوس في الصلوة، ص۲۹۲، حديث: ۵۷۹، ۵۸۰

4 ... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ انہیں پہچانتے تھے کہ یہ لوگ ریاکاری و دکھاوے کے طور پر ایسا کرتے ہیں اس لئے بیٹے سے فرمایا کہ آئندہ ان کے پاس نہ بیٹھنا۔ کسی قرینہ و پہچان کے بغیر مطلقاً کسی پر ایسا حکم نہیں لگایا جاسکتا۔

5 ... معجم الكبير، ۱۳، ۱۴/ ۱۷، حديث: ۲۴۳

محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا یَجْلِسْ حَتّٰی یُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ یعنی جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے[1]۔“[2]

صغیرہ گناہوں سے بھی بچو:

﴿3687﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ طَیِّبہ طاہِرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ میرے سر تاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اے عائشہ! صغیرہ گناہوں سے بھی بچتی رہنا کیونکہ ان کے متعلق بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے سوال کیا جائے گا۔“[3]



حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابراھیم زُھری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی

حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابراہیم زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فقیہِ عصر، ہمیشہ روزہ رکھنے والے، عبادت گزار، قاریٔ قرآن اور بے لباس کو لباس پہنانے والے تھے۔

﴿3688﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید حزبی اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن فَضْل ہاشمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کی خدمت میں حُصُولِ علم کے لئے حاضر ہوتا تھا، یہ ان چند گنے چنے افراد میں سے تھے جن سے علم حاصل کیا جاتا تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا یعقوب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے میرے والد نے حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابراہیم زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی مدح میں

1... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد1، صفحہ 437** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ نفل تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد ہیں جو مسجد میں داخلے کے وقت پڑھے جاتے ہیں جب کہ وقتِ کراہت نہ ہو، لہٰذا فجر اور مغرب کے سوا، باقی نمازوں میں یہ نفل پڑھنا مستحب ہے۔ خیال رہے کہ یہ حکم عام مسجدوں کے لئے ہے، مسجد حرام کے لئے بجائے ان نوافل کے طواف بہتر ہے اور یہ حکم غیرِ خطیب کے لئے ہے، خطیب جمعہ کے دن مسجد میں آتے ہی خطبہ پڑھے گا۔

2... بخاری، کتاب التھجد، باب ماجاء فی التطوع مثنی مثنی، ۱/ ۳۹۴، حدیث: ۱۱۶۳

3... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر الذنوب، ۴/ ۴۸۸، حدیث: ۴۲۴۳

مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/ ۳۴۳، حدیث: ۲۴۴۶۹

کسی شخص کے لکھے اشعار سنائے:

اَقِلِّیْ عَلَیَّ اللَّوْمَ یَا اُمَّ حَاجِبٍ   فَظُنِّیْ بِسَعْدٍ خَیْرَ ظَنٍّ بِغَائِبِ

فَظُنِّیْ بِهٖ فِیْ کُلِّ اَمْرٍ حَضَرْتُهٗ   اِذَا مَا الْتَقَیْنَا خَیْرَ ظَنٍّ بِصَاحِبِ

اَبُوْهُ حَوَارِیُّ النَّبِیِّ وَجَدُّهٗ   اَبُوْ اُمِّهٖ سَعْدٌ رَئِیْسُ الْمَقَانِبِ

رَمٰی فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوَّلَ مَنْ رَمٰی   بِسَهْمٍ عَظِیْمِ الْاَجْرِ وَ الذِّکْرِ صَائِبِ

ترجمہ: (۱)...اے اُمِّ حاجب! مجھے ملامت نہ کر، جس طرح غائب کے بارے میں اچھا گمان رکھا جاتا ہے سعد کے بارے میں بھی اچھا گمان رکھ۔

(۲)...ہر اس معاملے میں جس میں، میں ان کے ساتھ شریک رہا اچھا گمان رکھ جس طرح دوست کے بارے میں اچھا گمان رکھا جاتا ہے۔

(۳)...ان کے دادا نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حواری (جاں باز، معاون ومددگار) اور ان کے نانا (سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ) گھڑ سوار جماعتوں کے سردار۔

(۴)...اور راہِ خدا میں سب سے پہلا تیر چلانے والے عظیم اجر وثواب اور صائب الرائے شخصیت کے مالک تھے۔

سب سے بڑا فقیہ کون؟

﴿3689﴾... حضرتِ سیِّدُنا مِسْعَر بن کِدام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابراہیم زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی سے مدینہ منورہ کے سب سے بڑے فقیہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: "سب سے زیادہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والا سب سے بڑا فقیہ ہے۔"

﴿3690﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابراہیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی عہدۂ قضا پر فائز تھے، پھر معزول کردیئے گئے، معزول ہونے کے بعد بھی تقویٰ وپرہیزگاری کے اس مقام پر فائز تھے جس پر عہدۂ قضا کے ہوتے ہوئے فائز تھے۔

﴿3691﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن سعد زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابراہیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے 40 سال مسلسل روزے رکھے۔

﴿3692﴾... حضرتِ سیِّدُنا شُعْبَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابراہیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی ہمیشہ روزہ رکھتے تھے۔

تلاوت کرتے رہتے:

﴿3693﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن سعد بن ابراہیم زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ محترم اپنی پیٹھ اور پنڈلیوں کو کسی کپڑے سے باندھ کر بیٹھ جاتے اور قرآن پاک کی تلاوت کرتے رہتے۔

﴿3694﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن سعد زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابراہیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا حزب (تلاوت کا وظیفہ و معمول) سورۂ بقرہ کی ابتدا سے لے کر اس آیتِ مقدسہ تک ہوتا تھا:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَ لَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَؕ (پ۲۱، الاحزاب:۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اللہ کا یوں ہی خوف رکھنا اور کافروں اور منافقوں کی نہ سننا۔

ختم قرآن سے قبل افطار نہ کرتے:

﴿3695﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن سعد زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابراہیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی رمضان المبارک میں اکیسویں، تئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور اُنتیسوِیں کو اس وقت تک افطار نہ کرتے جب تک قرآن مجید ختم نہ کر لیتے اور مغرب و عشا کے درمیان اُخروی معاملے میں غور و فکر کرتے رہتے اور اکثر افطار کے وقت مجھے مساکین کو بلانے کے لئے بھیجتے تاکہ وہ بھی ان کے ساتھ کھائیں۔

قُرّاء سے محبت:

﴿3696﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن سعد زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ کچھ قُرّاء حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابراہیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے، حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ہُرمُز اور تَوْاَمَہ (امیہ بن خلف کی بیٹی) کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیِّدُنا صالح بن نَبْہان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بھی ان کے

ساتھ تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ہُرمُز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک آہ بھری اور ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں۔ حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابراہیم زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوَلِی نے رونے کی وجہ پوچھی تو عرض کی: بخدا! گویا میں کل ایک کہنے والی کو سن رہا ہوں جو کہے گی: ہائے سعد!" آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر کوئی ایسا کہے بھی تو میں نے بھی تو 40 سال سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہیں کی۔ پھر فرمایا: "کیا میرے رب عَزَّوَجَلَّ کو معلوم نہیں کہ تم یعنی قُرّاء مجھے تمام مخلوق سے زیادہ محبوب ہو۔"

سیِّدُنا سعد بن ابراھیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابراہیم زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن جعفر بن ابوطالب، حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حاطب اور حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمامہ بن سَہل بن حُنَیف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی زیارت بھی کی ہے۔

آپ نے اپنے والد ماجد سے اور حضرتِ سیِّدُنا ابوسَلَمہ، حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عبد الرحمٰن بن عوف، حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب، حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن عبد اللہ بن عُتْبہ، حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد بن ابوبکر، حضرتِ سیِّدُنا حَفص بن عاصم اور حضرتِ سیِّدُنا نافع رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے بھی احادیث روایت کی ہیں۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت کرنے والوں میں حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید اور حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا جیسے جید تابعین کرام شامل ہیں۔ عُلَما و ائمہ میں سے حضرتِ سیِّدُنا منصور بن مُعْتَمِر، حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثوری، حضرتِ سیِّدُنا مِسْعَر، حضرتِ سیِّدُنا شُعْبہ اور حضرتِ سیِّدُنا امام مالِک بن اَنَس رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

﴿3697-98﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن جعفر بن ابوطالب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تر کھجور کے ساتھ ککڑی تناول کرتے دیکھا۔[1]

ائمہ قریش سے ہوں گے:

﴿3699﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

[1]...مسلم، کتاب الاشربۃ، باب اکل القثاء بالرطب، ص ۱۱۳۰، حدیث: ۲۰۴۳

نے ارشاد فرمایا: ''ائمہ قریش سے ہوں گے، جب فیصلہ کریں تو انصاف کریں، وعدہ کریں تو پورا کریں، ان سے رحم کی اپیل کی جائے تو رحم کریں اور ان میں سے جو اس طرح نہ کرے تو اس پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نہ تو اس کا فرض قبول فرمائے گا نہ نفل۔''[1]

کسی کے لئے تعظیماً کھڑا ہونا کیسا؟

﴿3700﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب بَنُو قُرَیْظہ حضرتِ سیِّدُنا سعد بن معاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے فیصلے پر راضی ہوگئے[2] تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی طرف پیغام بھیجا وہ مدینہ منورہ میں ہی رہتے تھے۔ چنانچہ آپ (بیماری کے باعث) دراز گوش (گدھے) پر سوار ہو کر حاضر خدمت ہوئے، جب آتے دکھائی دیئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ یعنی اپنے سردار کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاؤ[3]۔'' آپ قریب آئے

1...مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۳۶۶، حدیث: ۱۲۸۹۹، مسند ابی داود طیالسی، الافراد عن انس، ص، ۲۸۴، حدیث: ۲۱۳۳

2...مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 531** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ واقعہ شوال ۵ ھ پانچ ہجری کا ہے کہ یہود مدینہ بنی قریظہ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور مسلمانوں سے بدعہدی کر کے مشرکین مکہ کو مسلمانوں کے خلاف اُبھارا جس کی وجہ سے غزوہ احزاب یعنی خندق کا واقعہ پیش آیا۔ اللّٰہ تعالٰی نے ان سب کفار کی تمام تدبیروں کو ایک آندھی کے ذریعے ختم فرمادیا۔ مسلمانوں نے غزوۂ خندق سے فارغ ہو کر بحکم خداوندی ان بدعہد یہودیوں بنی قریظہ کا محلہ گھیر لیا۔ یہ لوگ پچیس دن اپنے قلعوں میں محصور رہ کر تنگ آ گئے تو انہوں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس پیغام بھیجا کہ ہم حضرتِ سعد ابن معاذ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کے فیصلہ پر راضی ہیں۔ وہ ہمارے متعلق جو فیصلہ کریں ہم کو منظور ہے۔ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے بھی ان کی یہ درخواست قبول فرمالی۔ چونکہ حضرتِ سعد ابن معاذ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) قبیلہ اوس کے سردار تھے اور بنی قریظہ کے حلیف تھے زمانہ جاہلیت میں۔ اس لئے انہیں یقین تھا کہ حضرتِ سعد ہمارے حلیف ہونے کا لحاظ کر کے ہم پر نرمی کریں گے۔ اس لئے وہ آپ کے فیصلہ پر راضی ہوئے۔

3...مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 532** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اس میں خطاب ان انصار سے ہے جو حاضر بارگاہ تھے یا سارے حاضرین سے یعنی اپنے ان سردار کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاؤ، اور ان کے استقبال اور پیشوائی کے لئے جاؤ۔ ابھی حضرتِ سعد (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) کا خچر دور ہی تھا تب ہی یہ حکم صادر ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کی آمد پر اُن کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا اُن کا استقبال کرنا سنت ہے جن احادیث میں تعظیمی قیام سے منع فرمایا گیا ہے وہ وہ ہے کہ سردار بیٹھا ہو اور لوگ اس کے سامنے دست بستہ کھڑے ہوں یہی جمہور علماء کا مذہب ہے۔

اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس جاکر بیٹھ گئے، آپ نے ارشاد فرمایا: ”بَنُو قُرَیْظہ تمہارے فیصلے پر متفق ہوئے ہیں۔“ حضرتِ سیِّدُنا سعد بن مُعاذ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ”تو پھر ان کے بارے میں میرا فیصلہ یہ ہے کہ قتال کرنے والوں کو قتل کر دیا جائے اور ان کی اولاد کو قیدی بنالیا جائے۔“ اس پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”یقیناً تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کیا۔“[1]

﴿3701﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابی و قاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ احد کے دن میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دائیں بائیں دو شخص دیکھے جو سفید لباس میں ملبوس تھے، میں نے نہ پہلے انہیں دیکھا نہ بعد۔[2]

جنت میں داخلے سے رکاوٹ:

﴿3702﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نَبِیّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لَا تَزَالُ نَفْسُ ابْنِ اٰدَمَ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ دَيْنُهٗ یعنی ابن آدم کی جان اپنے قرض کی وجہ سے لٹکی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کا قرض ادا کر دیا جائے[3]۔“[4]

ماں باپ کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے:

﴿3703﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نَبِیّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بندے کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔“ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا کوئی شخص

1... بخاری، کتاب الجهاد، باب اذا نزل العدو علی حکم رجل، ۲/ ۳۲۲، حدیث: ۳۰۴۳

2... مسلم، کتاب الفضائل، باب فی قتال جبریل ومیکائیل... الخ، ص ۱۲۶۲، حدیث: ۲۳۰۶

3... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد4، صفحہ 299** پر فرماتے ہیں: یاتو فی الحال جنت میں داخل ہونے یا نیکوں کے ساتھ ملنے یا دَرَجات حاصل کرنے سے روکی جاتی ہے، ادائے قرض کی منتظر رہتی ہے یا قیامت میں قرض کی ادا تک جنت میں جانے سے روکی جائے گی جب تک کہ قرض کی مُعافی یا کوئی اور صورت نہ ہو جائے، کتنی ہی صالح نیک ہو جنت میں داخل نہ ہو سکے گی۔

4... مسند احمد، مسند ابی هریرة، ۳/ ۵۱۵، حدیث: ۱۰۱۶۰، مسند البزار، مسند ابی حمزة انس بن مالك، ۱۵/ ۲۳۳، حدیث: ۸۶۶۴

اپنے والدین کو بھی گالی دے سکتا ہے ؟ ارشاد فرمایا: ”ہاں! بندہ کسی کے باپ کو گالی دے تو وہ اس کے باپ کو گالی دے، یہ کسی کی ماں کو گالی دے تو وہ اس کی ماں کو گالی دے۔“[1]

﴿3704﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے استفسار فرمایا: ”تم وتر کب پڑھتے ہو؟“ عرض کی: ”سونے سے پہلے (یعنی رات کے اول حصے میں)۔“ اور حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے استفسار فرمایا: ”تم کب پڑھتے ہو؟“ عرض کی: ”سو کر اٹھنے کے بعد (یعنی رات کے آخر حصے میں)۔“ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: ”میرے نزدیک تمہاری مثال اس شخص کی سی ہے جو اپنی نذر پوری کرنے کے درپے ہو اجبکہ وہ نوافل کا ارادہ رکھتا ہے۔“ اور حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: ”تمہارا عمل طاقت ور لوگوں کا عمل ہے۔“[2]

﴿3705﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے منیٰ میں خطبہ دینے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کی: اسے مدینہ منورہ پہنچنے تک مؤخّر کر دیں (تو بہتر ہے)۔ فرمایا: ٹھیک ہے۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مدینہ منورہ پہنچ کر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ”بے شک رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رجم کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ رجم کیا۔“[3]

﴿3706﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ فَعَلَ شَيْئًا لَيْسَ مِنْ اَمْرِنَا فَهُوَ مَرْدُوْدٌ یعنی جس نے کوئی ایسا کام کیا جس کا ہمارے دین سے کوئی تعلق نہیں تو وہ مردود ہے۔“[4]

مومن اور کافر کی مثال:

﴿3707﴾... حضرتِ سیِّدُنا کعب بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مکّۂ مکرّمہ، سردارِ مدینہ

1 ...مسلم، کتاب الایمان، باب الکبائر واکبرھا، ص۶۰، حدیث: ۹۰
2 ...معجم الکبیر، ۱۷/ ۳۰۳، حدیث: ۸۳۸، عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ
3 ...مسند احمد، مسند عمر بن خطاب، ۱/ ۷۰، حدیث: ۱۵۶، بتغیر
4 ...مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/ ۳۴۸، حدیث: ۲۴۵۰۴

مُنَوَّرہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مومن کی مثال کچی کھیتی کی سی ہے جسے ہوا کبھی اِدھر گراتی ہے کبھی اُدھر لیکن اسے اُکھاڑتی نہیں اور کافر کی مثال صنوبر درخت کی سے ہے جسے کوئی آفت نہیں پہنچتی یہاں تک کہ اس کا اکھڑنا ایک ہی مرتبہ میں ہوتا ہے۔“(1)

﴿3708﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اگر کسی نے عذابِ قبر سے نجات پائی ہوتی تو سعد بن مُعاذ ضرور نجات پاتے۔“ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی تین انگلیوں کو جمع کرتے ہوئے کمی کی جانب اشارہ کیا پھر ارشاد فرمایا: ”بھینچا گیا پھر چھوڑ دیا گیا۔“(2)



حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حنفیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو القاسم محمد بن حَنَفِیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دانشور امام، فصیح وبلیغ خطیب، چمکتے دمکتے ستارے، اچھے جانشین، مخفی اشارات اور ظاہر وواضح عبارات کے خوب جاننے والے تھے۔

چمکتے سورج کی مانند:

﴿3709﴾... حضرتِ سیِّدُنا وَرْدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں اس گروہ میں شامل تھا جو پہلے پہل حضرتِ سیِّدُنا ابنِ حنفیہ محمد بن علی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن زُبَیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں اپنی بیعت کر لینے تک مکۂ مکرّمہ میں داخل ہونے سے روکا لیکن آپ نے بیعت کرنے سے انکار کر دیا اور ملکِ شام جانے کا ارادہ کیا، لیکن عبد الملک بن مروان نے بیعت کئے بغیر انہیں ملکِ شام میں داخلے سے روک دیا۔ چنانچہ ہم آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہمراہ چل دیئے کہ اگر آپ ہمیں لڑنے کا

1 ...مسند احمد، مسند المكيين، ۵/ ۳۴۷، حديث: ۱۵۷۶۹

2 ...اثبات عذاب القبر، باب تخفيف اهل الايمان بعذاب القبر، ص ۸۳، حديث: ۱۰۸

حکم دیں گے تو ہم آپ کی حمایت میں لڑیں گے۔ ایک دن آپ نے ہمیں جمع کیا اور ہمارے درمیان کچھ مال تقسیم کیا پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا: ”اپنی سواریوں کے پاس جاؤ، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو، جن نیک اعمال کی تمہیں معرفت ہے ان پر پابندی اختیار کرو، منکرات (برائیوں) کو چھوڑ دو، عام لوگوں کے معاملے کو چھوڑ کر اپنی فکر کرو اور ہمارے معاملے (طریقے) پر اس طرح برقرار رہنا جس طرح زمین و آسمان قرار پکڑے ہوئے ہیں کیونکہ ہمارا معاملہ چمکتے سورج کی مانند ہے۔“

حلم و بردباری کا مظاہرہ:

﴿3710﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حمزہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حَنَفِیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ تھا، حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی وفات کے تقریباً 40 دن بعد ہم طائف سے اَیلَہ کی طرف روانہ ہوئے، عبد الملک بن مروان نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حَنَفِیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عہد لیا تھا کہ جب تک لوگ ایک شخص کی بیعت پر متفق نہ ہو جائیں اس وقت تک آپ اور آپ کے اصحاب میرے پاس رہیں، جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ملک شام تشریف لائے تو آپ نے عبد الملک بن مروان کو پیغام بھیجا کہ مجھے اور میرے اصحاب کو امان دو۔ چنانچہ اس نے امان دے دی۔ آپ نے کھڑے ہو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا: تمام امور کا والی و حاکم اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی ہے وہ جو چاہتا ہے ہو جاتا ہے اور جو نہیں چاہتا نہیں ہوتا۔ واقع ہونے والی ہر چیز قریب ہی ہے تم نے مُعاملے کے واقع ہونے سے قبل جلدی کی۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! تمہاری نسلوں میں سے کچھ لوگ ہوں گے جو آلِ محمد کے ساتھ جنگ کریں گے۔ مشرکین پر آلِ محمد کا معاملہ مخفی نہ تھا، پس آلِ محمد کا معاملہ مؤخر رہا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! یہ تم میں اسی طرح لوٹ آئے گا جس طرح ابتدا میں تھا۔ تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے تمہارے خون کو بہنے سے بچا لیا۔ تم میں سے جسے یہ پسند ہو کہ وہ امن و امان سے بحفاظت اپنے شہر لوٹ جائے تو وہ ضرور ایسا کرے۔ آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگ لوٹ گئے 900 آپ کے ساتھ رہ گئے، آپ نے عمرے کا احرام باندھا، قربانی کے جانور کو بطور نشانی ہار پہنایا اور مَکَّۂ مُکَرَّمہ کی طرف روانہ ہو گئے، ہم بھی آپ کے ہم راہ تھے۔ جب ہم نے مَکَّۂ مُعَظَّمہ میں داخل ہونے کا

ارادہ کیا تو حضرتِ سیِّدُنا ابنِ زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے گھڑ سواروں کے ایک دستے سے ہمارا سامنا ہوا انہوں نے ہمیں داخل ہونے سے روک دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حَنَفِیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پیغام بھیجا کہ جب میں یہاں سے گیا تھا اس وقت بھی آپ سے لڑنے کا ارادہ نہیں تھا اور اب بھی لڑائی نہیں چاہتا، آپ ہمیں داخلے کی اجازت دے دیں، جس مقصد کے لئے ہم آئے ہیں اسے پورا کر کے چلیں جائیں گے۔ لیکن انہوں نے انکار کر دیا اور قربانی کے جانور بھی روک لئے۔ چنانچہ ہم مدینہ منورہ لوٹ آئے اور حضرتِ سیِّدُنا ابنِ زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت تک مدینہ ہی میں رہے۔ ان کی شہادت کے بعد ہم حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حنفیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہمراہ حج کے لئے مکہ معظمہ حاضر ہوئے اور مناسک حج ادا کئے، میں نے جوئیں آپ پر گرتی دیکھیں، حج سے فراغت کے بعد ہم مدینہ طیبہ لوٹ آئے، اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تین مہینے بقیدِ حیات رہے پھر آپ کا وصال ہو گیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو۔ (آمین)

﴿3711﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حنفیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "تم دیکھ رہے ہو کہ ہمارا معاملہ سورج سے بھی زیادہ واضح و روشن ہے، لہٰذا جلد بازی سے کام نہ لو اور خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔"

عقل مند و دانا کون؟

﴿3712﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُنذِر ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حنفیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "جو حُسنِ معاشرت سے کام نہ لے وہ عقل مند و دانا نہیں اور جو معاشرت میں کوئی چارہ کار نہ پائے وہ انتظار کرے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے کُشادگی اور اس سے نکلنے کی راہ پیدا فرما دے۔"

﴿3713﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حنفیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: "جس سے ہو سکے وہ اپنے ہاتھ اور زبان کو قابو میں رکھے اور گھر میں بیٹھا رہے کیونکہ بَنُو اُمَیَّہ کے گناہ لوگوں پر مسلمانوں کی تلواروں سے بھی زیادہ تیزی سے اثر انداز ہوتے ہیں۔"

ذاتِ باری تعالیٰ پر کامل بھروسا:

﴿3714﴾... حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بیان کرتے ہیں کہ روم کے بادشاہ نے عبد الملک بن مروان کو خط لکھا، جس میں اسے ڈرایا دھمکایا اور قسم دے کر کہا کہ جزیہ ادا کرو ورنہ میں ایک لاکھ جنگجو

خشکی اور ایک لاکھ سمندر کے راستے لے کر تجھ پر حملہ آور ہوں گا۔ خط پڑھ کر عبد الملک بن مروان کے ہوش اڑ گئے، اس نے حجاج بن یُوسُف کو پیغام بھیجا کہ خط لکھ کر محمد بن حَنَفِیہ کو ڈراؤ دھمکاؤ اور ان کے جواب سے مجھے آگاہ کرو۔ حجاج بن یوسف نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حنفیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خط بھیجا جس میں اس نے انہیں خوب ڈرایا اور قتل کی دھمکی دی۔ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حنفیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواباً لکھا کہ بے شک اللہ عَزَّ وَجَلَّ مخلوق کی طرف 360 مرتبہ نظر فرماتا ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ مجھے ایسی نظر سے دیکھتا ہے جس کے ذریعے مجھے تم سے محفوظ رکھے گا۔ ان کا یہ خط حجاج بن یوسف نے عبد الملک بن مروان کی طرف بھیج دیا، عبد الملک نے اس کی ایک نقل بادشاہِ روم کی طرف بھیج دی۔ اس نے کہا: یہ بات نہ تم نے کہی ہے اور نہ ہی تم ایسا لکھ سکتے ہو، یہ خانوادۂ نبوت میں سے کسی کا قول ہے۔

﴿3715﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابویَعْلٰی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حنفیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”تم سے پہلے زمانے میں ایک قوم تھی جو بحث و مباحثہ اور کھوج میں لگی رہتی تھی حتّٰی کہ ہلاکت میں جا گری، ان میں سے کسی کو پیچھے سے آواز دی جاتی تو وہ سامنے سے جواب دیتا اور جب سامنے سے بلایا جاتا تو پیچھے سے جواب دیتا۔“

ہر چیز ختم ہو جاتی ہے مگر۔۔۔!

﴿3716﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُنْذِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حنفیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے پکارا تو میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں۔ فرمایا: ”ہر وہ چیز جس کے ذریعے رضائے الٰہی حاصل نہ کی جائے وہ ختم ہو جاتی ہے۔“

نفس کا احترام اور دنیا کی حیثیت:

﴿3717﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عثمان مؤذِّن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حنفیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ” جس کی نظر میں اس کا نفس محترم ہوتا ہے اس کے نزدیک دنیا کی کوئی قدر وقیمت نہیں ہوتی۔“

انسانی جانوں کی قیمت:

﴿3718﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حَنَفِیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنت کو تمہارے نفسوں کی قیمت قرار دیا ہے، لہٰذا اسے اس کے غیر کے بدلے میں نہ بیچو۔“

سیِّدُنا محمد بن حَنَفِیہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا ابو قاسم محمد بن علی بن حنفیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ سے مروی زیادہ تر احادیث آپ کی اولاد نے روایت کی ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن دینار، حضرتِ سیِّدُنا مُنذِر ثَوری، حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن محمد بن عقیل اور حضرتِ سیِّدُنا محمد بن قیس بن مَخْرَمہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی نے بھی آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

نکاحِ متعہ(1) کی حرمت:

﴿3719﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نکاحِ متعہ (وقتی نکاح) خیبر کے دن حرام فرمایا۔(2)

﴿3720﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مہدی اہلِ بیت سے ہوں گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک ہی

---

(1)... نکاحِ متعہ: یعنی عورتوں سے عارضی نکاح کرنا۔ اس کی حرمت کے متعلق سیِّدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن حدیث مبارکہ بیان فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے ہے: متعہ ابتدائے اسلام میں تھا مرد کسی شہر میں جاتا جہاں کسی سے جان پہچان نہ ہوتی تو کسی عورت سے اُتنے دنوں کے لیے عقد (نکاح) کرلیتا جتنے روز اس کے خیال میں وہاں ٹھہرنا ہوتا، وہ عورت اس کے اسباب کی حفاظت اُس کے کاموں کی درستی کرتی، جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی (اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ پ۱۸، المؤمنون: ۶) کہ سب سے اپنی شرمگاہیں محفوظ رکھو سوا اپنی بیبیوں اور کنیزوں کے، اس دن سے ان دو کے سوا جو فرج ہے وہ حرام ہوگئی۔ (فتاوی رضویہ، ۱۱/ ۳۵۰)

نوٹ: مزید تفصیل کے لئے فتاوی رضویہ کے مذکورہ مقام کا مطالعہ کیجئے!

(2)... بخاری، کتاب النکاح، باب نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نکاح المتعة آخرا، ۳/ ۴۳۷، حدیث: ۵۱۱۵

رات میں یا دو روز میں ان میں صلاحیت پیدا فرما دے گا۔"(1)

﴾3721﴿... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ شہزادۂ رسول حضرتِ ابراہیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والدہ ماجدہ حضرتِ سیِّدَتُنا ماریہ قِبطِیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ملنے کے لئے ان کا چچازاد اکثر آیا جایا کرتا تھا، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: "یہ تلوار لے کر اس کی طرف جاؤ اگر اسے ماریہ کے پاس دیکھو تو قتل کر دینا۔" میں نے عرض کی: جس کام کے لئے آپ مجھے بھیج رہے ہیں اسے میں مہر لگے سکے کی طرح کر گزروں یا اس پر عمل کروں کہ جو موجود دیکھتا ہے وہ غائب نہیں دیکھتا؟" ارشاد فرمایا: "اس پر عمل کرنا کہ جو موجود دیکھتا ہے وہ غائب نہیں دیکھتا۔" چنانچہ میں تلوار گردن میں لٹکائے روانہ ہوا، میں نے اسے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس پایا تو تلوار سونتے اس کی طرف بڑھا، اس نے میرا ارادہ بھانپ لیا، وہ کھجور کے درخت کی طرف گیا اور اس پر چڑھ کر خود کو گدی کے بل گرا دیا اور ایک ٹانگ اوپر اٹھالی، میں نے دیکھا کہ اس کا عضوِ تناسُل کٹا ہوا ہے، اس میں مردوں والی کم یا زیادہ کوئی علامت نہ تھی، میں نے تلوار نیام میں ڈالی اور بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کر دیا۔ ارشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے ہمارے اہلِ بیت سے شر کو دور رکھا۔"(2)

اِثْمِد سُرمہ کی خصوصیات:

﴾3722﴿... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "عَلَیْکُمْ بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّہٗ مُنْبِتٌ لِّلشَّعْرِ مُذْھِبٌ لِّلْقَذَا مِصْفَاۃٌ لِّلْبَصَرِ یعنی تم اِثْمِد سُرمہ لگایا کرو کہ یہ پلکیں اُگاتا، میل دور کرتا اور بینائی تیز کرتا ہے۔"(3)

اغنیا کے مال میں فقرا کا حصہ:

﴾3723﴿... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں: میں نے حضور

1 ...ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب خروج المھدی، ۴/ ۴۱۳، حدیث: ۴۰۸۵

2 ...مسند البزار، مسند علی بن ابی طالب، ۲/ ۲۳۷، حدیث: ۶۳۴

3 ...معجم الکبیر، ۱/ ۱۰۹، حدیث: ۱۸۳

نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اغنیا کے مال میں فقرا کے لئے بقدرِ کفایت حصہ رکھا ہے، اگر وہ انہیں ان کا حصہ نہ دیں یہاں تک کہ وہ بھوکے رہیں یا برہنہ رہیں یا مشقت میں پڑ جائیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے سخت حساب لے گا اور انہیں بری مار دے گا۔“[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پسندیدہ بندہ:

﴿3724﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حَنَفِیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اِنَّ اللہَ تَعَالٰی یُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفْتَقِرَ التَّوَّاب یعنی بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ توبہ کرنے والے محتاج مومن بندے کو پسند فرماتا ہے۔“[2]

سب سے زیادہ امید افزا آیت:

﴿3725﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَرب بن شُرَیح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر محمد بن علی بن حسین رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے عرض کی: میں آپ پر فدا ہوں! اہلِ عراق جس شفاعت کا چرچا کر رہے ہیں اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے، کیا وہ حق ہے؟ پوچھا: کون سی شفاعت؟ میں نے عرض کی: شفاعَتِ مصطفٰے۔ فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے میرے چچا محمد بن حنفیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ حضور شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا حتّٰی کہ میرا رب عَزَّوَجَلَّ مجھ سے ارشاد فرمائے گا: اے محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ راضی ہیں۔ تو میں عرض کروں گا: ”ہاں، اے رب عَزَّوَجَلَّ! میں راضی ہوں۔“ راوی کا بیان ہے: پھر حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر محمد بن علی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے اہلِ عراق! تم کہتے ہو کہ کتابُ اللہ میں سب سے زیادہ امید دلانے والی آیتِ مقدسہ یہ ہے:

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ

ترجمۂ کنز الایمان: تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک

[1] ...تاریخ بغداد، ۲/ ۳۷۸، الرقم: ۸۸۸، ابو عبد اللہ محمد بن سعید المروزی

[2] ...مسند احمد، مسند علی بن ابی طالب، ۱/ ۱۷۴، حدیث: ۶۰۵، ”المفتقر“ بدلہ ”المفتن“

یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًاؕ (پ۲۴، الزمر:۵۳) اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے۔

میں نے عرض کی: جی ہاں! ہم ایسا ہی کہتے۔ فرمایا: لیکن ہم اہلِ بیت کہتے ہیں کہ قرآنِ پاک میں سب سے زیادہ امید افزا آیت یہ ہے:

وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰىؕ(۵) (پ۳۰، الضحی:۵) ترجمۂ کنز الایمان: اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

اور وہ شفاعت ہے۔[1]

بیری کا درخت کاٹنا کیسا؟

﴿3726﴾... امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ مُعَلِّمِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جاؤ لوگوں میں میرے طرف سے نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اعلان کرو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بیری کا درخت کاٹنے والے پر لعنت فرمائی ہے[2]۔[3]

1... مسند البزار، مسند علی بن ابی طالب، ۲/ ۲۳۹، حدیث: ۶۳۸، کنز العمال، کتاب القیامۃ من قسم الافعال، ۱۴/ ۲۶۹، حدیث: ۳۹۷۵۱

2... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن حُبشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مَنْ قَطَعَ سِدْرَۃً صَوَّبَ اللہُ رَاْسَہٗ فِی النَّار یعنی جو بیری کاٹے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اوندھے منہ آگ میں ڈالے گا۔" حضرت سیِّدُنا امام ابو داود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس حدیث کی وضاحت پوچھی گئی تو فرمایا: یہ حدیث مختصر ہے کہ جو جنگل کی وہ بیری کاٹے جس سے مسافر سایہ لیتے ہوں اور محض ظلم و ستم سے کاٹے اس میں اس کا کوئی حق نہ ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اوندھے منہ آگ میں ڈالے گا۔ (ابو داود، کتاب الادب، باب فی قطع السدر، ۴/ ۴۶۱، حدیث: ۵۲۳۹)

مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد4، صفحہ 327 پر حدیث پاک کے جز "جو بیری کاٹے" کے تحت فرماتے ہیں: "اس سے مکّہ معظّمہ یا مدینہ منوّرہ کی بیری مراد ہے، حرمِ مکّہ میں تو ہر خودرَو درخت کا کاٹنا ممنوع ہے، مدینہ منوّرہ میں بیریاں کمیاب ہیں، نیز اس کا سایہ ٹھنڈا و مفید ہوتا ہے اس لئے خصوصیت سے بیری کا ذکر فرمایا۔" اور صفحہ 328 پر حدیث پاک کے جز "اوندھے منہ آگ میں ڈالے گا" کے تحت فرماتے ہیں: "جنگل کی بیری رفاہ عام کی چیز ہے جس سے انسان و حیوان فائدے اٹھاتے ہیں، اسے ظلماً کاٹ دینا سب پر ظلم ہے اس لئے وہ کاٹنے والا دوزخ کا مستحق ہے، سر سے مراد سارا جسم ہے۔ اس سے اشارۃً معلوم ہوا کہ بلاضرورت مفید درخت کاٹنا ممنوع ہے اور درخت لگانا ثواب کہ جب تک لوگ اس سے فائدہ حاصل کرتے رہیں گے اسے ثواب پہنچتا رہے گا، یہ بھی صدقہ جاریہ ہے۔

3... معجم الکبیر، ۱۹/ ۴۳۰، حدیث: ۱۰۴۶، عن معاویۃ بن حیدۃ

کرسی اور قلم:

﴿3727﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ عالَم ماکان وَمایَکُون صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کرسی بھی موتی کی اور قلم بھی موتی کا ہے، قلم کی لمبائی 700 سال کی مسافت ہے اور کرسی کی لمبائی جاننے والے بھی نہیں جانتے۔“[1]

﴿3728﴾... حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور قاسِمِ نعمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”وہ چیز جو کسی کو عُمْر بھر کے لئے ہبہ کر دی جائے وہ اس کے لئے جائز ہے۔“[2]



حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر

حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر بھی تابعین مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بارگاہِ الٰہی میں حاضر رہنے والے، ذکرِ الٰہی کرنے والے، خوفِ خدا رکھنے والے اور صبر کرنے والے تھے۔ آپ خانوادۂ نبوت اور ان لوگوں میں سے ہیں جو خاندانی و دینی حسب و نسب کے مالک ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حوادثات و خطرات کے وقت بھی حق گوئی سے کام لیتے، خوب آنسو بہاتے اور گریہ وزاری کرتے اور لوگوں کو لڑنے جھگڑنے سے منع کرتے تھے۔

﴿3729﴾... حضرتِ سیِّدُنا خَلَف بن حَوشَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: ”ایمان دلوں میں راسخ ہوتا ہے جبکہ یقین خطرات کا شکار رہتا ہے، یقین جب دل پر گرتا ہے تو لوہے کے تختے کی مانند ہو جاتا ہے لیکن جب نکلتا ہے تو پھٹے پرانے کپڑے کی مانند ہو جاتا ہے۔“

کم عقلی کا سبب:

﴿3730﴾... عُفْرَہ کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیِّدُنا عُمَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا

---

1 ... کتاب العظمة لابی الشیخ، ذکر عرش الرب تبارک وتعالٰی، ص۱۰۱، حدیث: ۲۶۰

2 ... ترمذی، کتاب الاحکام، باب ما جاء فی العمری، ۳/ ۷۲، حدیث: ۱۳۵۵، عن جابر بن عبد اللّٰہ

محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: جس قدر تکبر انسان کے دل میں داخل ہوتا ہے اسی قدر اس کی عقل کم ہو جاتی ہے خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔

سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی پاکدامنی:

﴿3731﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محمد بن عُمر بن علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں اپنے ماموں حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر کی خدمت میں حاضر تھا، حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید اور حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ رائے رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی موجود تھے کہ دربان نے حاضر ہو کر عرض کی: عراق سے کچھ لوگ آئے ہیں۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق سبیعی، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عطاء اور حضرتِ سیِّدُنا حکم بن عُیَیْنَہ رَحِمَهُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی حاضر خدمت ہو کر گفتگو کرنے لگے، جابر جُعفی بھی ساتھ تھا، حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر نے جابر جُعفی کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: عراق کے فقہاء اس آیت طیبہ:

وَ لَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَ هَمَّ بِهَا لَوْ لَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ (پ۱۲، یوسف: ۲۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک عورت نے اس کا ارادہ کیا اور وہ بھی عورت کا ارادہ کرتا اگر اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا۔

میں موجود لفظ ''بُرْهَان'' (دلیل) سے کیا مراد لیتے ہیں؟ جابر جعفی نے کہا: حضرت سیِّدُنا یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے والد محترم حضرتِ سیِّدُنا یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھا کہ انگوٹھا مبارک دندانِ اَقدس کے نیچے دبا کر اس فعل سے باز رہنے کا اشارہ فرما رہے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: نہیں، میرے والدِ ماجد میرے دادا امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کمر بند کھولنے کا ارادہ کرتے کہ حضرتِ سیِّدَتُنا زُلیخا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا گھر کے کونے میں موجود موتیوں اور یاقوت سے جڑے بت کی طرف گئیں اور اسے سفید کپڑے سے ڈھانپ دیا، آپ نے ایسا کرنے کی وجہ پوچھی تو عرض کی: مجھے اپنے معبود سے حیا آتی ہے کہ وہ مجھے اس حالت میں دیکھے۔ ارشاد فرمایا: تو اس بت سے حیا کرتی ہے جو کھاتا ہے نہ پیتا ہے تو میں اپنے معبودِ حقیقی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کیوں نہ کروں جو ہر نفس کے اعمال سے باخبر ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم مجھ سے اپنا ارادہ کبھی پورا نہ کرسکو گی۔ یہی وہ ''بُرْهَان'' ہے جو حضرتِ سیِّدُنا یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام نے ملاحظہ فرمائی۔

غنا اور عزت کا دل میں ٹھکانا:

﴿3732﴾... حضرتِ سیِّدُنا منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر کو فرماتے سنا کہ ”غنا اور عزت مومن کے دل میں گھومتے رہتے ہیں جب توکل والے مقام پر پہنچ جاتے ہیں تو اسے اپنا ٹھکانا بنا لیتے ہیں۔“

ذِکْرُ اللہ کی فضیلت:

﴿3733﴾... حضرتِ سیِّدُنا زیاد بن خَیْثَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: ”عذابات سے ہر مومن و کافر کا سامنا ہوتا ہے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والا ان سے محفوظ رہتا ہے۔“

مصائب اور فقر و فاقہ پر صَبْر کا اِنعام:

﴿3734﴾... حضرتِ سیِّدُنا ثابت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اُولٰٓىِٕكَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا (پ۱۹، الفرقان:۷۵)

ترجمۂ کنز الایمان: ان کو جنت کا سب سے اونچا بالاخانہ انعام ملے گا بدلہ ان کے صبر کا۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (یہ انعام انہیں) دنیا میں فقر و فاقہ پر صبر کرنے کی وجہ سے ملے گا۔

﴿3735﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ جَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّ حَرِیْرًاۙ(۱۲) (پ۲۹، الدھر:۱۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ان کے صبر پر انہیں جنت اور ریشمی کپڑے صِلہ میں دیئے۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: دنیاوی مصائب اور فقر و فاقہ پر صبر کرنے کی وجہ سے انہیں یہ جزا دی جائے گی۔

مؤمنین و متقین کی شان:

﴿3736﴾... حضرتِ سیِّدُنا شریک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر نے جابر جُعفی سے فرمایا: "میں غمگین ہوں اور میرا دل تشویش میں مبتلا ہے۔" جابر جُعفی نے وجہ پوچھی تو فرمایا: جس شخص کے صاف شفاف دل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دین داخل ہو تو وہ اسے ماسوا سے غافل کر دیتا ہے۔ اے جابر! دنیا اور اس کی امیدوں کی کیا حیثیت ہے؟ یہ تو ایک سُواری ہے جس پر تو سوار ہوا یا کپڑا ہے جسے تو نے پہنا یا عورت ہے جسے تو نے پالیا۔ اے جابر! اہلِ ایمان اس پر مطمئن نہیں ہوئے کہ وہ دنیا میں ہمیشہ رہیں گے، نہ وہ آخرت کے واقع ہونے سے بے خوف ہوئے ہیں۔ ان کے کان جن فتنوں کا تذکرہ سنتے ہیں اس سے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے بہرے نہیں ہوئے اور دنیاوی زیب وزینت دیکھنے کے سبب وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نور سے اندھے نہیں ہوئے، لہٰذا وہ نیکوکاروں کو ملنے والا ثواب پانے میں کامیاب ہوگئے۔ بوجھ کے اعتبار سے اہلِ تقویٰ اہلِ دنیا سے آسانی میں ہیں اور اہلِ دنیا کے مقابلے میں تمہارے زیادہ مددگار ہیں۔ تم انہیں بھول جاتے ہو لیکن وہ تمہیں یاد رکھتے ہیں۔ اگر تم انہیں یاد کرو تو وہ تمہاری مدد کریں گے۔ یہ حق بات کہنے والے اور امرِ الٰہی کو قائم کرنے والے ہیں۔ یہ حضرات محبّتِ الٰہی کے سبب اپنی محبتوں کو ختم کر کے ذات باری تعالیٰ اور اس کی محبت کی طرف کامل طور پر متوجہ ہوئے اور اپنے مالکِ حقیقی کی اطاعت میں دنیا سے بے زار ہوگئے، انہوں نے جان لیا کہ ان کے مُعاملے میں یہی چیز قابلِ ستائش ہے۔ انہوں نے دنیا کو اس جگہ کے برابر ٹھہرایا جہاں تو کچھ دیر کے لئے ٹھہرا پھر کوچ کر گیا، یا ایسے مال کے برابر ٹھہرایا جسے تو نے خواب میں پایا جب آنکھ کھلی تو تیرے ہاتھ میں کچھ نہ تھا۔ بس تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنے دین وعقل کی حفاظت کا سوال کر۔

﴿3737﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر کو زرد رنگ کا تہبند باندھے دیکھا، آپ فرض نمازوں کے علاوہ دن رات میں 50 رکعتیں ادا کرتے تھے۔

گھٹیا لوگوں کا سلام:

﴿3738﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسین بن حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: گھٹیا لوگوں کا سلام بُری گفتگو ہے۔

علم کی آفت بھولنا ہے:

﴿3739﴾... حضرتِ سیِّدُنا منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: ”لِکُلِّ شَیْءٍ اٰفَۃٌ وَّ اٰفَۃُ الْعِلْمِ النِّسْیَانُ یعنی ہر چیز کے لئے کوئی نہ کوئی آفت ہوتی ہے اور علم کی آفت بھولنا ہے۔“

ہزار عابدوں سے افضل:

﴿3740﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: ”عَالِمٌ یُّنْتَفَعُ بِعِلْمِہٖ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ یعنی وہ عالم جس کے علم سے فائدہ حاصل کیا جائے ہزار عابدوں سے افضل ہے۔“

ابلیس لعین کی پسند:

﴿3741﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: ”وَاللہِ لَمَوْتُ عَالِمٍ اَحَبُّ اِلٰی اِبْلِیْسَ مِنْ مَّوْتِ سَبْعِیْنَ عَابِدًا یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ایک عالم کی موت شیطان لعین کو 70 عابدوں کی موت سے زیادہ پسند ہے۔“

تین قسم کے لوگ:

﴿3742﴾... حضرتِ سیِّدُنا یونُس بن ابویعفور رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے بھائی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: ”تین قسم کے لوگوں نے ہمیں بوڑھا کر دیا: (۱)... وہ لوگ جو ہمارے ساتھ کھانا کھاتے ہیں (۲)... جو شیشے کی طرح ٹوٹ جاتے ہیں اور (۳)... جو سرخ سونے کی طرح ہیں کہ جب بھی اسے آگ میں ڈالا جائے تو اس کی عمدگی میں مزید اضافہ ہو جائے۔“

ہر برائی کی چابی:

﴿3743﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَصْمَعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر نے اپنے بیٹے سے فرمایا: ”اے بیٹے! سستی اور تنگ دلی سے بچنا کیونکہ یہ ہر برائی کی چابی ہیں کہ اگر سستی کا شکار ہو گے تو حق ادا نہیں کر پاؤ گے اور اگر تنگ دلی کا شکار ہو گے تو حق پر صبر نہیں کر سکو گے۔“

سب سے زیادہ مشکل اعمال:

﴿3744﴾... حضرتِ سیِّدُنا حجاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: ”تین اعمال سب سے زیادہ مشکل ہیں: (۱)...ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے رہنا (۲)...اپنے آپ سے انصاف کرنا اور (۳)...حاجت مند مسلمان بھائی سے مالی تعاون کرنا۔“

پانچ قسم کے لوگوں کی صحبت سے بچو:

﴿3745﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا امام زینُ العابدین علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے مجھے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ”پانچ قسم کے لوگوں کی نہ تو صحبت اختیار کرنا، نہ ان سے گفتگو کرنا اور نہ ہی سفر میں ان کی رفاقت اختیار کرنا۔“ میں نے عرض کی: میں آپ پر قربان! وہ کون ہیں؟ فرمایا: ”فاسق کی صحبت اختیار نہ کرنا کیونکہ وہ تجھے ایک یا ایک سے کم لقمہ کے بدلے میں بیچ دے گا۔“ میں نے عرض کی: لقمے سے کم کیا مراد ہے؟ فرمایا: ”لقمے کا لالچ کرے گا لیکن اسے حاصل نہیں کر سکے گا۔“ میں نے عرض کی: دوسرا شخص؟ فرمایا: ”بخیل کی صحبت میں نہ بیٹھنا کیونکہ وہ ایسے وقت میں تجھ سے مال روک لے گا جب تجھے اس کی سخت حاجت وضرورت ہوگی۔“ میں نے عرض کی: تیسرا کون ہے؟ فرمایا: ”جھوٹے کی صحبت میں نہ بیٹھنا کیونکہ وہ سَراب کی طرح ہے جو تجھ سے قریب کو دور اور دور کو قریب کر دے گا۔“ میں نے عرض کی: چوتھا شخص؟ فرمایا: ”اَحمق (بے وقوف) کی صحبت اختیار کرنے سے بچنا کیونکہ وہ تجھے فائدہ پہنچانے کی کوشش میں نقصان پہنچا دے گا۔“ میں نے عرض کی: پانچواں شخص کون ہے؟ فرمایا: ”رشتہ داروں سے قطع تعلّق کرنے والے کی صحبت میں بیٹھنے سے بچنا کیونکہ میں نے کتابُ اللہ میں تین مقامات پر اسے ملعون پایا ہے۔“

دنیادار اور چور:

﴿3746﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو داؤد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر کو فرماتے سنا کہ ”جب تم کسی قاری (عالِم) کو مال داروں سے محبت کرتا دیکھو تو جان لو کہ وہ دنیادار ہے اور جب اسے بلاضرورت بادشاہ کے پاس آتا جاتا دیکھو تو سمجھ لو کہ وہ چور ہے۔“

شیر سے زیادہ جرأت مند:

﴿3747﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے گروہ کے دلوں میں رعب ڈال دیتا ہے۔ پس جب ہمارا نائب کھڑا ہو گا اور امام مہدی کا ظہور ہو گا تو آدمی شیر سے زیادہ جرأت مند اور نیزے سے زیادہ تیز ہو گا۔“

﴿3748﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت بجالانے والا ہمارے گروہ میں سے ہے۔“

دلوں کے بگاڑ اور نفاق کا سبب:

﴿3749﴾... حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن محمد بن علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ”لڑائی جھگڑے سے بچنا کیونکہ یہ دلوں کو بگاڑتا اور نفاق پیدا کرتا ہے۔“

﴿3750﴾... حضرتِ سیِّدُنا حکم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آیات میں خواہ مخواہ بحث و مباحثہ کرنے والے لوگ ہی جھگڑالو ہیں۔“

صِدِّیقِ اَکْبَر کو ”صِدِّیْق“ نہ کہنے کا انجام:

﴿3751﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر سے تلوار کو مُزَیَّن کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ”اس میں کوئی حرج نہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صِدِّیْق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنی تلوار کو مُزَیَّن کیا تھا۔“ میں نے عرض کی: آپ بھی انہیں ”صِدِّیْق“ کہتے ہیں۔ (یہ سن کر) آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور قبلہ کی جانب رخ کر کے فرمایا: ہاں! یہ ”صِدِّیْق“ ہیں اور جو انہیں ”صِدِّیْق“ نہ کہے اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخرت میں اس کی کسی بات کو سچا نہ کرے گا۔

شَیْخَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے محبت:

﴿3752﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر نے جابر جُعفی سے فرمایا: اے جابر! مجھے خبر ملی

ہے کہ عراق میں کچھ لوگ ہیں جو ہم سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی شان میں نازیبا کلمات کہتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ میں نے انہیں اس کا حکم دیا ہے، انہیں پہنچا دو کہ میں بارگاہِ الٰہی میں ان سے براءت کا اظہار کرتا ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر مجھے حکمرانی ملی تو ان کے خون بہا کر میں قربِ الٰہی حاصل کروں گا۔ اگر میں شیخین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے لئے بلند درجات و رحمت کی دعا نہ کروں تو مجھے میرے نانا جان حضرتِ سیِّدُنا محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت نصیب نہ ہو۔ ان حضرات سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دشمن ہی غافل و بے زار ہیں۔

﴿3753﴾... جابر جُعفی کے غلام شعبہ خیاط کا بیان ہے: مجھے میرے آقا جابر جعفی نے بتایا کہ جب میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر کو رخصت کیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: "اہلِ کوفہ تک یہ بات پہنچا دینا کہ جس نے شیخین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی شان میں گستاخی کی میں اس سے بریُ الذمہ اور شیخین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے راضی ہوں۔"

﴿3754﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: "جو شخص شیخین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی فضیلت نہیں جانتا وہ سنت سے ناواقف ہے۔"

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان:

﴿3755﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن ابو سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر سے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّمَا وَلِیُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿۵۵﴾ (پ٦، المائدۃ: ٥٥)

ترجمۂ کنز الایمان: تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں۔

کی تفسیر پوچھی تو فرمایا: "اس آیت کے مصداق صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہیں۔" میں نے عرض کی: لوگ کہتے ہیں کہ اس آیت کے مصداق امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ہیں۔ فرمایا:

"وہ بھی صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان ہی میں سے ہیں۔"

﴿3756﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن دینار عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡغَافِر جب مسکراتے تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھ سے ناراض نہ ہونا۔"

سیِّدُنا امام محمد باقر عَلَیۡہِ الرَّحۡمَہ کا مقام و مرتبہ:

﴿3757﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عطاء رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡغَافِر کے علاوہ عُلَما میں سے ایسا کوئی نہیں دیکھا جس کے پاس عُلَما کا علم بھی کم پڑ جائے، میں نے حَکَم بن عُیَیۡنَہ کو ان کی خدمت میں اس طرح بیٹھے دیکھا گویا طالبِ علم ہو۔

﴿3758﴾... حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن محمد بن علی رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ محترم حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡغَافِر کی انگوٹھی پر: اَلۡقُوَّۃُ لِلّٰہِ جَمِیۡعًا یعنی سارا زور خدا کو ہے "کندہ تھا۔

﴿3759﴾... حضرتِ سیِّدُنا احمد بن محمد عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡغَافِر فرماتے ہیں: "میرا ایک بھائی ہے جو میرے نزدیک بڑی عزت و عظمت رکھتا ہے اور میرے نزدیک اس کی عظمت کی وجہ اس کی نظر میں دنیا کا حقیر ہونا ہے۔"

بارگاہِ الٰہی میں مناجات:

﴿3760﴾... حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن محمد عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡغَافِر آدھی رات کے وقت بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو نے مجھے حکم دیا لیکن میں نے بجا آوری نہ کی، مجھے منع فرمایا لیکن میں باز نہ آیا، تیرا یہ بندہ تیری بارگاہ میں حاضر ہے اور اس کے پاس کوئی عذر نہیں ہے۔"

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جامع مانع حمد:

﴿3761﴾... حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن محمد عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرے والدِ محترم حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡغَافِر کا خچر گم ہو گیا، آپ نے فرمایا: "اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے لوٹا دے تو میں اس کی ایسی حمد بیان کروں گا جس سے وہ راضی ہو جائے گا۔" تھوڑی ہی دیر بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے زین

ولگام سمیت لوٹا دیا، آپ اس پر سوار ہوئے جب درست ہو کر بیٹھ گئے تو کپڑے سمیٹ کر آسمان کی طرف سر اٹھایا اور ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ'' کہا اس کے علاوہ کچھ نہ کہا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ''کیا میں نے کچھ چھوڑ دیا یا کچھ باقی رکھا؟ میں نے تو تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے لئے کر دی ہیں۔''

حُسنِ خُلق و نرمی:

﴿3762﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن محمد بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: ''جسے حُسنِ خُلق اور نرمی عطا کی گئی اسے تمام بھلائی وراحت دی گئی اور دنیا وآخرت میں اس کا حال بہتر ہو گا اور جو حُسنِ خُلق و بھلائی سے محروم رہا تو یہ ہر بُرائی و مصیبت کا راستہ ہے مگر وہ جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے محفوظ رکھے۔''

﴿3763﴾... عُبَیْدُ اللہ بن ولید کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر نے ہم سے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی جیب میں ہاتھ ڈال کر اپنی خواہش کے مطابق کچھ لے سکتا ہے؟'' ہم نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: ''پھر تمہارے درمیان وہ بھائی چارہ نہیں جیسا تم گمان کرتے ہو۔''

بھائی کے دل میں اپنی محبت کی پہچان:

﴿3764﴾... حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن فضل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: ''تمہارے بھائی کے دل میں تمہاری کتنی محبت ہے اس کا اندازہ تم اس بات سے لگاؤ کہ اپنے بھائی کی تمہارے دل میں کتنی محبت ہے۔''

دنیا سائے کی مانند ہے:

﴿3765﴾... حضرتِ سیِّدُنا شریک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر نے جابر جُعفی سے فرمایا: ''اے جابر! دنیا کو اس مقام کی طرح سمجھ جہاں تو کچھ دیر کے لئے ٹھہرا پھر کوچ کر گیا یا اس مال کی طرح سمجھ جسے تو نے خواب میں پایا لیکن جب آنکھ کھلی تو تیرے ہاتھ میں کچھ نہ تھا۔ دنیا عقل مندوں اور معرفتِ الٰہی رکھنے والوں کے لئے سائے کی مانند ہے۔ پس تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنے

دین وعقل کی حفاظت کا سوال کر۔“

﴿3766﴾... ابو حمزہ ثُمالی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر نے چڑیوں کی چہچہاہٹ سنی تو مجھ سے فرمایا: ”اے ابو حمزہ! جانتے ہو یہ کیا کہہ رہی ہیں۔“ میں نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: ”یہ میرے ربعَزَّوَجَلَّ کی پاکی بیان کرتے ہوئے آج کے رزق کا سوال کر رہی ہیں۔“

﴿3767﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: ”اپنی پسندیدہ چیزوں میں ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتے ہیں اگر کوئی چیز ہماری پسند کے خلاف واقع ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پسندیدہ چیزوں میں ہم اس کی نافرمانی نہیں کرتے۔“

بندے کے عیب دار ہونے کی نشانی:

﴿3768﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سب سے زیادہ محبوب اس سے سوال کرنا اور مانگنا ہے اور قضا کو دعا ہی سے ٹالا جاسکتا ہے[1]۔ سب سے زیادہ جلد حصولِ ثواب کا باعث بننے والا عمل صلہ رحمی ہے اور سب سے زیادہ جلد سزا کا سبب بننے والا عمل بغاوت وسرکشی ہے۔ آدمی کے عیب دار ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ لوگوں میں اس عیب کو دیکھے جسے خود میں دیکھنے سے اندھا ہو اور لوگوں کو اس چیز کا حکم دے جسے خود سے دور نہیں کر سکتا اور اپنے ہم نشینوں کو بلاوجہ تکلیف پہنچائے۔“

﴿3769﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: ”ایک مرتبہ ایک شخص مکہ مکرّمہ جانے کے لئے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شریک سفر ہوا لیکن راستے

---

[1]... قضا تین قسم ہے۔ مُبرَم حقیقی، کہ علمِ الٰہی میں کسی شے پر معلّق نہیں اور معلّقِ محض، کہ صُحفِ ملائکہ میں کسی شے پر اُس کا معلّق ہونا ظاہر فرمادیا گیا ہے اور معلّق شبیہ بہ مُبرَم، کہ صُحفِ ملائکہ میں اُس کی تعلیق مذکور نہیں اور علمِ الٰہی میں تعلیق ہے۔ وہ جو مُبرَم حقیقی ہے اُس کی تبدیل ناممکن ہے، اکابر محبوبانِ خدا اگر اِتّفاقاً اس بارے میں کچھ عرض کرتے ہیں تو انھیں اس خیال سے واپس فرمادیا جاتا ہے اور وہ جو ظاہر قضائے معلّق ہے (یعنی معلّقِ محض)، اس تک اکثر اولیا کی رسائی ہوتی ہے، اُن کی دعا سے، اُن کی ہمت سے ٹل جاتی ہے اور وہ جو متوسّط حالت میں ہے (یعنی معلّقِ شبیہ بہ مُبرَم)، جسے صُحفِ ملائکہ کے اعتبار سے مُبرَم بھی کہہ سکتے ہیں، اُس تک خواص اکابر کی رسائی ہوتی ہے۔ حضور سیِّدُنا غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اسی کو فرماتے ہیں: ”میں قضائے مُبرَم کو رد کر دیتا ہوں“ اور اسی کی نسبت حدیث میں ارشاد ہوا: ((اِنَّ الدُّعَاءَ یَرُدُّ الْقَضَاءَ بَعْدَ مَا اُبْرِمَ)) ”بیشک دُعا قضائے مُبرَم کو ٹال دیتی ہے۔“ (بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/ ۱۲تا۱۶، ملتقطاً)

میں انتقال کر گیا، آپ اس کی نمازِ جنازہ اور دفن تک ٹھہرے رہے، اس کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تقریباً ہر روز یہ شعر پڑھتے:

وَبَالِغٌ اَمْرٍ كَانَ يَأْمُلُ دُوْنَهٗ وَمُخْتَلِجٌ مِنْ دُوْنِ مَا كَانَ يَأْمُلُ

ترجمہ: وہ ایسے امر کو پہنچا جس سے کم کی وہ امید رکھتا تھا اور امید کے پورا ہونے سے پہلے ہی وہ دنیا سے رخصت ہو گیا۔

قرآن غیرِ مخلوق ہے:

﴿3770﴾... حضرتِ سیِّدُنا بَسّام صَیرَفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر سے قرآنِ مجید کے بارے پوچھا تو آپ نے فرمایا: قرآن اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کلام اور غیر مخلوق ہے۔

﴿3771﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محمد بن علی رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے قرآنِ پاک کے بارے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: "نہ تو یہ خالق ہے اور نہ ہی مخلوق بلکہ یہ تو خالق عَزَّوَجَلَّ کا کلام ہے۔"

سیِّدُنا امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ انصاری، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس، حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ، حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری، حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک، (مرسلاً) حضرتِ سیِّدُنا امام حسن اور حضرتِ سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے احادیث روایت کی ہیں۔ تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں سے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مسیب اور حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن ابو رافع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا سے احادیث روایت کی ہیں۔

جبکہ آپ سے حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن دینار، حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابو رباح، حضرتِ سیِّدُنا اَبان بن تغلب رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی جیسے جید تابعین کرام اور جابر جعفی نے احادیث روایت کی ہیں۔ ائمہ کرام میں سے حضرتِ سیِّدُنا لیث بن ابو سلیم، حضرتِ سیِّدُنا ابنِ جُرَیج اور حضرتِ سیِّدُنا حجاج بن ارطاہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

﴿3772﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نفاس والی عورتوں کو احرام باندھنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا: وہ اپنے اوپر پانی بہالیں۔[1]

مؤمنوں کی جان سے زیادہ قریب:

﴿3773﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خطبہ شروع کرتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شایانِ شان حمد بیان کرتے پھر ارشاد فرماتے: ”جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہدایت عطا فرمائے اسے کوئی بہکا نہیں سکتا اور جسے گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ سب سے سچی بات کتابُ اللہ ہے۔ سب سے بہترین ہدایت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہدایت ہے۔ بدترین چیز محدثات (دین کی بدعتیں) ہیں[2]۔ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ (جہنم) میں

1... مسلم، کتاب الحیض، باب استحباب استعمال المغسلۃ... الخ، ص۱۸۲، حدیث: ۳۳۲

2... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مِرْاٰۃُ المناجیح، جلد1، صفحہ146 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: محدث کے معنٰی ہیں جدید اور نو پید چیز، یہاں وہ عقائد یا بُرے اَعمال مُراد ہیں جو حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی وفات کے بعد دین میں پیدا کئے جائیں۔ بدعت کے لغوی معنٰی ہیں نئی چیز، رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ (پ۱، البقرۃ: ۱۱۷، ترجمۂ کنزالایمان: نیا پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمین کا)۔ اصطلاح میں اس کے تین معنٰی ہیں: (۱)... نئے عقیدے اسے بدعَتِ اعتقادی کہتے ہیں۔ (۲)... وہ نئے اَعمال جو قرآن وحدیث کے خلاف ہوں اور حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے بعد ایجاد ہوں۔ (۳)... ہر نیا عمل جو حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے بعد ایجاد ہوا۔ پہلے دو معنٰی سے ہر بدعت بُری ہے کوئی اچھی نہیں۔ تیسرے معنٰی کے لحاظ سے بعض بدعتیں اچھی ہیں بعض بُری، یہاں بدعت کے پہلے معنٰی مراد ہیں یعنی بُرے عقیدے کیونکہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) نے اسے ضلالت یعنی گمراہی فرمایا۔ گمراہی عقیدے سے ہوتی ہے عمل سے نہیں، بے نمازی گنہگار ہے گمراہ نہیں، اور رب (عَزَّوَجَلَّ) کو جھوٹا یا حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کو اپنی مثل بشر سمجھنا بدعقیدگی اور گمراہی ہے، اور اگر دوسرے معنٰی مراد ہوں تب بھی یہ حدیث اپنے اِطلاق پر ہے کسی قید لگانے کی ضرورت نہیں، اور اگر تیسرے معنٰی مراد ہوں یعنی نیا کام تو یہ حدیث عام مخصوص البعض ہے کیونکہ یہ بدعت دو قسم کی ہے بدعَتِ حسنہ اور سیئہ یہاں بدعَتِ سیئہ مراد ہے بدعَتِ حسنہ کے لئے کتابُ العلم کی وہ حدیث ہے جو آگے آرہی ہے: ”مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً“ الحدیث، یعنی جو اسلام میں اچھا طریقہ ایجاد کرے وہ بڑے ثواب کا مستحق ہے، بدعَتِ حسنہ کبھی جائز، کبھی واجب، کبھی فرض ہوتی ہے اس کی نہایت نفیس تحقیق اسی جگہ مرقاۃ اور اشعۃ اللمعات میں دیکھو، نیز شامی اور ہماری کتاب ”جاءَ الْحق“ میں ...

لے جانے والی ہے۔'' پھر ارشاد فرماتے: ''میں اور قیامت ان دو کی طرح بھیجے گئے ہیں (اپنی شہادت اور درمیان والی انگلی سے اشارہ فرماتے)۔'' جب آپ قیامت کا تذکرہ کرتے تو رخسار مبارک سرخ ہو جاتے، آواز شریف بلند ہو جاتی اور سخت غضب فرماتے گویا کہ ایسے لشکر سے ڈرا رہے ہیں جو صبح یا شام کو حملہ آور ہونے والا ہے[1]۔ پھر ارشاد فرماتے: ''جس نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کو ملے گا اور جو بال بچے یا قرض چھوڑ کر مرا تو وہ میرے سپرد یا میرے ذِمّہ ہیں کہ میں مؤمنین کا ان کی جان سے زیادہ والی ہوں[2]۔''[3]

مُبارَک کلمات:

﴿3774﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابِر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں کیسے خوش رہ سکتا ہوں حالانکہ صور پھونکنے والا فرشتہ (منہ میں) صور لئے ہوئے پیشانی جھکائے کان لگائے[4] انتظار میں ہے کہ کب صور پھونکنے کا حکم ہو۔'' صحابۂ کرام

...... بھی ملاحظہ کرو، بعض لوگ اس کے معنٰی یہ کرتے ہیں کہ جو کام حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے بعد ایجاد ہو وہ بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی، مگر یہ معنٰی بالکل فاسد ہیں کیونکہ تمام دینی چیزیں، چھ کلمے، قرآن شریف کے ۳۰ پارے، عِلْمِ حدیث اور حدیث کی اقسام اور کُتُب، شریعت و طریقت کے چار سلسلے، حنفی، شافعی، یا قادری، چشتی وغیرہ، زبان سے نماز کی نیت، ہوائی جہاز کے ذریعے حج کا سفر اور جدید سائنسی ہتھیاروں سے جہاد وغیرہ، اور دنیا کی تمام چیزیں پلاؤ، زردے، ڈاک خانہ، ریلوے وغیرہ سب بدعتیں ہیں جو حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے بعد ایجاد ہوئیں حرام ہونی چاہئیں حالانکہ انہیں کوئی حرام نہیں کہتا۔

1... یہاں غصہ سے مراد جلالِ الٰہی اور عظمتِ ربّانی کی تجلیات کا آپ کے چہرے پر ظاہر ہونا ہے نہ کسی پر ناراض ہونا۔ لشکروں سے مراد حضرت ملک الموت کا لشکر ہے، یعنی موت قریب ہے تیاری کرو، صبح کے وقت شام کی امید نہ کرو اور شام کے وقت صبح کی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۳۴۳)

2... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 4، صفحہ 366** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اس فرمانِ عالی میں اس آیتِ کریمہ کی طرف اشارہ ہے: اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ (پ۲۱، الاحزاب: ۶، ترجمۂ کنزالایمان: یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے) اور اَوْلٰی کے معنٰی زیادہ قریب، زیادہ والی وارث، زیادہ خیر خواہ، زیادہ مالک یہاں شیخ نے اَولٰی کے معنٰی زیادہ خیر خواہ کئے، یعنی جس قدر مسلمان اپنے خیر خواہ ہیں اس سے زیادہ میں ان کا خیر خواہ ہوں، میں نہیں چاہتا کہ میرا کوئی اُمّتی بعد موت قرض میں گرفتار رہے۔

3... نسائی، کتاب صلوۃ العیدین، باب کیف الخطبة، ص ۲۷۴، حدیث: ۱۵۷۵

4... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 360** پر اس کے تحت فرماتے...

عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: یہ پڑھو" حَسۡبُنَا اللہُ وَنِعۡمَ الۡوَکِیۡلُ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم کو بس (کافی) ہے اور کیا اچھا کارساز[1] ۔"[2]

پیدائش سے موت کے بعد تک:

﴿3775﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ بے شک ابن آدم اس چیز سے غفلت میں ہے جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں، جب وہ ابن آدم کو پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو فرشتے سے ارشاد فرماتا ہے: اس کا رزق، عمر، موت کا وقت اور اس کا بدبخت یا سعید ہونا لکھو۔ (اپنا کام انجام دینے کے بعد) یہ فرشتہ چلا جاتا ہے، دوسرا فرشتہ بھیجا جاتا ہے جو ابنِ آدم کے بالغ ہونے تک اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے، پھر اس پر دو فرشتے (کِرَامًا کَاتِبِیۡن) مقرر کئے جاتے ہیں جو اس کی نیکیاں اور برائیاں لکھتے ہیں، جب اس کی موت کا وقت آتا ہے تو یہ دونوں چلے جاتے ہیں، پھر موت کا فرشتہ آکر اس کی روح قبض کرلیتا ہے، جب اسے دفنا دیا جاتا ہے تو روح جسم میں لوٹا دی جاتی ہے، پھر ملک الموت بھی تشریف لے جاتے ہیں اور منکر نکیر آکر اس کا امتحان لیتے اور چلے جاتے ہیں۔ پس جب قیامت قائم ہوگی تو نیکیاں اور برائیاں لکھنے والے فرشتے آئیں گے اور دونوں رجسٹر کھول دیں گے جو اس کی گردن سے بندھے ہوں گے، پھر وہ دونوں اسے لئے حاضر ہوں گے ایک اس کے پیچھے اور دوسرا آگے ہوگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا:

......ہیں: میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرتِ اسرافیل (عَلَیۡہِ السَّلَام) منہ میں صور لئے عرش اعظم کی طرف دیکھ رہے ہیں کہ کب پھونکنے کا حکم ملے اور میں بلا تاخیر صور پھونک دوں جب میری آنکھیں یہ نظارہ کر رہی ہیں تو میرے دل کو چین وخوشی کیسے ہو۔ ادھر کا خوف لگا ہوا ہے معلوم ہوا کہ حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم) کی نظریں سب کچھ دیکھتی ہیں۔

[1]... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد7، صفحہ 361 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ کلمات بڑے مبارک ہیں جب حضرتِ خلیلُ اللہ (عَلَیۡہِ السَّلَام) نمرود کی آگ میں جا رہے تھے تو آپ کی زبان شریف پر یہ ہی کلمات تھے اور جب صحابۂ کرام کو خبر پہنچی کہ کفار ہمارے مقابلہ کے لئے بڑی تعداد میں جمع ہوئے ہیں تو انہوں نے بھی یہی کلمات کہے یہ کلمات مصیبتوں تکلیفوں میں بہت ہی کام آتے ہیں (مرقات) ہر مصیبت میں یہ کلمات پڑھنے چاہئیں۔

[2]... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ما جاء فی شان الصور، ۴/ ۱۹۵، حدیث: ۲۴۳۹، عن ابی سعید الخدری

لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تو اس سے غفلت میں تھا تو ہم نے تجھ پر سے پردہ اٹھایا تو آج تیری نگاہ تیز ہے۔

(پ۲۶، ق: ۲۲)

پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾ (پ۳۰، الانشقاق: ۱۹) ترجمۂ کنزالایمان: ضرور تم منزل بہ منزل چڑھو گے۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ایک حال کے بعد دوسرا حال پیش آئے گا۔ پھر ارشاد فرمایا: ”بے شک تمہارے سامنے ایک عظیم معاملہ ہے، لہٰذا عظمت والے رب عَزَّوَجَلَّ سے اس معاملے میں کامیابی کے لئے مدد طلب کرو۔“[1]

نجات پانے والا:

﴿3776-77﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُورِ انور، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ كَانَ حَسَنَ الصُّوْرَةِ فِيْ حَسَبٍ لَّا يُشِيْنُهُ مُتَوَاضِعًا كَانَ مِنْ خَالِصِ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنی جو حسین و جمیل اور شریف الاصل ہونے کے باوجود عاجزی کا پیکر ہو گا تو وہ ان لوگوں میں سے ہو گا جنہیں قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ نجات عطا فرمائے گا۔“[2]

﴿3778﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حسنین کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی طرف سے ایک ایک مینڈھا عقیقہ کیا[3]۔“[4]

---

[1]... تفسیر ابن ابی حاتم، پ۳۰، سورۃ الانشقاق، تحت الآیۃ: ۲۳، الجزء العاشر، ص ۳۴۱۲، حدیث: ۱۹۲۰۳

[2]... معجم الکبیر، ۹/ ۱۸۱، حدیث: ۸۸۹۴ بتغیر قلیل عن عبد اللہ موقوفًا

[3]... ابوداود، کتاب الضحایا، باب العقیقۃ، ۳/ ۱۴۳، حدیث: ۲۸۴۱

[4]... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراۃ المناجیح، جلد6، صفحہ5 پر فرماتے ہیں: حضرات حسنین کریمین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کے عقیقوں کے متعلق تین روایات آئی ہیں: ایک ایک بکری سے عقیقہ فرمایا، دو دو بکریوں سے عقیقہ فرمایا، بکری سے عقیقہ فرمایا، یعنی اس میں ایک یا دو کا ذکر نہیں، یہ تیسری روایت ہے۔ اشعۃ اللمعات میں فرمایا کہ ایک ایک بکری کی روایت صحیح ہے، اور دو دو کی روایت زیادہ صحیح ہے۔ عُلَماء کرام فرماتے ہیں کہ لڑکے کا عقیقہ ایک بکری سے ...

عزت تقوی و پرہیز گاری میں ہے:

﴿3779﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نافرمانی کی ذِلَّت سے نکال کر تقوی کی عزت کی طرف لے جائے اسے اس نے بغیر مال ودولت کے غنی کر دیا، بغیر قبیلہ کے عزت عطا فرمائی اور کسی غمخوار وساتھی کے بغیر اُنسِیَّت عطا فرمائی۔ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر چیز کو اس سے خوف زدہ کر دیتا ہے اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے نہیں ڈرتا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ہر چیز سے خوف زدہ کر دیتا ہے۔[1] جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے تھوڑے رزق پر راضی رہتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے تھوڑے عمل سے راضی ہو جاتا ہے۔[2] جو طلبِ معیشت میں شرم نہیں کرتا اس کا بوجھ ہلکا، دل آسودہ اور اہل وعیال خوش رہتے ہیں۔ جو دنیا میں زہد اختیار کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے دل میں حکمت ڈال دیتا، اسے اس کی زبان پر جاری فرما دیتا اور اسے دنیا سے ہمیشہ رہنے والے گھر (یعنی جنت) کی طرف صحیح وسالم لے جاتا ہے۔

عذابِ الٰہی سے امن:

﴿3780﴾... حضرتِ سیِّدُنا علی بن موسٰی رضا اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا ابو موسٰی بن جعفر سے، وہ اپنے والدِ محترم حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر بن محمد سے، وہ اپنے والدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا محمد بن علی سے، وہ اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین بن علی سے، وہ اپنے والدِ محترم حضرتِ سیِّدُنا حسین بن علی عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان سے اور وہ اپنے والدِ گرامی امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْهِ السَّلَام کے حوالے سے

...... جائز ہے، دو سے بہتر ہے کیونکہ ایک بکری کی حدیث فعلی ہے اور دو کی حدیث قولی یعنی حکم دیا دو کا اور جب قول وفعل میں تعارض معلوم ہو تو ترجیح قولی کو ہوتی ہے۔ نیز دو بکریوں کی حدیث بہت صحابۂ کرام (عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان) سے مروی ہے۔ نیز ایک بکری میں جواز کا ذکر دو کی روایت میں استحباب کا۔

1 ...شعب الایمان، باب فی معالجۃ کل ذنب بالتوبۃ، ۵/ ۴۵۰، حدیث: ۷۲۴۱، عن جعفر بن محمد

2 ...شعب الایمان، باب فی تعدید نعم اللہ وشکرھا، ۴/ ۱۳۹، حدیث: ۴۵۸۵

بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: بے شک میں ہی ہوں اللہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کرو، تم میں سے جو بھی اخلاص کے ساتھ ''لَااِلٰہَ اِلَّااللہُ'' کی گواہی دیتا میرے پاس آیا وہ میری پناہ میں آ گیا اور جو میری پناہ میں آ گیا اسے میرے عذاب سے امن مل گیا۔''(1)

جنون سے افاقہ:

یہ حدیث اس سند سے ثابت و مشہور ہے کہ یہ اہلِ بیتِ اطہار کی اپنے آباء واجداد سے روایت ہے اور ہمارے اسلافِ کرام میں سے بعض محدثین جب یہ سند بیان کرتے تو فرماتے: اگر یہ سند مجنون پر پڑھی جائے تو اسے افاقہ ہو جائے۔

اخلاص کیا ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا ابو علی احمد بن علی اَنصاری نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: مجھے حضرتِ سیِّدُنا احمد بن رَزِین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن نے بتایا کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام علی بن موسیٰ رضا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اِخلاص کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت بجالانا۔''

علم خزانہ اور اس کی چابی سوال کرنا ہے:

﴿3781﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اَلْعِلْمُ خَزَائِنُ وَّمِفْتَاحُهَا السُّؤَالُ فَاسْئَلُوْا يَرْحَمُكُمُ اللهُ فَاِنَّهٗ يُؤْجَرُ فِيْهِ اَرْبَعَةٌ: اَلسَّائِلُ وَالْمُعَلِّمُ وَالْمُسْتَمِعُ وَالْمُحِبُّ لَهُمْ یعنی علم خزانہ ہے اور اس کی چابی سوال کرنا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے! تم سوال کیا کرو کیونکہ اس میں چار کو اجر دیا جائے گا: (۱)... سوال کرنے والے کو (۲)... عالِم کو (۳)... غور سے سننے والے کو اور (۴)... ان سے محبت کرنے والے کو۔''(2)

حضرتِ سیِّدُنا شیخ حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اَصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام

1... تاریخ ابن عساکر، ۴۸/ ۳۶۷، حدیث: ۱۰۴۵۷، الرقم: ۵۶۲۷، ابو المعالی الفضل بن محمد الھروی

2... الفقیہ والمتفقہ، باب فی السؤال والجواب وما یتعلق... الخ، ۲/ ۶۱، حدیث: ۶۹۳ بتغیر قلیل

جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن علی باقر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کی پیروی کرتے ہیں۔ ان کا شمار اگرچہ ان لوگوں میں نہیں ہوتا جن کا تذکرہ یہاں کیا جارہا ہے لیکن اس مقام پر ان کا تذکرہ ”قطع و وصل سے ڈرتے ہوئے فرع کو اصل سے ملا دیا جائے“ قاعدے کے تحت کیا جارہا ہے۔



حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر بن محمد صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق

حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد اللہ جعفر بن محمد صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فصیح و بلیغ گفتگو کرنے اور سرداری میں سبقت لے جانے والے امام تھے۔ آپ نے عبادت وعاجزی کی طرف متوجہ ہو کر تنہائی و خشوع کو ترجیح دی، نیز سرداری و مملکت حاصل کرنے اور لوگوں کو اپنی طرف اکٹھا کرنے سے گریزاں رہے۔

عُلَمائے تَصَوُّف فرماتے ہیں: سبب سے نفع اٹھانے اور حسب و نسب میں بلندی حاصل کرنے کا نام تَصَوُّف ہے۔

﴿3782﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن مِقْدام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں جب بھی حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق کو دیکھتا ہوں تو جان لیتا ہوں کہ یہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی اولاد میں سے ہیں۔

﴿3783﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق سے عرض کی: میں اس وقت تک نہیں اٹھوں گا جب تک آپ مجھے کوئی نصیحت نہ فرمائیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے سفیان! میں آپ سے گفتگو کرتا ہوں لیکن زیادہ گفتگو آپ کے لئے اچھی نہیں (تین باتیں یاد رکھنا اور ان پر عمل کرنا):

نعمتوں میں اضافہ:

اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں کسی نعمت سے نوازے اور تم اس پر ہمیشگی چاہو تو اس پر زیادہ سے زیادہ شکر بجالاؤ کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ (پ۱۳، ابراھیم: ۷) ترجمۂ کنزالایمان: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا۔

رزق میں برکت:

اگر تمہیں رزق میں تاخیر محسوس ہو تو استغفار کی کثرت کرو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ﴿۱۰﴾ یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّ یُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ وَ یَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ یَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ؕ﴿۱۲﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اپنے رب سے معافی مانگو بے شک وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے تم پر شراٹے کا مینہ (موسلادھار بارش) بھیجے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغ بنادے گا اور تمہارے لئے نہریں بنائے گا۔

(پ۲۹، نوح: ۱۰تا۱۲)

کشادگی کی چابی:

اے سُفیان! اگر کسی بادشاہ کی طرف سے تمہیں غم و تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو یا کوئی اور پریشانی لاحق ہو تو "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ" کی کثرت کرو کہ یہ کشادگی کی چابی اور جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے اپنے ہاتھ سے حلقہ بناتے ہوئے کہا: تین باتیں ہیں اور کیا ہی بہترین باتیں ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق نے فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ابو عبد اللہ نے انہیں سمجھ لیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں اس سے فائدہ پہنچائے گا۔"

باطن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اور ظاہر لوگوں کے لئے:

﴿3784﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو سیاہی مائل ریشمی جُبَّہ اور اِبْرجانی ریشمی[1]

---

[1]... مردوں کے کپڑوں میں ریشم کی گوٹ چار انگل تک کی جائز ہے اس سے زیادہ ناجائز، یعنی اس کی چوڑائی چار انگل تک ہو، لمبائی کا شمار نہیں۔ اسی طرح اگر کپڑے کا کنارہ ریشم سے بنا ہو جیسا کہ بعض عمامے یا چادروں یا تہبند کے کنارے اس طرح کے ہوتے ہیں، اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر چار انگل تک کا کنارہ ہو تو جائز ہے، ورنہ ناجائز۔ یعنی جبکہ اس کنارہ کی بناوٹ بھی ریشم کی ہو اور اگر سوت کی بناوٹ ہو تو چار انگل سے زیادہ بھی جائز ہے۔ عمامہ یا چادر کے پلّو ریشم سے بُنے ہوں تو چونکہ بانا ریشم کا ←

چادر میں ملبوس دیکھ کر تعجب کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا: ''اے سُفیان! کیا بات ہے ہماری طرف دیکھے جارہے ہو؟ شاید جو تم دیکھ رہے ہو اس پر تمہیں تعجب ہو رہا ہے۔'' میں نے عرض کی: اے اِبنِ رسول رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه! یہ نہ تو آپ کا لباس ہے اور نہ ہی آپ کے آباء واجداد کا۔ فرمایا: اے سفیان! وہ زمانہ تنگی وترشی کا تھا، لہٰذا اس وقت کے لوگ اپنی تنگی وترشی کے مطابق عمل کیا کرتے تھے جبکہ یہ وہ زمانہ ہے جس میں ہر چیز وافر مقدار میں موجود ہے۔ پھر آپ نے آستین ہٹائی تو نیچے اون کا سفید جبہ پہن رکھا تھا جس کا دامن چھوٹا اور آستین تنگ تھی۔ فرمایا: اے سفیان! اُونی لباس ہم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اور یہ تمہارے لئے پہنا ہے، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہے اسے پوشیدہ رکھا اور جو تمہارے لئے ہے اسے ظاہر کر رکھا ہے۔

دنیا کو حکم ربانی:

﴿3785﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن بِشر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الرَّازِق فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دنیا کو حکم ارشاد فرمایا: اے دُنیا! جو میری عبادت کرے تُو اس کی خدمت کر اور جو تیری خدمت کرے تُو اسے تھکا دے۔

﴿3786﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن اَبان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الرَّازِق نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ ۝۷۵ (پ۱۴، الحجر: ۷۵)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اس میں نشانیاں ہیں فراست والوں کے لئے۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ''لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ'' سے ''لِلْمُتَفَرِّسِیْن'' (یعنی اہلِ فراست) مراد ہیں۔''

﴿3787﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الرَّازِق فرمایا کرتے تھے: ''میں عذر کیوں پیش کروں حالانکہ میرے پاس دلیل ہے اور میں دلیل بھی کیوں پیش کروں حالانکہ میں جانتا ہوں جو کچھ میں نے کیا ہے۔''

﴿3788﴾... مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الرَّازِق لوگوں کو اس قدر کھلاتے کہ

.....ہونا ناجائز ہے، لہٰذا ایسا پلّو بھی چار انگل تک کا ہی ہونا چاہیے زیادہ نہ ہو۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۱۱)

نوٹ: مزید تفصیل کے لئے بہار شریعت کے مذکورہ مقام کا مطالعہ کیجئے!

اہلِ خانہ کے لئے بھی کچھ باقی نہ رہتا۔

سُود حرام ہونے کی ایک وجہ:

﴿3789﴾... حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی بن صاحِبِ دیوان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّازِق سے کسی نے پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سود کیوں حرام کیا ہے؟ فرمایا: "اس لئے تاکہ لوگ بھلائی کرنے سے نہ رک جائیں۔"

جھوٹ اور خیانت:

﴿3790﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن ابو یَعْفُور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّازِق فرماتے ہیں: "انسان کی بنیاد چند خصلتوں پر رکھی گئی ہے وہ انہیں پر ہوتا ہے جن پر اس کی بنیاد رکھی گئی ہے لیکن کبھی جھوٹ اور خیانت پر اس کی بنیاد نہیں رکھی گئی۔"

رسولوں کے امین:

﴿3791﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہشام بن عَبَّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن محمد صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّازِق کو فرماتے سنا کہ "فقہا رسولوں کے امین ہیں، لہٰذا جب تم انہیں حکمرانوں کے پاس جاتا دیکھو تو انہیں مُتَّہَم جانو[1]۔"

نماز قربانی، حج جہاد اور روزہ زکوٰۃ ہے:

﴿3792﴾... حضرتِ سیِّدُنا اصمعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن محمد صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّازِق فرماتے ہیں: "نماز متقی و پرہیزگار کی قربانی، حج کمزور و ناتواں کا جہاد اور روزہ بدن کی زکوٰۃ ہے۔ بے عمل نیکی کی دعوت دینے والا بغیر کمان کے تیر چلانے والے کی طرح ہے۔ صدقہ کے ذریعے رزق میں اضافہ اور زکوٰۃ کے ذریعے اپنے اموال کو محفوظ کر لو، میانہ روی اختیار کرنے والا تنگ دست نہیں ہوتا،

[1]... یہ اس صورت میں ہے کہ مال و دولت اور حکومت کی وجہ سے ان کی تعظیم کرتے ہوں، دینی مسائل کے حل کے لئے دولت مندوں اور حکمرانوں کے پاس جانے میں کوئی حرج نہیں۔

تدبیر نصف معیشت، محبت نصف عقل اور عیال کا کم ہونا ایک قسم کی مال داری ہے۔ والدین کو غم زدہ کرنے والا ان کا نافرمان ہے۔ مصیبت کے وقت ران پر ہاتھ مارنے والے کا اجر ضائع ہو گیا۔ حقیقتاً احسان وہ ہے جو کسی صاحبِ دین اور حسب ونسب شخص سے کیا جائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ صبر مصیبت کے مطابق اور رزق مشقت کے مطابق عطا فرماتا ہے۔ فضول خرچ کرنے والے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ محروم کر دیتا ہے۔"

اچھی زندگی گزارنے کے مَدَنی پھول:

﴿3793﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہَیْثَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق کے ایک شاگرد نے مجھے بتایا کہ ایک مرتبہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا، حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کاظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان کے پاس بیٹھے تھے اور آپ انہیں نصیحت کر رہے تھے، چند باتیں جو میں یاد رکھ سکا وہ یہ ہیں:

اے بیٹا! میری نصیحت قبول کر لو اور میری باتوں کو یاد رکھنا اگر انہیں یاد رکھو گے تو زندگی بھی اچھی گزرے گی اور موت بھی قابل رشک آئے گی۔

مال دار کون؟

اے بیٹا! مال دار وہ ہے جو تقسیم الٰہی پر راضی رہے اور جو دوسرے کے مال پر نظر رکھے وہ فقر کی حالت میں ہی مرتا ہے۔ تقسیم الٰہی پر راضی نہ رہنے والا گویا اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس کے فیصلے میں مُتَّہَم ٹھہراتا ہے۔ اپنی غلطی کو چھوٹا سمجھنے والا دوسرے کی غلطی کو بڑا اور دوسرے کی غلطی کو چھوٹا خیال کرنے والا اپنی غلطی کو بڑا سمجھتا ہے۔

عُلَما کی صحبت باعث عزت ہے:

اے بیٹا! دوسرے کے عیبوں سے پردہ ہٹانے والے کے اپنے عیوب ظاہر ہو جاتے ہیں۔ بغاوت کی تلوار بلند کرنے والا اسی سے قتل کر دیا جاتا ہے۔ کسی کے لئے گڑھا کھودنے والا خود ہی اس میں جا گرتا ہے۔ بے وقوفوں کی صحبت میں بیٹھنے والا حقیر وذلیل ہوتا جبکہ عُلَما کی صحبت اختیار کرنے والا عزت پاتا ہے اور برائی کے مقام پر جانے والا متہم ہوتا ہے۔

اے بیٹا! لوگوں پر عیب لگانے سے بچنا ورنہ لوگ تم پر عیب لگائیں گے اور فضول باتوں سے بچنا ورنہ

ان کی وجہ سے ذلیل ورُسوا ہوگے۔

اے بیٹا! حق بات ہی کہنا خواہ تمہارے حق میں ہو یا خلاف کیونکہ مذمّت کا سامنا تمہیں اپنے دوستوں کی طرف سے ہی کرنا پڑے گا۔

بغض و نفرت کا سبب:

اے بیٹا! کتابُ اللہ کی تلاوت کرتے رہنا، سلام کو عام کرنا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا، قطع تعلقی کرنے والے سے رشتہ جوڑنا، جو تم سے بات نہ کرے اس سے بات کرنے میں پہل کرنا، جو تم سے مانگے اسے عطا کرنا، چغلخوری سے بچنا کہ یہ دلوں میں بغض پیدا کرتی ہے۔ لوگوں کے عیوب کے درپے نہ ہونا کہ یہ چیز خود کو (مذمت و تہمت کا) ہدف بنانے کے قائم مقام ہے۔

اے بیٹا! اگر اچھائی کے طلب گار ہو تو اس کے معادِن کو لازم جانو، بے شک بھلائی کے معادِن ہیں اور معادن کی کوئی اصل (جڑ) ہوتی ہے اور اصل کی شاخیں ہوتی ہیں اور شاخوں کے ساتھ پھل ہوتے ہیں اور پھل اپنے اصول کے ساتھ ہی اچھے ہوتے ہیں اور جڑ اسی وقت مضبوط ہوتی ہے جب زمین اچھی ہو۔

فساق و فجار کی مثال:

اے بیٹا! اگر ملاقات کے متمنی ہو تو نیک لوگوں سے ملنا فُسّاق وفُجّار سے نہ ملنا کہ فساق وفجار اس چٹان کی مانند ہیں جس سے پانی نہیں بہتا، ایسے درخت کی طرح ہیں جو سرسبز و شاداب نہیں ہوتا، ایسی زمین کی مثل ہیں جس پر گھاس نہیں اگتی۔

حضرتِ سیِّدُنا امام علی بن موسٰی کاظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق نے اتنی وصیت کی تھی کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔

تقوی، خاموشی، جہالت اور جھوٹ:

﴿3794﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق فرماتے ہیں: ''تقوٰی سے افضل کوئی زادِ راہ نہیں، خاموشی سے بہتر کوئی چیز نہیں، جہالت سے بڑھ کر نقصان دہ دشمن کوئی نہیں اور جھوٹ سے بڑی کوئی بیماری نہیں۔''

اشراف کی دعا:

﴿3795﴾... حضرتِ سیِّدُنا غسّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان اَہْلِ مدینہ کے ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق یہ دعا کیا کرتے: اَللّٰھُمَّ اَعِزَّنِیْ بِطَاعَتِكَ وَلَا تُخْزِنِیْ بِمَعْصِیَتِكَ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ مُوَاسَاۃَ مَنْ قَتَّرْتَ عَلَیْہِ رِزْقَہٗ بِمَا وَسَّعْتَ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِكَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنی اطاعت و فرمانبرداری کے سبب مجھے عزت عطا فرما اور اپنی نافرمانی کے باعث رُسوانہ کرنا۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنے فضل سے جو تونے مجھے وسیع رزق عطا فرمایا اس کے ذریعے مجھے ان لوگوں کی خیر خواہی کی توفیق عطا فرما جن پر تونے رزق کی تنگی فرمائی۔“

حضرتِ سیِّدُنا ابو مُعاویہ غسّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: یہ دعا میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن سلیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بتائی تو انہوں نے فرمایا: ”یہ اشراف کی دعا ہے۔“

تین نصیحتیں:

﴿3796﴾... حضرتِ سیِّدُنا نَضر بن کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں: میں اور حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں نے عرض کی: میرا بیتُ اللہ میں حاضری کا ارادہ ہے، آپ مجھے کچھ کلمات سکھائیں جن سے میں وہاں دعا کروں۔ فرمایا: جب تم مَکَّۂ مُکَرَّمہ پہنچو تو اپنا ہاتھ دیوار پر رکھ کر عرض کرنا: ”یَاسَابِقَ الْفَوْتِ یَاسَامِعَ الصَّوْتِ وَیَاکَاسِیَ الْعِظَامِ لَحْمًا بَعْدَ الْمَوْتِ[1] پھر جو چاہو دعا مانگو۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے آپ سے کوئی بات کی لیکن میں سمجھ نہ سکا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے سُفیان! اگر تمہیں کوئی پسندیدہ چیز حاصل ہو تو جتنا ہو سکے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرو، اگر کوئی ناپسندیدہ بات پہنچے تو ”لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ“ کی کثرت کرو اور اگر رزق میں تاخیر محسوس ہو تو کثرت سے استغفار کرو۔

نمکینی، کڑواہٹ، حرارت اور مٹھاس:

﴿3797﴾... عَمرو بن جمیع کا بیان ہے کہ میں، حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو لیلیٰ اور حضرتِ سیِّدُنا امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ

1... ترجمہ: اے ہر نقص و محرومی سے پاک! اے التجاؤں کے سننے والے! اور اے موت کے بعد ہڈیوں پر گوشت چڑھانے والے!

اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن محمد صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو لیلیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: ''تمہارے ساتھ یہ کون ہے؟'' عرض کی: یہ وہ شخص ہے جو امورِ دین میں گہری نظر اور مہارت رکھتا ہے۔ فرمایا: ''شاید یہ دینی اُمور کو اپنی رائے پر قیاس کرتا ہے۔'' عرض کی: جی ہاں۔ حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن محمد صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق نے حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: ''آپ کا نام کیا ہے؟'' عرض کی: نعمان۔ پوچھا: ''اے نعمان! کیا آپ نے اپنے سر کو ناپا ہے؟'' عرض کی: میں اپنے سر کو کیسے ناپ سکتا ہوں؟ فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ تم کسی چیز کو بہتر کر سکو گے۔ پوچھا: ''کیا تم آنکھوں کی نمکینی، کانوں کی کڑواہٹ، نتھنوں کی حرارت اور ہونٹوں کی مٹھاس کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟'' عرض کی: نہیں۔ فرمایا: میرا نہیں خیال کہ تم کچھ بہتر کر سکو گے۔ پوچھا: ''تم وہ کلمہ جانتے ہو جس کا اول کفر اور آخر ایمان ہے؟'' حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو لیلیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: اے اِبنِ رسول رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! جن چیزوں کے بارے میں آپ نے پوچھا ہے ان کے بارے میں ہمیں آگاہ کیجئے۔ فرمایا: میرے دادا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے فضل واحسان سے نمکینی ابن آدم کی آنکھوں میں رکھی کیونکہ یہ دونوں چربی کے ٹکڑے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ پگھل جاتے۔ اِبنِ آدم پر فضل واحسان اور مہربانی کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کڑواہٹ اس کے کانوں میں رکھی جو کیڑے مکوڑوں کے لئے رکاوٹ ہے کیونکہ اگر کوئی کیڑا کان میں داخل ہو جائے تو دماغ تک پہنچ جائے لیکن جب کڑواہٹ چکھتا ہے تو نکل بھاگتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے فضل واحسان اور رحمت سے حرارت اِبنِ آدم کے نتھنوں میں رکھی جس سے وہ بو سونگھتا ہے اگر یہ نہ ہو تو دماغ بدبودار ہو جائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِبنِ آدم پر مہربانی اور فضل واحسان کرتے ہوئے مٹھاس اس کے ہونٹوں میں رکھی جس کے ذریعے وہ ہر چیز کا ذائقہ چکھتا ہے اور لوگ اس کی گفتگو کی مٹھاس سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔''[1]

کفر اور ایمان:

حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو لیلیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: مجھے اس کلمے کے بارے میں بتائیے جس کا اول کفر

---

[1] ...الفوائد لتمام الرازی، ۱/ ۱۱۱، حدیث: ۲۶۲

اورآخر ایمان ہے۔ فرمایا: بندے کا "لَا اِلٰہَ یعنی کوئی معبود نہیں" کہنا کفر جبکہ "اِلَّا اللہُ یعنی سوا اللہ کے" کہنا ایمان ہے۔

سب سے پہلے قیاس کس نے کیا؟

پھر حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق نے حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے نعمان! میرے دادا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اُمورِ دین میں سب سے پہلے اپنی رائے سے کام لینے والا ابلیس لعین تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو اس نے کہا:

اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ﴿۷۶﴾ (پ۲۳، ص:۷۶) ترجمۂ کنزالایمان: میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔

لہٰذا جو شخص دین کو اپنی رائے سے قیاس کرے گا قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ابلیس لعین کے گروہ میں شامل کرے گا کیونکہ قیاس میں اس نے اسی کی پیروی کی۔"[1]

نماز افضل ہے یا روزہ؟

یہ روایت حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن شُبْرُمَہ سے بھی مروی ہے، اس میں اتنا زائد ہے کہ پھر حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق نے حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: "کسی جان کو قتل کرنا بڑا گناہ ہے یا زناکاری؟" عرض کی: کسی جان کو قتل کرنا۔ فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قتل کے سلسلے میں دو جبکہ زنا کے معاملے میں چار گواہوں کی گواہی رکھی ہے۔ پھر پوچھا: "نماز زیادہ اہم ہے یا روزہ؟" عرض کی: نماز۔ فرمایا: "اگر نماز اہم ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ حائضہ روزے کی تو قضا کرتی ہے لیکن نماز کی نہیں۔ تمہارا برا ہو تم کیسے قیاس کرتے ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور دین کو اپنی رائے پر قیاس نہ کرو[2]۔

---

❶...الفوائد لتمام الرازی، ۱/ ۱۱۱، حدیث: ۲۹۲، درمنثور، پ: ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۱۲، ۳/ ۴۲۵

مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الاوائل، باب اول ما فعل... الخ، ۸/ ۳۳۴، حدیث: ۷۴، مختصرا

❷...حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں بعض لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ نصوص کے مقابلے میں آپ اپنی رائے کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں، اسی بنا پر جب پہلی بار آپ حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن محمد صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق...

خلیفہ منصور اور مکھی:

﴿3798﴾... حضرتِ سیِّدُنا احمد بن عَمْرو بن مقدام رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بیان کرتے ہیں کہ ایک مکھی خلیفہ منصور کو پریشان کر رہی تھی، آکر اس پر بیٹھ جاتی وہ اڑا دیتا پھر بیٹھ جاتی کئی بار ایسا ہوا حتّٰی کہ منصور تنگ آگیا، اسی دوران حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّازِق تشریف لے آئے خلیفہ نے پوچھا: اے ابوعبد اللہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مکھی کو کس لئے پیدا کیا؟ فرمایا: "اس لئے تا کہ اس کے ذریعے ظالم و جابر حکمرانوں کو ذلیل و رُسوا کرے۔"

......کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے اس انداز پر گفتگو فرمائی، لیکن جب ان کی علمیت کے ڈنکے بجنے لگے تو پھر ان کی شان میں تعریفی کلمات کہے۔ چنانچہ مروی ہے کہ عبد العزیز بن ابورواد ازدی مکی کا بیان ہے: "مقامِ ہجر میں ہم حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن محمد صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّازِق کی خدمت میں حاضر تھے کہ حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حاضرِ خدمت ہو کر سلام عرض کیا، حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّازِق نے سلام کا جواب دیا، انہیں گلے لگایا اور خیریت دریافت کی یہاں تک کہ ان کے خادموں کی خیریت بھی دریافت کی، حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم جب تشریف لے گئے تو کسی نے عرض کی: اے ابنِ رسول رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! کیا آپ انہیں پہچانتے ہیں؟ فرمایا: میں نے تم سے بڑا احمق نہیں دیکھا، میں ان کے خادموں کی خیریت دریافت کر رہا ہوں اور تم کہتے ہو: کیا آپ انہیں پہچانتے ہیں؟ یہ ابو حنیفہ ہیں، یہ اپنے شہر کے بہت بڑے فقیہ ہیں۔" (الجواھر المضیۃ فی طبقات الحنفیۃ، ص۴۵۸)

نیز حضرتِ سیِّدُنا ابو مطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں: ایک دن میں جامع مسجد کوفہ میں حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری، حضرتِ سیِّدُنا مقاتل بن حیان، حضرتِ سیِّدُنا حماد بن سلمہ اور حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی وغیرہ فقہاء آپ کے پاس آئے اور گفتگو کرتے ہوئے کہا: "ہمیں خبر پہنچی ہے کہ آپ دین میں قیاس زیادہ کرتے ہیں، اس وجہ سے ہمیں آپ کے بارے میں خوف ہے کیونکہ سب سے پہلا قیاس کرنے والا ابلیس تھا۔" اس پر حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم نے جمعہ کے دن صبح سے زوال تک ان سے گفتگو فرمائی، اپنا مذہب ان پر پیش کیا اور فرمایا: میں قرآنِ مجید پر عمل کرنے کو مقدم رکھتا ہوں، پھر حدیث پر، پھر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مُتَّفَق عَلَیْہ فیصلوں کو مُخْتَلَف فِیْہ فیصلوں پر مقدم کرتا ہوں، اس کے بعد قیاس کرتا ہوں۔ یہ گفتگو سننے کے بعد سب کھڑے ہو کر آپ کے ہاتھ اور زانو کو بوسہ دیتے ہوئے کہنے لگے: "آپ سَیِّدُ الْعُلَمَاء ہیں، بے خبری میں آپ کے حق میں ہم سے جو بدگوئی واقع ہوئی ہے اس کی ہم آپ سے معذرت چاہتے ہیں۔" آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اور تمہیں معاف فرمائے۔ (المیزان الکبری الشعرانیۃ، فصل فی بیان ضعف قول من نسب الامام اباحنیفۃ...الخ، ۱/ ۷۹)

دین میں لڑائی جھگڑے کا نقصان:

﴿3799﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق کو فرماتے سنا گیا کہ ”دین میں لڑائی جھگڑے سے بچو کہ یہ دل کو مصروف رکھتا اور نفاق پیدا کرتا ہے۔“

سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی پاک دامنی:

﴿3800﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق فرماتے ہیں: ”جب حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضرتِ زُلیخا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ساتھ گھر میں داخل ہوئے تو گھر میں سونے یا کسی اور دھات کا بت رکھا تھا، حضرتِ زلیخا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کہا: ٹھہرو میں بت ڈھانپ دوں کیونکہ مجھے اس سے حیا آتی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: تم بت سے حیا کرتی ہو تو میں زیادہ حق رکھتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کروں۔ چنانچہ آپ اس سے دور رہے۔“

یہ سزا ہے جو جلد مل گئی:

﴿3801﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مسعود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق فرماتے ہیں: ”تمہیں اپنے مسلمان بھائی کی طرف سے کوئی ایسی بات پہنچے جو تمہیں بُری لگے تو غمگین نہ ہونا کیونکہ اگر ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا تو یہ سزا ہے جو جلد مل گئی اور اگر ویسا نہیں جیسا اس نے کہا تو یہ نیکی ہے جو اس نے نہیں کی۔“ مزید فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جو بھی میرا تذکرہ کرے بھلائی کے ساتھ کرے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: یہ تو میں نے اپنے لئے بھی نہیں چاہا۔

نیکی کی تکمیل:

﴿3802﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن فُرات رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن محمد صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق نے حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے فرمایا: ”نیکی تین امور سے مکمل ہوتی ہے: جلدی کرنے، مختصر کرنے اور پوشیدہ طور پر انجام دینے سے۔“

سیِّدُنا امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق نے تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں سے اپنے والد ماجد حضرتِ سیِّدُنا امام محمد باقر، حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابو رَباح، حضرتِ سیِّدُنا عِکْرِمہ، حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن ابو رافع اور حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن قاسم رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے احادیث روایت کی ہیں۔

جبکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کثیر تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے احادیث روایت کی ہیں۔ چند کے اسمائے مبارَکہ یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید اَنصاری، حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی، حضرتِ سیِّدُنا اَبان بن تغلب، حضرتِ سیِّدُنا ابو عَمْرو بن علاء اور حضرتِ سیِّدُنا یزید بن عبد اللہ بن ہاد رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی۔

جید اَئِمَّہ کرام وعُلَمائے عظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے بھی آپ سے اَحادیث روایت کی ہیں۔ چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن اَنَس، حضرتِ سیِّدُنا شُعْبَہ بن حَجّاج، حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثوری، حضرتِ سیِّدُنا ابنِ جُرَیج، حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر، حضرتِ سیِّدُنا روح بن قاسم، حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ، حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان بن بلال، حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن جعفر، حضرتِ سیِّدُنا حاتِم بن اسماعیل، حضرتِ سیِّدُنا عبد العزیز بن مختار، حضرتِ سیِّدُنا وہب بن خالد اور حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن طَہمان رَحِمَہُمُ اللہُ، ان سے حضرتِ سیِّدُنا مسلم بن حَجّاج قشیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے اپنی کتاب صحیح مسلم میں تخریج کی اور ان کی حدیث سے اِستدلال کیا ہے۔

﴿3803﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنت عُمَیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو مقامِ ذُوالْحُلَیْفَہ میں محمد بن ابو بکر کی ولادت سے نفاس[1] شروع ہو گیا تو مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: ”انہیں کہو کہ غسل کر کے احرام باندھ لے[2]۔“[3]

---

[1]... عورت کے رحم سے بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون نکلتا ہے اسے نفاس کہتے ہیں۔ (نور الایضاح، ص۹۲، مکتبۃ المدینہ)

[2]... نفاس نہ تو احرام سے مانع ہے نہ ادائے حج وعمرہ سے، صرف طواف ممنوع ہے کہ وہ مسجد میں ہوتا ہے اور نُفَساء کو مسجد میں آنے کی اجازت نہیں اور احرام کے وقت یہ عورت نفل نہ پڑھے، کہ نفاس میں نماز پڑھنا حرام ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۱۰۹)

[3]... مسلم، کتاب الحج، باب احرام النفساء... الخ، ص۶۲۳، حدیث: ۱۲۱۰

سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے محبت:

﴿3804﴾... حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن محمد صادق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّازِق اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جب نیزہ مارا گیا تو آپ نے منبر اور روضۂ رسول کے درمیان بیٹھے اہلِ بدر کی طرف پیغام بھیجا کہ میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا یہ واقعہ تمہاری رضامندی سے ہوا ہے۔ سب لوگ رونے لگے، حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے کھڑے ہو کر عرض کی: نہیں، ہم تو یہ پسند کرتے ہیں کہ ہماری عمر بھی آپ کو لگ جائے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کس سے حیا فرماتا ہے؟

﴿3805﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ 70 سال کی عُمْر والے سے محبت فرماتا ہے[1] اور 80 سال کی عمر والے سے حیا کرتا ہے[2]۔

تَلْبِیَہ کے الفاظ:

﴿3806﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تلبیہ یہ تھا: لَبَّیْكَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ یعنی میں حاضر ہوں، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بے شک حمد و نعمت اور بادشاہی تیرے لئے ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔[3]

﴿3807﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے غُسلِ جنابت کا ذکر کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتا ہوں۔“[4]

1...تاریخ ابن عساکر، رقم: ۲۳۸ ابراھیم بن عبد الرحمن... الخ، ۷/ ۲۲، ”ثمانین“ بدلہ ”سبعین“، عن ابن عمر

2...رب تعالٰی حیاء شرم وغیرہ کے ظاہری معنٰی سے پاک ہے اس کے لئے ان چیزوں کا نتیجہ مراد ہوتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۲۹۹)

3...بخاری، کتاب الحج، باب التلبیة، ۱/ ۵۲۱، حدیث: ۱۵۴۹، عن عبد اللّٰہ بن عمر

4...مسلم، کتاب الحیض، باب استحباب افاضة الماء... الخ، ص ۱۸۱، حدیث: ۳۲۷، عن جبیر بن مطعم

سعی کی ابتدا کا مقام:

﴿3808﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مسجدِ حرام سے نکل کر (سعی کے ارادے سے) صفا کی طرف جاتے ہوئے (یہ آیتِ مبارکہ: اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآىٕرِ اللّٰهِۚ "پ۲، البقرۃ:۱۵۸، ترجمۂ کنزالایمان: بے شک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں" تلاوت کرتے اور) یہ کہتے سنا: ہم وہاں سے ابتدا کریں گے جہاں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ابتدا فرمائی۔ چنانچہ آپ نے صفا سے (سعی کی) ابتدا فرمائی۔[1]

﴿3809﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (استلام اور طواف سے فراغت کے بعد مقامِ ابراہیم کی طرف تشریف لائے اور) یہ آیتِ مُقَدَّسہ تلاوت فرمائی:

وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّىؕ (پ۱، البقرۃ:۱۲۵) ترجمۂ کنزالایمان: اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔[2]

اہلِ کبائر کی شفاعت:

﴿3810﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور پُرنُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ یعنی میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ والوں کے لئے ہے۔[3][4]

1... ترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء انہ یبدأ بالصفا قبل المروۃ، ۲/ ۲۴۲، حدیث: ۸۶۳، بتغیر
موطا امام مالک، کتاب الحج، باب البدء بالصفا فی السعی، ۱/ ۳۴۲، حدیث: ۸۵۳

2... مسلم، کتاب الحج، باب حجۃ النبی، ص ۶۳۴، حدیث: ۱۲۱۸
ترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء انہ یبدأ بالصفا قبل المروۃ، ۲/ ۲۴۲، حدیث: ۸۶۳

3... حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی شفاعت بہت قسم کی ہے جن میں سے ایک شفاعت گناہ کبیرہ والوں کے لئے ہے یہاں وہ ہی شفاعت مراد ہے یعنی معافی گناہ کی شفاعت اس سے معلوم ہوا کہ جس کا خاتمہ بالخیر ہو گیا وہ شفاعت کا حق دار ہو گیا اگرچہ کیسا ہی گنہگار ہو۔ جس حدیث میں ہے کہ ہم زکوٰۃ نہ دینے والوں کی شفاعت نہ کریں گے وہاں منکرین زکوٰۃ مراد ہیں جو کافر و مرتد ہیں کہ فرض کا انکار کفر ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۴۶۲)

4... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع، باب ۱۱، ۴/ ۱۹۸، حدیث: ۲۴۴۴

حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جو اہلِ کبائر میں سے نہیں اسے شفاعت کی ضرورت نہیں ہوتی۔

﴿3811﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اَعرابی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھ پر اسلام پیش کیجئے۔ ارشاد فرمایا: ”تم گواہی دو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے اور رسول ہیں۔“

اس نے عرض کی: آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس پر مجھ سے کچھ اجر طلب کریں گے؟ ارشاد فرمایا: ”نہیں مگر قرابت (رشتہ داروں) کی محبت۔“ عرض کی: اپنے رشتہ داروں کی یا آپ کے؟ ارشاد فرمایا: ”میرے رشتہ داروں کی۔“ عرض کی: میں اس پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بیعت کرتا ہوں کہ جو آپ سے اور آپ کے رشتہ داروں سے محبت نہ کرے اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہو۔ اس پر آپ نے آمین کہی۔

دو بازو:

﴿3812﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور پُر نور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے ارشاد فرمایا: ”اے حسن و حسین کے والد! تم پر سلام ہو، میں تمہیں دنیا میں اپنے پھولوں حسن و حسین سے بھلائی کی وصیت کرتا ہوں عنقریب تمہارے دو بازو اٹھ جائیں گے اور میرے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارا نگہبان ہے۔“ پس جب پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وصالِ ظاہری فرمایا تو حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: یہ وہ ایک بازو ہے جس کے بارے میں آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔ جب حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا وصال ہوا تو فرمایا: یہ دوسرا بازو ہے جس کے بارے آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔[1]

حسن وجمال اور سبزہ کی طرف دیکھنے کا فائدہ:

﴿3813﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ پیکرِ حسن و جمال، دافعِ رنج

[1] ...تاریخ ابن عساکر، رقم: ۱۵۶۶ الحسین بن علی ابی طالب... الخ، ۱۴/ ۱۶۶

وملال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْہِ الْمَرْاَۃِ الْحَسْنَاءِ وَالْخُضْرَۃِ یَزِیْدَانِ فِی الْبَصَرِ یعنی خوبصورت حسین و جمیل عورت (یعنی بیوی) کے چہرے اور سبزے کو دیکھنے سے نظر تیز ہوتی ہے[1]۔''[2]

﴿3814﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّیَامُ فِی السَّفَرِ یعنی سفر میں روزہ رکھنا بھلائی نہیں۔''[3]

مظلوم کی بددعا سے بچو!

﴿3815﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں: محسنِ انسانیت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''یَا عَلِیُّ اِتَّقِ دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّمَا یَسْاَلُ اللہَ حَقَّہٗ وَاِنَّ اللہَ لَمْ یَمْنَعْ ذَا حَقٍّ حَقَّہٗ یعنی اے علی! مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ کسی حق دار کو اس کے حق سے محروم نہیں کرتا۔''[4] [5]

1... بیوی کا حسن و جمال آنکھ کو غیر کی طرف اٹھنے سے روکتا ہے یوں بصیرت کو تقویت حاصل ہوتی اور خواہشات کی تاریکی سے امن ملتا ہے۔ روایت میں موجود لفظ ''مَرْاَۃ'' (عورت) سے ''حَلِیْلَہ'' (بیوی) مراد ہے نہ کہ اجنبیہ (غیر محرم) کیونکہ اجنبیہ کی طرف دیکھنے سے جس طرح بصیرت کمزور ہوتی ہے اسی طرح نظر بھی کمزور ہوتی ہے۔ (فیض القدیر، ۶/ ۳۸۹، تحت الحدیث: ۹۳۲۱) فائدہ: جو وضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھ کر سورۂ (قدر) اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ پڑھ لیا کرے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ اُس کی نظر کبھی کمزور نہ ہو گی۔ (نماز کے احکام، وضو کا طریقہ، ص ۱۴)

2... مسند الفردوس، باب النون، ۲/ ۳۷۵، حدیث: ۷۱۲۱، باختلاف الفاظ

3... ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی کراھۃ الصوم فی السفر، ۲/ ۱۶۸، حدیث: ۷۱۰
ابوداود، کتاب الصوم، باب اختیار الفطر، ۲/ ۴۶۵، حدیث: ۲۴۰۷

4... مساوئ الاخلاق للخرائطی، باب ماجاء فی ظلم الناس... الخ، ص ۲۵۴، حدیث: ۶۳۴، ''لم یمنع'' بدلہ ''لن یضیع''

5... مظلوم کافر ہو، یا مسلمان۔ فاسق ہو، یا پرہیزگار۔ بددعا خواہ زبان سے ہو، یا دل سے، خواہ آنکھوں کے آنسوؤں سے ہو، صبر کا گھونٹ پی جانے سے ان سب سے ہی بچو۔ مظلوم جو رب (عَزَّ وَجَلَّ) سے فریاد کرتا ہے تو اپنا حق مانگتا ہے، رب تعالیٰ کے ہاں ظلم نہیں، وہ عادل بادشاہ ہے، ہر حق والے کو اس کا حق دلواتا ہے، خواہ جلدی یا دیر سے، دوسرے کا حق سخت ہڈی ہے کہ اگر نگل لی جاوے، تو پیٹ پھاڑ ڈالتی ہے، شیخ سعدی (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) فرماتے ہیں۔ شعر:

مُزَدْ بُرْدَنِ اُسْتُخْوَانِ دُرُشْتْ لے شِکَم بَدَرْدْ چُوْں بِگِیْرَدْ اَنْدَرْ نَافْ

﴿ترجمہ: سخت ہڈی کا نگل جانا آسان ہے لیکن جب پیٹ درد کرتا ہے تو یہ پیٹ چیر دیتی ہے۔﴾

بالآخر محبوب سے جدائی ہے:

﴿3816﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھ سے کہا: "اے محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جس سے چاہیں محبت کریں بے شک آپ اس سے جدا ہونے والے ہیں اور جو چاہیں عمل کریں آپ کو اس کا سامنا کرنا ہے اور جب تک چاہیں زندہ رہیں بالآخر آپ وصال فرمانے والے ہیں۔" آپ نے ارشاد فرمایا: "بے شک حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے مختصر خطبہ میں سب کچھ بیان کر دیا۔"[1]

نصیحت آموز گفتگو:

﴿3817﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے نانا جان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے سنا کہ "اے لوگو! (اعمال سے یوں محسوس ہو رہا ہے کہ) گویا دنیا میں موت ہمارے علاوہ کسی اور کے لئے لکھی گئی ہے۔ حق کو قبول کرنا ہمارے علاوہ کسی اور پر لازم ہے۔ ہمارا میتوں کو رخصت کرنا گویا تھوڑی مدت کے لئے ہے پھر انہوں نے ہماری طرف لوٹ آنا ہے۔ ہم ان کی میراث یوں کھاتے ہیں گویا ان کے بعد ہم نے دنیا میں ہمیشہ رہنا ہے۔ ہم نے ہر نصیحت کو بھلا دیا، ہر آفت سے مامون ہو گئے۔ خوشخبری ہے اس کے لئے جس کے عیب اسے دوسروں کے عیوب سے غافل کر دیں۔ خوشخبری ہے اس کے لئے جس کی کمائی پاک، پوشیدہ اُمور دُرست، عَلانیہ اچھے اور طریقہ سیدھا ہو۔ خوشخبری ہے اس کے لئے جس نے بغیر نقصان کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجزی اختیار کی، اپنے جمع شدہ مال میں سے بغیر معصیت کے خرچ کیا، سمجھ بوجھ رکھنے والے اور صاحبِ حکمت لوگوں سے میل جول رکھا اور کمزور و مساکین پر رحم کیا۔ خوشخبری ہے اس کے لئے جس نے اپنا زائد مال خرچ کیا، فضول گفتگو سے رکا رہا، سنت نے جس کا احاطہ کئے رکھا اور وہ سنت سے بدعت کی طرف نہیں

......بہت دفعہ ہماری دعائیں یا بزرگوں کی ہمارے لئے دعائیں اس لئے قبول نہیں ہوتیں کہ ہم نے لوگوں کے حق مارے یا دبائے ہوتے ہیں، اُن کی یہ دعائیں پیچھے پڑی ہوتی ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۷۹)

[1]...معجم الاوسط، ۳/ ۳۶۲، حدیث: ۴۸۴۵

پھرا۔ ”پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (منبر سے) نیچے تشریف لے آئے۔[1]

عقل کا سرچشمہ:

﴿3818﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ناناجان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لانے کے بعد عقل کا سرچشمہ لوگوں سے محبت کرنا ہے۔“[2]

بت پرستی کرنے والے کی مثل:

﴿3819﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اَشْھَدُ بِاللّٰہِ وَاَشْھَدُ لِلّٰہِ کہتے ہوئے ارشاد فرمایا: مجھے حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے بتایا: اے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! عادی شرابی بتوں کی پوجا کرنے والے کی طرح ہے[3]۔“[4]

حضرتِ سیِّدُنا شیخ حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: عادی شرابی ہمارے نزدیک وہ شخص ہے جو شراب کو حلال سمجھتا ہو اگرچہ اس نے عُمر بھر میں ایک مرتبہ ہی پی ہو۔

جنّتی پانی کا قطرہ:

﴿3820﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے ناناجان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ”بنفشہ (کے تیل) کی فضیلت تمام قسم کے تیلوں پر ایسی ہے جیسی اسلام کی تمام اَدیان پر[5] اور کاسنی پودے کے ہر پتے پر جنّتی پانی کا قطرہ ہوتا ہے۔“[6]

1... مسند البزار، مسند ابی حمزة انس بن مالک، ۱۲/ ۳۴۸، حدیث: ۷۲۲۳، بالفاظ متقاربة

نوادر الاصول، الاصل الرابع والاربعون، ۱/ ۱۸۵، حدیث: ۲۷۴، بالفاظ متقاربة

2... معجم الاوسط، ۴/ ۳۰۲، حدیث: ۶۰۷۰، عن ابی هریرة

3... اس حدیث کو روایت کرنے والے ہر راوی نے اسے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ”اَشْھَدُ بِاللّٰہِ وَاَشْھَدُ لِلّٰہِ“۔

4... ابن ماجه، کتاب الاشربة، باب مدمن الخمر، ۴/ ۱۱، حدیث: ۳۳۷۵، عن ابی هریرة

5... بنفشہ کے تیل کے فوائد وفضائل بے شمار ہیں، یہ ٹھنڈک پہنچاتا اور تر رکھتا ہے کہ گرمی کے باعث ہونے والے سر درد میں فائدہ پہنچاتا اور دماغ کو تر رکھتا، نیند لاتا اور اعضا کو نرم رکھتا ہے۔ (فیض القدیر، ۴/ ۱۵۷، تحت الحدیث: ۴۲۷۴)

6... معجم الکبیر، ۳/ ۱۳۰، حدیث: ۲۸۹۲

مقروض اور رحمتِ الٰہی:

﴿3821﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن جعفر بن ابو طالب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الدَّائِنِ حَتّٰی یُقْضٰی دَیْنُہٗ مَالَمْ یَکُنْ فِیْمَا یَکْرَہُ اللّٰہ یعنی مقروض کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی معیت نصیب ہوتی حتّٰی کہ اس کا قرض ادا کردیا جائے جب تک وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناپسندیدہ بات میں نہ پڑے۔"[1]

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن جعفر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے خزانچی سے فرماتے: جاؤ میرے لئے قرض لے آؤ کیونکہ جب سے میں نے یہ حدیث سنی ہے میں نہیں چاہتا کہ ایک رات بھی ایسی گزاروں کہ رحمتِ الٰہی میرے شاملِ حال نہ ہو۔

سیاہ مینڈھے کی قربانی:

﴿3822﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سینگ والے سیاہ مینڈھے کی قربانی کی جو کھاتا بھی سیاہی میں، پیتا بھی سیاہی میں، دیکھتا بھی سیاہی میں اور چلتا بھی سیاہی میں تھا (یعنی اس کی آنکھیں، منہ اور ٹانگیں سیاہ تھیں)۔[2]

آندھی اور بارش کے وقت کیفیتِ مصطفٰے:

﴿3823﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: آندھی اور بادل کے دن رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور میں اس کے اثرات عیاں ہوتے، کبھی آگے بڑھتے کبھی پیچھے ہٹتے، جب بارش برستی تو خوش ہوجاتے اور یہ کیفیت دور ہوجاتی۔ میں نے اس کے متعلق عرض کی تو ارشاد فرمایا: "میں ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ عذاب نہ ہو جو میری اُمّت پر مسلّط کیا گیا ہو۔"[3]

---

1 ...دارمی، کتاب البیوع، باب فی الدائن معان، ۲/ ۳۴۲، حدیث: ۲۵۹۵

2 ...ترمذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء مایستحب من الاضاحی، ۳/ ۱۶۴، حدیث: ۱۵۰۱، دون شرب فی سواد

3 ...مسلم، کتاب صلاۃ الاستسقاء، باب التعوذ عند رؤیۃ الریح...الخ، ص۴۴۲، حدیث: ۸۹۹

پانچ سُوال اور اُن کے جواب:

﴿3824﴾... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن ہُرمُز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ نَجْدہ حَرُوْرِی نے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو پانچ سُوالات پر مشتمل مکتوب بھیجا، آپ نے فرمایا: اگر علم چھپانا گناہ نہ ہوتا تو میں اسے جواب نہ دیتا۔ نَجْدَہ نے لکھا: مجھے بتایئے کیا رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جہاد میں عورتوں کو ساتھ لے جاتے تھے؟ کیا مالِ غنیمت میں سے انہیں حصہ دیا جاتا تھا؟ کیا بچوں کو قتل کرتے تھے؟ یتیم کب تک یتیم رہتا ہے؟ اور خمس کا حق دار کون ہے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جواباً لکھا: پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عورتوں کو جنگ میں لے جاتے تھے تاکہ وہ زخمیوں کی مرہم پٹی کریں، انہیں مالِ غنیمت میں سے کچھ ملتا تو ضرور تھا لیکن ان کا حصہ مقرر نہیں تھا۔ آپ بچوں کو قتل نہیں کرتے تھے۔ تم نے پوچھا ہے کہ یتیم کب تک یتیم رہتا ہے؟ تو میری عمر کی قسم![1] بے شک آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن وہ لین دین کے معاملے میں کمزور ہوتا ہے، لہٰذا جب وہ لوگوں کی طرح اپنے لئے بہترین چیز کا انتخاب کرنے لگتا ہے تو اس وقت اس کی یتیمی ختم ہو جاتی ہے۔ تم نے خمس کے حق دار کے بارے میں پوچھا ہے تو ہم کہتے ہیں: وہ ہمارے لئے ہے لیکن ہماری قوم نے ہمیں دینے سے انکار کر دیا ہے۔[2]

جگر کا ٹکڑا:

﴿3825﴾... حضرتِ سیِّدُنا مِسْوَر بن مَخْرَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اِنَّمَا فَاطِمَۃُ بِضْعَۃٌ مِّنِّیْ یَقْبِضُنِیْ مَا یَقْبِضُھَا وَیَبْسُطُنِیْ مَا یَبْسُطُھَا یعنی بے شک فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جو چیز اسے ناپسند ہے وہ مجھے بھی ناپسند ہے اور جو چیز اسے خوش کرتی ہے وہ مجھے بھی خوش کرتی ہے۔“[3]

---

1 ...لَعَمْرِی (یعنی میری عمر کی قسم) قسم شرعی نہیں، وہ تو صرف خدا (عَزَّوَجَلَّ) کے نام کی ہوتی ہے، بلکہ قسم لغوی ہے جیسے رب تعالٰی فرماتا ہے: وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ۙ﴿۱﴾ (پ۳۰، التین: ۱) انجیر اور زیتون کی قسم۔ لہٰذا یہ فرمانِ عالی اُس حدیث کے خلاف نہیں جس میں ارشاد ہوا کہ غیرِ خدا کی قسم نہ کھاؤ۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۳۳۷)

2 ...مسلم، کتاب الجھاد والسیر، باب النساء الغازیات یرضخ لھن... الخ، ص۱۰۰۶، حدیث: ۱۸۱۲

3 ...مسند احمد، مسند الکوفیین، حدیث المسور بن مخرمۃ... الخ، ۶/ ۴۸۲، حدیث: ۱۸۹۲۹

﴿3826﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (قربانی کے دن) اپنی ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ عَنْھُنَّ کی طرف سے ایک گائے ذبح فرمائی۔[1]

ایک ہزار دن تک نیکیاں:

﴿3827﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس درودِ پاک "جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ"[2] کو پڑھنے والے کے لئے 70 فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے رہتے ہیں۔[3]



حضرتِ سیِّدُنا علی بن عبد اللہ بن عبّاس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا علی بن عبد اللہ بن عباس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عبادت گزاروں کے سردار، آسمانِ ولایت کے چاند اور مرجعِ خلائق تھے۔

ہر روز ہزار سجدے:

﴿29-3828﴾... حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابو حَمَلہ، حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی اور حضرتِ سیِّدُنا احمد بن محمد بن کُرَیْب رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن عبد اللہ بن عباس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہر روز ہزار سجدے کیا کرتے یعنی 500 رکعت نوافل ادا فرماتے۔

ذکر کے حلقے اور عالِم کی صحبت:

﴿3830﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہِشام بن سُلَیمان مَخْزُومی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن عبد اللہ بن عباس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب حج یا عمرہ کے ارادے سے مکّۂ مکرّمہ تشریف لاتے تو ان کی عظمت

---

1 ...بخاری، کتاب الاضاحی، باب الاضحیۃ للمسافر والنساء، ۳/ ۵۷۲، حدیث: ۵۵۴۸

2 ...ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری طرف سے حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان کی شایانِ شان جزا عطا فرمائے۔

3 ...معجم الاوسط، ۱/ ۸۲، حدیث: ۲۳۵

و جلال اور بُزرگی کی وجہ سے قریش مسجدِ حرام میں منعقد کی جانے والی اپنی مجلسیں اور حلقے لگانا بند کر کے ان کی صحبت اختیار کر لیتے، آپ بیٹھتے تو وہ بھی بیٹھ جاتے، کھڑے ہوتے تو کھڑے ہو جاتے، اگر چلتے تو ان کے ارگرد چلنے لگتے یہاں تک کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حرم مکہ سے تشریف لے جانے تک کوئی بھی قریشی مسجدِ حرام میں ذکر کی محفل نہ سجاتا۔

﴿3831﴾... جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا علی بن عبد اللہ بن عباس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کنیت ابوالحسن تھی۔ ایک مرتبہ آپ عبدالملک کے پاس آئے تو اس نے کہا: اپنا نام اور کنیت تبدیل کر لو کیونکہ میں یہ نام اور کنیت برداشت نہیں کر سکتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”نام تو میں تبدیل نہیں کروں گا البتہ کنیت تبدیل کر کے ابو محمد رکھ لیتا ہوں۔“

سیِّدُنا علی بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

حضرتِ سیِّدُنا علی بن عبد اللہ بن عباس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے زیادہ تر احادیث اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کی ہیں۔ **تابعین کرام** میں سے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری، حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابراہیم، حضرتِ سیِّدُنا منصور بن مُعْتَمِر، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو بکر اور حضرتِ سیِّدُنا منہال بن عَمْرو رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی نے اور آپ کی اولاد میں سے حضرتِ سیِّدُنا محمد، حضرتِ سیِّدُنا داؤد، حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی، حضرتِ سیِّدُنا سلیمان اور حضرتِ سیِّدُنا صالح رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی نے احادیث روایت کی ہیں۔

﴿3832﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے گوشت یا ایک بوٹی کھائی پھر نماز ادا فرمائی اور پانی کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔[1]

آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شب بیداری و دعا:

﴿3833﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے بارگاہِ رسالت میں رات گزارنے کا حکم دیا۔ چنانچہ میں مسجد میں حاضر ہوا، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عشا کی نماز پڑھائی، نماز کے بعد سب لوگ چلے گئے، آپ میرے قریب

[1]... مسلم، کتاب الحیض، باب النسخ الوضوء مما مست النار، ص۱۹۱، حدیث: ۳۵۴

سے گزرے تو استفسار فرمایا: ”کون؟“ میں نے عرض کی: عبداللہ۔ ارشاد فرمایا: ”کیا بات ہے؟“ عرض کی: والدِ محترم نے مجھے آپ کے پاس رات گزارنے کا حکم دیا ہے۔ ارشاد فرمایا: ”چلو۔“ جب گھر پہنچے تو اہلِ خانہ سے ارشاد فرمایا: ”عبداللہ بن عباس کے لئے بستر بچھادو۔“ میرے لئے ٹاٹ کا ایک تکیہ لایا گیا۔ والدِ ماجد پہلے ہی مجھ سے فرما چکے تھے کہ سونا نہیں بلکہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نماز کا خیال رکھنا۔ چنانچہ آپ تشریف لائے اور آرام فرما ہوگئے، حتّٰی کہ میں نے آپ کے سانسوں کی آواز سنی، (کچھ دیر بعد) بستر پر تشریف فرما ہوئے اور آسمان کی جانب سر اٹھا کر تین مرتبہ فرمایا: سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْقُدُّوس یعنی ہر نقص و عیب سے پاک مالکِ حقیقی کی ذات ہے۔ پھر سورۂ آلِ عمران کی اس آیت مبارکہ: ”اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ“ (پ۴، ال عمران: ۱۹۰) سے لے کر آخر تک تلاوت فرمائی، پھر اٹھ کر مسواک کی اور دو رکعت نماز ادا فرمائی جو نہ زیادہ لمبی تھی نہ زیادہ مختصر، پھر آرام فرما ہوگئے، حتّٰی کہ میں نے سانسوں کی آواز سنی، پھر (کچھ دیر بعد) بیدار ہوئے اور وہی عمل کیا جو پہلے کیا تھا، پھر مسواک کی، وضو کیا اور دو رکعت نماز ادا فرمائی جو نہ زیادہ لمبی تھی نہ زیادہ مختصر، پھر آرام فرما ہوگئے، یہاں تک کہ میں نے سانسوں کی آواز سنی، پھر (کچھ دیر بعد) بستر پر تشریف فرما ہو کر پہلے کی طرح عمل کیا، نماز ادا کی، وتر پڑھے، نماز وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد میں نے آپ کو یہ دعا کرتے سنا:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ فَمِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ عَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ عَنْ یَّسَارِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری آنکھوں میں نور، میرے کانوں میں نُور، میری زبان میں نُور، میرے منہ میں نور، میرے دائیں نور، میرے بائیں نور، میرے آگے نور، میرے پیچھے نور، میرے اوپر نور، میرے نیچے نور کر دے، نیز قیامت کے دن میرے لئے نور مقرر فرمادے اور میرے نور میں مزید اضافہ فرما۔[1]

﴿3834﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے بارگاہِ رسالت میں بھیجا، میں شام کے وقت حاضر ہوا، اس وقت آپ

[1] ...معجم الکبیر، ۱۰/ ۲۷۵، حدیث: ۱۰۶۴۸

میری خالہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ہاں تشریف فرما تھے۔(میں نے رات وہیں گزاری) مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رات میں نماز کے لئے کھڑے ہوئے، جب فجر سے پہلے دو رکعتیں ادا فرمالیں تو یہ دعا مانگی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ تَھْدِیْ بِھَا دِیْنِیْ وَتَحْفَظُ بِھَا غَائِبِیْ وَتَرْفَعُ بِھَا شَاھِدِیْ وَتُزَكِّیْ بِھَا عَمَلِیْ وَتَبْیَضُّ بِھَا وَجْھِیْ وَتُلَقِّنِیْ بِھَا رُشْدِیْ وَتَعْصِمُنِیْ بِھَا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ اِیْمَانًا صَادِقًا وَّیَقِیْنًا لَّیْسَ بَعْدَهٗ كُفْرٌ وَّرَحْمَةً اَنَالُ بِھَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْفَوْزَ عِنْدَ الْقَضَاءِ وَمَنَازِلَ الشُّھَدَاءِ وَعَیْشَ السُّعَدَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَی الْاَعْدَاءِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِیْ وَاِنْ قَصُرَ رَاْیِیْ وَضَعُفَ عَمَلِیْ وَافْتَقَرْتُ اِلٰی رَحْمَتِكَ فَاَسْئَلُكَ یَا قَاضِیَ الْاُمُوْرِ وَیَا شَافِیَ الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِیْرُ بَیْنَ الْبُحُوْرِ اَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُوْرِ اَللّٰھُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَاْیِیْ وَضَعُفَ عَنْهُ عَمَلِیْ وَلَمْ تَنَلْهُ مَسْئَلَتِیْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ اُمْنِیَّتِیْ مِنْ خَیْرٍ وَّعَدْتَّهٗ اَحَدًا مِّنْ عِبَادِكَ وَخَیْرًا اَنْتَ مُعْطِیْهِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَاِنِّیْ اَرْغَبُ اِلَیْكَ فِیْهِ وَاَسْئَلُكَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا ھَادِیْنَ مَھْدِیِّیْنَ غَیْرَ ضَالِّیْنَ وَلَا مُضِلِّیْنَ حَرْبًا لِّاَعْدَائِكَ وَسِلْمًا لِّاَوْلِیَائِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مُحِبِّیْكَ وَنُعَادِیْ بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ مِنْ خَلْقِكَ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا الدُّعَاءُ وَعَلَیْكَ الْاِجَابَةُ اَللّٰھُمَّ وَھٰذَا الْجُھْدُ وَعَلَیْكَ التُّكْلَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰھُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِیْدِ وَالْاَمْرِ الرَّشِیْدِ اَسْئَلُكَ الْاَمْنَ یَوْمَ الْوَعِیْدِ وَالْجَنَّةَ یَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِیْنَ الشُّھُوْدِ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ وَالْمُوْفِیْنَ بِالْعُھُوْدِ اِنَّكَ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ تَفْعَلُ مَا تُرِیْدُ سُبْحٰنَ الَّذِیْ لَبِسَ الْعِزَّ وَتَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحٰنَ الَّذِیْ تَعَطَّفَ بِالْمَجْدِ وَقَالَ بِهٖ سُبْحٰنَ الَّذِیْ لَا یَنْبَغِی التَّسْبِیْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحٰنَ ذِی الْعِزِّ وَالْبَھَاءِ سُبْحٰنَ ذِی الْقُدْرَةِ وَالْكَرَمِ سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَحْصٰی كُلَّ شَیْءٍ بِعِلْمِهٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا فِیْ قَلْبِیْ وَنُوْرًا فِیْ قَبْرِیْ وَنُوْرًا فِیْ سَمْعِیْ وَنُوْرًا فِیْ بَصَرِیْ وَنُوْرًا فِیْ شَعْرِیْ وَنُوْرًا فِیْ بَشَرِیْ وَنُوْرًا فِیْ لَحْمِیْ وَنُوْرًا فِیْ دَمِیْ وَنُوْرًا فِیْ عِظَامِیْ وَنُوْرًا مِّنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَنُوْرًا مِّنْ خَلْفِیْ وَنُوْرًا عَنْ یَّمِیْنِیْ وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِیْ وَنُوْرًا مِّنْ فَوْقِیْ وَنُوْرًا مِّنْ تَحْتِیْ اَللّٰھُمَّ زِدْنِیْ نُوْرًا وَّاَعْطِنِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا.

یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے ایسی رحمت کا سوال کرتا ہوں جس کی برکت سے تو مجھے دین میں راہ نمائی عطا فرما، میرے باطن کی حفاظت، ظاہر کو بلندی اور میرے اعمال کو ستھرا فرما، میرے چہرے کو روشن کر، مجھے ہدایت

عطا فرما اور ہر برائی سے بچا۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے ایمانِ صادق اور یقین (کامل) عطا فرما کہ جس کے بعد کفر نہ ہو اور رحمت عطا فرما جس کے ذریعے میں دونوں جہاں میں تیرے فضل و کرم سے مشرف ہو سکوں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے موت کے وقت کامیابی، درجاتِ شہدا، سعادت مندوں جیسی زندگی، دشمنوں پر غلبے کا سوال کرتا ہوں۔

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اپنی حاجت وضرورت تیری بارگاہ میں پیش کرتا ہوں اگرچہ میری رائے کمزور اور عمل ناقص ہے، میں تیری رحمت کا محتاج ہوں۔ اے معاملات کو کفایت کرنے والے! دلوں کو شفا دینے والے! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جس طرح تو سمندروں کو ملنے سے بچائے ہوئے ہے اسی طرح مجھے بھڑکتی آگ کے عذاب، ہلاکت کی آواز اور قبر کی آزمائش سے بچالے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جس عمل خیر میں میری رائے ناقص اور عمل کم ہو یا میرے سوال وخواہش میں شامل نہ ہو اور وہ بھلائی تو نے اپنے بندوں میں سے کسی کو دینے کا وعدہ فرمایا ہو یا وہ بھلائی تو اپنے بندوں میں سے کسی کو عطا کرنے والا ہو تو اس خیر کی طلب مجھے بھی ہے۔ اے کل عالَم کے پروردگار! میں تجھ سے اس بھلائی کا سوالی ہوں۔

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں راہ نمائی کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا، گمراہ اور گمراہ کن نہ بنا، تیرے دشمنوں سے لڑنے اور تیرے دوستوں سے صلح کرنے والا بنا، تجھ سے محبت کے سبب تیرے محبوب بندوں سے محبت اور تیری نافرمانی کرنے والے تیرے دشمنوں سے دشمنی رکھنے والا بنا۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہماری اس دعا کو شرف قبولیت سے نوازنا تیرے ذمۂ کرم پر ہے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ ہماری طرف سے کوشش ہے اور بھروسا تجھی پر ہے۔ گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی طرف سے ہے۔ اے دینِ متین اور سیدھی راہ کے مالک! میں تجھ سے روزِ جزا امن کا اور ہمیشگی کے دن مقربین وشاہدین اور رکوع و سجود کرنے والوں اور وعدہ پورا کرنے والوں کے ساتھ جنت کا سوال کرتا ہوں۔ بے شک تو رحم فرمانے والا اور محبت کرنے والا ہے اور تو جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو صاحِبِ عزت ہے اور اپنے بندوں کو انعام واکرام سے نوازتا ہے اور عزت وکرامت سے ہر ایک پر غالب ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کے سوا کسی کی پاکی بیان کرنا جائز نہیں۔ پاک ہے وہ جو فضل وخوبصورتی سے نوازتا ہے۔ پاک ہے وہ جو قدرت وبزرگی والا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو اپنے علم وقدرت سے ہر شے کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے دل میں نور، میری قبر میں نور، میرے کانوں میں نور، میری آنکھوں میں نور، میرے

بالوں میں نور، میری جلد میں نور، میرے گوشت میں نور، میرے خون میں نور، میری ہڈیوں میں نور، میرے آگے نور، میرے پیچھے نور، میرے دائیں نور، میرے بائیں نور، میرے نیچے نور، میرے اوپر نور کر دے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے نور میں مزید اضافہ فرما، مجھے نور عطا فرما اور مجھے سراپا نور بنا دے۔[1]

اللہ، رسول اور اہلبیت کی محبت میں ترتیب:

﴿3835﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اَحِبُّوا اللّٰہَ لِمَا یَغْذُوْکُمْ بِہٖ مِنْ نِعَمِہٖ وَاَحِبُّوْنِیْ لِحُبِّ اللّٰہِ وَاَحِبُّوْا اَھْلَ بَیْتِیْ لِحُبِّیْ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرو کیونکہ وہ تمہیں اپنی نعمتیں کھلاتا ہے اور محبتِ الٰہی کے لئے مجھ سے کرو اور میری محبت کے لئے میرے اہلِ بیت سے محبت کرو[2]۔''[3]

روزی میں برکت کا وظیفہ:

﴿3836﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ لَّزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰہُ لَہٗ مِنْ کُلِّ ھَمٍّ فَرَجًا وَّمِنْ کُلِّ ضِیْقٍ مَّخْرَجًا وَّرَزَقَہٗ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ یعنی جو استغفار کو خود پر لازم کر لے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ہر غم سے نجات دے گا اور ہر تنگی سے چھٹکارے کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں سے اس

---

❶... ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۳۰، ۵/ ۲۶۴، حدیث: ۳۴۳۰، بتغیر

صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الصلاۃ، باب الدعاء بعد رکعتی الفجر، ۲/ ۱۶۵، حدیث: ۱۱۱۹، بتغیر قلیل

❷... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد8، صفحہ 493 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: میری محبت حاصل کرنے کے لئے میرے گھر والوں اولادِ پاک ازواج مطہرات سے محبت کرو کیونکہ وہ میرے محبوب ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ ان محبتوں میں ترتیب یہ ہے کہ اہلِ بیت کی محبت زینہ ہے حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی محبت کا اور حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی محبت ذریعہ ہے رب تعالیٰ کی محبت کا۔ (از مرقات) مطلب یہ ہے کہ محبتِ اہلِ بیت اس لئے چاہئے کہ وہ محبتِ رسول کا ذریعہ ہے اس لئے نہیں کہ وہ بغضِ صحابہ کا ذریعہ بنے۔

❸... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب اھل بیت النبی، ۵/ ۴۳۴، حدیث: ۳۸۱۴

مستدرک حاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، من مناقب اھل رسول اللہ، ۴/ ۱۳۱، حدیث: ۴۷۷۰

کا گمان بھی نہ ہو[1]۔"[2]

مومن کی شان:

﴿3837﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اِنَّ الْمُؤْمِنَ خُلِقَ مُفَتَّنًا تَوَّابًا نَسِیًّا اِذَا ذُكِّرَ ذَكَرَ یعنی مومن کو آزمائش میں مبتلا کیا جانے والا، توبہ کرنے والا اور بھولنے والا پیدا کیا گیا ہے، جب اسے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ قبول کر لیتا ہے۔"[3]

ہر بت تھر تھرا کر گر گیا:

﴿3838﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مکۂ مکرَّمہ میں داخل ہوئے تو کعبہ میں 360 بت نصب تھے، ابلیس لعین نے ان کے قدموں کو سیسہ (قلعی دھات) سے گاڑ رکھا تھا، آپ کٹی ہوئی شاخ دستِ اقدس میں لئے تشریف لائے اور یہ آیتِ طیبہ:

جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾ (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۸۱) ترجمۂ کنزالایمان: حق آیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا۔

پڑھتے ہوئے جس بت کی طرف بھی اشارہ کرتے وہ اوندھے منہ گر پڑتا حتّٰی کہ تمام بت زمین بوس ہو گئے۔[4]

1... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مرآۃ المناجیح، جلد 3، صفحہ 363 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اس طرح کہ روزانہ استغفار کے کلمے زبان سے ادا کیا کرے، گناہ کرے یا نہ کرے، بہتر یہ ہے کہ نمازِ فجر کے وقت سنّتِ فجر کے بعد فرض سے پہلے ستر بار پڑھا کرے کہ یہ وقت استغفار کے لئے بہت ہی موزوں ہے، رب تعالیٰ فرماتا ہے: وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ (پ۲۶، الذّٰریٰت: ۱۸، ترجمۂ کنزالایمان: اور پچھلی رات استغفار کرتے)۔ یہ عمل بہت ہی مجرب ہے: روزی سے مراد مال، اولاد، عزت سب ہی ہے: استغفار کرنے والے کو رب تعالیٰ یہ تمام نعمتیں غیبی خزانہ سے بخشتا ہے۔

2... ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الاستغفار، ۴/ ۲۵۷، حدیث: ۳۸۱۹

3... معجم الکبیر، ۱۱/ ۲۴۱، حدیث: ۱۱۸۱۰

4... بخاری، کتاب المغازی، باب این رکز النبی الرایۃ یوم الفتح، ۳/ ۱۰۳، حدیث: ۴۲۸۷، عن ابن مسعود، مختصرا

معجم الکبیر، ۱۰/ ۲۷۹، حدیث: ۱۰۶۵۶

ایک ہزار جنتی محل:

﴿3839﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر وہ گاؤں اور شہر پیش کئے گئے جو فتوحات کی صورت میں آپ کے بعد آپ کی امت کو حاصل ہوں گے، آپ اس سے بہت خوش ہوئے، اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیتِ مُقَدَّسہ نازل فرمائی:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿٥﴾ (پ٣٠، الضحی: ٥)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا بیان ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ جنت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک ہزار جنتی محل عطا فرمائے گا، ہر محل میں آپ کی چاہت کے مطابق ازواج اور خدام ہوں گے۔

مغفرت کی بشارت:

﴿3840﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ اَمْسَكَ بِرِكَابِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ لَايَرْجُوْهُ وَلَايَخَافُهُ غُفِرَ لَهُ یعنی جس نے اپنے مسلمان بھائی کی سواری کی رکاب تھامی، نہ تو اسے اس سے کوئی امید تھی اور نہ ہی خوف و ڈر تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔“[1]



پاؤں اچھا ہوگیا

... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا پاؤں سُن ہو گیا، لوگوں نے آپ کو اس مرض کے علاج کے طور پر یہ عمل بتایا کہ دنیا میں آپ کو سب سے زیادہ جس سے محبت ہو اسے یاد کر کے پکاریئے یہ مرض جاتا رہے گا۔ یہ سن کر آپ نے ”یَا مُحَمَّدَاہ“ کا نعرہ لگایا تو آپ کا پاؤں اچھا ہو گیا۔

(الشفاء، ٢/ ٢٣)

---

[1]... معجم الاوسط، ١/ ٢٨٧، حدیث: ١٠١٢

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قُرَظِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی

حضرتِ سیِّدُنا ابو حمزہ محمد بن کعب قُرَظِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بھی تابعین فقہائے مدینہ منورہ میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دھوکے و مصائب کے گھر (دنیا) سے نفرت دلاتے اور کشید گی و دشواری کے برداشت کرنے کے بعد جو راحت و سکون حاصل ہو گا اس کے بارے میں خوشخبری دیتے تھے۔

تین خصلتیں:

﴿3841﴾... حضرتِ سیِّدُنا یُونُس بن عَبیدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قُرَظِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس میں تین خصلتیں پیدا فرما دیتا ہے: (۱)...دین کی سمجھ بوجھ (۲)...دنیا سے بے رغبتی اور (۳)...اپنے عیوب کی معرفت۔

نیک اور بد بخت کی علامت:

﴿3842﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن نَضر حارِثی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قرظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرمایا کرتے تھے: دنیا فنا کا گھر اور گزارہ کا مقام ہے۔ نیک و خوش بخت لوگوں نے اس سے اعراض کیا جبکہ بد بخت لوگوں کے ہاتھوں سے یہ تیزی سے نکل بھاگی۔ اس کے پیچھے پڑا رہنے والا بد بخت جبکہ اس سے کنارہ کشی اختیار کرنے والا خوش بخت ہے۔ یہ اپنے فرمانبر داروں کو تکلیف میں ڈالنے والی، پیروکاروں کو ہلاک کرنے والی اور اپنے سامنے جھکنے والوں سے خیانت کرنے والی ہے۔ جہالت اس کا علم، فقر اس کی مال داری اور زیادتی اس کا نقصان ہے اور اس کے ایام بدلتے رہتے ہیں۔

آسمان و زمین کا رونا:

﴿3843﴾... حضرتِ سیِّدُنا داوٗد بن قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قُرَظِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ ”زمین ایک شخص کے لئے روتی اور ایک شخص کے خلاف روتی ہے۔ جس کے لئے روتی ہے یہ وہ خوش نصیب ہے جو اس کی پیٹھ پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت بجالاتا ہے اور جس کے خلاف روتی ہے یہ وہ بدنصیب ہے جس نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کے سبب زمین کو بوجھل کر دیا ہے۔“

پھر آپ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ وَ مَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿۲۹﴾ (پ۲۵، الدخان: ۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ان پر آسمان اور زمین نہ روئے[1] اور انہیں مہلت نہ دی گئی۔

ذرہ بھر بھلائی اور ذرہ بھر برائی:

﴿3844﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قُرَظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ﴿۷﴾ وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ﴿۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔

(پ۳۰، الزلزال: ۷، ۸)

کی تفسیر پوچھی تو آپ نے فرمایا: ''کافر ذرہ بھر بھلائی بھی کرے گا تو اس کا ثواب اپنے نفس، اہل یا مال میں دیکھ لے گا حتّٰی کہ وہ دنیا سے جائے گا تو اس کے پاس کچھ نہ ہو گا اور مومن ذرہ بھر برائی بھی کرے گا تو اس کی سزا اپنے نفس، اہل یا مال میں دیکھ لے گا یہاں تک کہ جب وہ دنیا سے جائے گا تو اس کا دامن ذرہ بھر برائی سے بھی آلودہ نہ ہو گا۔''

شاید مجھ سے کوئی گناہ سرزد ہو گیا ہو:

﴿3845﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو نُکَیْر بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قُرَظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی والدہ ماجدہ نے ان سے فرمایا: ''اے بیٹا! اگر میں تمہیں بچپن و جوانی میں نیک نہ پاتی تو

[1]... صدرالافاضل حضرت علامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی ''تفسیر خزائن العرفان'' میں اس کے تحت لکھتے ہیں: ایمان دار جب مرتا ہے تو اس پر آسمان و زمین چالیس روز تک روتے ہیں جیسا کہ ترمذی کی حدیث میں ہے مجاہد سے کہا گیا کہ کیا مومن کی موت پر آسمان و زمین روتے ہیں فرمایا: زمین کیوں نہ روئے اس بندے پر جو زمین کو اپنے رکوع و سجود سے آباد رکھتا ہے اور آسمان کیوں نہ روئے اس بندے پر جس کی تسبیح و تکبیر آسمان میں پہنچتی تھی۔ حسن کا قول ہے کہ مومن کی موت پر آسمان والے اور زمین والے روتے ہیں۔

تمہارا اپنے نفس کے ساتھ جو سُلُوک ہے اس کی وجہ سے یہ سمجھتی کہ تم سے کوئی ہلاکت خیز گناہ سرزد ہوا ہے۔" عرض کی: امی جان! میں خود کو گناہوں سے محفوظ نہیں سمجھتا، ہو سکتا ہے مجھ سے کوئی ایسا گناہ سرزد ہو گیا ہو جس کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے ناراض ہو جائے اور ارشاد فرمائے: جا! میں تجھے نہیں بخشتا۔ جبکہ مجھ پر قرآن مجید کے عجائبات سے ایسے ایسے امور منکشف ہوتے ہیں کہ پوری پوری رات گزر جاتی ہے اور میں اپنی حاجت سے فارغ نہیں ہوتا۔

ایک غلام کی نصیحت:

﴿3846﴾... مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قرظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو لکھا کہ "اپنا غلام سالِم مجھے بیچ دیں کہ یہ عبادت گزار و خیر خواہ ہے۔" آپ نے کہا: "میں تو اسے مدبر[1] بنا چکا ہوں۔" فرمایا: "چلیں اس سے میری ملاقات ہی کروا دیجئے۔" چنانچہ جب حضرتِ سیِّدُنا سالِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ملاقات کے لئے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: "آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں (خلافت کی) آزمائش میں مبتلا ہو چکا ہوں اور بخدا! مجھے اندیشہ ہے کہ میں نجات نہیں پا سکوں گا۔" حضرتِ سیِّدُنا سالِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: "اگر ایسا ہی ہے جیسا آپ فرما رہے ہیں تو یہی آپ کی نجات کا سبب ہے، ورنہ معاملہ وہی ہو گا جس کا آپ کو اندیشہ ہے۔" فرمایا: "اے سالِم! مجھے نصیحت کیجئے۔" کہا: "حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے ایک خطائے اجتہادی سرزد ہوئی تھی جس کے سبب جنت سے زمین پر بھیج دیئے گئے جبکہ آپ غلطیوں پر غلطیاں کئے جا رہے ہیں اس کے باوجود جنت میں جانے کی امید رکھتے ہیں۔" اتنا کہہ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خاموش ہو گئے۔

رُسوائی کا مقام:

﴿3847﴾... ابو مِقدام ہِشام بن زِیاد کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قُرَظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے

[1]... مدبر اوس (غلام) کو کہتے ہیں جس کی نسبت مولیٰ (آقا) نے کہا کہ تُو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے یا یوں کہا کہ اگر میں مر جاؤں یا جب میں مروں تو تُو آزاد ہے غرض اسی قسم کے وہ الفاظ جن سے مرنے کے بعد اوس کا آزاد ہونا ثابت ہوتا ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۹، ۲/ ۲۹۰)

کسی نے پوچھا: رُسوائی کا مقام کون سا ہے؟ فرمایا: ”آدمی اچھائی کو بُرائی اور برائی کو اچھائی سمجھنے لگے۔“

پورا قرآن پڑھنے سے زیادہ پسندیدہ عمل:

﴿3848﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن وَہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قُرَظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ ”ساری رات غور و فکر کرتے ہوئے بار بار سورۂ زلزال اور قارعہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھنا مجھے پورا قرآن پڑھنے سے زیادہ پسند ہے۔“

سیِّدُنا محمد بن کعب عَلَیْہِ الرَّحْمَہ سے منقول تفسیر

اگر ذِکْرُ اللہ ترک کرنے کی رخصت ملتی تو...!

﴿3849﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مَعْشَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قرظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: اگر کسی کو ذِکْرُ اللہ نہ کرنے کی رخصت ملتی تو حضرتِ سیِّدُنا زکریا عَلَیْہِ السَّلَام کو ضرور ملتی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اٰیَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِیْرًا (پ۳، اٰل عمرٰن: ۴۱)

ترجمۂ کنزالایمان: تیری نشانی یہ ہے کہ تین دن تو لوگوں سے بات نہ کرے مگر اشارہ سے اور اپنے رب کی بہت یاد کر۔

اگر ذِکْرُ اللہ ترک کرنے کی اجازت کسی کو ملتی تو راہِ خدا میں جہاد کرنے والوں کو ضرور ملتی۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا (پ۱۰، الانفال: ۴۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو جب کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کی یاد بہت کرو۔

﴿3850﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو صَخْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قُرَظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا ۫ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۠ (پ۴، اٰل عمرٰن: ۲۰۰)

ترجمۂ کنزالایمان: صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ کامیاب ہو۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ”اپنے دین پر صبر کرو، میں نے جو تم سے وعدہ کیا ہے اس پر ثابت قدم رہو، میرے دشمن کے مقابلے میں سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو، آپس کے معاملات میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ جب مجھ سے ملاقات کرو تو کامیاب ہو۔“

﴿3851﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو معشر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قرظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

لَوْلَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ (پ۱۲، یوسف: ۲۴) ترجمۂ کنز الایمان: اگر اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا۔

کی تفسیر میں فرمایا: (یہ دلیل) قرآن مجید میں جو حلال کیا گیا ہے اسے اُس سے جان لینا ہے جو حرام کیا گیا ہے۔

﴿3852﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن رِفاعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قرظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِذْ یَغْشَى السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰىۙ(۱۶) (پ۲۷، النجم: ۱۶) ترجمۂ کنز الایمان: جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ”وہ سونے کے پتنگے تھے جو اس پر چھائے ہوئے تھے۔“

﴿3853﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو معشر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قرظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

مِنْهَا قَآىٕمٌ وَّ حَصِیْدٌ(۱۰۰) (پ۱۲، ھود: ۱۰۰) ترجمۂ کنز الایمان: ان میں کوئی کھڑی ہے اور کوئی کٹ گئی۔

کی تفسیر میں فرمایا: قَآىٕمٌ سے مراد وہ نباتات ہیں جو کھڑے ہیں اور حَصِیْدٌ سے مراد وہ ہیں جو کاٹ دیئے گئے ہوں۔

﴿3854﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مَوْدُود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قُرظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ ”حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے چھت کی جانب سر اٹھایا تو گھر کی دیوار پر تحریر تھا:

وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَ سَآءَ سَبِیْلًا(۳۲) (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۲) ترجمۂ کنز الایمان: اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بُری راہ۔

﴿3855﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو معشر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قرظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾ (پ۱۹، الفرقان: ۶۵) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اس کا عذاب گلے کا غُل (پھندا) ہے۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ”(کفار) دنیا میں جن نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے تھے اس کا حق ادا نہ کرنے کے سبب انہیں یہ سزا دی جائے گی۔“

﴿3856﴾... حضرتِ سیِّدُنا موسٰی بن عُبَیدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قرظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾ (پ۱۹، الفرقان: ۶۵) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اس کا عذاب گلے کا غُل (پھندا) ہے۔

کی تفسیر میں فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ ان (یعنی کفار) سے اپنی نعمتوں کا مطالبہ کرے گا وہ ادا نہ کر پائیں گے تو نعمتوں کا حق لازم ہونے کی وجہ سے انہیں جہنم میں داخل فرمائے گا۔“

﴿3857﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو موالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قرظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَمَاۤ اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّیَرْبُوَاۡ فِیْۤ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَاۤ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿٣٩﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم جو چیز زیادہ لینے کو دو کہ دینے والے کے مال بڑھیں تو وہ اللہ کے یہاں نہ بڑھے گی اور جو تم خیرات دو اللہ کی رضا چاہتے ہوئے تو انہیں کے دونے ہیں۔

(پ۲۱، الروم: ۳۹)

کی تفسیر میں فرماتے سنا کہ ”وہ شخص جو اپنا مال اس لئے دے تاکہ اس کا بدلہ ملے یا مال بڑھے تو یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں نہیں بڑھتا اور دوگنے مال والے جو رضائے الٰہی کے لئے دیتے ہیں اور اس کے بدلے کے طلب گار نہیں ہوتے تو یہ وہ مال ہے جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کے لئے بڑھا دیتا ہے۔“

﴿3858﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَیر بن ہانی مَدَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قُرَظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّ اَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ (پ۱۵،بنی اسرائیل:۸۰) ترجمۂ کنز الایمان: مجھے سچی طرح داخل کر اور سچی طرح باہر لے جا۔

کی تفسیر پوچھی تو آپ نے فرمایا: ”(اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!) میرے ظاہر و باطن کو اچھا بنا دے۔“

﴿3859﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قرظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اَوۡ اَلۡقَی السَّمۡعَ وَ ہُوَ شَہِیۡدٌ ﴿۳۷﴾ (پ۲۶،ق:۳۷) ترجمۂ کنزالایمان: یا کان لگائے اور متوجہ ہو۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: وہ اِدھر اُدھر متوجہ ہوئے بغیر قلبی توجّہ کے ساتھ کان لگا کر قرآن مجید سنتا ہے۔

﴿3860﴾... حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ بن عُبَیْدَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قرظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

فَاسۡعَوۡا اِلٰی ذِکۡرِ اللّٰہِ (پ۲۸،الجمعۃ:۹) ترجمۂ کنزالایمان: تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔

کی تفسیر میں فرمایا: ”سعی سے مراد ایسا عمل ہے جو ہاتھ سے نہ ہو۔“

تین کبیرہ گناہ:

﴿3861﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو موالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قرظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ ”کبیرہ گناہ تین ہیں: (۱)...اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے بے خوف ہونا (۲)...اس کی رحمت سے مایوس ہونا اور (۳)...اس کی مہربانی سے نا امید ہونا۔“ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ تین آیاتِ مبارکہ تلاوت فرمائیں:

﴿1﴾...

اَفَاَمِنُوۡا مَکۡرَ اللّٰہِ ۚ فَلَا یَاۡمَنُ مَکۡرَ اللّٰہِ اِلَّا الۡقَوۡمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿٪۹۹﴾ (پ۹،الاعراف:۹۹) ترجمۂ کنزالایمان: کیا اللہ کی خفیہ تدبیر سے نڈر ہیں تو اللہ کی خفی تدبیر سے نڈر نہیں ہوتے مگر تباہی والے۔

﴿2﴾...

وَ مَنۡ یَّقۡنَطُ مِنۡ رَّحۡمَۃِ رَبِّہٖۤ اِلَّا الضَّآلُّوۡنَ ﴿۵۶﴾ (پ۱۴،الحجر:۵۶) ترجمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی رحمت سے کون ناامید ہو مگر وہی جو گمراہ ہوئے۔

﴿3﴾... حضرتِ سیِّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے بیٹوں سے ارشاد فرمایا:

لَا تَایْــٴَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِؕ اِنَّهٗ لَا یَایْــٴَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ(۸۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتے مگر کافر لوگ۔

(پ۱۳، یوسف: ۸۷)

صاحب قرآن کو ملنے والے یاقوت کی روشنی:

﴿3862﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن رافع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قُرَظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ ”صاحِبِ قرآن (یعنی قرآن کے حلال وحرام پر عمل کرنے والے) کو جو یاقوت ملیں گے وہ اس قدر روشن ہوں گے کہ ان میں سے ایک یاقوت سے مشرق ومغرب کے مابین جو کچھ ہے سب روشن ہو جائے۔“

﴿3863﴾... غُفرہ کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد اللہ مَدَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قرظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو فرماتے سنا کہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اہلِ زمین کے لئے آسمان پر کوئی ستارہ نہیں بلکہ لوگ کاہنوں کی پیروی کرتے اور ستاروں کو بیماری کا باعث ٹھہراتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیتِ مقدّسہ تلاوت فرمائی:

هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّیٰطِیْنُؕ(۲۲۱) تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِیْمٍۙ(۲۲۲) (پ۱۹، الشعراء: ۲۲۱، ۲۲۲)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا میں تمہیں بتادوں کہ کس پر اترتے ہیں شیطان، اترتے ہیں ہر بڑے بہتان والے گنہگار پر۔

ابلیس لعین اور جادوگروں کی تخلیق:

﴿3864﴾... حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ بن عقبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قُرَظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ابلیس لعین کی تخلیق کی بنیاد کفر پر رکھی، اس نے فرشتوں کی طرح اعمال سرانجام دیئے، آخرکار اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے اسی طرف لوٹا دیا جس پر اس کی بنیاد رکھی تھی اور (بنی اسرائیل کے) جادوگروں کی تخلیق کی بنیاد سعادت مندی پر رکھی، انہوں نے جادوگروں جیسے اعمال کئے، آخرکار ان کا خاتمہ سعادت مندی (یعنی اسلام) پر ہوا۔

مومن کی موت:

﴿3865﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو صَخْر رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قرظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: مومن کی موت کے وقت ملک الموت حضرتِ سیِّدُنا عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام اس کے پاس تشریف لاکر فرماتے ہیں: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی! تم پر سلام ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں سلام فرماتا ہے۔ پھر یہ آیتِ طیبہ تلاوت فرمائی:

اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ طَیِّبِیْنَۙ یَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَیْكُمُۙ (پ۱۴، النحل: ۳۲)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جن کی جان نکالتے ہیں فرشتے ستھرے پن میں یہ کہتے ہوئے کہ سلامتی ہو تم پر۔

سیِّدُنا محمد بن کعب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قرظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں: چند کے اسمائے مُبارَکہ یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَرْقَم، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس، حضرتِ سیِّدُنا مغیرہ بن شعبہ، حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ، حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن زید خَطْمِی رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن جبکہ آپ سے حضرتِ سیِّدُنا حَکَم بن عُیَیْنَہ اور حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا جیسے جیّد تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے احادیث روایت کی ہیں۔

سیِّدُنا زید بن ارقم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی سچائی:

﴿3866﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَرْقَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے عبد اللہ بن اُبَی منافق کو یہ کہتے سنا:

لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى یَنْفَضُّوْاؕ (پ۲۸، المنافقون: ۷)

ترجمۂ کنزالایمان: ان پر خرچ نہ کرو جو رسولُ اللہ کے پاس ہیں یہاں تک کہ پریشان ہو جائیں۔

تو بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کر دیا، عبد اللہ بن اُبَی منافق نے حاضرِ خدمت ہو کر قسم کھائی کہ میں نے یہ بات نہیں کی، اس پر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے مجھے ملامت کی۔ چنانچہ میں غمزدہ حالت میں گھر آکر سو گیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری طرف پیغام بھیجا یا میں بارگاہِ رسالت میں حاضر

ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں اور تمہارے عذر کو سچا کر دکھایا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ دو آیاتِ مُقدَّسہ تلاوت فرمائیں:

هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَ لِلّٰهِ خَزَآىِٕنُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ يَقُوْلُوْنَ لَىِٕنْ رَّجَعْنَاۤ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (پ۲۸، المنافقون: ۷، ۸)

ترجمۂ کنزالایمان: وہی ہیں جو کہتے ہیں کہ ان پر خرچ نہ کرو جو رسولُ اللہ کے پاس ہیں یہاں تک کہ پریشان ہو جائیں اور اللہ ہی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمین کے خزانے مگر منافقوں کو سمجھ نہیں کہتے ہیں ہم مدینہ پھر کر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نکال دے گا اسے جو نہایت ذلت والا ہے اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔[1]

بُرے سے بُرا کون؟

﴿3867﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ سب سے زیادہ طاقت ور ہو اسے چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر توکُّل کرے، جو یہ چاہتا ہے کہ سب سے زیادہ عزت والا ہو اسے چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرے اور جو یہ چاہتا ہے کہ سب سے زیادہ مال دار ہو اسے چاہئے کہ جو کچھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس ہے اسے اپنے پاس موجود چیز سے زیادہ قابلِ بھروسا جانے۔“ پھر ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں بُرے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ضرور۔ ارشاد فرمایا: ”جو تنہا کھائے، کسی کو دینے سے رکا رہے اور اپنے غلام کو کوڑے مارے۔“ پھر ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی بدتر کے بارے میں نہ بتاؤں؟ عرض کی: ضرور بتائیے۔ ارشاد فرمایا: ”جو لوگوں سے نفرت کرے اور لوگ اس سے نفرت کریں۔“ پھر ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی بُرے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ضرور۔ ارشاد فرمایا: جو

[1] ...معجم الکبیر، ۵/ ۱۹۹، حدیث: ۵۰۸۲

لغزش سے درگزر نہ کرے، معذرت قبول نہ کرے اور خطا معاف نہ کرے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی بُرے کے بارے میں خبر نہ دوں؟ عرض کی: ضرور بتائیے۔ ارشاد فرمایا: جس سے نہ تو خیر کی امید ہو اور نہ ہی اس کے شر سے امن ہو، بے شک حضرتِ عیسٰی بن مریم عَلَیْہِمَا السَّلَام نے بنی اسرائیل کو خُطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ”اے بنی اسرائیل! جاہلوں کے سامنے حکمت بھری گفتگو نہ کرنا ورنہ تم ان پر ظلم کرو گے اور جو اس کے اہل ہیں ان کے سامنے بیان کرنے سے نہ رکنا ورنہ ان پر ظلم کرو گے۔“ ایک مرتبہ فرمایا: تم ان پر ظلم کرو گے، کسی طالبِ حکمت پر ظلم نہ کرنا اور کسی ظالم سے بدلہ نہ لینا ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں تمہارا فضل باطل ہو جائے گا۔ اے بنی اسرائیل! اُمور تین قسم کے ہیں: ایک وہ ہے جس کا درست ہونا واضح ہو چکا اس کی پیروی کرو۔ دوسرا وہ جس کا گمراہ ہونا ظاہر ہو چکا اس سے بچو اور تیسرا وہ جس میں اختلاف ہے اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف لوٹا دو۔[1]

تین ہلاکت خیز چیزیں:

﴿3868﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ثَلَاثٌ مُّهْلِكَاتٌ شُحٌّ مُّطَاعٌ وَّهَوًى مُّتَّبَعٌ وَّعُجْبُ كُلِّ ذِيْ رَأْيٍ بِرَأْيِهٖ یعنی تین چیزیں ہلاکت میں ڈالنے والی ہیں: ایسا بخل جس کی اطاعت کی جائے، ایسی خواہش جس کی پیروی کی جائے اور ہر صاحبِ رائے کا اپنی رائے پر فخر کرنا۔“[2]

بنی اسرائیل اور امتِ محمد:

﴿3869﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے منبر پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: حضرتِ موسٰی بن عمران عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک مرتبہ بنی اسرائیل کو روتے دیکھ کر فرمایا: اے بنی اسرائیل! تم علم تو رکھتے ہو لیکن عمل نہیں کرتے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ارشاد فرمایا: تمہاری بھی یہی حالت ہے کہ تم

---

1 ...مسند الحارث، کتاب الادعیة، باب فی المواعظ، ۲/ ۹۶۷، حدیث: ۱۰۷۰

2 ...مسند البزار، مسند ابی حمزة انس بن مالک، ۱۳/ ۴۸۶، حدیث: ۷۲۹۳، بتغیر

بھی علم تو رکھتے ہو لیکن عمل نہیں کرتے۔

دو خونخوار بھیڑیئے:

﴿3870﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَا ذِئْبَانِ ضَارِيَانِ فِيْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَهَا مِنْ حُبِّ ابْنِ اٰدَمَ الشَّرَفَ وَالْمَالَ فِيْ دِيْنِهٖ یعنی دو خونخوار بھیڑیئے بکریوں کے ریوڑ میں گھس کر اتنا نقصان نہیں کرتے جتنا جاہ ومنصب اور مال کی محبت آدمی کے دین کو نقصان پہنچاتی ہے۔“[1]

اسلام کا خُلق:

﴿3871﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَّخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ یعنی بے شک ہر دین کا ایک خُلق ہوتا ہے اور اسلام کا خُلق حیا ہے۔“[2]

رحم کی فریاد:

﴿3872﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”رحم بنا ہوا ہے رحمٰن سے وہ بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتا ہے: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! بے شک میں مظلوم ہوں۔ اے رب عَزَّوَجَلَّ! میرے ساتھ بُرا سُلوک کیا گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: کیا تو اس پر راضی نہیں کہ جو تجھے جوڑے گا میں اسے جوڑوں گا اور جو تجھے توڑے گا میں اسے توڑوں گا۔“[3]

امانت اور عقل کی اہمیت:

﴿3873﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ صادق وامین آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

1 ...ترمذی، کتاب الزھد، باب ۴۳، ۴/ ۱۶۶، حدیث: ۲۳۸۳، بتغیر، معجم الاوسط، ۱/ ۲۴۷، حدیث: ۸۵۱، دون ”فی دینہ“

2 ...ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الحیاء، ۴/ ۴۶۰، حدیث: ۴۱۸۱

3 ...ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب صلۃ الرحم وقطعھا، ۱/ ۳۳۵، حدیث: ۴۴۵، بتغیر قلیل، عن ابی ھریرۃ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''لَااِیْمَانَ لِمَنْ لَّااَمَانَۃَ لَہٗ وَلَادِیْنَ لِمَنْ لَّاعَقْلَ لَہٗ یعنی جو امانتدار نہیں اس کا ایمان نہیں اور جو عقل مند نہیں اس کا دین نہیں۔''(1)

پل صراط سے آسانی سے گزر:

﴿3874﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ اَحْسَنَ الصَّدَقَۃَ فِی الدُّنْیَا جَازَ عَلَی الصِّرَاطِ اَلَاوَمَنْ قَضٰی حَاجَۃَ اَرْمَلَۃٍ اَخْلَفَ اللہُ فِیْ تَرِکَتِہٖ یعنی جس نے دنیا میں اچھی طرح صدقہ دیا وہ پل صراط سے (آسانی سے) گزر جائے گا، سنو! جس نے کسی بیوہ کی کوئی حاجت پوری کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس کے ترکہ سے بدلہ دے گا۔''(2)

مرتے ہی جنت میں داخل:

﴿3875﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُغیرہ بن شُعبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ معلّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ قَرَاَ اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ دُبُرَکُلِّ صَلَاۃٍ مَّا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّۃَ اِلَّا اَنْ یَّمُوْتَ فَاِذَا مَاتَ دَخَلَ الْجَنَّۃَ یعنی جس نے ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی تو اس کے داخلِ جنت ہونے میں صرف موت حائل ہے جونہی اس کا انتقال ہوگا وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔''(3)



خاکِ مدینہ

...سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: غُبَارُ الْمَدِیْنَۃِ شِفَاءٌ مِّنَ الْجُذَامِ یعنی مدینہ منوّرہ کی خاکِ پاک جذام کے لئے شفاء ہے۔ (الجامع الصغیر للسیوطی، ص ۳۵۵، حدیث: ۵۷۵۳)

1 ...ابن حبان، کتاب الایمان، باب فرض الایمان، ۱/ ۲۰۸، حدیث: ۱۹۴

شعب الایمان، الباب الثالث والثلاثون، فصل من فضل العقل... الخ، ۴/ ۱۵۷، حدیث: ۴۶۴۴

2 ...تفسیر قرطبی، سورۃ النساء، تحت الآیۃ: ۹، ۵/ ۳۷

3 ...شعب الایمان، الباب التاسع عشر، ذکر سورۃ البقرۃ وآل عمران، ۲/ ۴۵۵، حدیث: ۲۳۸۵

حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم

حضرتِ سیِّدُنا ابواُسامہ زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم بھی مدینہ منورہ کے تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِنتہائی بُردبار، پرہیزگار، حق بات کہنے والے، مہربانی سے پیش آنے والے اور جہالت سے کوسوں دور تھے۔

خوشخبری ہے اس کے لئے جو۔۔۔!

﴿3876﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: خوشخبری ہے اس کے لئے جو جہالت چھوڑ دے، علم سیکھے اور میانہ روی اختیار کرے۔[1]

﴿3877﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں: جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کر کے تعظیم بجالائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی جنت کے ساتھ اسے عزت عطا فرماتا ہے اور جو شخص نافرمانی چھوڑ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تعظیم بجالائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس طرح عزت عطا فرماتا ہے کہ اسے جہنم میں داخل نہیں کرتا۔ مزید فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مدد مانگو وہ تمہیں اپنے سوا ہر ایک سے بے پروا کر دے گا، نہ تو تم سے بڑھ کر کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نیاز مند ہو اور نہ ہی تم سے بڑھ کر کوئی اس کا محتاج ہو۔

ریاکاری:

﴿3878﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا زید بن اسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم فرمایا کرتے تھے: جو تیرے نفس سے ہو اور تیرا نفس اس پر راضی ہو تو وہ تیرے نفس ہی سے ہے، لہٰذا تو اس سے رُکا رہ اور جو کچھ تیرے نفس سے ہو لیکن تیرا نفس اسے ناپسند جانے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے، اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ طلب کر۔

عرشِ الٰہی کا سایہ پانے والے خوش نصیب:

﴿3879﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا

[1]... کنز العمال، کتاب المواعظ من قسم الاقوال، ۱۵/ ۳۴۹، حدیث: ۴۳۲۸۱

موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنے خاص بندوں کے بارے میں بتا جو تیرے مُقَرَّبِیْن ہیں اور جنہیں تو اس دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن تیرے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہو گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: "وہ جن کے دل پاک اور ہاتھ ظلم سے بَری ہیں۔ جو میری رضا کے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب میرا تذکرہ ہوتا ہے تو میرا ذکر کرنے لگ جاتے ہیں اور جب وہ میرا ذکر کرتے ہیں تو میں ان کا چرچا کرتا ہوں۔ یہ میرے ذکر کی طرف اس طرح مائل ہوتے ہیں جس طرح پرندہ اپنے گھونسلے کی طرف مائل ہوتا ہے۔ جب میری حرام کردہ چیزوں کو حلال جانا جائے تو یہ اس طرح غضب ناک ہوتے ہیں جس طرح چیتا لڑائی کے وقت غضب ناک ہوتا ہے۔ یہ میری محبت کے ایسے دلدادہ ہوتے ہیں جس طرح بچہ لوگوں کی محبت پر دلدادہ ہوتا ہے۔"

بہتر کون؟

﴿3880﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ میرے والد صاحب حضرتِ سیِّدُنا زید بن اسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم فرمایا کرتے تھے: بیٹا! تم اپنے نفس سے کس طرح خوش ہوتے ہو جبکہ تم نہیں چاہتے کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں میں سے اسے دیکھو جو تم سے بہتر ہو۔ بیٹا! یہ نہ سمجھو کہ تم اس شخص سے بہتر ہو جو کلمہ طیبہ پڑھتا ہے کہ وہ جہنم میں جائے گا اور تم جنت میں داخل ہو گے۔ ہاں! جب تم جنت میں داخل ہو جاؤ اور وہ جہنم میں جائے تو پھر تم پر ظاہر ہو گا کہ تم اس سے بہتر ہو۔

﴿3881﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہے لوگ نہ چاہتے ہوئے بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔

رحمتِ الٰہی سے مایوس کرنے کا انجام:

﴿3882﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ گزشتہ اُمّتوں میں ایک شخص تھا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں خوب کوشش کرتا اور اپنے نفس پر سختی کرتا تھا اور لوگوں کو رحمتِ الٰہی سے مایوس کرتا تھا۔ جب اس کا انتقال ہو گیا تو اس نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! تیرے ہاں میرے لئے کیا ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: آگ۔ اس نے عرض کی: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ!

میری عبادت و محنت کا کیا ہوا؟ اُسے کہا گیا: بے شک دنیا میں تو لوگوں کو میری رحمت سے مایوس کرتا تھا، آج میں تجھے اپنی رحمت سے مایوس کرتا ہوں۔

عقلوں کے مطابق اَجر:

﴿3883﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی قوم کو حکم دیا کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو قرض دیں (اس سے ان کی مراد صدقہ دینا تھا) تو ایک سادے آدمی نے ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی: "اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! میرے پاس تو صرف میرے گدھے کا بھوسہ و چارہ ہی ہے اگر تیرا بھی کوئی گدھا ہے تو تُو اس بھوسے سے اُسے بھی کھلا دے۔" حضرتِ سیِّدُنا زید بن اسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں: یہ شخص نماز میں یہ دعا مانگتا تھا، اس وقت کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام نے اسے یہ دعا کرنے سے منع کر دیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ "تم نے اسے کیوں منع کیا؟ یہ دن میں مجھے اتنی اتنی مرتبہ ہنسایا کرتا تھا۔" ایک روایت میں ہے: اسے چھوڑ دو میں بندوں کو ان کی عقلوں کے مطابق اَجر عطا فرماتا ہوں۔

بھلائی کی چابیاں اور بُرائی کے تالے:

﴿3884﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ بندے ایسے ہوتے ہیں جو بھلائی کی چابیاں اور بُرائی کے تالے ہوتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ بندے ایسے ہوتے ہیں جو نیکی کے تالے اور برائی کی چابیاں ہوتے ہیں۔

﴿3885﴾... حضرتِ سیِّدُنا یعقوب بن عبد الرحمٰن قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم سے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اَلْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾ (پ۳، آل عمران: ۱۷) ترجمۂ کنزالایمان: پچھلے پہر سے معافی مانگنے والے۔

کی تفسیر پوچھی تو آپ نے فرمایا: اس سے مراد وہ بندے ہیں جو صبح کی نماز میں حاضر ہوتے ہیں۔

100 سال بے قراری 100 سال صبر:

﴿3886﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے اس آیتِ طیبہ:

سَوَآءٌ عَلَيۡنَآ اَجَزِعۡنَآ اَمۡ صَبَرۡنَا مَا لَنَا مِنۡ مَّحِيۡصٍ ﴿۲۱﴾ (پ۱۳، ابراھیم:۲۱)
ترجمۂ کنزالایمان: ہم پر ایک سا ہے چاہے بے قراری کریں یا صبر سے رہیں ہمیں کہیں پناہ نہیں۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: کُفّار 100سال تک بے قراری دکھائیں گے اور 100سال تک صبر کریں گے۔

﴿3887﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم اس آیتِ مقدسہ:

وَقَالُوۡا لِجُلُوۡدِهِمۡ لِمَ شَهِدۡتُّمۡ عَلَيۡنَا ؕ (پ۲۴، حٰمٓ السجدۃ:۲۱)
ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے تم نے ہم پر کیوں گواہی دی۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: کفار اپنی شرم گاہوں سے کہیں گے تم نے ہم پر کیوں گواہی دی۔

پائیدار و مستحکم عمل:

﴿3888﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ کسی نے حضرتِ سیِّدُنا لقمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا: آپ کے خیال میں آپ کا سب سے زیادہ پائیدار و مستحکم عمل کون سا ہے؟ فرمایا: فضول کام کو چھوڑ دینا۔

﴿3889﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے قبرستان میں رہائش اختیار کی تو کسی نے اُس پر عتاب کیا، اس نے کہا: یہ سچے پڑوسی ہیں اور میں ان سے عبرت حاصل کرتا ہوں۔

سیِّدُنا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ آپ نے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر اور حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے احادیث روایت کی ہیں۔ جید تابعین کرام اور ائمۂ عظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام زہری، حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی، حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن عمر، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عَجلان، حضرتِ سیِّدُنا رَوح بن قاسم، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن اسحاق، حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری، حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن انس، حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ اور حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن بلال

رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی اولاد میں سے حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ، حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن اور حضرتِ سیِّدُنا اسامہ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی نے بھی آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

جاہلیت کی موت:

﴿3890﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: ”جو شخص خلیفہ (یا سلطانِ اسلام کی بیعت) کئے بغیر مرا وہ جاہلیت کی موت مرا[1] اور جس نے اپنا ہاتھ فرمانبرداری سے کھینچ لیا وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے پاس کوئی دلیل[2] نہ ہوگی۔“[3]

کچھ بیان جادو ہوتے ہیں:

﴿3891﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا بیان کرتے ہیں کہ مشرق کی طرف سے دو شخص آئے، دونوں نے خطبہ دیا، لوگ ان کی گفتگو سُن کر بڑے متعجب ہوئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو متعجب دیکھ کر ارشاد فرمایا: ”بے شک کچھ بیان یا فرمایا: بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔“[4]

تکبر سے کپڑا گھسیٹنے کی مذمّت:

﴿3892﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰی مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُیَلَاءَ یعنی جو اپنا کپڑا[5] تکبر سے گھسیٹے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ

1... جب خلیفۂ رسول یا سلطانِ اسلام موجود ہو پھر یہ اس کی بیعتِ خلافت نہ کرے تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۳۴۶)

2... اس حدیث میں دلیل سے مراد بندے کے ایمان و تقویٰ کی دلیل و ثبوت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۳۴۶)

3... مسند ابی داود طیالسی، زید بن اسلم عن ابن عمر، ص۲۵۹، حدیث: ۱۹۱۳

4... بخاری، کتاب الطب، باب من البیان سحرا، ۴/ ۴۰، حدیث: ۵۷۶۷

5... کپڑے میں تہبند، پاجامہ، قمیض، چادر سب ہی داخل ہیں ان میں سے جو بہت زیادہ نیچا ہو کر زمین پر گھسٹے اور ہو فخریہ فیشن کے طور پر اس پر یہ وعید ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۹۴)

(بروزِ قیامت)اس کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔“[1]

﴿3893﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّمَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ یَّرْجُوْهَا وَیَجْتَنِبُ مِنَ النَّارِ مَنْ یَخَافُهَا وَاِنَّمَا یَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ یعنی جو شخص جنت کی اُمید رکھتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو جہنم سے ڈرتا ہے وہ اس سے دور رہے گا۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں میں سے رحم کرنے والوں پر رحم فرماتا ہے۔[2]

عذابِ الٰہی سے مامون لوگ:

﴿3894﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کچھ بندوں کو لوگوں کی حاجات کے لئے پیدا فرماتا ہے، لوگ اپنی حاجتیں لے کر ان کے پاس آتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جو عذابِ الٰہی سے امن میں ہوں گے۔[3]

﴿3895﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ دو شخص اپنے درمیان جھگڑے کا فیصلہ کرانے کے لئے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے، حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں بھی انسان ہوں میں جو کچھ تم سے سنوں گا اسی کے مطابق فیصلہ کردوں گا، ہوسکتا ہے کہ تم میں سے ایک اپنی دلیل کو اچھے طریقے سے بیان کرے، لہٰذا جسے میں اس کے بھائی کے حق میں سے کچھ دے دوں تو اسے آگ کا ایک ٹکڑا دوں گا[4]۔[5]

1... بخاری، کتاب اللباس، باب قولہ تعالٰی: قل من حرم زینۃ...الخ، ۴/ ۴۵، حدیث: ۵۷۸۳

2... شعب الایمان، الباب الحادی عشر، ۱/ ۴۸۳، حدیث: ۷۷۸

بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ: قل ادعوا اللہ...الخ، ۴/ ۵۳۲، حدیث: ۷۳۷۷، عن اسامۃ بن زید

3... معجم الکبیر، ۱۲/ ۲۷۴، حدیث: ۱۳۳۳۴

4... بخاری، کتاب الحیل، باب ۱۰، ۴/ ۳۹۴، حدیث: ۶۹۶۷، بتقدم وتاخر

5... مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مرآۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 395 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: میرا جو فیصلہ گواہی یا اقرار یا قسم سے انکار پر ہوگا وہ ظاہر پر ہوگا اگر واقعہ اس فیصلہ کے خلاف ہو اور فریق دوم کو معلوم ہو تو اس کے لیے اس فیصلہ سے وہ چیز حلال نہ ہوجائے گی، حکمِ حاکم حرام کو حلال نہیں کرسکتا لہٰذا اگر حاکم جھوٹی گواہی پر مال یا خون یا طلاق کا غلط فیصلہ کردے تو مدعی اپنے مقابل کا نہ مال لے، نہ قصاص، نہ طلاق کی جھوٹی گواہی پر اس کی عورت...

﴿3896﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: جن گناہوں کے اِرتکاب پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جہنم کو واجب قرار دیا جب ان کے متعلق آیات نازل ہوئیں، مثلاً:

﴿1﴾...

لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (پ۵، النساء:۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ۔

﴿2﴾...

وَ مَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِیْهَا (پ۵، النساء:۹۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے۔

﴿3﴾...

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا (پ۴، النساء:۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں۔

اور اسی طرح کی دیگر آیات تو ہم یہ گواہی دیتے تھے کہ جس نے ان میں سے کوئی عمل بھی کیا اس کے لئے آگ ہی ہے حتّٰی کہ یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی:

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۚ (پ۵، النساء:۴۸)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے۔

تو ہم شہادت دینے سے رُک گئے پھر ہم یہ گواہی نہیں دیتے تھے کہ وہ آگ میں جائیں گے بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے لئے جو واجب کیا ہے اس مُعاملے میں ہم اُن کے لئے تخفیف کرتے تھے۔

فقیہ کی ایک پہچان:

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: فقیہ وہ ہے جو نہ تو لوگوں کو

......سے نکاح کرے۔ خیال رہے کہ جھوٹی گواہی وغیرہ سے جو فیصلہ ہوگا وہ فیصلہ حق ہوگا مگر اس فیصلہ میں حاکم گنہگار نہ ہوگا فریقین اور گواہ گنہگار ہوں گے۔

رحمتِ الٰہی سے مایوس کرے اور نہ ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی چھوٹ دے۔

قبولیتِ دعا:

﴿3897﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَا اجْتَمَعَ ثَلَاثَۃٌ قَطُّ بِدَعْوَۃٍ اِلَّا کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَّا تُرَدَّ اَیْدِیَھُمْ یعنی جہاں تین آدمی دعا کے لئے جمع ہوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر حق ہے کہ وہ اُن کے ہاتھ خالی نہ لوٹائے۔[1]

فرقہ پرستی کا بانی:

﴿3898﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ہم بارگاہِ رسالت میں حاضر تھے کہ لوگوں نے ایک شخص کے دشمن پر غالب آنے اور جنگ میں اس کے خوب لڑنے کا ذکر کیا تو پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”میں اسے نہیں پہچانتا؟“ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اس کی صفات بیان کرتے رہے لیکن آپ یہی فرماتے رہے: ”میں اسے نہیں جانتا؟“ حتّٰی کہ وہ شخص نمودار ہوا تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہی وہ شخص ہے۔ ارشاد فرمایا: ”میں اسے نہیں پہچانتا، میری اُمّت میں یہ وہ پہلا شخص ہے جس میں شیطانی کا لک دیکھ رہا ہوں۔“ اس نے حاضرِ خدمت ہو کر سلام عرض کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے ارشاد فرمایا: ”تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! بتا جب تو یہاں آیا تو تیرے دل میں یہ خیال پیدا نہیں ہوا تھا کہ ان میں سے کوئی بھی تجھ سے بہتر نہیں ہے؟“ اس نے عرض کی: ہاں! یہی بات ہے۔ پھر وہ نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں داخل ہو گیا، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: ”اٹھو اور جا کر اسے قتل کر دو۔“ چنانچہ آپ مسجد گئے اور اسے نماز پڑھتے دیکھا تو دل میں خیال کیا کہ نمازی کا (دوسرے مسلمان پر) حق ہوتا ہے اگر میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مشورہ کر لوں (تو بہتر ہے) یہ خیال کر کے آپ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا: ”کیا اسے قتل کر دیا؟“ عرض کی: نہیں۔ میں نے اسے نماز کے قیام میں دیکھا تو سوچا کہ نمازی کا حق اور اس کی حُرمت ہوتی ہے اگر آپ چاہیں تو میں اسے قتل کر دیتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: ”تم اسے

[1]... الکامل فی ضعفاء الرجال، من اسمہ حبیب، ۳/ ۳۲۹، بتغیر قلیل، مسند الفردوس، باب المیم، ۲/ ۳۲۶، حدیث: ۶۵۵۷

قتل کرنے والے نہیں۔ اے عُمَر! جاؤاور اسے قتل کر دو۔" حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ گئے تو اسے سجدہ میں دیکھا کافی دیر انتظار کیا کہ وہ سر اٹھائے تو میں اسے قتل کر دوں لیکن اس نے سر نہ اٹھایا، آپ نے سوچا: بے شک سجدہ کرنے والے کا حق ہوتا ہے، اگر میں اس کے قتل کرنے کے بارے میں آپ سے مشورہ کروں (تو بہتر ہے) کیونکہ مجھ سے بہتر نے بھی مشورہ کیا ہے۔ یہ سوچ کر آپ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا: "کیا اسے قتل کر دیا؟" عرض کی: نہیں، میں نے اسے سجدے میں دیکھا تو سوچا کہ سجدے کا حق اور اس کی حرمت ہوتی ہے اگر آپ چاہیں تو میں اسے قتل کر دیتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: "تم اسے قتل کرنے والے نہیں۔ اے علی! اٹھو اور اسے قتل کر دو اگر تم نے اسے پالیا تو ضرور اُسے قتل کر دو گے۔" حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم مسجد میں داخل ہوئے تو اسے نہ پا کر واپس لوٹ آئے اور رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس کی خبر دی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: "اگر آج وہ قتل ہو جاتا تو دجّال کے خُروج تک میری اُمت کے دو شخصوں میں بھی اختلاف نہ ہوتا۔" پھر آپ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے سابقہ امتوں کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی اُمت 71 فرقوں میں تقسیم ہوئی ان میں سے 70 جہنم میں اور ایک جنت میں جائے گا۔ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی اُمت 72 فرقوں میں تقسیم ہوئی ان میں سے 71 جہنم میں اور ایک جنت میں جائے گا جبکہ میری اُمت 73 فرقوں میں تقسیم ہوگی ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور 72 جہنم میں جائیں گے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ (جنتی) لوگ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: "وہ جماعت ہے[1]۔"

حضرتِ سیِّدُنا یعقوب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم جب یہ حدیثِ پاک ذکر کرتے تو قرآنِ پاک کی یہ آیات مقدسہ تلاوت کرتے:

1... مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد1، صفحہ 170 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: جماعت سے مراد مسلمانوں کا بڑا گروہ ہے جس میں فقہا علماء صوفیاء اور اولیاء اللہ ہیں الحمد للہ یہ شرف بھی اہلسنت ہی کو حاصل ہے، سوا اس فرقہ کے اولیاء اللہ کسی فرقہ میں نہیں۔ خیال رہے کہ یہ ۷۳ کا عدد اصولی فرقوں کا ہے کہ اصولی فرقہ ایک جنتی اور ۷۲ جہنمی ہے۔ چنانچہ اہلِ سنت میں حنفی شافعی مالکی حنبلی چشتی قادری نقش بندی سہروردی ایسے ہی اشاعرہ یا ماتریدیہ سب داخل ہیں کہ عقائد سب کے ایک ہی ہیں اور ان سب کا شمار ایک ہی فرقہ میں ہے۔

وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ لَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۶۵﴾ وَ لَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۶﴾

(پ۶، المائدۃ: ۶۵، ۶۶)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اگر کتاب والے ایمان لاتے اور پرہیز گاری کرتے تو ضرور ہم اُن کے گناہ اتار دیتے اور ضرور انہیں چین کے باغوں میں لے جاتے اور اگر قائم رکھتے توریت اور انجیل اور جو کچھ اُن کی طرف ان کے رب کی طرف سے اُترا، تو انہیں رزق ملتا اوپر سے اور اُن کے پاؤں کے نیچے سے۔ ان میں کوئی گروہ اعتدال پر ہے اور ان میں اکثر بہت ہی بُرے کام کر رہے ہیں۔

یہ آیتِ مبارکہ بھی تلاوت کرتے:

وَ مِمَّنْ خَلَقْنَاۤ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ بِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۸۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اور ہمارے بنائے ہوؤں میں ایک گروہ وہ ہے کہ حق بتائیں اور اس پر انصاف کریں۔[1]

﴿3899﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ یعنی جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔“[2]

ماں سے بڑھ کر رحم فرمانے والا:

﴿3900﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ بارگاہِ رسالت میں قیدی پیش کئے گئے ان میں سے ایک عورت (اِدھر اُدھر) دوڑ رہی تھی۔ اچانک اس نے قیدیوں میں اپنے چھوٹے بچے کو دیکھا تو اسے اٹھا کر سینے سے لگایا اور دودھ پلانے لگی۔ (یہ معاملہ دیکھ کر) رحیم و کریم آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟“ عرض کی: بخدا! جہاں تک یہ طاقت و قدرت رکھتی ہے یہ اپنے بچے کو نہیں پھینکے گی۔ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

1 ...مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ابو نضرۃ عن انس، ۳/ ۲۸۹، حدیث: ۳۶۵۲

2 ...بخاری، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النکاح، ۳/ ۴۲۱، حدیث: ۵۰۶۳

ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں پر ماں کے بچے پر رحم کرنے سے بھی زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔“[1]

اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا محب:

﴿3901﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کا لقب حمار تھا وہ کبھی گھی کا اور کبھی شہد کا مشکیزہ (ادھار خرید کر) بارگاہِ رسالت میں تحفۃً پیش کرتا۔ جب بائع (بیچنے والا) اُس سے پیسوں کا تقاضا کرتا تو وہ اسے بارگاہِ اقدس میں لے آتا اور عرض کرتا: آپ اس کے سامان کی قیمت اسے عطا فرما دیں۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دیکھ کر مسکراتے اور اسے قیمت دینے کا ارشاد فرماتے۔ ایک مرتبہ جب اسے شراب پینے کے باعث بارگاہِ رسالت میں پیش کیا گیا تو کسی نے کہا: خدایا! اس پر لعنت کر اسے کتنا زیادہ لایا جاتا ہے۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اس پر لعنت نہ کرو کیونکہ یہ اللہ و رسول (عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے محبت کرتا ہے۔“[2]

مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ گناہوں کے سبب کوئی شخص ایمان سے خارج نہیں ہوتا جیسا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مذکورہ شخص کے بارے میں (ارتکابِ گناہ کے باوجود) یہ گواہی دی کہ وہ اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرتا ہے۔

صبح، شام مسجد جانے کی فضیلت:

﴿3902﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللہُ لَہٗ نُزُلًا مِّنَ الْجَنَّۃِ کُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ یعنی جو شخص صبح یا شام مسجد کی طرف جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے ہر بار کے جانے پر جنت میں مہمانی و ضیافت تیار کرتا ہے[3]۔[4]

1 ...بخاری، کتاب الادب، باب الرحمۃ الولد وتقبیلہ ومعانقتہ، ۴/ ۱۰۰، حدیث: ۵۹۹۹

2 ...بخاری، کتاب الحدود، باب مایکرہ من لعن شارب الخمر... الخ، ۴/ ۳۳۰، حدیث: ۶۷۸۰، بتغیر
مسند ابی یعلی، مسند عمر بن الخطاب، ۱/ ۹۲، حدیث: ۱۷۱

3 ...بخاری، کتاب الاذان، باب فضل من غدا الی المسجد ومن راح، ۱/ ۲۳۷، حدیث: ۶۶۲

4 ...صبح شام سے مراد ہمیشگی ہے یعنی جو ہمیشہ نماز کے لئے مسجد میں جانے کا عادی ہو گا اسے ہمیشہ جنتی رزق ملے گا، نُزُل اس کھانے کو کہتے ہیں، جو مہمان کی خاطر پکایا جائے چونکہ وہ پر تکلف ہوتا ہے اور میزبان کی شان کے لائق، اس لئے جنتی ...

تکبر سے بَری کردینے والی خصلتیں:

﴿3903﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اُون کا لباس پہننا، مسلمان فقرا کے پاس بیٹھنا، گدھے پر سوار ہونا اور بکری یا (فرمایا:) اونٹنی کا دودھ دوہنا تکبُّر سے بری کر دیتا ہے۔ [1]



حضرتِ سیِّدُنا سَلَمہ بن دِینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار

حضرتِ سیِّدُنا ابوحازم سلمہ بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بھی مدینہ منورہ کے تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پختہ ارادے کے مالک، مستقل خوفِ خدا رکھنے والے، مخفی و پوشیدہ اُمُور کو حل فرمانے والے، مصائب کا مقابلہ کرنے والے اور مخلوق کو چھوڑ کر معبودِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کرنے والے تھے۔

عُلَمائے تَصَوُّف فرماتے ہیں: ہر قسم کی رکاوٹوں سے نکل کر معبودِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کرنے کا نام تَصَوُّف ہے۔

﴿3904﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابوحازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ کسی کے منہ سے حکمت کی باتیں نہیں سنیں۔

دنیا سے نفرت کا عالَم:

﴿3905﴾... حضرتِ سیِّدُنا یعقوب بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے والد محترم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابوحازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ کسی کو دنیا کی مذمت کرتے نہیں دیکھا۔

﴿3906﴾... حضرتِ سیِّدُنا یعقوب بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوحازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تھوڑی سی دنیا بھی کثیر آخرت سے غافل کر دیتی ہے۔ تمہیں ایسے لوگ بھی

...... کھانے کو نُزل فرمایا گیا، ورنہ جنتی وہاں مہمان نہ ہوں گے مالک ہوں گے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۴۳۳)

[1]... شعب الایمان، الباب السابع والخمسون، فصل فی التواضع وترک الزھد... الخ، ۶/ ۲۸۹، حدیث: ۸۱۸۹

ملیں گے جو خود کو دوسرے کے غم میں اس قدر مشغول کرلیتے ہیں کہ اس سے زیادہ غمگین ہوجاتے ہیں۔

کبیرہ گناہوں کی بخشش کا سبب:

﴿3907﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن جریر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابوحازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ”باطن کی پاکیزگی کبیرہ گناہوں کی بخشش کا سبب ہے، جب بندہ گناہ چھوڑنے کا پختہ ارادہ کرلیتا ہے تو کامیابیاں اس کے قدم چومتی ہیں۔“

کون سی نعمت مصیبت ہے؟

﴿3908﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر حجاز کے رہنے والے ایک شخص سے نقل کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوحازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہر وہ نعمت جو قربِ الٰہی کا ذریعہ نہ ہو وہ مصیبت ہے۔

زبان کی حفاظت زیادہ اہم ہے:

﴿3909﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوحازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”مومن کو چاہئے کہ اپنی شرم گاہ سے زیادہ زبان کی حفاظت کرے۔“

﴿3910﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن معن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوحازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اے بیٹا! جو شخص تنہائی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے نہ ڈرے، عیب سے نہ بچے اور بڑھاپے میں اپنی اِصلاح نہ کرے اس کی اقتدا (پیروی) نہ کرنا۔

آخرت کی پیشی کا ڈر:

﴿3911﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن داود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابوحازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ”اگر کوئی منادی آسمان سے ندا دے کہ زمین والے آگ (یعنی جہنم) میں داخل ہونے سے امن میں ہیں تو پھر بھی ان پر لازم ہے کہ قیامت کی حاضری اور اس دن کی پیشی سے ڈریں۔“

سیِّدُنا ابوحازم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عاجزی:

﴿3912﴾... حضرتِ سیِّدُنا مروان بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوحازم رَحْمَۃُ

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے نفس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے اَپاہج! اگر قیامت کے دن ندا دی جائے کہ ”اے فلاں فلاں خطا کرنے والو!“ تو تُو بھی ان کے ہمراہ کھڑا ہو گا۔ پھر آواز دی جائے: ”اے فلاں گناہ کرنے والو!“ تو تُو ان کے ساتھ بھی کھڑا ہو گا۔ اے اپاہج! میرا خیال ہے کہ تو ہر قسم کے گناہ گاروں کے ساتھ کھڑا ہونا چاہتا ہے۔

انسانی علم اور خواہش:

﴿3913﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب سورج طلوع ہوتا ہے تو آدمی کا علم اور خواہش بھی صبح کرتے ہیں پھر یہ دونوں اس کے سینے میں ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کسی دن علم خواہش پر غالِب آجاتا ہے تو یہ دن اس کی نیکی کا ہوتا ہے اور کسی دن اس کی خواہش علم پر غالب آجاتی ہے تو وہ دن اس کے جرم کا ہوتا ہے۔ (مزید) فرماتے ہیں: تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ ایسے بندے پاؤ گے جنہوں نے اپنے علم سے خواہش پر غلبہ حاصل کر لیا جیسے باہم محبت کرنے والوں میں سے دوسرے پر وہ غالب آتا ہے جو اپنے محبوب کی خاطر غصہ کرتا ہے۔

دشمن اور خواہشات:

﴿3914﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جتنا تم (جنگ میں) اپنے دشمن سے لڑتے ہو اس سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ اپنی خواہشات سے جنگ کرو۔

14 دشمن اور سب سے بہتر اسلحہ:

﴿3915﴾... منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: آپ بہت متشدد ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں متشدد کیوں نہ ہوں جبکہ 14 دشمن میری گھات میں ہیں۔ ان میں سے چار تو یہ ہیں: (۱)...شیطان جو مجھے فتنوں میں ڈالتا ہے (۲)...مومن جو مجھ سے حسد کرتا ہے (۳)...کافر جو مجھے قتل کرنے کے

درپے ہے(۴)... منافق جو مجھ سے بغض رکھتا ہے اور باقی 10 یہ ہیں:(۱)... بھوک (۲)... پیاس (۳)... گرمی (۴)... سردی (۵)... بے لباسی (۶)... بڑھاپا(۷)... بیماری (۸)... فقر و فاقہ (۹)... موت اور (۱۰)... جہنم۔ ان کا سامنا میں مکمل اسلحہ کے ساتھ ہی کر سکتا ہوں اور میں تقویٰ سے بہتر کوئی اسلحہ نہیں پاتا۔

﴿3916﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عبد الرحمٰن جُمَحِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ”شیطان جب کسی شخص کی عِصْمَت[1] پر قابو پا لیتا ہے تو اسے کوئی پروا نہیں ہوتی کہ آدمی جو چاہے کرتا پھرے حتّٰی کہ نماز میں اس کے چہرے کا گوشت بھی گر جائے اور شیطان اسے اس حالت سے کسی دوسری حالت کی طرف نہیں لے جاتا۔“

سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مال:

﴿3917﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا: آپ کا مال کیا ہے؟ فرمایا: (میرا مال) اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے مایوس ہو جانا ہے۔

﴿3918﴾... حضرتِ سیِّدُنا یعقوب بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تم ایک شخص کو گناہ کرتا پاتے ہو مگر جب اس سے کہا جاتا ہے کہ کیا تم موت کو پسند کرتے ہو؟ تو وہ کہتا ہے: نہیں! ایسا کیسے ہو سکتا ہے جبکہ میرے پاس اتنا مال ہے۔ اگر اس سے پوچھا جائے: کیا تم گناہ چھوڑنا نہیں چاہتے؟ تو وہ کہتا ہے: میں اسے چھوڑنا نہیں چاہتا اور نہ ہی مرنا پسند کرتا ہوں کہ اسے چھوڑ دوں۔

خود کو پہچانو:

﴿3919﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم نہیں چاہتے کہ توبہ کرنے سے پہلے مر جائیں لیکن ہم توبہ اس وقت کرتے ہیں جب موت آ پہنچتی ہے۔ جان لو! تم مر جاؤ گے تو بازار بند نہیں ہوں گے، یقیناً تمہاری وُقعت بہت کم ہے، لہٰذا خود کو پہچانو۔

1... قدرت کے باوجود انسان کو گناہوں سے بچانے والی خوبی کو عصمت کہتے ہیں۔ (التعریفات، باب العین، ص۱۰۷)

سَیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا کشف:

﴿3920﴾... حضرتِ سَیِّدُنا بلال بن کعب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سَیِّدُنا ابو جعفر مَدِیْنِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کے پاس سے گزرے تو انہیں غمگین وپریشان دیکھ کر پوچھا: کیا بات ہے میں تمہیں غمگین وپریشان دیکھ رہا ہوں، اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ تم کیوں پریشان ہو۔ انہوں نے کہا: بتا دیجئے! فرمایا: تم اپنے بعد اپنی اولاد کے بارے میں سوچ کر پریشان ہو۔ کہا: جی ہاں، ایسا ہی ہے۔ فرمایا: ایسا نہ کرو اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دوست ہوں گے تو تمہیں ان کے ضائع ہونے کا اندیشہ نہیں کرنا چاہئے اور اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دشمن ہوئے تو پھر تمہارے بعد ان کے ساتھ کیا ہو گا، اس کی تمہیں پروا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

سلیمان بن ہشام کو نصیحت:

﴿3921﴾... حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن عبد الملک فِہْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سَیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سلیمان بن ہشام کو یہ نصیحت کرتے سنا کہ تم نے ہمارے کسی معاملے میں شک سے پاک ایسا یقین نہیں دیکھا ہو گا جو یقین سے خالی کسی شک کے مشابہ ہو۔

دنیا کم ہو یا زیادہ باعث نقصان ہی ہے:

﴿3922﴾... حضرتِ سَیِّدُنا حضرتِ سَیِّدُنا شُعبہ بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تھوڑی سی دنیا کثیر آخرت سے غافل کر دیتی ہے اور دنیا کی کثرت تھوڑی سی آخرت کی فکر کو بھی بُھلا دیتی ہے۔ اگر تم دنیا کو بقدرِ کفایت طلب کرنا چاہتے ہو تو تھوڑی سی دنیا بھی تمہیں کفایت کرے گی، اگر بقدرِ کفایت بھی تمہیں کافی نہ ہو تو (جان لو کہ) دنیا میں ایسی کوئی چیز نہیں جو تمہیں کافی ہو۔

بادشاہوں کی سی زندگی:

﴿3923﴾... حضرتِ سَیِّدُنا احمد بن عبد الرحمٰن رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سَیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ہمارا دین تو فرشتوں والا ہے مگر ہم بادشاہوں والی زندگی گزار رہے ہیں۔

﴿3924﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو مُنکدِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: اے ابو حازم! اکثر لوگ مجھ سے ملتے ہیں تو میرے لئے دُعائے خیر کرتے ہیں حالانکہ میں انہیں نہیں جانتا اور نہ ہی میں نے ان کے ساتھ کبھی کوئی بھلائی کی ہوتی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "یہ گمان نہ کرنا کہ یہ تمہارے عمل کا ثمرہ ہے بلکہ یہ دیکھو کہ یہ کس کی طرف سے ہے، لہٰذا اس کا شکر ادا کرو۔" یہ روایت بیان کرنے بعد حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿۹۶﴾ (پ۱۶، مریم: ۹۶)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے عنقریب ان کے لیے رحمٰن محبت کر دے گا۔

دنیا سے دوری بڑی نعمت:

﴿3925﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عامر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یہ نعمت کہ وہ مجھ سے دنیا کو دور کر دے اس نعمت سے بڑی ہے کہ وہ مجھے دنیا سے عطا کرے۔ میں نے دیکھا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جس قوم کو بھی دنیا عطا فرمائی تو وہ ہلاک و برباد ہو گئی۔

افضل خصلت:

﴿3926﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سب سے افضل خصلت جس کی مومن سے امید کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ اپنے نفس کے مُعاملہ میں سب سے زیادہ خوفزدہ ہو اور ہر مسلمان کے لئے بھلائی کا امیدوار ہو۔

﴿3927﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دنیا لوگوں کے سامنے آشکار ہوئی تو سب اس پر ٹوٹ پڑے۔

راہِ نجات:

﴿3928﴾... حضرتِ سیِّدُنا زَمعہ بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے سلیمان بن ہشام سے کہا: آپ ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے نہیں پوچھتے کہ انہوں نے عُلَما کے

بارے میں کیا کہا؟ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں تو عُلَما کے بارے میں اچھے کلمات ہی کہتا ہوں، میں نے ایسے عُلَما کو پایا جو اپنے علم کی وجہ سے دنیاداروں سے مستغنی (بے پروا) تھے لیکن دنیادار اپنے دنیاوی مُعاملات میں اُن سے مستغنی نہ تھے۔ امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی اور اُن کے اَصحاب نے جب یہ دیکھا تو اپنا علم لے کر دنیاداروں کے پاس آئے مگر دنیاداروں نے ان کے علم سے کچھ نہ لیا۔ یہ اور اُن کے اَصحاب عُلَما نہیں بلکہ روایت کرنے والے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے کہا: یہ میرے پڑوسی ہیں اور مجھے معلوم نہیں کہ یہ سب کچھ ان کے پاس ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا، اگر میں مال دار ہوتا تو مجھے ضرور جانتے؟ سلیمان بن ہشام نے حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ہم جس میں مبتلا ہیں اس میں نجات کی راہ کیا ہے؟ فرمایا: جو تمہارے دائرۂ کار میں ہے اس میں جو حُکمِ الٰہی ہو وہ کرتے جاؤ اور جس سے تمہیں شریعت نے منع کیا ہے اس سے رُک جاؤ۔ سلیمان بن ہشام نے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! اس بات کی طاقت کون رکھتا ہے؟ فرمایا: جو جنت کا طلب گار اور جہنم سے بھاگنے والا ہے وہ اس کی طاقت رکھتا ہے۔ ہاں! یہ بات الگ ہے کہ جسے تم طلب کرتے اور جس سے بھاگتے ہو وہ یہ (راہِ نجات) نہیں۔

سلیمان بن عبد الملک کو نصیحتیں:

﴿3929﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر سے مروی ہے کہ خلیفہ سلیمان بن عبد الملک حج کے ارادے سے مدینہ منورہ پہنچا تو پوچھا: کیا مدینہ طیبہ میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے متعدد صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی زیارت کی ہو؟ لوگوں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں بتایا۔ خلیفہ نے آپ کو بلوایا۔ جب آپ تشریف لائے تو اس نے کہا: اے ابو حازم! یہ کیسی لاتعلقی ہے کہ سب مُعززین شہر میرے پاس آئے لیکن آپ تشریف نہیں لائے؟ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بخدا! اس سے پہلے نہ تو آپ مجھے پہچانتے تھے اور نہ ہی میں نے آپ کو دیکھا تھا تو پھر لاتعلقی کیسی؟ خلیفہ نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی طرف دیکھ کر کہا: بُزرگ نے دُرست فرمایا اور میں نے خطا کی۔

موت کو ناپسند کرنے کی وجہ:

...خلیفہ سلیمان بن عبد الملک نے پوچھا: اے ابو حازم! کیا بات ہے کہ ہم موت کو ناپسند رکھتے ہیں؟ فرمایا:

تم نے دُنیا کو آباد اور آخرت کو ویران کیا، لہٰذا تم آبادی سے ویرانے کی طرف جانے کو پسند نہیں کرتے۔ کہا: آپ نے سچ فرمایا۔

﷽... خلیفہ نے کہا: اے ابو حازم! کاش! مجھے معلوم ہوتا کہ کل (بروزِ قیامت) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس ہمارے لئے کیا ہے؟ فرمایا: اپنے اعمال کو کتابُ اللہ پر پیش کرو۔ خلیفہ نے پوچھا: میں کتابُ اللہ میں اسے کہاں پاؤں گا؟ فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ﴿۱۳﴾ وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ﴿۱۴﴾ (پ۳۰، الانفطار: ۱۳، ۱۴)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک نیکوکار ضرور چین میں ہیں اور بے شک بدکار ضرور دوزخ میں ہیں۔

﷽... خلیفہ نے پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کہاں ہے؟ فرمایا: اس کی رحمت نیکوں سے قریب ہے۔

نیکوکار اور گناہ گار کی بارگاہِ الٰہی میں پیشی:

﷽... پھر کہا: کاش! میں بروزِ قیامت بارگاہِ الٰہی میں پیشی کی کیفیت کو جان لیتا؟ فرمایا: نیکوکار اس غائب کی طرح ہوگا جو اپنے اہلِ خانہ کی طرف واپس لوٹ آئے جبکہ گناہ گار اس بھاگے ہوئے غلام کی مانند ہوگا جسے اس کے مالک کی طرف لوٹا دیا جائے۔ یہ سن کر خلیفہ بلند آواز سے رونے لگا۔

اصلاح کا راز:

﷽... خلیفہ نے پوچھا: اے ابو حازم! ہماری اِصلاح کیسے ہوگی؟ فرمایا: بے کار باتیں چھوڑ دو، مروت کو لازم پکڑو، تقسیم میں برابری کرو اور فیصلہ کرنے میں عدل سے کام لو۔ پوچھا: اے ابو حازم! اس کا طریقہ کیا ہے؟ فرمایا: حق سے کام لو اور ہر ایک کو اس کا جائز مقام دو۔

﷽... پھر پوچھا: اے ابو حازم! لوگوں میں افضل کون ہیں؟ فرمایا: مروت و عقل والے۔

سب بڑھ کر عدل:

﷽... خلیفہ نے پوچھا: سب سے بڑھ کر عدل کیا ہے؟ فرمایا: ہر اس شخص کے سامنے سچی بات کہنا جس سے تمہیں کسی قسم کی امید یا ڈر ہو۔

جلد قبول ہونے والی دعا:

❁…پھر کہا: تیزی سے شرفِ قبولیت حاصل کرنے والی دُعا کون سی ہے؟ فرمایا: نیک شخص کی نیک لوگوں کے لئے دُعا۔

سب سے افضل صدقہ:

❁…خلیفہ نے پوچھا: سب سے افضل صدقہ کیا ہے؟ فرمایا: کم مال والے کا بقدر گنجائش پریشان حال فقیر کے ہاتھ میں کچھ دینا جس پر احسان جتلایا جائے نہ بعد میں تکلیف پہنچائی جائے۔

سب سے زیادہ عقل مند کون؟

❁…پھر پوچھا: اے ابو حازم! سب سے زیادہ عقل مند کون ہے؟ فرمایا: وہ جو عبادتِ الٰہی کے لئے کمربستہ ہو اور لوگوں کو اس کی ترغیب دلائے۔

سب سے بڑا احمق کون؟

❁…خلیفہ نے پوچھا: مخلوق میں سب سے بڑا احمق کون ہے؟ فرمایا: جو اپنے گناہ گار بھائی کی خواہش میں پڑ کر اپنی آخرت کو دنیا کے بدلے بیچ دے۔

انوکھی حاجت:

پھر خلیفہ سلیمان بن عبد الملک نے کہا: اے ابو حازم! کیا یہ ممکن ہے کہ آپ ہمارے ساتھ رہیں، یوں آپ ہم سے اور ہم آپ سے استفادہ کریں؟ فرمایا: ہر گز نہیں۔ کہا: کیوں؟ فرمایا: مجھے خوف ہے کہ اگر میں تمہاری طرف تھوڑا سا بھی جھکا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے لمبی زندگی اور دُگنی موت کا مزا چکھائے گا اور مجھے اس سے بچانے والا کوئی بھی نہیں ہوگا۔ کہا: کسی چیز کی حاجت ہو تو بتایئے؟ فرمایا: ہاں، مجھے جنت میں داخل کر دو اور جہنم سے بچالو۔ کہا: یہ تو میرے بس میں نہیں۔ فرمایا: اس کے علاوہ میری کوئی حاجت نہیں۔

خلیفہ کے لئے دعا:

خلیفہ نے کہا: اے ابو حازم! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے میرے لئے دعا کیجئے۔ فرمایا: ٹھیک ہے۔ چنانچہ (بارگاہِ الٰہی

میں عرض کی:) اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر سلیمان بن عبدالملک تیرے دوستوں میں سے ہے تو اس کے لئے دنیا و آخرت کی بھلائی آسان فرمادے اور اگر تیرے دشمنوں میں سے ہے تو اسے پیشانی سے پکڑ کر اپنی پسندیدہ راہ پر چلادے۔ خلیفہ نے کہا: بس اتنا ہی! فرمایا: جو کچھ میں نے مانگا ہے اگر آپ اس کے اہل ہوئے تو یہ کافی و کثیر ہے اور اگر اہل نہ ہوئے تو پھر کیا ضرورت ہے کہ ایسی کمان سے تیر پھینکیں جس کی تانت ہی نہ ہو۔

پھر خلیفہ نے کہا: اے ابو حازم! آپ ہماری موجودہ حالت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: اے خلیفہ! کیا آپ مجھے اس سے معاف نہیں رکھیں گے؟ کہا: یہ ایک نصیحت ہوگی جو آپ کی طرف سے مجھے پہنچے گی۔ فرمایا: بے شک تمہارے آباء واجداد نے امارت و حکومت لوگوں سے چھینی اور لوگوں کو جمع کرنے اور ان سے مشورہ لینے کے بجائے اسے تلوار کے زور پر حاصل کیا اور بہت زیادہ خون خرابہ کیا پھر اس دنیا سے کوچ کر گئے، کاش! آپ کو معلوم ہوتا کہ ان سے کیا سوال جواب کیا گیا۔ خلیفہ کے ہم نشینوں میں سے کسی نے کہا: آپ نے بُری بات کہی۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم نے جھوٹ بولا، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عُلَمائے کرام سے پختہ عہد لیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَتُبَیِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَ لَا تَكْتُمُوْنَهٗ ترجمۂ کنزالایمان: تم ضرور اسے لوگوں سے بیان کرنا اور نہ چھپانا۔

(پ۴، ال عمرٰن: ۱۸۷)

...خلیفہ نے کہا: اے ابو حازم! مجھے وصیت کیجئے۔ فرمایا: ہاں، میں آپ کو مختصر وصیت کرتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تعظیم بجالاؤ یوں کہ وہ تمہیں ایسی جگہ نہ دیکھے جہاں جانے سے اس نے تمہیں روکا ہے یا تمہیں وہاں سے غائب نہ پائے جہاں موجود رہنے کا اس نے حکم فرمایا ہے۔

کہیں یہ نیکی کا عوض نہ ہو:

پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کھڑے ہو کر جانے لگے تو سلیمان بن عبدالملک نے کہا: اے ابو حازم! یہ 100 دینار ہیں انہیں خرچ کیجئے اور آپ کے لئے اور بھی حاضرِ خدمت ہیں۔ آپ نے دینار پھینکتے ہوئے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جو میں آپ کے لئے پسند نہیں کرتا اسے اپنے لئے کیسے پسند کروں۔ میں آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ میں دیتا ہوں کہ آپ کا مجھ سے پوچھنا ایک مذاق ہو اور میرا آپ کو جواب دینا ایک عطا ہو کہ جب حضرتِ

سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مَدْیَن کے کنویں پر پہنچے تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کی:

رَبِّ اِنِّیْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ﴿۲۴﴾ (پ۲۰، القصص:۲۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اے میرے رب میں اس کھانے کا جو تو میرے لیے اُتارے محتاج ہوں۔

حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے سوال کیا لوگوں سے نہیں مانگا، چرواہوں کو اس بات کا پتا نہ چلا لیکن دو لڑکیوں نے جان لیا۔ حضرتِ سیِّدُنا شعیب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جب یہ معلوم ہوا تو فرمایا: شاید وہ بھوکے ہوں گے۔ پھر اپنی ایک صاحبزادی کو انہیں بلانے کے لئے بھیجا، جب وہ ان کے پاس آئی تو ان کی تعظیم بجالاتے ہوئے اپنا چہرہ ڈھانپ کر کہا:

اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْكَ لِیَجْزِیَكَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا ؕ (پ۲۰، القصص:۲۵)

ترجمۂ کنزالایمان: میرا باپ تمہیں بلاتا ہے کہ تمہیں مزدوری دے اس کی جو تم نے ہمارے جانوروں کو پانی پلایا ہے

تو حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس بات کو ناپسند کیا اور اس کے ساتھ نہ جانے کا ارادہ کیا لیکن اس کے ساتھ جانے کے علاوہ کوئی چارہ کار بھی نہ تھا کیونکہ آپ درندوں اور خوف والی جگہ پر تھے۔ چنانچہ اس کے ساتھ چل دیئے اور اس سے فرمایا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندی! میرے پیچھے چل۔ جب آپ حضرتِ سیِّدُنا شعیب عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس پہنچے تو رات کا کھانا تیار تھا۔ انہوں نے فرمایا: کھائیے۔ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے کھانے سے انکار کر دیا۔ استفسار فرمایا: کیا آپ کو بھوک نہیں؟ فرمایا: بھوک تو ہے لیکن میرا تعلق ایسے لوگوں سے ہے جو آخرت کے تھوڑے عمل کو زمین بھر سونے کے عوض بھی نہیں بیچا کرتے، مجھے خوف ہے کہ کہیں یہ اس کا عوض نہ ہو جو میں نے ان دونوں کو پانی بھر کر دیا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا شعیب عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اے نوجوان! یہ بات نہیں بلکہ مہمان نوازی اور بھوکے کو کھانا کھلانا میری اور میرے آباء واَجداد کی عادت ہے۔ یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بیٹھ کر کھانا تناول فرمانے لگے۔

پھر حضرتِ سیِّدُنا ابوحازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خلیفہ سلیمان بن عبد الملک سے فرمایا: اگر یہ 100 دینار ان باتوں کا بدلہ ہے جو میں نے آپ کو بتائی ہیں تو مردار، خون اور خنزیر کا گوشت حالتِ اِضْطِرار میں اس سے زیادہ حلال ہیں اور اگر یہ مسلمانوں کے بیت المال سے ہوں تو میری طرح اور بھی لوگ ہوں گے، ان

میں بھی بانٹ دیں ورنہ مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔

بنی اسرائیل کی تباہی و بربادی کا سبب:

(پھر فرمایا:) بے شک بنی اسرائیل ہمیشہ ہدایت و تقویٰ پر گامزن رہے جب تک ان کے اُمرا علم میں رغبت کی وجہ سے اِن کے عُلَما کے پاس جاتے رہے لیکن جب بنی اسرائیل نے کوتاہی کی اور بخل سے کام لیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں ان کا مرتبہ گھٹ گیا اور وہ شیطان کی پیروی اور بتوں کی پوجا میں لگ گئے۔ ان کے عُلَما اُمرا کے پاس جاتے اور ان کی دنیا اور قتل وغیرہ میں شریک ہوتے۔

حضرتِ سیِّدُنا امام زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے پوچھا: اے ابو حازم! آپ کا اشارہ میری طرف ہے یا مجھ پر اعتراض کر رہے ہیں؟ فرمایا: میں نے آپ کی طرف اشارہ نہیں کیا لیکن حقیقت وہی ہے جو آپ سُن رہے ہیں۔ سلیمان بن عبد الملک نے پوچھا: اے ابنِ شہاب! آپ انہیں جانتے ہیں؟ کہا: ہاں، 30 سال سے یہ میرے پڑوسی ہیں لیکن میں نے ان سے ایک مرتبہ بھی بات نہیں کی۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بھول گئے تو مجھے بھی بھول گئے اگر تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرتے تو ضرور مجھ سے بھی محبت کرتے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے کہا: اے ابو حازم! آپ نے مجھے بُرا بھلا کہا ہے؟ خلیفہ نے کہا: انہوں نے تجھے بُرا بھلا نہیں کہا بلکہ تیرے نفس نے تجھے بُرا بھلا کہا ہے۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ ایک پڑوسی کا دوسرے پڑوسی پر اسی طرح حق ہوتا ہے جس طرح رشتہ دار کا ہوتا ہے؟ ان کے وہاں سے تشریف لے جانے کے بعد خلیفہ سلیمان بن عبد الملک کے ہم نشینوں میں سے کسی نے پوچھا: اے خلیفہ! کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ تمام لوگ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرح ہو جائیں؟ خلیفہ نے کہا: نہیں۔

سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا زُہد:

﴿3930﴾... حضرتِ سیِّدُنا زمعہ بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہی کہ ایک اُمَوی نے حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مکتوب بھیجا اور اصرار کیا کہ آپ اپنی حاجات اسے بتائیں۔ آپ نے جواباً لکھا: میرے پاس آپ کا خط پہنچا، آپ نے مجھے اپنی حاجات بتانے کے لئے اصرار کیا ہے، یہ ناممکن ہے کہ میں آپ کو اپنی حاجات بتاؤں کیونکہ میں اپنی حاجات ایسی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں جو حاجات ذخیرہ نہیں کرتی اور وہ میرے

ربّ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اُس نے جو مجھے عطا کیا اُسے میں نے قبول کیا اور جو مجھے نہیں ملا اس بارے میں صبر کیا۔

﴿3931﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ سلیمان بن عبد الملک نے حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مکتوب بھیجا کہ مجھے اپنی حاجت بتایئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ ممکن نہیں کیونکہ میں اپنی حاجات ایسی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں جو حاجات ذخیرہ نہیں کرتی۔ اُس نے جو مجھے عطا کیا اُس پر میں نے قناعت اختیار کی اور جو مجھے نہیں ملا میں اُس پر راضی رہا۔

دنیا کو دو چیزیں پایا:

﴿3932﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے دنیا کو دو چیزیں پایا جس میں ایک چیز میری اور دوسری میرے غیر کی ہے۔ جو دوسرے کی ہے اگر میں اس کی طلب میں زمین و آسمان بھی بطورِ حیلہ استعمال کروں تو بھی حاصل نہیں کر سکتا، جس طرح میرا رزق دوسرے کو نہیں مل سکتا اس طرح دوسرے کا رزق مجھے نہیں مل سکتا۔

رزق کو دو چیزوں میں پایا:

﴿3933﴾... حضرتِ سیِّدُنا داوٗد بن ابو وازع مَدَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے رزق کے معاملے میں غور کیا تو اسے دو چیزوں میں پایا، ایک چیز میرے لئے ہے جو مجھے وقتِ مقررہ پر ملے گی، اس سے پہلے میں اسے حاصل نہیں کر سکتا اگرچہ زمین و آسمان کی پوری قوت کے ساتھ اسے طلب کروں اور ایک چیز ہے ہی دوسرے کے لئے جو مجھے پہلے ملی ہے نہ اب طلب کرنے پر ملے گی، جس طرح ایک شے مجھے نہیں ملے گی اسی طرح ایک شے میرے غیر (دوسرے) کو بھی نہیں ملے گی، لہٰذا میں ان دونوں میں اپنی عمر کیوں فنا کروں؟

غَنا کی دولت:

﴿3934﴾... حضرتِ سیِّدُنا اِبْنِ عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ جو چیز تجھے کفایت کرتی ہے اگر اس کے ساتھ غَنا کی دولت ملے تو پھر معمولی گزر بسر بھی تجھے کافی ہو گا اور اگر تجھے کفایت کرنے والی چیز غنا نہ بخشے تو پھر دنیا میں ایسی کوئی چیز نہیں جو تجھے غنا بخش دے۔

دین و دنیا کا حصول بہت دشوار ہے:

﴿3935﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دین و دنیا کا حُصول بہت دُشوار ہو چکا ہے۔ لوگوں نے پوچھا: اے ابو حازم! دین کی بات تو سمجھ آگئی لیکن دنیا کیسے؟ فرمایا: اس طرح کہ جب تم کسی چیز کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہو تو کسی نہ کسی کو پاتے ہو کہ اس کے حصول میں وہ تم سے سبقت لے چکا ہے۔

عزت بڑھ گئی:

﴿3936﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن اسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں: میں ایک مرتبہ موسِمِ گرما میں حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہمراہ تھا۔ ہمارے گھرانے کے سب سے بڑھ کر نیک و پرہیز گار شخص حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد نے حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے ہاں تشریف لایئے تاکہ ہم آپ سے کچھ پوچھ سکیں اور آپ ہم سے گفتگو فرمائیں۔ فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ! میں نے اہلِ علم کو پایا کہ وہ دین لے کر دنیا داروں کے پاس نہیں جاتے، لہٰذا میں اس میں پہل کرنے والا نہیں بننا چاہتا۔ اگر آپ کو کوئی حاجت ہے تو ہمیں بتائیں۔ یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان ان کے ہاں گئے اور سوالات پوچھے اور کہا: اس سے ہماری نظر میں آپ کی عزت اور بڑھ گئی ہے۔

﴿3937﴾... حضرتِ سیِّدُنا یعقوب بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: غور کرو! جسے تم آخرت میں اپنے پاس رکھنا پسند کرتے ہو اسے آج ہی حاصل کر لو اور جسے اپنے پاس رکھنا نہیں چاہتے اسے آج ہی چھوڑ دو۔

گزری زندگی خواب کی مثل ہے:

﴿3938﴾... حضرتِ سیِّدُنا ثوابہ بن رافع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دُنیا میں جو زندگی گزر چکی ہے وہ خواب کی طرح ہے اور جو باقی ہے وہ تمنائیں ہیں۔

﴿3939﴾... حضرتِ سیِّدُنا یعقوب بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہر وہ عمل جس کی وجہ سے تم موت کو ناپسند جانتے ہو اسے چھوڑ دو، جب تم مرو گے تو وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دوستی:

﴿3940﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُطَرِّف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بندہ اپنے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے درمیان مُعاملہ اس وقت تک دُرُست نہیں کر سکتا جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اور بندوں کے درمیان معاملہ دُرُست نہ کر دے۔ ایک کو دوست بنالینا تمام لوگوں کو دوست بنانے سے زیادہ آسان ہے، لہٰذا جب تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دوستی کر لو گے تو تمام لوگ تمہاری طرف مائل ہو جائیں گے اور اگر اپنے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے درمیان تعلق کو بگاڑ دو گے تو سب لوگ تمہارے دشمن بن جائیں گے۔

ربِّ تعالیٰ پر توکل:

﴿3941﴾... مروی ہے کہ کچھ لوگ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آکر کہنے لگے: اے ابو حازم! کیا آپ نہیں دیکھتے کہ مہنگائی بڑھ گئی ہے؟ فرمایا: تمہیں اس کا کیا غم؟ بے شک وہ ذات جو ہمیں مہنگائی سے پہلے کھلاتی رہی ہے مہنگائی میں بھی کھلائے گی۔

﴿3942﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو الحسن مدائِنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو دنیا کی حقیقت کو جان لیتا ہے وہ اس میں کشادگی کے ساتھ بھی خوش نہیں رہتا اور کسی آزمائش و مصیبت پر غمگین بھی نہیں ہوتا۔

﴿3943﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُطَرِّف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دنیا میں جو چیز بھی تجھے خوش کرتی ہے اس کے ساتھ ایسی کوئی چیز ضرور ہوتی ہے جو تجھے غمزدہ کرنے والی ہوتی ہے۔

دین پر ہمیشگی:

﴿3944﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں تم سے اس بات پر راضی ہوں کہ تم اپنے دین پر اس طرح ہمیشگی اختیار کرو جس طرح اپنے جوتے استعمال کرنے پر کرتے ہو۔

گناہوں کی طرح نیکیاں بھی چھپاؤ:

﴿3945﴾... حضرتِ سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس طرح پوری کوشش سے تم اپنے گناہ کو چھپاتے ہو اسی طرح اپنی نیکیوں بھی چھپانے کی کوشش کرو۔

﴿3946﴾... حضرتِ سَیِّدُنا یحییٰ بن سُلَیْم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اے ابنِ آدم! موت کے بعد ہی تمہیں اصل آگاہی حاصل ہو گی۔

بادشاہ بازار کی مانند ہے:

﴿3947﴾... حضرتِ سَیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بے شک بادشاہ بازار کی مانند ہے کہ جو اس کے ہاں خرچ ہو گا وہی لایا جائے گا۔

﴿3948﴾... حضرتِ سَیِّدُنا انس بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سَیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ حاکم تو بازار کی طرح ہے کہ اگر اس کے پاس حق آئے تو اسے خرچ کرے گا اور اگر باطل آئے تو اسے خرچ کرے گا۔

حضرتِ سَیِّدُنا ابو عمار ہاشم بن عَطفان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ اگر حاکم کے پاس باطل خرچ کیا جائے تو اس کے پاس باطل آئے گا اور اگر حق خرچ کیا جائے تو حق آئے گا۔

امیر مدینہ کو نصیحت:

﴿3949﴾... حضرتِ سَیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امیر مدینہ کے پاس گئے۔ اُس نے کہا: فرمائیے (کیسے آنا ہوا)۔ فرمایا: اپنے دروازے پر آنے والوں کو دیکھو، اگر اہلِ خیر کو اپنے قریب کرو گے تو اہلِ شر دور ہو جائیں گے اور اگر اہلِ شر کو قُرب بخشو

گے تو اہلِ خیر دور ہو جائیں گے۔

علم ہے لیکن عمل نہیں:

﴿3950﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوگ احادیث میں مشغول ہیں لیکن عمل سے دور ہیں۔

﴿3951﴾...... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن یحییٰ مازنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوگ عمل کے بدلے علم اور فعل کے بدلے قول پر خوش ہیں۔

وعظ و نصیحت سے مقصود:

﴿3952﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں وعظ و نصیحت ضرور کرتا ہوں مگر اسے قبول کرنے والا کوئی دل نہیں پاتا، لہٰذا اس سے اپنی اصلاح کا ہی ارادہ کرتا ہوں۔

﴿3953﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے دعا کے رد کر دیئے جانے سے زیادہ دعا سے روک دیئے جانے کا خوف ہے۔

﴿3954﴾... حضرتِ سیِّدُنا داود بن مغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: پوشیدہ راز کو ظاہر کرنا کسی بات کو راز رکھنے سے زیادہ آسان ہے، کہنا آسان ہے لیکن کر کے دکھانا مشکل ہے۔

دنیا و آخرت کی بھلائی:

﴿3955﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دو چیزیں ایسی ہیں کہ اگر تم ان پر عمل کرو تو دنیا و آخرت کی بھلائی پا لو گے اور ان پر عمل کرنا کوئی مشکل بھی نہیں۔ پوچھا گیا: وہ کون سی ہیں؟ فرمایا: اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی چیز کو پسند فرماتا ہے تو اُسے اختیار کئے رکھو اگرچہ وہ تمہیں ناپسند ہو اور جس چیز کو اللہ عَزَّوَجَلَّ پسند نہیں فرماتا اسے ناپسند جانو اگرچہ وہ تمہیں پسند ہو۔

﴿3956﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک قوم نے مشقت زیادہ ہونے کی وجہ سے حلال زیادہ حاصل کرنے سے اِجتناب برتا تو تمہارا ان لوگوں کے بارے میں کیا خیال ہے جنہوں نے حرام میں مبتلا ہونے کے لئے حلال چھوڑ دیا۔

دو شخص برابر نہیں ہو سکتے:

﴿3957﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُطَرِّف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال کے وقت ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا: اے ابو حازم! آپ کیسا محسوس کر رہے ہیں؟ فرمایا: خیریت سے ہوں اور حُسنِ ظن کا اُمیدوار ہوں۔ پھر فرمایا: بخدا! دو شخص برابر نہیں ہو سکتے۔ ایک وہ جو صبح، شام اپنے لئے آخرت کو آباد کرتا اور موت آنے سے پہلے ہی اسے اپنا مقصود بنالیتا ہے یہاں تک کہ جب وہ آخرت کی منزل پر پہنچتا ہے تو آخرت کے لئے تیار ہوتا اور آخرت اس کے لئے تیار ہوتی ہے اور دوسرا وہ شخص جو صبح، شام دنیا کے لئے گزارتا ہے اس کا مقصد آخرت کی آبادی نہیں ہوتا تو وہ آخرت کی طرف اس حال میں جاتا ہے کہ وہاں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

﴿3958﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دنیا کے متعلق یہ کہتے سنا: دنیا سے جو کچھ ہمیں ملا اگر ہم اس کے شر سے نجات پالیں تو جو ہمیں حاصل نہیں ہوا وہ ہمیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا اور اگر ہم اس کے کیچڑ میں پھنس جائیں تو جو باقی کو طلب کرے گا وہ احمق ہی ہوگا۔

سَستا ساز و سامان:

﴿3959﴾... حضرتِ سیِّدُنا جعفر موصلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بے شک آخرت کا ساز و سامان (دُنیاوی زندگی میں) بہت سستا ہے، لہٰذا اس سستے زمانے میں اسے زیادہ سے زیادہ اکٹھا کر لو کیونکہ جب اس کے خرچ کا دن آئے گا تو پھر یہ نہ تھوڑا حاصل ہو سکے گا نہ زیادہ۔

نقصان دہ اور مفید عمل:

﴿3960﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص کبھی کوئی نیکی نہ کرے بس گناہ ہی کرے (مگر اس کے سبب خوف میں مبتلا رہے) تو یہ اس کے لئے نیکی سے زیادہ مفید ہے اور اسی طرح ایک شخص کبھی کوئی گناہ نہ کرے بس نیکی ہی کرے (مگر اس پر اتراتا رہے) تو یہ اس کے لئے گناہ سے زیادہ نقصان دہ ہے۔

﴿3961﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص نیکی کرکے اس پر خوش ہوتا (اور اتراتا) ہے حالانکہ کوئی بھی گناہ اس کے لئے اس سے زیادہ نقصان دہ نہیں ہوتا اور ایک شخص گناہ کا اِرتکاب کرکے اسے بُرا جانتا (اور خوف میں مبتلا رہتا) ہے حالانکہ کوئی بھی نیکی اس کے لئے اس سے زیادہ مفید نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بندہ نیکی کرتے ہوئے جب خوش ہوتا ہے تو یوں وہ خود کو عمل کے لئے مجبور کرتا ہے اور یہ سوچتا ہے کہ نیکی کے ذریعے اسے دوسروں پر فضیلت حاصل ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی اس نیکی اور اس کے ساتھ دیگر نیک اعمال کو بھی ضائع کر دے اور ایک بندہ گناہ کرتے ہوئے اسے بُرا محسوس کرتا ہے تو ہوسکتا ہے کہ اس کی وجہ سے اس کے دل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ خوف پیدا فرما دے اور اسے موت آجائے جبکہ وہ خوف اس کے دل میں موجود ہو۔

تعظیمِ الٰہی کے لئے نیک اعمال:

﴿3962﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے کسی چیز کا سوال کرتے ہوئے حیا آتی ہے کہ میں اس گھٹیا مزدور کی طرح ہو جاؤں جو کام کرتا ہے تو فوراً اُجرت مانگتا ہے، میں تو نیک اعمال تعظیمِ الٰہی کی خاطر سرانجام دیتا ہوں۔

اَعضاء کا شکر:

﴿3963﴾... مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: آنکھوں کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: اگر تم ان کے ساتھ خیر کی بات دیکھو تو اسے ظاہر کرو اور اگر بُرائی دیکھو تو پردہ پوشی کرو۔ پوچھا: کانوں کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: اگر کوئی بھلائی کی بات سُنو تو یاد کرلو اور اگر بُری بات سنو تو اَن سنی کردو۔ پوچھا: ہاتھوں کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: اس چیز کو نہ پکڑو جو تمہاری نہیں اور ہاتھوں کے متعلق جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حق ہے اس سے انہیں نہ روکو۔ پوچھا: پیٹ کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: اس کا نچلا حصہ کھانے کے لئے اور اوپر والا حصہ

علم کے لئے ہو۔ پوچھا: شرم گاہ کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: جس طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ﴿۶﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۷﴾ (پ۱۸، المؤمنون: ۵تا۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بی بیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی مِلک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔

پوچھا: پاؤں کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: اگر تم کسی قابلِ رشک شخص کا جنازہ دیکھو تو اس جیسے اعمال بجالانے میں پاؤں کو اِستعمال کرو اور اگر ایسے شخص کا جنازہ دیکھو جسے تم ناپسند جانتے ہو تو پاؤں کو اس جیسے اعمال کرنے سے روک لو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرو۔ جو شخص زبان سے شکر ادا کرتا ہے لیکن اعضاء سے شکر نہیں بجالاتا اس کی مثال اس جیسی ہے جس کے پاس چادر ہو اور وہ اسے ایک کونے سے پکڑلے مگر اوڑھے نہ تو وہ اسے گرمی، سردی، برفباری اور بارش میں کوئی فائدہ نہیں پہنچاتی۔

عالم کی تین خصلتیں:

﴿3964﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیۡدُ اللہ بن عُمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تم اس وقت تک عالِم نہیں بن سکتے جب تک تم میں تین خصلتیں نہ پائی جائیں: (۱)...اپنے سے بڑے کی نافرمانی نہ کرو (۲)...اپنے سے چھوٹے کو حقیر نہ جانو اور (۳)...اپنے علم سے دنیا نہ کماؤ۔

پہلے کے علما:

﴿3965﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا گیا کہ عُلَما تو پہلے زمانہ کے تھے۔ جب ان میں سے کوئی عالِم اپنے سے زیادہ علم والے سے ملاقات کرتا تو اس دن کو غنیمت جانتا اور اگر اپنے برابر علم والے سے ملاقات ہوتی تو اس سے مذاکرہ کرتا اور جب اپنے سے کم علم والے سے ملاقات ہوتی تو اس کا مذاق نہ اڑاتا حتّٰی کہ جب یہ زمانہ آیا تو لوگ ہلاکت میں پڑ گئے۔

بہترین اُمَرا اور بدترین عُلَما:

﴿3966﴾... مروی ہے کہ ایک حاکِمِ وقت نے حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بلوایا، آپ اس

کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ وہاں حضرتِ سیِّدُنا امام عبد الرحمٰن بن زیاد افریقی، حضرتِ سیِّدُنا امام ابن شہاب زُہری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور دیگر لوگ بیٹھے تھے۔ حاکم وقت نے کہا: اے ابو حازم! کچھ ارشاد فرمایئے۔ فرمایا: بہترین اُمَرا وہ ہیں جو عُلَما سے محبت کرتے ہیں اور بدترین عُلَما وہ ہیں جو اُمَرا سے محبت کرتے ہیں۔ پہلے زمانے میں جب اُمَرا عُلَما کی طرف پیغام بھیجتے تو وہ تشریف نہ لاتے اور جب اُمَرا انہیں کچھ دیتے تو وہ قبول نہ کرتے اور جب وہ ان سے کوئی مسئلہ پوچھتے تو وہ انہیں کسی قسم کی رعایت نہ دیتے۔ اُمَرا عُلَما کی خدمت میں حاضر ہوتے اور ان سے مسائل پوچھتے تھے اور اُمَرا اور عُلَما کی اِصلاح اسی میں تھی۔ جب کچھ لوگوں نے عُلَما کی یہ قدر و منزلت دیکھی تو کہا: ہم بھی علم حاصل کرکے ان عُلَما کی طرح کیوں نہیں ہو جاتے، لہٰذا انہوں نے علم حاصل کیا، اُمَرا کے پاس آئے، اُن سے گپ شپ لگائی اور ان کے لئے دین میں رخصتیں تلاش کیں۔ اُمَرا نے انہیں مال و دولت دیا تو انہوں نے اسے قبول کیا۔ اب حالت یہ ہے کہ اُمَرا و عُلَما ایک دوسرے پر جری ہو گئے ہیں۔

دنیا کی محبت کب نقصان دہ نہیں؟

﴿3967﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ایک دن بتایا کہ مجھے ایک چیز پریشان کرتی ہے۔ آپ نے پوچھا: اے بھتیجے! وہ کیا ہے؟ میں نے کہا: دنیا سے میری محبت۔ فرمایا: بھتیجے! جان لو یہ ایسی چیز ہے کہ میں اپنے نفس کو ایسی چیز کی محبت پر ملامت نہیں کرتا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس دنیا کو ہمارے لئے محبوب بنا دیا ہے لیکن ہمارا اپنے نفسوں پر عتاب کرنا اس بات پر ہونا چاہئے کہ اس کی محبت ایسی چیز کے لینے کی دعوت نہ دے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک ناپسندیدہ ہو اور نہ ایسی چیز سے روکے جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ پسند فرماتا ہے۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو دنیا کی محبت ہمیں نقصان نہیں پہنچائے گی۔

﴿3968﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تم کسی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت کرو تو دنیاوی مُعاملات میں اس سے میل جول کم رکھو۔

﴿3969﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تم یہ دیکھو کہ تمہارا پروردگار تمہیں پے درپے نعمتیں عطا فرما رہا ہے اور تم اس کی نافرمانی کئے جا رہے ہو تو تمہیں ڈرنا چاہئے۔

قرابت، لذت اور راحت:

﴿3970﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسین بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا: قرابت کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: محبت۔ پوچھا گیا: لذت کیا ہے؟ فرمایا: موافقت۔ پوچھا گیا: راحت کیا ہے؟ فرمایا: جنت۔

عالم اور جاہل کی مثال:

﴿3971﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عبد اللہ قَیْسِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عالم اور جاہل کی مثال مستری اور مزدور کی سی ہے تم مستری کو اپنے ساز و سامان کے ساتھ بلندی پر بیٹھا دیکھو گے جبکہ مزدور کاندھے پر اینٹیں اور گارا اُٹھا کر تختوں پر چڑھتا ہے جس کے نیچے کی فضا خالی ہوتی ہے اگر پھسلے تو مر جائے، لہٰذا ڈرتے ڈرتے اوپر چڑھتا ہے یہاں تک کہ مستری کے پاس پہنچ جاتا ہے۔ مستری اپنے اوزار، اندازے اور رائے سے مکان تعمیر کرتا ہے۔ مستری اور مزدور جب اپنے کام سے فارغ ہوتے ہیں تو مستری مزدور سے نو گنا زیادہ اُجرت لیتا ہے جبکہ مزدور ایک گنا، اگرچہ وہ گر کر فوت ہو جائے۔ اسی طرح عالم اپنے علم کی بدولت کئی گنا زیادہ ثواب حاصل کر لیتا ہے۔

﴿3972﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوگوں سے ڈرنے والے کو جو مصیبت پہنچتی ہے وہ اس مصیبت سے زیادہ سخت ہوتی ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والے کو پہنچتی ہے۔

شیطان نفع و نقصان کا مالک نہیں:

﴿3973﴾... حضرتِ سیِّدُنا ثَوابہ بن رافع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ابلیس لعین کی حیثیت ہی کیا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر اس کی نافرمانی کی جائے تو کوئی نقصان نہیں پہنچتا اور اطاعت کی جائے تو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔

مسلمان دشمن اور فاسق و فاجر دوست:

﴿3974﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہ

تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسلمان دشمن کا تم سے نفرت کرنا تمہارے لئے فاسق وفاجر دوست کی محبت سے بہتر ہے۔

لذت کیا ہے؟

﴿3975﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا: لذت کیا ہے؟ فرمایا: موافقت کرنا۔

﴿3976﴾... حضرتِ سیِّدُنا زکریا بن منصور قُرَظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: تم حاملِ قرآن کو50لوگوں میں بھی دیکھو گے تو پہچان لوگے کہ قرآن مجید نے اسے تھکا دیا ہے۔ میں نے ایسے قُرا کو دیکھا ہے جو حقیقی قُرا تھے جبکہ آج کل کے قُرا بے کار ہیں۔

﴿3977﴾... حضرتِ سیِّدُنا جریر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بازار سے گزرتے ہوئے پھل دیکھے تو ان کے کھانے کی خواہش ہوئی، پھر فرمایا: جنت میں ان کے ملنے کا وعدہ ہے۔

امام زُہری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو نصیحت بھرا مکتوب:

﴿3978﴾... حضرتِ سیِّدُنا زیّال بن عَبّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کی طرف لکھا: اے ابو بکر! اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اور تمہیں فتنوں سے محفوظ فرمائے اور آگ سے بچا کر رحم فرمائے۔ اب تمہاری حالت یہ ہوگئی ہے کہ جو بھی تمہیں جانتا ہے وہ تمہارے کے لئے رحمت کی دعا کرتا ہے۔ تم بڑھاپے کو پہنچ چکے ہو، تم پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں ہیں کہ اس نے تمہیں صحت و لمبی عمر عطا فرمائی۔ تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دلائل جان لئے جو اس نے اپنی کتاب میں تم پر ظاہر فرمائے، نیز اس نے تمہیں اپنے دین کی سمجھ اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں کی فہم عطا کی اور تم پر اپنی تمام نعمتیں اور دلائل ظاہر کئے تاکہ وہ اس میں تمہارے شکر کو آزمائے اور اپنے فضل و کرم کو تم پر ظاہر فرمائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرماتا ہے:

لَئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ وَلَئِنۡ كَفَرۡتُمۡ اِنَّ عَذَابِىۡ لَشَدِيۡدٌ ﴿۷﴾ (پ۱۳، ابراھیم: ۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے۔

غور کرو کہ اُس وقت تمہاری کی کیا حالت ہو گی جب بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہو گے ؟ وہ تم سے اپنی نعمتوں کے بارے میں دریافت کرے گا کہ انہیں کیسے برتا اور اپنے دلائل کے بارے میں پوچھے گا کہ انہیں کیسے پورا کیا؟ ہر گز یہ گمان نہ کرنا کہ غفلت کے باوُجود ربّ عَزَّوَجَلَّ تم سے راضی ہو جائے گا اور تمہاری کوتاہی کو معاف فرمادے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی کتاب میں عُلَما سے وعدہ لیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۫ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ (پ۴، آل عمران: ۱۸۷)

ترجمۂ کنزالایمان: تم ضرور اسے لوگوں سے بیان کر دینا، نہ چھپانا تو انہوں نے اسے اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔

تم کہتے ہو کہ میں عالِم ہوں اور بحث ومباحثہ میں مہارت رکھتا ہوں۔ تم نے اپنی فہم، رائے اور عقل پر بھروسا کرتے ہوئے لوگوں سے جھگڑا کیا اور ان پر غالب آ گئے لیکن تم اس فرمانِ باری تعالیٰ سے کیسے بچو گے ؟

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۫ فَمَنْ یُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ (پ۵، النساء: ۱۰۹)

ترجمۂ کنزالایمان: سنتے ہو یہ جو تم ہو دنیا کی زندگی میں تو ان کی طرف سے جھگڑے تو ان کی طرف سے کون جھگڑے گا اللہ سے قیامت کے دن۔

سب سے بڑا جرم:

جان لو! سب سے بڑا جُرم جس کا تم نے اِرتکاب کیا وہ یہ ہے کہ تم ظالِم سے مانوس ہوئے اور تم نے اپنے قُرب کے ذریعے اُس کے لئے سرکشی کا راستہ آسان کیا اور اس کی دعوت پر لبیک کہا۔ میں نہیں چاہتا کہ کل تم اپنے گناہوں کے ساتھ اس کا جرم بھی لادے آرہے ہو اور جو تم نے ظالموں کے ظلم سے چشم پوشی کی اس کے بارے میں (بروزِ قیامت) تم سے پوچھا جائے گا۔ تم نے وہ مال لیا جو دینے والے کی ملکیت نہیں تھا، تم اس کے قریب ہوئے جو نہ تو کسی حق دار کا حق دیتا اور نہ ہی تمہارے قُرب کے باوُجود اس نے کوئی غلط کام ترک کیا، تم نے اسے پسند کیا جس نے تمہیں بُلا کر دھوکا دہی کا ارادہ کیا، ان ظالموں نے تمہیں چکی کا کیل بنادیا کہ ان کے مظالم کی چکی تمہارے اردگرد گھومتی رہے، تمہیں پُل بنادیا جس سے گزر کر گناہ کرتے رہیں، اپنی گمراہی کی سیڑھی و داعی بنادیا اور اپنے راستے کا سالک بنادیا۔ تمہارے ذریعے وہ عُلَما کے بارے میں شکوک وشُبہات پھیلاتے اور جاہلوں کو ان کے پیچھے لگادیتے ہیں۔ تم نہ تو ان کے خاص الخاص وزیر بنے اور نہ ہی مضبوط ترین

ساتھی مگر تم ان کے فساد اور عوام وخواص کو جو ان سے اختلاف ہے اس کی اصلاح میں لگے رہے۔ پس انہوں نے تھوڑے فائدے کے ساتھ ساتھ تمہارا کیا کچھ بگاڑ دیا اور تم سے کتنا زیادہ چھین کر کتنا تھوڑا عطا کیا۔ اپنے بارے میں سوچو کیونکہ تمہارے بارے میں تمہارے علاوہ کوئی غور و فکر نہیں کرے گا اور احتساب کرنے والے شخص کی طرح اپنا محاسبہ کرو پھر یہ دیکھو کہ تم اس ذات کا کیسے شکر ادا کرتے ہو جس نے تمہیں اپنی چھوٹی بڑی نعمتوں سے نوازا۔ غور کرو! اس کے فیصلے سے تمہیں کیسی عظمت ملی جس نے پہلے تمہیں اپنی تدبیر سے لوگوں میں کم رتبہ رکھا اور کس طرح اس نے لباس کے ذریعے تمہیں بچایا کہ اس نے لباس کو چھپانے والا بنا دیا اور جس ذات نے تمہیں اپنے قریب رہنے کا حکم دیا ہے تم اس کے کتنا قریب یا دور ہو؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ خوابِ غفلت سے بیدار ہی نہیں ہوتے اور اپنی لغزشوں کی معافی نہیں مانگتے ہو؟ اور تم کہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے جب بھی موقع ملا میں اس کے دین کا احیا کروں گا اور کسی باطل کو سر اٹھانے نہیں دوں گا۔ تمہیں اس ذات کا شکر ادا کرنا چاہئے جس نے تمہیں اپنی کتاب کا حامل بنایا اور اپنے علم سے نوازا۔ تمہارے بارے میں خدشہ ہے کہ کہیں تم ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جن کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ وَّرِثُوا الۡكِتٰبَ يَاۡخُذُوۡنَ عَرَضَ هٰذَا الۡاَدۡنٰى (پ۹، الاعراف: ۱۶۹)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر ان کی جگہ ان کے بعد وہ ناخلف آئے کہ کتاب کے وارث ہوئے اس دنیا کا مال لیتے ہیں۔

خوش بخت و بد بخت:

کیا تم ایسی جگہ نہیں ہو جہاں سے کوچ کا نقارہ بجا دیا گیا ہے، انسان کی اپنے ہم عصروں کے بعد کیا زندگی ہے؟ خوش بخت ہے وہ جو دنیا میں خوف کی حالت میں رہا۔ بد بخت ہے وہ جو خود تو مر گیا لیکن اس کے گناہ باقی رہے۔ تمہیں اس بات کا حکم نہیں دیا گیا کہ خود کو چھوڑ کر ورثا کی فکر میں لگ جاؤ کیونکہ کوئی بھی اس کا اہل نہیں کہ تم اسے اپنی پیٹھ پر سوار کرو، لذت ختم ہو گئی لیکن تھکاوٹ باقی ہے۔ وہ شخص کتنا بد بخت ہے جس کی کمائی سے دوسرے خوش بخت ہیں۔ تم اس مقام تک پہنچ چکے ہو لہٰذا ڈرو، پھنس چکے ہو لہٰذا نکلنے کی فکر کرو۔ تم اس کے ساتھ معاملہ کر رہے ہو جو جاہل نہیں ہے۔ وہ جو تمہارے اعمال محفوظ کر رہا ہے غافل نہیں ہے۔ تیاری کرو! تمہارا سفر قریب ہے۔ اپنی دین داری کا علاج کرو اس میں بڑی بیماری داخل ہو گئی ہے۔ یہ نہ

سمجھنا کہ میں تمہیں زجرو توبیخ کر رہا یا شرم وعار دلا رہا ہوں بلکہ میں تو تمہیں بھولا ہوا سبق یاد دلا رہا ہوں اور تمہارے حلم سے جو چیز تم پر مخفی ہے اسے بار بار لوٹا رہا ہوں۔ مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان یاد ہے:

وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ(۵۵) ترجمۂ کنزالایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔ (پ۲۷، الذٰریٰت: ۵۵)

تم اسلاف کو بھول گئے:

تم اپنے گزرے ہوئے دوست واحباب کو بھول گئے اور ان کے بعد بے یارومددگار رہ گئے، غور کرو! کیا وہ بھی اس میں مبتلا ہوئے جس میں تم مبتلا کئے گئے؟ یا وہ بھی ایسے حالات سے گزرے جن سے تم گزر رہے ہو؟ اور کیا تم سمجھتے ہو کہ تمہیں کوئی ایسی نعمت ملی ہے جس سے وہ محروم رہ گئے یا تم نے ایسی چیز کا علم حاصل کر لیا جس سے وہ ناواقف رہے؟ بلکہ عام لوگوں کے دلوں میں تمہارا جو مقام ہے جس سے تم آزمائے گئے اس سے تم ناواقف رہے اور وہ تمہارے اس طرح پابند بنے کہ تمہاری رائے کی پیروی کرنے لگے اور تمہارے کہنے کے مطابق عمل کرنے لگے۔ اگر تم حلال کہتے تو وہ حلال سمجھتے اور اگر حرام کہتے تو حرام سمجھتے ہیں حالانکہ تمہیں اس کا اختیار نہیں۔ پھر یہ کہ تمہاری طرف جھکے ہونے اور تمہارے مال کی رغبت نے انہیں عمل سے دور کر دیا۔ تم پر اور اُن پر غفلت کا غلبہ اور دنیا و حکومت کی محبت چھائی ہوئی ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ تم کس غفلت و دھوکے میں پڑے ہو؟ اور لوگ کس آزمائش وفتنے میں مبتلا ہیں؟ تم نے انہیں کمانے سے غافل کر کے آزمائش میں ڈالا اور وہ تم پر علم کے آثار دیکھ کر فتنے میں مبتلا ہوگئے اور علم کے ذریعے تم جس مقام تک پہنچے ان کے دلوں میں بھی علم کے ذریعے وہاں پہنچنے کا شوق پیدا ہوا اور اس منصب کو پانے کی خواہش ہونے لگی جو تم نے پایا۔ تمہاری وجہ سے وہ ایسے سمندر میں گھس گئے جس کی گہرائی کا اِدراک نہیں کیا جاسکتا، ایسی مصیبت میں گرفتار ہوئے جس سے چھٹکارا نہیں، لہٰذا ہمارا، تمہارا اور ان کا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی حامی و ناصر ہو۔

جاہ و مرتبے کی اقسام:

جان لو! جاہ و مرتبہ کی دو قسمیں ہیں: (۱)...جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے دوستوں کے ذریعے ان کے دوستوں کو عطا فرماتا ہے جن کا ذکر پوشیدہ اور پہچان مخفی ہوتی ہے۔ ان کی تعریف بیان کرتے ہوئے رسولُ اللہ صَلَّی اللہ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ مخفی رہنے والے متقی وپرہیزگار لوگوں کو پسند فرماتا ہے کہ جب وہ غائب ہوں تو انہیں تلاش نہ کیا جائے اور موجود ہوں تو پہچانے نہ جائیں۔ ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں اور وہ ہر سیاہ و تاریک فتنے سے (سلامتی سے) نکل جاتے ہیں۔"(1) یہی وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دوست ہیں جن کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾ (پ۲۸، المجادلۃ:۲۲) ترجمۂ کنزالایمان: یہ ہیں اللہ کی جماعت سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔

(۲)...جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے دشمنوں کے ہاتھوں اُن کے دوستوں کے لئے ظاہر فرماتا ہے اور ان کے دلوں میں ان دوستوں کی محبت ڈال دیتا ہے۔ پس لوگ دشمنانِ خدا کی طرح ان کی تعظیم کرنے لگ جاتے اور انہی کی طرح ان کے مال میں رغبت رکھتے ہیں (ایسوں کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:)

اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّیْطٰنِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ (پ۲۸، المجادلۃ:۱۹) ترجمۂ کنزالایمان: وہ شیطان کے گروہ ہیں سنتا ہے بے شک شیطان ہی کا گروہ ہار میں ہے۔

جو چیز مجھے خوفزدہ کر رہی ہے وہ یہ ہے کہ کہیں تم ایسے شخص کی طرح نہ ہو جاؤ جو اس حال میں زندگی گزارتا ہے کہ اس کا دین پوشیدہ اور رزق تنگ ہوتا ہے۔ مصائب اس سے دور اور فتنے اس کے قریب نہیں آتے، جوانی میں تندرست و توانا ہوتا ہے۔ پس اسی طرح وہ زمانے کا سامنا کرتا ہے حتّٰی کہ جب بوڑھا ہو جاتا، ہڈیاں کمزور ہو جاتیں، قوت ماند پڑ جاتی اور شہوت و لذت ختم ہو جاتی ہے تو دنیا اس پر بُری طرح کھل جاتی اور اسے پکڑ لیتی ہے۔ پھر اسے فتنوں کا سامنا ہوتا ہے اور اس کی آنکھوں میں دنیا کی خوبصورتی بس جاتی ہے جو اس کے لئے اپنی منفعت ظاہر کرتی ہے۔

امیرالمؤمنین کی نصیحت:

سُبْحٰنَ اللہ! یہ دھوکا کتنا واضح و ظاہر ہے اور یہ مُعاملہ کتنے خسارے والا ہے۔ جب تمہارے سامنے دنیا کے فتنے آئے تو تمہیں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا خط کیوں یاد نہ آیا جو آپ نے

(1)...ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب من ترجع لہ السلامۃ من الفتن، ۴/ ۳۵۰، حدیث: ۳۹۸۹

حضرتِ سیِّدُنا سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اس وقت لکھا جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان پر فتوحات کے دروازے کھول دیئے تو امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ان کے بارے میں وہی خوف لاحق ہوا جس میں تم پڑے ہو۔ چنانچہ انہوں نے لکھا: ”اس مال و متاع کی چمک دمک سے دور رہنا حتّٰی کہ تم اُن گزرے ہوئے لوگوں جیسے ہو جاؤ جنہیں پرانے کپڑوں میں دفن کیا گیا۔ اُن کے پیٹ (کم کھانے کے سبب) ان کی پیٹھوں سے ملے ہوئے تھے۔ ان کے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے درمیان کوئی حجاب نہیں۔ دنیا نے انہیں فتنے میں ڈالا نہ وہ دنیا کے فتنوں میں مبتلا ہوئے۔ آخرت کی طرف مائل ہوئے تو اس کی طلب میں لگ گئے اور تھوڑے ہی عرصے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جا ملے۔

جب تم جیسے شخص کو بڑھاپے، علمی پختگی اور قُربِ موت کے باوُجود دنیا پہنچ سکتی ہے تو پھر نوجوان، کم عِلْم اور کم عقل کو کون سمجھائے گا؟ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ اس حال میں کس پر اعتماد و بھروسا کیا جائے اور کس کی خوشنودی حاصل کی جائے؟ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ہی اپنی مصیبت کے اجر کے طالب اور اسی سے اپنے غم کی فریاد کرتے ہیں اور تجھ سے کچھ نہیں چاہتے۔ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے ہیں جس نے ہمیں اس مصیبت سے عافیت بخشی، جس میں تمہیں مبتلا کیا۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

سیِّدُنا سلمہ بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے مروی اَحادیث

حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم سلمہ بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد ساعدی، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر اور حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے احادیث روایت کی ہیں۔ یہ بھی منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زیارت سے بھی مشرف ہوئے ہیں۔

تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں سے آپ نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب، حضرتِ سیِّدُنا ابو سَلَمہ بن عبد الرحمٰن، حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زُبَیر، حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کَعب قُرَظی، حضرتِ سیِّدُنا امام اَعرَج، حضرتِ سیِّدُنا ابو صالح سَمَّان، حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن ابو عَیَّاش، حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن مِقْسَم، حضرتِ سیِّدُنا سعید مَقْبُری، حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ بن کَرِیز، حضرتِ سیِّدُنا بَعْجَہ بن عبد اللہ بن بدر جُہَنی، حضرتِ سیِّدُنا عُمارہ بن عَمْرو بن حزم، حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر قاری، حضرتِ سیِّدُنا عطاء

بن ابورَباح، حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن شُعَیب، حضرتِ سیِّدُنا یزید رَقّاشی اور دیگر تابعین کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام سے احادیث روایت کی ہیں۔

جبکہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے کثیر تابعین کرام و ائمۂ عظام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام نے احادیث روایت کی ہیں: تابعین میں سے چند کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن عُمَر عُمَرِی، حضرتِ سیِّدُنا عُمَارہ بن غَزِیّہ، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عَجْلان اور حضرتِ سیِّدُنا سعید بن ابو ہِلال رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی۔ اَئِمّہ میں سے چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام مالِک بن اَنَس، حضرتِ سیِّدُنا امام سُفیان ثَوری، حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد بن زید، حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد بن سَلَمہ، حضرتِ سیِّدُنا امام سُفیان بن عُیَیْنَہ، حضرتِ سیِّدُنا امام مَعْمَر، حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن بلال، حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عبد اللہ مَسْعُوْدِی، حضرتِ سیِّدُنا زائدہ، حضرتِ سیِّدُنا خارِجہ بن مُصْعَب، حضرتِ سیِّدُنا عبد العزیز بن ابو حازم اور حضرتِ سیِّدُنا عبد الجبار بن ابو حازم رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی۔

نماز اور تعظیم رسول:

﴿3979﴾... حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد ساعِدی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ قبیلہ بنو عَمْرو بن عَوْف کے درمیان جھگڑا ہوا تو رسولُ اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ان کے درمیان صلح کرانے کے لئے تشریف لے گئے اور جاتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه سے ارشاد فرمایا: "اگر نماز کا وقت ہو جائے اور میں نہ پہنچ سکوں تو ابو بکر سے کہنا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔" جب نماز کا وقت ہوا تو حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه نے اذان دی اور اقامت کہی پھر حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کو امامت کے لئے کہا تو آپ آگے ہو گئے۔ جب آپ آگے بڑھ چکے تو پیارے مصطفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم بھی تشریف لے آئے، لوگوں نے آپ کو آتے دیکھا تو تصفیق[1] کی۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه جب نماز شروع کر لیتے تو اِدھر اُدھر متوجہ نہ ہوتے لیکن جب لوگوں نے بہت زیادہ تصفیق کی تو پھر آپ کی توجہ گئی کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم تشریف لا چکے ہیں۔ آپ نے حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه کو نماز جاری رکھنے کا اشارہ کیا مگر آپ پیچھے تشریف لے آئے۔ یہ دیکھ کر رسولِ کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ

[1]... سیدھے ہاتھ کی انگلیاں الٹے ہاتھ کی پشت پر مارنے کو تصفیق کہتے ہیں۔ (ماخوذ از رد المحتار، ۲/ ۴۸۶)

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مصلائے امامت پر تشریف لے گئے (نماز سے فارغ ہو کر) آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! جب میں نے نماز جاری رکھنے کا اشارہ کیا تو تم نے نماز کیوں جاری نہ رکھی؟ عرض کی: ابو قحافہ کے بیٹے کی مجال نہیں کہ وہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جب نماز میں تمہیں کوئی امر پیش آئے تو مرد سبحٰن اللہ کہیں اور عورتیں تصفیق کریں۔[1]

ہر چیز تلبیہ پڑھتی ہے:

﴿3980﴾... حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد ساعِدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھی تلبیہ[2] پڑھتا ہے تو جو کچھ اس کے دائیں بائیں ہوتا ہے خواہ پتھر ہوں یا مٹی کے ڈھیلے یا درخت حتّٰی کہ اختتام زمین تک مشرق و مغرب کی ہر چیز تلبیہ پڑھتی ہے[3] اور بلند دَرَجات والے اپنے سے نیچے درجات والوں کو اس طرح دیکھتے ہیں جس طرح تم آسمان پر ستارے دیکھتے ہو۔[4]

بابُ الرَّیّان:

﴿3981﴾... حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد ساعدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”روزہ داروں کے لئے جنت میں ایک دروازہ ہے جسے رَیّان کہا جاتا ہے جس سے روزہ داروں کے علاوہ کوئی داخل نہ ہو گا، جب آخری روزہ دار داخل ہو جائے گا تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا اور جو شخص اس سے داخل ہو گا وہ پئے گا اور جو پئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا۔“[5]

---

1 ...بخاری، کتاب الاذان، باب من دخل لیؤم الناس فجاء الامام الاول...الخ، ۱/ ۲۴۴، حدیث: ۶۸۴

ابن حبان، کتاب الصلاة، باب مایکرہ للمصلی ومالایکرہ، ۴/ ۱۵، حدیث: ۲۲۵۸

2 ...تَلْبِیَہ کے الفاظ یہ ہیں: لَبَّیْکَ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَۃَ لَکَ وَ الْمُلْکَ، لَاشَرِیْکَ لَکَ یعنی میں تیرے پاس حاضر ہوا، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیرے حضور حاضر ہوا، تیرے حضور حاضر ہوا، تیرا کوئی شریک نہیں میں تیرے حضور حاضر ہوا، بے شک تعریف اور نعمت اور ملک تیرے ہی لئے ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۰۷۳)

3 ...ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب التلبیۃ، ۳/ ۴۲۲، حدیث: ۲۹۲۱

4 ...مسند احمد، مسند ابی سعید خدری، ۴/ ۱۹۵، حدیث: ۱۱۹۳۹

5 ...صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الصیام، باب ذکر باب الجنۃ الذی یخص...الخ، ۳/ ۱۹۹، حدیث: ۱۹۰۲

نحوست:

﴿3982﴾... حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد ساعدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ بارگاہِ رسالت میں نحوست کا ذکر کیا گیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنْ کَانَ فِیْ شَیْءٍ فِی الْفَرَسِ وَالْمَرْاَۃِ وَالْمَسْکَنِ یعنی اگر نحوست کسی چیز میں ہو تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہو گی۔[1]

گرہ والے:

﴿3983﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن سعد ساعِدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے عام طور پر گرہ والے نماز پڑھتے تھے۔ (حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:) میں نے پوچھا: گرہ والے کون ہیں؟ فرمایا: وہ لوگ جن کے پاس صرف ایک کپڑا ہوتا وہ گردن کے ساتھ اس کی گرہ لگا لیتے۔[2]

شرم گاہ اور زبان کی حفاظت:

﴿3984﴾... حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد ساعدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ حَفِظَ مَابَیْنَ لِحْیَیْہِ وَمَابَیْنَ رِجْلَیْہِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ یعنی جس نے اپنی زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کی وہ جنت میں داخل ہو گا۔[3]

اللہ عَزَّوَجَلَّ اور لوگوں کا محبوب:

﴿3985﴾... حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کسی ایسے عمل کی طرف میری راہ نمائی فرمایئے جسے بجا لانے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور لوگ مجھ سے محبت کریں۔ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

---

1 ...بخاری، کتاب النکاح، باب ما یتقی من شؤم المراۃ، ۳/ ۴۳۰، حدیث: ۵۰۹۵

2 ...اتحاف الخیرۃ المھرۃ، کتاب القبلۃ، باب الصلاۃ فی الثوب الواحد، ج۲/ ۲۷۳، حدیث: ۱۶۷۴

بخاری، کتاب الصلاۃ، باب اذا کان الثوب ضیقا، ۱/ ۱۴۵، حدیث: ۳۶۲

3 ...مستدرک حاکم، کتاب الحدود، باب من وقاہ اللہ شر... الخ، ۵/ ۵۱۰، حدیث: ۸۱۲۳، عن ابی ھریرۃ

فرمایا: اِزْھَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبُّکَ اللّٰہُ وَازْھَدْ فِیْمَا عِنْدَ النَّاسِ یُحِبُّکَ النَّاسُ یعنی دنیا سے بے رغبتی اختیار کرلو اللہ عَزَّوَجَلَّ تم سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے نیاز ہو جاؤ لوگ تم سے محبّت کرنے لگیں گے۔[1]

دُنیا کی حیثیت:

﴿3986﴾... حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد ساعدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مکی مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَوْکَانَتِ الدُّنْیَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰہِ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ مَّا سَقٰی کَافِرًا مِّنْھَا شَرْبَۃَ مَاءٍ اَبَدًا یعنی اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک دنیا کی حیثیت مچھر کے پر برابر ہوتی تو وہ اس میں سے کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ نہ پلاتا۔[2]

مؤمن کا شرف اور عزت:

﴿3987﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن سعد ساعِدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے مجھ سے کہا: اے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جتنا چاہے جی لیں بالآخر دنیا سے جانا ہے، جس سے چاہیں محبت کریں آخرِ کار اُس سے جدا ہونا ہے اور جو بھی عمل چاہیں کریں اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ پھر کہا: اے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مومن کا شرف رات کے قیام اور اس کی عزت لوگوں سے بے نیازی میں ہے۔[3]

آگ کے کنگن:

﴿3988﴾... حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد ساعدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے بیٹے کو آگ کے کنگن پہنانا چاہتا ہے تو وہ اسے سونے کے کنگن پہنائے لیکن چاندی سے جو چاہے کرلے[4]۔[5]

1... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الزھد فی الدنیا، ۴/ ۴۲۳، حدیث: ۴۱۰۲

2... ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی ھوان الدنیا علی اللّٰہ، ۴/ ۱۴۳، حدیث: ۲۳۲۷

3... مستدرک حاکم، کتاب الرقاق، باب شرف المؤمن قیام اللیل، ۵/ ۴۶۳، حدیث: ۷۹۹۱

4... مرد کو سونا پہننا حرام ہے۔ صرف ایک نگ کی چاندی کی انگوٹھی ساڑھے چار ماشے سے کم کی، اس کی اجازت ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۳۰۹)

5... معجم الاوسط، ۵/ ۲۷۰، حدیث: ۷۳۹۶

اس حدیث کو روایت کرنے میں حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم منفرد ہیں جو کہ (امام ابونعیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نزدیک) ضعیف ہیں۔ اگر یہ روایت درست ہو تو اس کا معنٰی یہ ہے کہ سونا مَردوں کے لئے حرام ہے، جہاں تک عورتوں کا تعلق ہے تو ان کے لئے سونے کے زیورات اور ریشم پہننا جائز ہے۔

مسجد نبوی میں ایک حرف سیکھنے یا سکھانے کی فضیلت:

﴿3989﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَہْل بن سعد ساعِدِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری اس مسجد (یعنی مسجدِ نبوی) میں داخل ہو کر کوئی حرف سیکھے یا سکھائے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے اور جو شخص اس میں کسی اور مقصد کے لئے داخل ہو وہ اس شخص کی طرح ہے جو کسی چیز کو دیکھتا ہے تو اسے اچھی لگتی ہے لیکن وہ کسی اور کی ہوتی ہے۔ (1)

غیبت کا کفارہ:

﴿3990﴾... حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد ساعدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنِ اغْتَابَ اَخَاہُ فَاسْتَغْفَرَ لَہٗ فَھُوَ کَفَّارَتُہٗ یعنی جس نے اپنے بھائی کی غیبت کی پھر اس کے لئے استغفار کیا تو یہ اس کا کفارہ ہے (2)۔ (3)

---

❶...معجم الکبیر، ٦/ ١٧٥، حدیث: ٥٩١١

ابن حبان، کتاب العلم، باب الزجر عن کتبۃ المرء... الخ، ذکر التسویۃ بین طالب العلم... الخ، ١/ ١٥١، حدیث: ٨٧، عن ابی ھریرۃ

❷...دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 505 صفحات پر مشتمل کتاب غیبت کی تباہ کاریاں، صفحہ 291 پر ہے: جس کی "غیبت" کی اُس کو پتا نہیں چلا تو اُس سے مُعافی مانگنا ضروری نہیں۔ اللہ غفّار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں توبہ واستِغفار کیجئے اور دل میں پکّا عہد کیجئے کہ آئندہ کبھی کسی کی غیبت نہیں کروں گا۔ اگر اُس کو معلوم ہوگیا ہے تو اُس کے پاس جا کر غیبت کے مقابِل اُس کی جائز تعریف اور اس سے مَحبّت کا اظہار کیجئے تا کہ اُس کا دل خوش ہو اور عاجِزی کے ساتھ عرض کیجئے کہ میں نے جو آپ کی غیبت کی ہے اُس پر نادِم ہوں مجھے مُعاف فرما دیجئے۔ اب بالفرض وہ مُعاف نہ بھی کرے تب بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آخِرت میں مُؤاخذہ نہ ہو گا۔ ہاں اگر رَسْمی طور پر (SORRY کہہ دیا) بِلا اِخلاص مُعافی مانگی اور اُس نے مُعاف کر بھی دیا تب بھی آخِرت میں مُواخَذے (یعنی پوچھ گچھ) کا خوف باقی ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ١٦، ص ١٨١)

❸...شعب الایمان، الرابع والاربعون، فصل فیما ورد من الاخبار فی التشدید... الخ، ٥/ ٣١٧، حدیث: ٦٧٨٦

﴿3991﴾... حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد ساعدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضُورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کی: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلصَّحَابَۃِ وَلِمَنْ رَاٰی وَلِمَنْ رَاٰی یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! (میرے) صحابہ کی مغفرت فرما اور جس نے انہیں دیکھا اور جس نے ان کے دیکھنے والے کو دیکھا ان کی بھی مغفرت فرما۔ میں نے عرض کی: وَلِمَنْ رَاٰی کے کیا معنیٰ ہیں؟ فرمایا: جس نے میرے صحابہ کی زیارت کی اور جس نے ان کی زیارت کرنے والے کو دیکھا۔(1)

ربّ تعالیٰ قرض ادا فرمائے گا:

﴿3992﴾... حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد ساعِدِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی طرف سے قرض ادا فرمائے گا: (۱)...وہ شخص جسے مسلمانوں کے ملک پر کسی دشمن کے حملہ آور ہونے کا اندیشہ ہوا اس کے پاس کچھ نہ تھا اس نے قرض لے کر اسلحہ خریدا اور اس کے ذریعے راہِ خدا میں (جہاد پر) قوت حاصل کی اور قرض ادا کرنے سے پہلے انتقال کر گیا اور ادائیگی پر قدرت بھی نہیں رکھتا تھا (۲)...وہ شخص جس کے پاس کوئی مسلمان بھائی فوت ہو گیا اس کے پاس کفن وغیرہ کے لئے کچھ نہ تھا اس نے قرض لے کر کفن خریدا اور اپنی موت تک قرض ادا کرنے کی قدرت نہ پائی اور (۳)...وہ شخص جسے اپنے اوپر زنا کا خوف ہوا اور کنوارہ رہنا مشکل ہو گیا، اس نے قرض لے کر شادی کی لیکن قرض ادا کرنے پر قادر نہ ہوا حتّٰی کہ فوت ہو گیا۔"

نیت عمل سے بہتر ہے:

﴿3993﴾... حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد ساعدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے جبکہ منافق کا عمل اس کی نیت سے بہتر ہے اور ہر ایک اپنی نیت کے مطابق عمل کرتا ہے۔ جب بندۂ مومن کوئی عمل سر انجام دیتا ہے تو اس کے دل میں اس کا نور پیدا ہو جاتا ہے۔(2)

---

1 ...معجم الکبیر، ۶/ ۱۶۶، حدیث: ۵۸۷۴

2 ...معجم الکبیر، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

ربّ تعالیٰ کی پسند و ناپسند:

﴿3994﴾... حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد ساعدی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اللہَ تَعَالٰی کَرِیْمٌ یُّحِبُّ الْکَرَمَ وَمَعَالِیَ الْاَخْلَاقِ وَیُبْغِضُ سَفْسَافَھَا یعنی بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کریم ہے، کرم اور بلند اَخلاق کو پسند فرماتا اور بُرے اَخلاق کو ناپسند کرتا ہے۔[1]

غلام آزاد کرنے کی فضیلت:

﴿3995﴾... حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ اَعْتَقَ نَسَمَۃً اَعْتَقَ اللہُ بِکُلِّ عُضْوٍ مِّنْھَا عُضْوًا مِنْہُ مِنَ النَّار یعنی جو کسی غلام کو آزاد کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ غلام کے ہر عضو کے بدلے میں آزاد کرنے والے کے عضو جہنم سے آزاد فرمادیتا ہے۔[2]

﴿3996﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ باذنِ پروردگار دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے وصالِ ظاہری تک روٹی کے خشک ٹکڑے بھی کبھی سیر ہو کر نہیں کھائے جبکہ تم دنیا میں پڑے ہوئے ہو۔[3]

حضرتِ سیِّدُنا حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے حدیث سننا ثابت نہیں البتہ ان کی زیارت سے ضرور مُشَرَّف ہوئے ہیں۔

خدا چاہتا ہے رضائے محمد:

﴿3997﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ میری بارگاہ میں ایک فرشتہ حاضر ہوا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا، نہ میرے بعد کسی کے پاس آئے گا وہ حضرتِ اسرفیل عَلَیْہِ السَّلَام ہیں۔ اُنہوں نے

---

1 ...سنن کبری للبیہقی، کتاب الشھادات، باب بیان مکارم الاخلاق ومعالیھا...الخ، ۱۰/ ۳۲۲، حدیث: ۲۰۷۸۱

2 ...سنن کبری للنسائی، کتاب العتق، باب فضل العتق، ۳/ ۱۶۹، حدیث: ۴۸۷۷

3 ...النھایۃ فی غریب الاثر، حرف الھاء، باب الھاء مع الذال، ۵/ ۲۲۲

عرض کی: اے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ پر سلام ہو میں آپ کی طرف آپ کے ربّ عَزَّوَجَلَّ کا قاصد ہوں مجھے حکم ہوا ہے میں آپ کو اس بات سے آگاہ کروں کہ اگر آپ چاہیں تو بندگی والے نبی بنیں اگر چاہیں تو بادشاہ نبی بنیں۔ میں نے حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف دیکھا تو انہوں نے مجھے تواضع اختیار کرنے کا اشارہ کیا، لہٰذا میں نے کہا: میں بندگی والا نبی رہوں گا۔ پھر ارشاد فرمایا: اگر میں بادشاہ نبی بننا پسند کرتا تو میری خواہش پر پہاڑ سونا بن کر میرے ساتھ چلتے۔ (1)

دو وقت پیٹ بھر کر نہ کھایا:

﴿3998﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وصالِ ظاہری تک کبھی ایک دن میں دو وقت پیٹ بھر کر کھانا نہ کھایا۔ (2)

پانی اور کھجور پر گزارہ:

﴿3999-4000﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ ایک ایک مہینہ گزر جاتا لیکن کاشانۂ اَقدس میں چولہا نہ جلتا۔ حضرتِ سیّدُنا عُروہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے پوچھا: اے خالہ جان! پھر آپ کس چیز سے گزارہ کرتے تھے؟ فرمایا: دو سیاہ چیزوں یعنی پانی اور کھجور سے۔ (3)

رحمت کے فرشتے کس گھر میں نہیں آتے؟

﴿4001﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کسی خاص وقت میں آنے کا وعدہ کیا لیکن نہ آئے اچانک آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی چارپائی کے نیچے کتے کا پلا دیکھا تو پوچھا: یہ کب داخل ہوا؟ میں نے عرض کی: معلوم نہیں۔ چنانچہ آپ نے اسے باہر نکالنے کا حکم دیا اس کے بعد حضرتِ سیّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام حاضرِ خدمت ہوئے تو آپ نے اِستفسار فرمایا: تم نے خاص وقت میں آنے کا

(1)...معجم الکبیر، ۱۲/ ۲۶۷، حدیث: ۱۳۳۰۹

(2)...ابن حبان، کتاب التاریخ، باب من صفتہ صلی علیہ وسلم واخبارہ، ۸/ ۹۷، حدیث: ۶۳۳۷

(3)...معجم الاوسط، ۱/ ۴۳۳، حدیث: ۱۵۸۹

وعدہ کیا تھا میں انتظار میں رہا لیکن تم نہیں آئے۔ عرض کی: آپ کے گھر میں کتا تھا جس نے مجھے داخل ہونے سے روک رکھا تھا کیونکہ ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔[1]

کیا تم نے دینار صدقہ کر دیئے؟

﴿4002﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے سات یا نو دینار صدقہ کرنے کا حکم فرمایا لیکن آپ کی تیمارداری میں مشغول ہونے کی وجہ سے میں نہ کر سکی۔ جب آپ کو کچھ افاقہ ہوا تو استفسار فرمایا: کیا تم نے دینار صدقہ کر دیئے؟ میں نے عرض کی: آپ کی تیمارداری کے باعث میں ایسا نہ کر سکی۔ ارشاد فرمایا: انہیں صدقہ کر دو کیونکہ میں نے کبھی ایسا نہیں سوچا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملاقات کروں کہ میرے پاس دینار ہوں (یا فرمایا:) اگر میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کروں تو ان کی میرے پاس موجودگی مجھے فائدہ نہیں دے گی۔[2]

عمر کے متعلق عذر کا ختم ہونا:

﴿4003﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ عَمَّرَهُ اللهُ سِتِّيْنَ سَنَةً فَقَدْ اَعْذَرَ اِلَيْهِ فِي الْعُمُرِ یعنی جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ 60 سال کی عُمر عطا فرما دے تو اطاعتِ الٰہی بجالانے میں اس کے لئے کوئی عذر باقی نہیں رہتا۔[3]

ہر حال میں اطاعتِ الٰہی لازم ہے:

﴿4004﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ سرکارِ مکۂ مکرّمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: خوشی و ناگواری، تنگی و آسانی میں تم پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کرنا لازم ہے اور اس کے اثرات تم پر نمایاں ہونے چاہئیں۔[4]

1 ...مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم تصویر صورة الحیوان... الخ، ص۱۱۶۴، حدیث: ۲۱۰۴

2 ...مسند احمد، مسند السیدة عائشة، ۹/ ۳۷۱، حدیث: ۲۴۶۱۴

3 ...ابن حبان، کتاب الجنائز، فصل فی اعمار ھذہ الامة، ۴/ ۲۷۹، حدیث: ۲۹۶۸

4 ...نسائی، کتاب البیعة، باب البیعة علی الاثرة، ص۶۷۸، حدیث: ۴۱۶۱

ربّ تعالیٰ جب کسی سے محبت کرتا ہے تو...!

﴿4005﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے ارشاد فرماتا ہے کہ میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں۔ تو حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام عرش اٹھانے والے فرشتوں کو بتاتے ہیں تو وہ بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، عرش کے نیچے آسمان والے اس بات کو سنتے ہیں تو وہ بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک حتّٰی کہ یہ خبر آسمان دنیا تک پہنچتی ہے پھر زمین پر اُترتی ہے تو زمین والے بھی اس بندے سے محبت کرنے لگتے ہیں، یہی حال ناپسند کا بھی ہے۔[1]

نہ گواہ ہوں گے نہ شفاعت کرنے والے:

﴿4006﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ ایک رات حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ دَرْداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا عبد الملک بن مروان کے ہاں قیام پذیر تھیں۔ عبد الملک نے اپنے خادم کو بلایا تو اس نے آنے میں دیر کر دی، عبد الملک نے اس پر لعنت بھیجی تو حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ دَرْداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے سنا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَایَکُوْنُ اللَّعَّانُوْنَ شُھَدَاءَ وَلَاشُفَعَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی بہت لعن طعن کرنے والے قیامت کے دن نہ تو گواہ ہوں گے نہ شفاعت کرنے والے۔[2]



نابینا کو 40 قدم چلانے کی فضیلت

...حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جو کسی نابینا کو 40 قدم ہاتھ پکڑ کر چلائے گا اس کے چہرے کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔ (تاریخ ابن عساکر، ۴۸/ ۳)

---

1 ...مسلم، کتاب البر والصلۃ...الخ، باب اذا احب اللہ عبدا...الخ، ص۱۴۱۷، حدیث: ۲۶۳۷، بتغیر قلیل

2 ...مسلم، کتاب البر والصلۃ...الخ، باب النھی عن لعن الدواب وغیرھا، ص۱۴۰۰، حدیث: ۲۵۹۸

حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان

حضرتِ سیِّدُنا ابوعثمان ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بھی تابعینِ مدینہ مُنوَّرہ میں سے ہیں۔ آپ صاحبِ معارف وبیان، دنیاوی کسب سے کنارہ کش اور (ہر چیز راہِ خدا میں) قربان کرنے والے تھے۔

ریا کے خوف سے رونا:

﴿4007﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی بیان کرتے ہیں: ایک دن حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک اپنا سر ڈھانپ کر پہلو کے بل لیٹ کر رونے لگے۔ کسی نے رونے کی وجہ پوچھی تو فرمایا: ظاہری ریا اور پوشیدہ نفسانی خواہش کے سبب رو رہا ہوں۔ لوگ اپنے عُلَما کے پاس اس طرح ہوتے ہیں جیسے بچے ماں کی گود میں، وہ جو انہیں حکم دیں بجالاتے اور جس چیز سے منع کریں رُک جاتے ہیں۔

زُہد کی اصل:

﴿4008﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمارہ بن غَزِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے پوچھا: زُہد کی اصل کیا ہے؟ فرمایا: اشیاء کو جائز ذرائع سے حاصل کرنا اور جائز میں خرچ کرنا۔

شاہی انعام واکرام سے انکار:

﴿4009﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ وَہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق کو حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی فضیلت بیان کرتے سنا کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان امیر ابوعباس سَفَّاح کے ہاں تشریف لائے تو اس نے آپ کو انعام واکرام دینے کا حکم دیا لیکن آپ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا، پھر اس نے باندی خریدنے کے لئے پانچ ہزار درہم دینے کا حکم دیا لیکن آپ نے اسے بھی قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

شیخین کی فضیلت:

﴿4010﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن بلال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے عرض کی: میرے سامنے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی تعریف کیجئے۔ فرمایا: میں کیسے ان دونوں کی تعریف بیان کر سکتا ہوں؟ یہ دونوں تو ایسی برگزیدہ ہستیاں ہیں جو اپنے ہم عصر دوستوں سے سبقت لے گئی ہیں اور بعد والے ان تک پہنچنے سے قاصر ہیں۔

تقدیر کے متعلق گفتگو:

﴿4011﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنس بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان ایسے لوگوں کے پاس ٹھہرے جو تقدیر کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ فرمایا: اگر تم سچے ہو اور میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتا ہوں کہ تم سچے ہو، اگر خیر و شر تمہارے اختیار میں آجائے تو اس وقت جو تمہارے قبضے میں ہو گا وہ اس سے بڑا ہو گا جو تمہارے رب کے قبضے میں ہے (اور ایسا ہونا محال و ناممکن ہے)۔

بد مذہب کو جواب:

﴿4012﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنس بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ غَیلان قدری حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کے پاس ٹھہرا اور کہا: اے ربیعہ! کیا تم ہی ہو جو یہ خیال کرتے ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ معصیت کو پسند کرتا ہے؟ فرمایا: اے غَیلان! تیرا ناس ہو کیا تو ہی ہے جو یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی غیر اختیاری طور پر کی جاسکتی ہے؟

﴿4013﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن سعید بن نِقلاص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: بالشت بھر مقام و مرتبہ علم میں مہارت سے بہتر ہے۔

﴿4014﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن اَنس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ

بن ابوعبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے عراق جانے کا ارادہ کیا تو مجھ سے فرمایا: اے ابوعبداللہ! ایسی 100 احادیث مجھے لکھ دو جن پر تمہاری نظر ہو۔ میں نے پوچھا: کیا عراق جاکر آپ انہیں بیان کریں گے؟ فرمایا: اگر تمہیں خبر ملے کہ میں عراق میں احادیث بیان کرتا ہوں تو جان لینا کہ میں پاگل ہو گیا ہوں۔

سیِّدُنا ابن ابو خلدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نصیحت:

﴿4015﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن اَنَس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابنِ ابو خلدہ زُرَقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے مجھ سے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ لوگوں نے اپنے مُعاملات تمہارے سپرد کر دیئے ہیں، لہٰذا جب تم سے کوئی مسئلہ پوچھا جائے تو اپنے لئے اور سوال کرنے والے کے لئے بھی اس سے خَلاصی کی راہ نکال لینا۔

﴿4016﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد بیان کرتے ہیں: میں نارنجی رنگ کا جُبّہ پہنے حضرتِ ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی خدمت میں حاضر تھا، میں نے عرض کی: اے ابوعثمان! اگر آپ اپنی زبان کی اصلاح کرلیں تو بہتر ہے؟ فرمایا: اے ابوحارث! اگر میں فلاں فلاں غلطی کروں تو یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ تمہاری طرح کا جبہ پہنوں۔

گمراہ ائمہ:

﴿4017﴾... حضرتِ سیِّدُنا علاء بن کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اے مالک! میں تمہیں غیرِ اَہل سمجھتے ہوئے یہ بات نہیں کہہ رہا بلکہ مجھے خبر ملی ہے کہ اس اُمت میں کچھ ائمہ دین ایسے ہوں گے جو خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے، لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو کہ کہیں تم ان میں سے نہ ہو جاؤ۔

﴿4018﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: ایک ہزار کا ایک ہزار سے روایت کرنا، ایک سے ایک کے روایت کرنے سے بہتر ہے۔

﴿4019﴾... حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جُبَیْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ اچھا کہنے اور اچھا کرنے والا اس سے بہتر نہیں جو اچھا سنے اور سن کر قبول کرے۔

خَلاصی کی راہ:

﴿4020﴾... حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہمارے ہاں کے قاضی حضرتِ سیِّدُنا اِبْنِ خَلدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے پاس آئے اور کہا: اے ربیعہ! لوگ آپ کے پاس آتے رہتے ہیں، لہٰذا جب آپ کے پاس کوئی سائل آئے تو آپ کو یہ فکر ہونی چاہئے کہ اس کے لئے اور اپنے لئے خَلاصی کی کوئی راہ تلاش کریں۔

صبر کی انتہا:

﴿4021﴾... حضرتِ سیِّدُنا یونُس بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے پوچھا: صبر کی انتہا کیا ہے؟ فرمایا: جس دن تمہیں کوئی مصیبت پہنچے تو تمہاری حالت وہ ہو جو اس سے پہلے والے دن تھی۔

ثریا سے بھی زیادہ دور:

﴿4022﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے مجھے بتایا کہ میں نے مدینہ طیبہ میں کچھ بوڑھوں کو دیکھا انہوں نے سرخ رنگ کے لباس پہنے ہوئے تھے، ہاتھوں میں مخصوص لاٹھیاں اور نوجوانوں کی طرح مہندی کے آثار تھے[1] اگر ان میں سے کسی کا دین دیکھا جاتا تو وہ اپنے دین سے ثریا سے بھی زیادہ دور ہوتا۔

---

[1]... مردوں کو ہاتھ پاؤں میں زینت کے لئے مہندی لگانا کسی نبی کی سنت نہیں بلکہ ممنوع رہا داڑھی میں مہندی لگانا اسلام کی سنت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۷۸) مرد کو پاؤں کے تلووں میں مہندی لگانا درست ہے جب کہ دفع گرمی کے لئے ہو۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۲۲۹)

سیِّدُنا ربیعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک اور حضرتِ سیِّدُنا سائب بن یزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی ان میں شامل ہیں۔

تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام میں سے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب، حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن یسار، حضرتِ سیِّدُنا ابو حُباب سعید بن یَسار، حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن یسار، حضرتِ سیِّدُنا بُسْر بن یَسار، حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد بن ابو بکر، حضرتِ سیِّدُنا سالم بن عبد اللہ بن عُمَر، حضرتِ سیِّدُنا حَنْظَلہ بن قیس زُرَقی، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن دینار، حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن سعید بن سُوَید، حضرتِ سیِّدُنا یزید مولیٰ مُنْبَعِث اور حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو لیلیٰ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی سے احادیث روایت کی ہیں۔

جبکہ آپ سے روایت کرنے والے **تابعین کرام وائمۂ عظام** میں سے چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید اَنصاری اور ان کے بھائی عَبْدُرَبِّہ بن سعید، حضرتِ سیِّدُنا نافع بن ابو نُعَیم، حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن اَنَس، حضرتِ سیِّدُنا امام سُفیان ثَوری، حضرتِ سیِّدُنا امام مِسْعَر، حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی، حضرتِ سیِّدُنا امام قاسم بن مَعْن، حضرتِ سیِّدُنا فُلَیْح بن سلیمان اور حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن بلال رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا حلیہ مبارک:

﴿4023﴾... حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حلیہ مبارک بیان کرتے سنا کہ آپ دراز قد تھے نہ پستہ قد بلکہ لوگوں میں درمیانے قد کے مالک تھے۔ کِھلتا ہوا رنگ نہ گندمی تھا نہ بہت زیادہ سفید۔ مُبارک بال نہ سخت گھنگریالے تھے نہ ہی بالکل سیدھے بلکہ کچھ خم دار تھے۔ 40 سال کی عُمْر میں آپ پر وحی نازل ہوئی۔ 10 سال مکۂ مکرَّمہ میں اور 10 سال مدینہ منورہ میں قیام فرمارہے۔ 60 سال کی عُمْر میں دنیا سے پردہ فرمایا[1] جبکہ سر انور اور داڑھی مُبارک میں 20 بال بھی سفید نہ تھے۔[1]

❶... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد8، صفحہ 47** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: تمام کا اس پر اتفاق ہے کہ حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی نبوت کا ظہور چالیس (40) سال کی عمر شریف میں ...

رب تعالیٰ حیا فرماتا ہے:

﴿4024﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ جواد اور کریم ہے۔ جب کوئی مسلمان بندہ اس سے دُعا کرتا ہے تو وہ اس کے ہاتھوں کو خالی لوٹانے سے حیا[2] فرماتا ہے اور دعا کرتے وقت بندہ جب انگلی سے اشارہ کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: "میرے بندے نے خُلوص سے کام لیا۔" جب وہ ہاتھ اٹھاتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: "مجھے اپنے بندے سے حیا آتی ہے کہ میں اسے خالی لوٹادوں۔"[3]

﴿4025﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِعَبْدٍ فِی الدُّعَاءِ حَتّٰی اَذِنَ لَہٗ فِی الْاِجَابَۃِ یعنی جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کو دُعا کی توفیق عطا فرماتا ہے تو اس کی دُعا کو قبول بھی فرماتا ہے[4]۔[5]

تین خوش نصیب:

﴿4026﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نَبِیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم

......ہوا اس پر بھی سب متفق ہیں کہ بعد ہجرت مدینہ منورہ میں قیام دس (10) سال رہا مگر اس میں اختلاف ہے کہ ظہورِ نبوت کے بعد ہجرت سے پہلے مکہ معظمہ میں کتنا قیام رہا دس سال تیرہ (13) سال پندرہ (15) سال قوی یہ ہے کہ تیرہ سال قیام رہا لہٰذا عمر شریف کل تریسٹھ (63) سال ہوئی ساٹھ (60) یا پینسٹھ (65) سال نہیں یہاں دس سال والی روایت ہے۔ (صاحبِ) مرقات نے یہاں فرمایا کہ ساٹھ والی روایت میں دہائی لی گئی ہے تین جو کسر تھی وہ چھوڑ دی گئی اور پینسٹھ سال والی روایت میں ولادت اور وفات کی سال شامل کر لی گئی ہیں ورنہ عمر شریف تریسٹھ سال ہے اور یہ دونوں روایات اس کے خلاف نہیں۔

1 ...بخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی، ۲/ ۴۸۷، حدیث: ۳۵۴۷

2 ...ربِّ تعالیٰ حیاء شرم وغیرہ کے ظاہری معنٰی سے پاک ہے اس کے لیے ان چیزوں کا نتیجہ مراد ہوتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ ایسا کرتا نہیں کہ بندے کے پھیلے ہوئے ہاتھوں کو خالی پھیرے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۲۹۹)

3 ...الدعاء للطبرانی، باب ماجاء فی رفع الیدین فی الدعاء وباب فضل الاشارۃ... الخ، ص ۸۴، ۸۹، حدیث: ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۱۷

4 ...اللہ تعالیٰ مانگنے والے کو ضرور دیتا ہے خواہ اس طرح کہ اس کی مُراد پوری کردے یا اس طرح کہ اس کی کوئی آفت ٹال دے یا اس طرح کہ دَرَجات بلند کردے، لہٰذا اس حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ بہت دفعہ ہاتھ پھیلا کر دُعائیں کی جاتی ہیں اور مُراد نہیں ملتی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۲۹۹)

5 ...الدعاء للطبرانی، باب ماجاء فی فضل لزوم الدعاء والالحاح فیہ، ص ۳۳، حدیث: ۳۹

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تین قسم کے لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ہم کلام ہوں گے: (۱)...جو دو آدمیوں کے درمیان کبھی جھگڑا نہیں کراتا (۲)...جو کبھی خود کو زنا کے بارے میں نہیں کہتا اور (۳)...جو اپنی کمائی میں سود کی ملاوٹ نہیں ہونے دیتا۔[1]

انصار کی فضیلت:

﴿4027﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے مرضِ وصال میں ایک مرتبہ (حجرے سے) باہر تشریف لائے اور منبر پر تشریف فرما ہو کر ارشاد فرمایا: میرے لئے لوگوں کو جمع کرو۔ تو لوگ جمع ہو گئے، پھر ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی کتاب (قرآنِ پاک) کو اپنے نبی کی زبان (یعنی عربی) میں نازل فرمایا اور اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام قرار دیا، لہٰذا جو چیز اس نے اپنی کتاب میں اپنے نبی کی زبان سے حلال قرار دی وہ قیامت تک حلال ہے اور جو اس نے اپنی کتاب میں اپنے نبی کی زبان سے حرام قرار دی وہ قیامت تک حرام ہے۔ اے لوگو! میری طرف جھوٹی بات منسوب نہ کرنا۔ سنو! ہر نبی کی میراث ہوتی ہے۔ سنو! میری میراث انصار ہیں، لہٰذا میری وجہ سے ان کا خیال رکھنا۔[2]

رِیاضُ الجنہ:

﴿4028﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ یعنی میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے[3]۔[4]

---

1 ...تاریخ ابن عساکر، ٦٢/ ٨١، رقم: ٧٨٨٩ النضر بن محمد بن بعیث... الخ، حدیث: ١٢٧١٨

2 ...معجم الاوسط، ٤/ ١١٤، حدیث: ٥٣٩٨، مختصراً

3 ...مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد1، صفحہ 432 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یعنی یہ جگہ پہلے جنت کا باغ تھی وہاں سے لائی گئی، اللہ نے خلیل (عَلَیْہِ السَّلَام) کو جنت کا سنگِ اَسود عطا فرمایا اور اپنے حبیب (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے لیے جنت کا باغ بھیجا یا یہ جگہ بعینہٖ کل جنت کا باغ ہو گی یا جو یہاں آ گیا تو گویا جنت کے باغ میں داخل ہو گیا کہ آئندہ اس کی برکت سے جنت میں ضرور جائے گا یا یہ جگہ جنت کے باغ کے مقابل ہے۔

4 ...بخاری، کتاب فضل الصلاۃ، باب فضل ما بین القبر والمنبر، ١/ ٤٠٢، حدیث: ١١٩٥

﴿4029﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو رافع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضُور نَبِیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے نکاح فرمایا جبکہ آپ احرام کی حالت میں نہ تھے[1]، ان کے ساتھ صحبت فرمائی جبکہ آپ احرام میں نہ تھے اور میں نے نکاح کی پیغام رسانی کا فریضہ سر انجام دیا۔[2]

مصائب وآلام پر صبر کرنے کی فضیلت:

﴿4030﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ غمخوارِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَا یَزَالُ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ یُصَابُ فِیْ مَالِہٖ وَحَشَاشَتِہٖ حَتّٰی یَلْقَی اللہَ وَلَیْسَ عَلَیْہِ خَطِیْئَۃٌ یعنی بندۂ مومن کو اس کے مال میں اور آخری سانس تک مسلسل مصائب وآلام کا سامنا کرنا پڑتا ہے (وہ اس پر صبر کرتا ہے) یہاں تک کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملاقات کرتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔[3]

نکاح اعلانیہ ہو:

﴿4031﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتے ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَعْلِنُوْا ھٰذَا النِّکَاحَ وَاضْرِبُوْا عَلَیْہِ بِالْغِرْبَالِ یعنی نکاح کا اعلان کرو اور اس پر دف بھی بجاؤ[4]۔[5]

حُصولِ رزق میں اچھا طریقہ اپناؤ:

﴿4032﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حمید ساعدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے

1... تزوّج سے مراد تیاریِ نکاح ہے اور حلال سے مراد احرام سے پہلے کا حل ہے یعنی احرام باندھنے سے پہلے بحالتِ حل تیاریِ نکاح فرمائی اور احرام کے بعد نکاح کیا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/۱۸۶)

2... ترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی کراھیۃ تزویج المحرم، ۲/ ۲۳۳، حدیث: ۸۴۲

3... ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء، ۴/ ۱۷۹، حدیث: ۲۴۰۷، بتغیر قلیل

4... دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت، حصہ 16، جلد3، صفحہ 510 پر صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: شادیوں میں دَف بجانا جائز ہے جبکہ سادے دف ہوں، اس میں جھانج نہ ہوں اور قواعدِ موسیقی پر نہ بجائے جائیں یعنی محض ڈھپ ڈھپ کی بے سُری آواز سے نکاح کا اعلان مقصود ہو۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/۵۱۰)

5... ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب اعلان النکاح، ۲/ ۴۳۶، حدیث: ۱۸۹۵

سرور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَجْمِلُوْا فِیْ طَلَبِ الدُّنْیَا فَاِنَّ کُلًّا مُّیَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَہٗ یعنی رزق کے حُصول میں اچھا طریقہ اپناؤ کیونکہ ہر شخص کے لئے وہ کام آسان کر دیا جاتا ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔[1]

مسلمانوں کے لئے جمعہ کا انتخاب:

﴿4033﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کو ابتداءً جو تختیاں عطا فرمائیں، ان میں سے پہلی میں 10 ابواب مکتوب تھے، ان میں لکھا تھا: "اے موسٰی! (اپنی قوم سے کہہ دو کہ) میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا کیونکہ میری طرف سے یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ مشرکین کے چہروں کو آگ سے جُھلسا دیا جائے گا۔ میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرتے رہنا میں تمہیں ہلاکت کی جگہ سے بچاؤں گا، تمہاری عمر میں اضافہ کروں گا، تمہیں حیات طیبہ عطا کروں گا اور تمہیں اس سے بہتر کی طرف پھیر دوں گا۔ کسی جان کو ناحق قتل نہ کرنا ورنہ زمین و آسمان اپنی کشادگی و وُسعت کے باوجود تم پر تنگ ہو جائیں گے اور میری ناراضی کے سبب تمہارا ٹھکانا جہنم ہو گا۔ میرے نام کے ساتھ گناہ پر یا جھوٹی قسم نہ کھانا کیونکہ جو شخص مجھے عُیُوب سے پاک قرار نہیں دیتا اور میرے ناموں کی تعظیم نہیں کرتا میں اسے پاکیزگی اور طہارت عطا نہیں کرتا۔ جو کچھ لوگوں کو میں نے اپنے فضل سے عطا فرمایا ان سے حسد نہ کرنا اور انہیں جو نعمت و رزق عطا فرمایا ہے اس پر ان سے نہ جلنا کیونکہ حسد کرنے والا میری نعمت کا دشمن، میرے فیصلے کو رد کرنے والا اور لوگوں کے درمیان میری تقسیم پر ناراض ہونے والا ہے اور جو اس طرح ہو میں اس کا نہیں اور وہ میرا نہیں۔ جس بات کو نہ تو تمہارے کانوں نے اچھی طرح سنا، نہ تمہاری عقل نے محفوظ کیا اور نہ ہی تمہارے دل نے یاد کیا اس پر گواہی نہ دینا کیونکہ میں ہی بروزِ قیامت گواہی دینے والوں کو اُن کی گواہی پر مطلع کروں گا پھر میں ان سے لگاتار سوالات کروں گا۔ زِنا نہ کرنا، چوری نہ کرنا اور اپنے پڑوسی کی بیوی سے بدکاری نہ کرنا ورنہ تم میرے دیدار سے محروم رہو گے اور میں تم پر آسمان کے دروازے بند کر دوں گا۔ لوگوں کے لئے وہی پسند کرنا جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اور میرے غیر کے لئے ذبح نہ کرنا کیونکہ میں صرف اس قربانی کو شرفِ

[1] ... ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب الاقتصاد فی طلب المعیشۃ، ۳/ ۸، حدیث: ۲۱۴۲

قبولیت عطا کرتا ہوں جس پر میرا نام لیا گیا ہو اور جو خالص میری رضا کے لئے ہو۔ ہفتہ کا دن میری عبادت کے لئے فارغ کر دو اور اپنے تمام اہلِ خانہ کے ہمراہ میرے لئے فارغ ہو جاؤ۔" پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے لئے ہفتے کے دن کو عید بنایا اور ہمارے لئے جمعہ کا دن منتخب فرمایا اور اسے ہمارے لئے عید بنایا۔[1]



حضرتِ سیِّدُنا عُبَید بن عُمَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو عاصم عُبَید بن عُمَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تابعین مکۂ مکرّمہ میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وعظ و نصیحت کرنے والے، عبادت و ریاضت کو پوشیدہ رکھنے والے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر پر فریفتہ، اس کی نعمتوں پر خوش اور اس کے سوا ہر چیز کی یاد سے منہ موڑے ہوئے تھے۔

عُلَمائے تَصَوُّف فرماتے ہیں: ذکرِ الٰہی کو غنیمت سمجھنے اور راز چھپانے کا نام تَصَوُّف ہے۔

اہلِ مَکَّہ کے فقیہ اور قاری:

﴿4034﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مُجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں: ہم (اہلِ مکہ) اپنے فقیہ اور اپنے قاری پر فخر کرتے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ہمارے فقیہ اور حضرتِ سیِّدُنا عُبَید بن عُمَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے قاری ہیں۔

سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا اور عُبَید بن عُمَیر عَلَیْہِ الرَّحْمَہ:

﴿4035﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا مسجد میں تشریف لائے تو حضرتِ سیِّدُنا عُبَید بن عُمَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وعظ و نصیحت کرتے دیکھ کر خادم سے فرمایا: مجھے ان کے پاس لے چلو۔ جب وہاں پہنچے تو ان کے پیچھے کھڑے ہو کر فرمایا: اے ابو عاصم! اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بھی یاد کرو اور انہیں بھی جن کا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تذکرہ فرمایا:

[1]...تاریخ ابن عساکر، ۶۱/ ۱۲۸، الرقم ۷۷۴۱، موسی بن عمران

﴾1﴿...

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿۴۱﴾ (پ۱۶، مریم: ۴۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کتاب میں ابراہیم کو یاد کرو بے شک وہ صدیق تھا غیب کی خبریں بتاتا۔

﴾2﴿...

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰۤى ۫ (پ۱۶، مریم: ۵۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کتاب میں موسیٰ کو یاد کرو۔

﴾3﴿...

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۫ (پ۱۶، مریم: ۵۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کتاب میں اسمٰعیل کو یاد کرو۔

﴾4036﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن زُبَیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی حضرتِ سیِّدُنا عُبَید بن عُمَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ملاقات ہوئی تو فرمایا: اے ابو عاصم! تمہاری شان وشوکت کم نہیں ہے۔

سونے چاندی کے پہاڑوں سے زیادہ محبوب:

﴾4037﴿... حضرتِ سیِّدُنا ثابت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر تم پر شب بیداری مشکل ہو، مال خرچ کرنے میں بخل سے کام لو اور دشمن سے لڑنے سے عاجز ہو تو "سُبْحٰنَ اللهِ وَبِحَمْدِہٖ" پڑھنے کو خود پر لازم جانو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! یہ دونوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سونے اور چاندی کے پہاڑ سے زیادہ محبوب ہیں۔

کثرتِ ذکر کی تلقین:

﴾39-4038﴿... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب سردی آتی ہے تو اہلِ قرآن سے کہا جاتا ہے تمہاری نماز کے لئے رات طویل ہوگئی اور روزوں کے لئے دن چھوٹا ہوگیا۔ جان لو! اگر رات کی مشقت تمہیں تھکائے، دشمن سے لڑنے سے خوف محسوس ہو اور مال خرچ کرنے میں بخل سے کام لو تو کثرت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرو۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ بھولنے سے پاک ہے:

﴿4040﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میرے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی چیز کا ذکر بھول کر نہیں چھوڑا کیونکہ وہ بھولنے سے پاک ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو فرمایا وہ اسی طرح ہے جس طرح انہوں نے فرمایا اور جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چھوڑ دیا ذکر نہیں کیا تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے معافی اور رحمت ہے اسے چھوڑ دو اور اس کی کھوج میں نہ پڑو۔

حلال و حرام واضح ہے:

﴿4041﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حلال و حرام کو واضح فرما دیا ہے تو جو اس نے حلال کیا اسے حلال جانو اور جو حرام فرمایا اس سے اجتناب کرو اور حلال و حرام کے درمیان کچھ چیزیں چھوڑی ہیں جنہیں اس نے حلال قرار دیا نہ حرام، یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے معاف ہیں۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ آیتِ مُبارکہ تلاوت کی:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْــٴَـلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْۚ (پ۷، المائدۃ:۱۰۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بُری لگیں۔

﴿4042﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوگوں سے حیا کرنے سے زیادہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کرو۔

ایمان کی سچائی و نیکی:

﴿4043﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: پورا وضو کرنا مشقتوں میں[1] ایمان کی سچائی و نیکی سے ہے اور ایمان کی سچائی اور

---

[1]... پورے کرنے سے اعضائے وضو کامل دھونا اور تین بار دھونا اور وضو کی سنتوں کا پورا کرنا ہے۔ مشقت سے مراد سردی یا بیماری یا پانی کی گرانی کا زمانہ ہے، یعنی جب وضو مکمل کرنا بھاری ہو تب مکمل کرنا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۳۳)

نیکی سے یہ بھی کہ کسی آدمی کو خوبصورت عورت کے ساتھ تنہائی میسر آئے اور وہ اسے صرف خوفِ خدا کی وجہ سے چھوڑ دے۔

اَلْاَوَّاب کی تفسیر:

﴿4044﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو راشد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تو بے شک وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔

(پ۱۵، بنی اسرائیل: ۲۵)

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اَلْاَوَّاب (توبہ کرنے والا) وہ ہے جو تنہائی میں اپنے گناہوں کو یاد کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ان کی مُعافی چاہے۔

سیِّدُنا عُبَیْد بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دعا:

﴿4045﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غروبِ آفتاب کے وقت مسجد میں داخل ہوتے تو اذان کی آواز سُن کر یہ دعا کرتے: "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِنْدَ حُضُوْرِ اِقْبَالِ لَیْلِكَ وَاِدْبَارِ نَهَارِكَ وَقِیَامِ دُعَاتِكَ وَحُضُوْرِ صَلَاتِكَ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنَ النَّارِ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیری رات کے آنے اور دن کے جانے کی گھڑی اور تیری طرف بلانے والوں کے قیام اور تیری نماز کے حاضر ہونے کے وقت تجھ سے اپنی مغفرت کا سوال کرتا ہوں، مجھ پر رحم فرما اور مجھے جہنم سے پناہ عطا فرما۔" اور صبح کے وقت نمازِ فجر سے پہلے بھی پڑھتے۔

تین دوست:

﴿4046﴾... حضرتِ سیِّدُنا عاصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص کے تین خاص دوست تھے، ہر ایک دوسرے سے بڑھ کر تھا۔ ایک مرتبہ اس پر مصیبت آپڑی تو وہ سب سے خاص دوست کے پاس گیا اور کہا: اے فلاں! مجھ پر فلاں مصیبت آپڑی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ میری مدد کریں۔ اس دوست نے جواب دیا: میں کچھ نہیں کر سکتا۔ وہ دوسرے

کے پاس گیااور بتایا کہ مجھ پر فلاں مصیبت آپڑی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ میری مدد کریں۔ اس نے کہا: جہاں آپ جانا چاہتے ہیں وہاں تک میں آپ کے ساتھ چلوں گا جب وہاں پہنچو گے تو میں تمہیں چھوڑ کر واپس پلٹ آؤں گا۔ وہ تیسرے کے پاس گیا اور کہا: اے فلاں! مجھے فلاں فلاں مصیبت کا سامنا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ میری مدد کریں۔ اس نے کہا: آپ جہاں جائیں گے میں ساتھ جاؤں گا اور جہاں داخل ہوں گے میں بھی آپ کے ساتھ رہوں گا۔ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: پہلا دوست اس کا مال ہے جو اس کے پیچھے گھر والوں کے پاس رہ گیا اس میں سے کچھ بھی اُس کے ساتھ نہیں گیا۔ دوسرا دوست اس کے گھر والے اور رشتہ دار ہیں جو قبر تک اس کے ساتھ گئے پھر اسے چھوڑ کر لوٹ آئے اور تیسرا دوست اس کا عمل ہے جو اس کے ساتھ ہو گا اور جہاں وہ جائے گا اور جس جگہ داخل ہو گا وہ اس کے ساتھ رہے گا۔

دین کی سمجھ بوجھ:

﴿4047﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ اور ہدایت کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

﴿4048﴾... حضرتِ سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تم میں عبادت کے لئے محنت کرنے والے گزشتہ زمانے کے کھیلنے والوں کی طرح ہیں۔

دنیا حقیر ہے:

﴿4049-50﴾... حضرتِ سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بے شک دنیا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک حقیر شے ہے جو وہ اسے بھی عطا فرماتا ہے جس سے محبّت کرتا ہے اور اسے بھی جس سے محبت نہیں کرتا جبکہ ایمان صرف اسے عطا فرماتا ہے جس سے محبت کرتا ہے، پس اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے ایمان کی دولت سے مالا مال کر دیتا ہے۔

سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا اکرام:

﴿4051﴾... حضرتِ سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ

تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: محشر کے دن لوگوں کو ننگے پاؤں[1]، ننگے بدن اور بے ختنہ اُٹھایا جائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: میں اپنے خلیل کو بَرَہْنَہ نہیں دیکھنا چاہتا۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کو سفید لباس پہنایا جائے گا، لہٰذا وہ سب سے پہلے شخص ہوں گے جنہیں لباس پہنایا جائے گا۔[2]

میزانِ عمل میں وزن سے خالی:

﴾4052﴿... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن ایک ہٹے کٹے لمبے شخص کو لاکر میزان میں رکھا جائے گا مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اس کا وزن مچھر کے پر برابر بھی نہ ہوگا، پھر آپ نے یہ آیتِ طیبہ تلاوت فرمائی:

فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ۝۱۰۵ (پ۱۶، الکھف: ۱۰۵)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ہم ان کے لیے قیامت کے دن کوئی تول نہ قائم کریں گے۔

﴾4053﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابوزبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "عُتُلٍ" کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس سے مراد طاقتور، زبردست اور بہت زیادہ کھانے پینے والا شخص ہے، اسے میزان میں رکھا جائے گا تو اس کا جو کے دانے کے برابر بھی وزن نہ ہوگا۔ اس جیسے 70 ہزار کو فرشتہ ایک ہی مرتبہ میں جہنم میں پھینک دے گا۔

1... مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد7، صفحہ 366 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: تم عوام لوگ اس حالت میں اٹھو گے ننگے بدن، ننگے پاؤں، بے ختنہ مگر تمام انبیاء کرام اپنے کفنوں میں اٹھیں گے حتّٰی کہ بعض اولیاءُ اللہ بھی کفن پہنے اٹھیں گے تاکہ ان کا ستر کسی اور پر ظاہر نہ ہو۔ جامع صغیر کی روایت میں ہے کہ حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا کہ میں قبر انور سے اُٹھوں گا اور فورًا مجھے جنتی جوڑا پہنا دیا جاوے گا لہٰذا یہاں اس فرمانِ عالی سے حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بلکہ تمام انبیاء، بعض اولیاء مستثنیٰ ہیں۔

2... مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد7، صفحہ 367 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یعنی کفن اتار کر جنتی جوڑا پہلے حضرت خَلِیْلُ اللہ (عَلَیْہِ السَّلَام) کو پہنایا جاوے یا تو اس حکم سے حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) علیحدہ ہیں متکلم مستثنیٰ ہوتا ہے یا یہ بدلہ ہے اس کا کہ نمرودی آگ میں جاتے وقت آپ کے کپڑے اتار لئے گئے تھے یہ خصوصی فضیلت ہے۔ (مرقات) نیز آپ ننگوں کو کپڑے پہناتے تھے، نیز آپ حضور انور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے جد امجد ہیں ان وجوہ سے آپ کا یہ اکرام فرمایا گیا۔

پل صراط سے گزر اور صدائے ملائکہ:

﴿4054﴾... حضرتِ سیِّدُنا ثابت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه پل صراط کے متعلق فرمایا کرتے تھے: یہ ایک بچھا ہوا پُل ہے اس کی اوپر والی سطح پر پھسلن ہے جس سے پاؤں پھسلیں گے۔ ایک گزرے گا تو نجات پائے گا، دوسرا گزرے گا تو زخمی ہو کر نجات پائے گا۔ فرشتے اس پر کھڑے عرض کر رہے ہوں گے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! سلامتی سے گزار، سلامتی سے گزار۔

﴿4055﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: بندے کو جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حاجت رہتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی حاجت پوری فرماتا رہتا ہے۔

قبر کی پکار:

﴿4056﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عبید بن عمیر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ میرے والد محترم حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: قبر کو گفتگو کی اجازت دی جاتی ہے۔ چنانچہ وہ کہتی ہے: اے ابنِ آدم! تو مجھے کیسے بھول گیا؟ کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ میں (جسم کو) کھانے اور کیڑوں مکوڑوں کا گھر ہوں، میں وحشت اور تنہائی کا گھر ہوں۔

﴿4057﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو نوفل رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: اگر مجھے اس بات کی امید نہ ہوتی کہ میں اپنے اہل وعیال میں سے مر جانے والوں سے ملاقات کروں گا تو میں رنج وغم کے سبب مر چکا ہوتا۔

﴿4058﴾... حضرتِ سیِّدُنا مجاہد عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں تمہارے نام، تمہاری شکل وصورت، تمہارا حلیہ اور تمہاری مجلسیں لکھی ہوئی ہوں گی۔

مردے میت سے حال احوال پوچھتے ہیں:

﴿4059﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: مردے میت سے ایسے ملتے ہیں جس طرح کسی مسافر سے ملا جاتا ہے اور اس سے حال احوال پوچھتے ہیں۔ جب میت سے اُس شخص کے بارے

میں پوچھتے ہیں جو فوت ہو چکا ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تو وہ میت کہتی ہے: کیا وہ تمہارے پاس نہیں پہنچا؟ مردے کہتے ہیں: ''اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْن'' وہ دوزخ کی راہ چلا گیا۔

﴿4060﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عمرو رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو فرماتے سنا کہ قبر والے نئی خبروں کے طالب ہوتے ہیں، لہٰذا جب ان کے پاس کوئی میت پہنچتی ہے تو وہ پوچھتے ہیں: فلاں کے ساتھ کیا ہوا؟ پھر کہتے ہیں: فلاں نیک ہے۔ پھر پوچھتے ہیں: فلاں کا کیا ہوا؟ میت کہتی ہے: کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا؟ وہ جواب دیتے ہیں: ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن'' وہ ہماری راہ سے الگ راہ پر چلا گیا۔

فقرامہاجرین کی فضیلت:

﴿4061﴾... حضرتِ سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: (بروزِ قیامت) فُقَرامہاجرین اس حال میں آئیں گے کہ ان کی تلواروں اور نیزوں سے خون ٹپک رہا ہوگا۔ ان سے کہا جائے گا: انتظار کرو، تمہارا حساب و کتاب ہوگا۔ وہ کہیں گے: کیا ہم دنیا سے کچھ لائے ہیں کہ تم ہمارا حساب کرتے ہو؟ دیکھا جائے گا تو ان کے پاس ان تھیلوں کے علاوہ جن کے ساتھ انہوں نے ہجرت کی تھی کچھ نہ ہوگا اور تھیلوں میں صرف ان کا زادِ راہ اور کچھ سامان ہوگا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: میں اِن کے ساتھ کئے ہوئے وعدے کو پورا کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہوں، جاؤ سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ یہ لوگوں سے 500 سال قبل جنت میں داخل ہوں گے۔

سونے کے پہاڑوں سے بہتر:

﴿4062﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو فرماتے سنا کہ قیامت کے دن مومن کے نامۂ اعمال میں حمدِ الٰہی کی ایک تسبیح ہو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ اس کے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں۔

فرشتے دعائے رحمت کرتے ہیں:

﴿4063﴾... حضرتِ سیِّدُنا ثابت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَةُ

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تک بندے کی پیشانی پر سجدوں کا نشان باقی رہتا ہے، فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔

''کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ'' کی تفسیر:

﴿4064﴾... حضرتِ سَیِّدُنا ابو راشد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالٰی:

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾ (پ۲۷، الرحمٰن: ۲۹) ترجمۂ کنزالایمان: اُسے ہر دن ایک کام ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''اس کا کام یہ ہے کہ وہ مسافر کے ساتھ ہوتا ہے، مریض کو شفا دیتا ہے اور مصیبت زدہ کی مصیبت دور کرتا ہے۔'' حضرتِ سَیِّدُنا ابو مُعاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی روایت میں اتنا زائد ہے کہ وہ پکارنے والے کو جواب دیتا اور سائل کو عطا فرماتا ہے۔

ایمان گناہوں سے ڈرانے والا ہے:

﴿4065﴾... حضرتِ سَیِّدُنا عمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سَیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ایمان گناہوں سے ڈرانے والا ہے۔

﴿4066﴾... حضرتِ سَیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن ہُبَیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایمان خواہش کا نہیں بلکہ قول و عمل کا نام ہے۔

سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کا زُہد:

﴿4067﴾... حضرتِ سَیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام بالوں کا لباس پہنتے، درختوں کے پتے کھاتے اور جہاں شام ہوتی وہیں رات گزار لیتے۔ آپ کی کوئی اولاد نہ تھی کہ جس کی موت واقع ہو، نہ کوئی گھر تھا کہ ویرانی کا خوف ہو اور نہ ہی اگلے دن کے لئے کچھ بچا کر رکھتے۔

﴿4068﴾... حضرتِ سَیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی

عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام بالوں کا لباس پہنتے، درختوں سے کھاتے اور جہاں رات ہوتی وہیں گزار لیتے، صبح کا کھانا شام کے لئے اور شام کا صبح کے لئے نہ رکھتے اور فرماتے: ہر دن کے ساتھ اس کا رزق ہے۔

دنیا اور آخرت میں فرق:

﴿4069﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دنیا کی ایک مدت مقرر ہے جبکہ آخرت ہمیشہ رہنے والی ہے۔

"فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ" کی تفسیر:

﴿4070﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد العزیز بن رفیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! جس چیز کے ساتھ تو نے مجھے آزمایا کیا اس کی ابتدا میں نے خود سے کی یا وہ میری تخلیق سے پہلے ہی مقرر تھی؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ میں نے تمہاری تخلیق سے پہلے ہی اسے مُقَرَّر فرما دیا تھا۔ اس فرمانِ باری تعالٰی:

فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْهِ ؕ (پ۱، البقرۃ:۳۷)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر سیکھ لیے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی۔

کی ایک تفسیر یہ بھی ہے۔

میدانِ محشر:

﴿4071﴾... حضرتِ سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن تمہیں ایک ہی میدان میں جمع کیا جائے گا جہاں تمہاری نگاہ سب پر پڑے گی اور بلانے والے کی آواز تمہیں سنائی دے گی، جہنم کے بھڑکنے کی ایسی آواز آئے گی کہ ہر مُقَرَّب فرشتہ و نبی مُرسَل گر پڑے گا یا گھٹنوں کے بل جھک جائے گا اور اس کا سینہ حرکت کرنے لگے گا۔ میرا خیال ہے کہ وہ عرض کرے گا: اے رب عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنی ہی فکر ہے، مجھے اپنی ہی فکر ہے۔ جہنم پر پل صراط بچھایا

جائے گا جو تلوار کی طرح تیز اور پھسلنے والا ہو گا۔ اس کے دونوں جانب فرشتے ہوں گے جن کے پاس سَعْدان[1] کے کانٹوں کی طرح لوہے کے آنکڑے ہوں گے۔ اس سے کچھ لوگ بجلی کی طرح، کچھ پرندوں کی طرح، کچھ ہوا کی طرح اور کچھ تیز رفتار گھوڑوں کی طرح گزریں گے جبکہ ملائکہ عرض کر رہے ہوں گے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! سلامتی سے گزار، سلامتی سے گزار۔ کوئی تو اس سے صحیح وسالم نجات پائے گا، کوئی زخمی ہو کر نجات حاصل کرے گا اور کوئی جہنم میں جا گرے گا۔

جہنّم کا سب سے ہلکا عذاب:

﴿4072﴾... حضرتِ سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَہلِ جہنم میں سے سب سے ہلکا عذاب جسے ہو گا اسے آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے اور آگ اس کے دونوں پاؤں کی رگوں سے نکل رہی ہو گی، اس کے ہونٹ اور داڑھیں آگ کا انگارہ ہوں گی اور اس کا دماغ کھول رہا ہو گا۔ اَہلِ جنت میں سے درجہ کے اعتبار سے سب سے ادنیٰ جنتی وہ ہو گا جس کا گھر موتی سے بنا ہو گا، اس کے دروازے اور کمرے بھی موتی سے بنے ہوں گے۔

ربّ تعالیٰ کا ناپسندیدہ قاری:

﴿4073﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الکریم بن اُمَیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ اس قاری کو ناپسند فرماتا ہے جو بہت زیادہ لباس پہننے والا، زیادہ سوار ہونے والا اور بہت زیادہ فضول گھومنے پھرنے والا ہوتا ہے۔

سیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کی گریہ وزاری:

﴿4074﴾... حضرتِ سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام بھی خود کو حالتِ امن میں خیال نہیں کریں

---

[1]... مُفَسِّرِ شہیر، حَکِیْمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد7، صفحہ436 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: سعدان عرب میں ایک خاص قسم کی گھاس ہوتی ہے خاردار جس کے شاخوں پتوں میں بڑے بڑے کانٹے ہوتے ہیں اسے اونٹ شوق سے کھاتا ہے اس کے کانٹوں کو خشک السعدان کہا جاتا ہے، اس کے پتے پستان کی گھنڈی کی طرح ہوتے ہیں۔

گے بلکہ بارگاہِ الٰہی میں عرض کریں گے: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! میری خطا، میری خطا۔ آپ سے تین مرتبہ کہا جائے گا: قریب ہو جاؤ۔ حتّٰی کہ آپ اس جگہ پہنچ جائیں گے جس کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی بہتر جانتا ہے گویا کہ وہاں امن میں ہوں گے۔ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾ (پ۲۳، ص:۲۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک اس کے لئے ہماری بارگاہ میں ضرور قُرب اور اچھا ٹھکانا ہے۔

کی ایک تفسیر یہ بھی ہے۔

﴿4075﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے روتے تو اس طرح روتے جس طرح چیل گھبراہٹ کے وقت روتی و چلاتی ہے۔

بادشاہ کی قربت کا نقصان:

﴿4076﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بادشاہ کے جتنا قریب ہوتا جاتا ہے اتنا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دور ہوتا جاتا ہے، جس قدر اس کے پیروکار زیادہ ہوتے جاتے ہیں اتنے ہی اس کے شیاطین بڑھتے جاتے ہیں اور جس قدر اس کے مال میں اضافہ ہوتا جاتا ہے اتنا ہی اس کا حساب شدید تر ہوتا جاتا ہے۔ (1)

سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو خلیل بنانے کا سبب:

﴿4077﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو راشد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام لوگوں کی مہمان نوازی کرتے تھے، ایک دن کسی شخص کی تلاش میں نکلے تاکہ اس کی مہمان نوازی کر سکیں لیکن کوئی نہ ملا تو اپنے گھر لوٹ آئے، گھر میں ایک شخص کو کھڑا دیکھ کر فرمایا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! تجھے میرے گھر بغیر اجازت کس نے داخل کرایا؟ جواب دیا: میں گھر کے مالک کی اجازت سے ہی داخل ہوا ہوں۔ پوچھا: تم ہو کون؟ جواب دیا: میں ملک الموت

---

(1)... زہد لھناد، باب ماجاء فی الفقر، ۱/ ۳۲۷، حدیث: ۵۹۷

ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اپنے بندوں میں سے ایک بندے کی طرف بھیجا ہے تاکہ اسے خوشخبری سناؤں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے اپنا خلیل بنالیا ہے۔ پوچھا: وہ کون ہے؟ بخدا! اگر تم مجھے اس کے بارے میں بتادو اور وہ دور دراز کے شہر میں بھی ہو تب بھی میں ضرور اس کے پاس جاؤں گا اور اس کی خدمت میں لگا رہوں گا یہاں تک کہ موت ہمارے درمیان جدائی ڈال دے۔ فرشتے نے کہا: وہ آپ ہی ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: کیا میں؟ فرشتے نے کہا: جی ہاں! آپ ہی ہیں۔ پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کس سبب سے مجھے اپنا خلیل بنایا ہے؟ جواب دیا: اس لئے کہ آپ لوگوں کو عطا کرتے ہیں ان سے مانگتے نہیں۔

سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بھائی چارہ:

﴿4078﴾... حضرتِ سیِّدُنا غیلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے کسی سے بھائی چارہ قائم کرتے تو اس کا ہاتھ پکڑ کر قبلہ رخ ہو جاتے اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے آقا و مولا حضرتِ سیِّدُنا محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو کچھ لے کر تشریف لائے ہیں اس پر ہمیں گواہ بنادے اور انہیں ہمارے ایمان پر گواہ بنا اور اپنی پاک بارگاہ سے ہمارے لئے اچھائی کا فیصلہ فرما، ہمارے اموال کو ہم پر طویل نہ فرما، ہمارے دلوں کو سخت نہ کر اور ہمیں ناحق بات سے باز رکھ اور ہمیں اس چیز کے بارے میں سوال کرنے والا نہ بنا جس کے بارے میں ہمیں علم نہ ہو۔

سیِّدُنا عُبَیْد بن عُمَیْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔ چند کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا اُبَیّ بن کعب، حضرتِ سیِّدُنا ابوذر غفاری، حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص، حضرتِ سیِّدُنا ابو عمیر بن قتادہ اور اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت کرنے والے تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں سے چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد، حضرتِ سیِّدُنا عطاء، حضرتِ سیِّدُنا ابو زبیر، حضرتِ سیِّدُنا وَہب کیسان، حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم اور حضرتِ سیِّدُنا ابو سفیان رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی۔

فصل میں تین حصے:

﴿4079﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضورنبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ ایک شخص ویرانے میں تھا کہ اس نے بادل میں آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو سیر اب کر۔ وہ بادل ایک پتھریلی زمین کے اوپر آیا اور اس پر خوب پانی برسایا پھر ایک نالے کے کنارے آیا اور اس پر برسا یہاں تک کہ اُس شخص کی نالی تک جا پہنچا (جس پر برسنے کا اس نے کہا تھا)۔ یہ شخص بادل کے ساتھ ساتھ چلتا رہا حتّٰی کہ ایک شخص تک پہنچ گیا، جو باغ میں کھڑا اسے سیر اب کر رہا تھا۔ آنے والے نے پوچھا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: تم کیوں پوچھ رہے ہو؟ میں فلاں ہوں۔ یہ سن کر اس نے بتایا: میں نے اس پانی والے بادل سے آواز سنی کہ فلاں کے باغ کو سیر اب کر یعنی تمہارا نام لیا، فصل کاٹ لینے کے بعد تم اس میں کیا عمل کرتے ہو؟ اس نے کہا: جب تم پوچھ رہے ہو تو بتاتا ہوں، میں فصل کاٹ کر اس کے تین حصے کرتا ہوں، ایک حصہ اپنے اور اہل وعیال کے لئے رکھ لیتا ہوں، ایک اسی میں لوٹا دیتا ہوں اور ایک حصہ مساکین، سائلین اور مسافروں پر خرچ کر دیتا ہوں (یعنی ان پر صدقہ کر دیتا ہوں)۔[1]

فجر کی دو سنتوں کا اہتمام:

﴿4080﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنن ونوافل میں سے سب سے زیادہ فجر کی دو سنتوں کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔[2]

مغافیر[3] کی بو:

﴿4081﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ زینب بنتِ جَحْش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ہاں تشریف فرما ہوتے

1... مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب الصدقۃ فی المساکین، ص۱۵۹۳، حدیث: ۲۹۸۴

2... بخاری، کتاب التھجد، باب تعاھد رکعتی الفجر...الخ، ۱/ ۳۹۵، حدیث: ۱۱۶۹

3... مغافیر مُغفور کی جمع ہے یہ ایک میٹھے ذائقہ کا گوند ہے جس کی بو ناگوار ہوتی ہے جو عُرفط نامی درخت پر لگتا ہے۔
(حاشیۃ السندی علی البخاری، ۳/ ۳۵۹، تحت الحدیث: ۴۹۱۲)

اور شہد نوش فرماتے۔ ایک دن میں نے اور حضرتِ حَفْصَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اتّفاق کیا کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب ہمارے پاس تشریف لائیں تو ہم عرض کریں گے کہ ہم آپ سے مغافیر کی بو پاتی ہیں۔ چنانچہ آپ ہم میں سے ایک کے پاس آئے تو اس نے وہی بات کہی، ارشاد فرمایا: میں نے تو شہد نوش کیا ہے اور دوبارہ ہرگز نہیں پیوں گا۔ یہ کہہ کر آپ نے شہد پینا چھوڑ دیا اس پر یہ آیتِ مُبارَکہ نازِل ہوئی:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَۚ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَؕ (پ۲۸، التحریم: ۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اے غیب بتانے والے (نبی) تم اپنے اوپر کیوں حرام کئے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی، اپنی بیبیوں کی مرضی چاہتے ہو۔[1]

﴿4082﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو منبر پر ارشاد فرماتے سنا کہ جب اللہ عَزَّ وَجَلَّ زمین و آسمان کو اپنے قبضہ قدرت میں لے گا، یہ کہہ کر آپ نے اپنی مٹھی بند کر لی، پھر کھول کر ارشاد فرمایا: اور فرمائے گا کہ میں جبار عَزَّ وَجَلَّ ہوں، میں حقیقی بادشاہ ہوں، جابر اور متکبر لوگ کہاں ہیں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ ارشاد فرماتے ہوئے دائیں بائیں گھومتے جاتے، میں نے منبر کو دیکھا تو وہ نیچے سے حرکت کر رہا تھا حتّٰی کہ مجھے یہ خیال ہو رہا تھا کہ کہیں منبر گر نہ جائے۔[2]

پانچ خصائص مصطفٰے:

﴿4083﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ایک رات میں حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تلاش میں نکلا تو آپ کو کھڑے نماز پڑھتے دیکھا، آپ نے طویل نماز پڑھی پھر ارشاد فرمایا: ''آج رات مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں: (۱)...مجھے کالے و گورے (تمام لوگوں) کی طرف مبعوث کیا گیا (۲)...رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی کہ

---

1 ...بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب اذا حرم طعامه، ۴/ ۳۰۰، حدیث: ۶۶۹۱

2 ...مسلم، کتاب صفة القیامة والجنة والنار، ص ۱۵۰۰، حدیث: ۲۷۸۸

ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر البعث، ۴/ ۵۰۵، حدیث: ۴۲۷۵

دشمن مجھ سے ایک مہینہ کی مسافت پر بھی خوفزدہ رہتا ہے(۳)...میرے لئے ساری زمین مسجد(جائے نماز) اور طہارت کا ذریعہ بنادی گئی(۴)...میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ تھیں اور (۵)...(مجھ سے) کہا گیا مانگئے عطا کیا جائے گا تو میں نے اپنی امت کے لئے شفاعت کو اختیار کیا اور یہ ہر اس شخص کو ملے گی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔"[1]

﴿4084﴾...حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اعضائے وضو کو کبھی تین، کبھی دو اور کبھی ایک ایک مرتبہ دھویا[2]۔[3]

ایمان نہیں تو کچھ نہیں:

﴿4085﴾...اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ابنِ جدعان زمانۂ جاہلیت میں مہمان نوازی کرتا، قیدیوں کو چھڑاتا، پڑوسیوں کے ساتھ سلوک کرتا اور صلہ رحمی کرتا تھا کیا یہ اعمال اسے فائدہ دیں گے؟ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نہیں کیونکہ اس نے ایک دن بھی یہ نہیں کہا: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! قیامت کے دن میری خطاؤں کو معاف فرمانا۔[4]

---

1 ...بخاری، کتاب التیمم، باب التیمم، ۱/ ۱۳۳، حدیث: ۳۳۵، عن جابر

مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ سبا، اوتیت خمسا لم یؤتھا نبی قبلی، ۳/ ۲۰۲، حدیث: ۳۶۴۰

2 ...احناف کے نزدیک: طہارت میں ہر عضو کا پورا تین بار دھونا سنت مؤکدہ ہے، ترک کی عادت سے گناہ گار ہوگا۔ اگر پانی کم ہے یا سردی سخت ہے یا اور کسی ضرورت کے لئے پانی درکار ہے اس وجہ سے اعضا ایک ایک بار دھوئے تو مضائقہ نہیں۔ (فتاوی رضویہ، ج۱، حصہ دوم، ص۹۱۵، ۹۱۶، ملتقطاً)

(اعضائے وضو کا ایک ایک بار دھونا) یہ فرض کا درجہ ہے کہ کم از کم اعضاء وضو کو ایک ایک بار دھویا جائے۔ مگر تین تین بار دھونا سنت ہے۔ وقت میں گنجائش ہو اور پانی بھی اتنا ہو کہ تین تین بار اعضاء وضو دھو سکتا ہو تو تین بار سے کم دھونا ہرگز نہیں چاہئے۔ یہ ترک سنت ہے۔ اور اگر وقت اتنا تنگ ہے کہ اعضاء وضو تین بار دھونے میں وقت ختم ہو جانے کا اندیشہ ہو تو فرض ہے کہ صرف ایک ایک بار دھوئے تاکہ نماز قضا نہ ہو۔ (نزہۃ القاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء مرۃ مرۃ، ۱/ ۵۴۳، تحت الحدیث: ۱۱۵)

نیز "ایک بار یا دو بار دھونا بیان جواز کے لئے ہے اور تین بار دھونا بیان استحباب کے لئے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۸۵)

3 ...ترمذی، کتاب الطھارۃ، باب ماجاء فی الوضوء مرۃ ومرتین وثلاثا، ۱/ ۱۱۵، حدیث: ۴۵، عن جابر

4 ...مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/ ۴۳۴، حدیث: ۲۴۹۴۲

ابلیس لعین کے مددگار:

﴿4086﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نَبِیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ابلیس لعین نے اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے کہا: اے ربّ عَزَّ وَجَلَّ! آدم کو زمین پر اتارا گیا ہے، مجھے معلوم ہے کہ عنقریب اس کے لئے کتاب بھی ہوگی اور رُسُل بھی، اس کی کتاب اور رسل کون ہیں؟ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ان کے رُسُل فرشتے اور ان ہی میں سے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام ہوں گے، ان کی کُتُب تورات، اِنجیل، زبور اور فرقان ہیں۔ ابلیس لعین نے پوچھا: تو میری کتاب کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: تیری کتاب گُودنا، تیری قراءت اشعار اور تیرے رُسُل (پیغام رساں) کاہن، تیرا کھانا وہ ہے جس پر اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا نام نہ لیا گیا ہو، تیرا پینا ہر نشہ آور چیز، تیری حدیث (گفتگو) جھوٹ، تیرا گھر حمام، تیرا جال عورتیں، تیرے مؤذن بانسریاں (گانے باجے کے آلات) اور تیری مسجد بازار ہیں۔[1]

رب تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نماز:

﴿4087﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرمایا کرتے تھے: اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نماز حضرتِ داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی نماز ہے۔ وہ رات کا ایک حصہ نماز پڑھتے باقی میں آرام فرماتے پھر رات کے دو تہائی حصے نماز پڑھتے اور ایک تہائی حصہ آرام فرماتے۔[2]



کامل ملسمان کی پہچان

...فرمانِ مصطفےٰ: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَيَدِہٖ یعنی مسلمان وہ ہے کہ اس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری، ۱/ ۱۵، حدیث:1)

---

1 ...معجم الکبیر، ۱۱/ ۸۴، حدیث: ۱۱۱۸۱

2 ...مسلم، کتاب الصیام، باب النھی عن صوم الدھر... الخ، ص۵۸۸، حدیث: ۱۱۵۹، بتغیر قلیل

حضرتِ سیِّدُنا مُجاھِد بن جَبْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو حجاج مجاہد بن جبر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علم کے سمندر، صبر و حلم کے پیکر، قرآنِ کریم کی تفسیر و تاویل کے جاننے والے، مختلف اقوال کی معرفت رکھنے والے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنے والے تھے۔

عُلَمائے تَصَوُّف فرماتے ہیں: اپنی نشانیوں پر مُطَّلَع ہونے اور اَحکام پر مضبوطی سے عمل پیرا ہونے کا نام تَصَوُّف ہے۔

﴿4088﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن نُمَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے جب بھی حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد کو دیکھا تو سمجھا کہ وہ ایسے شخص ہیں جو کسی گدھے کے خدمت گزار ہوں اور اپنا گدھا گم ہونے کی وجہ سے پریشان ہوں۔

نفس کی عزت دین کی ذلت:

﴿4089﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: جس نے اپنے نفس کو عزت دی اس نے اپنے دین کو ذلیل کیا اور جس نے اپنے نفس کو ذلیل کیا اس نے اپنے دین کو عزت دی۔

شاگردِ ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا:

﴿4090-91﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَبان بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: میں نے تین مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی شاگردی میں پورے قرآنِ پاک کی تلاوت کی اور ہر آیت پر ٹھہر کر ان سے اس کے بارے میں دریافت کیا کہ وہ کس کے بارے میں اور کس طرح نازل ہوئی۔

عُمر، جسم اور عقل میں کمی:

﴿4092﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ

بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے مجھ سے پوچھا: اے ابو القاری! حضرتِ سیِّدُنا نوح نَبِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قوم میں کتنا عرصہ ٹھہرے رہے؟ میں نے عرض کی: 950 برس۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: بے شک اس وقت سے لوگوں کی عُمریں، اَجسام اور عَقْلیں گھٹتی جارہی ہیں (یعنی اب عُمر، قد اور عقل میں کمی آگئی ہے)۔

﴿4093﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: عُلَما رخصت ہوگئے صرف سیکھنے والے باقی ہیں اور گزشتہ زمانے کے مجتہدین کے مقابلے میں تمہارے (زمانے کے) مجتہد تو صرف لوگوں کے ساتھ کھیلتے ہیں۔

﴿4094﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: مسلمان اگر اپنے بھائی کو کچھ نہ کہے صرف اس سے حیا کرے تو یہ عمل بھی اسے گناہوں سے روک دے گا۔

فقیہ کی تعریف:

﴿4095﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث بن ابو سلیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرمایا کرتے تھے: فقیہ وہ ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہے۔

﴿4096﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: بے شک جب کوئی بندہ دل سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ مؤمنین کے دلوں کو اس کی طرف مائل کر دیتا ہے۔

سیِّدُنا مُجاہِد بن جَبْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول تفسیر

﴿4097﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا ؕ﴿۸﴾ (پ۲۹، المزمل: ۸) ترجمۂ کنزالایمان: اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو کر رہو۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اسی کے لئے اخلاص اختیار کرو۔

﴿4098﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَثِیَابَکَ فَطَہِّرْ ۪ۙ﴿۴﴾ (پ۲۹، المدثر: ۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اپنے عمل کی اصلاح کرو۔

﴿4099﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖؕ (پ۵، النساء: ٣٢)　ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ سے اس کا فضل مانگو۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے دنیاوی ساز و سامان کی طلب مراد نہیں ہے۔

﴿4100-01﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ (پ۲۴، الزمر: ٣٣)　ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو (بروزِ قیامت) قرآن مجید کے ساتھ آئیں گے اور کہیں گے: یہ وہ کتاب ہے جو ہمیں عطا کی گئی اور جو کچھ اس میں ہے یقیناً ہم نے اس کی پیروی کی۔

قرآن حمایتی یا مخالف:

﴿4102﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: قرآن مجید (حاملِ قرآن) سے کہتا ہے کہ جب تک میری اتباع کرو گے میں تمہارے ساتھ رہوں گا اور اگر تم میری اتباع نہیں کرو گے تو میں تمہارا مؤاخذہ کروں گا۔

﴿4103﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَلَا تَنْسَ نَصِیْبَكَ مِنَ الدُّنْیَا (پ۲۰، القصص: ۷۷)　ترجمۂ کنزالایمان: اور دنیا میں اپنا حصہ نہ بھول۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: دنیا میں رہتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت بجالا کر اپنی دنیا سے آخرت کے لئے حصہ لو۔

﴿4104﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ۠ (۸) (پ۳۰، التکاثر: ۸)　ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ضرور اس دن تم سے نعمتوں سے پرسش ہوگی۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ہر دنیاوی لذت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

﴿4105﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالٰی:

وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ (پ۲۷، الرحمٰن: ۴۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ شخص ہے جو گناہ کرتے وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرے (اور گناہ سے باز رہے)۔

﴿4106﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالٰی:

سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ (پ۲۶، الفتح: ۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے نماز میں خشوع مراد ہے۔

قنوت سے مراد:

﴿4107﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالٰی:

وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ ﴿۲۳۸﴾ (پ۲، البقرۃ: ۲۳۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "قنوت سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور عاجزی سے جھکنا، خشوع اختیار کرنا، نگاہ کو پست رکھنا اور خوفِ خدا سے تواضع وعاجزی اختیار کرنا ہے۔" مزید فرماتے ہیں: اہلِ علم میں سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہوتا تو جب تک نماز میں مشغول رہتا ہے اپنی نظر کے بھٹکنے یا اِدھر اُدھر متوجہ ہونے یا کنکریوں کو پھیرنے یا کسی چیز سے کھیلنے یا دنیاوی چیز کے متعلق سوچنے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے رُکا رہتا ہے سوائے بھول نے کے۔

بے روح جسم:

﴿4108﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: تم عربوں کو دیکھو گے تو سخت گیر سمجھو گے، گفتگو کرو گے تو بہت دین دار پاؤ گے اور جب یہ نماز پڑھیں گے تو یوں لگے گا کہ یہ بے روح جسم ہیں۔

﴿4109﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالٰی:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ (پ۱۶، مریم: ۵۹)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنھوں نے نمازیں گنوائیں (ضائع کیں)۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ”ایسا قُربِ قیامت اور صالحین اُمت کے ختم ہو جانے کے وقت ہو گا۔“ اور

وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ (پ۱۶، مریم: ۵۹) ترجمۂ کنز الایمان: اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے۔

کی تفسیر فرماتے ہیں: وہ ناخلف گلی کوچوں میں جانوروں کی جفتی کی طرح زنا میں مشغول ہوں گے۔

دلوں کا زنگ:

﴿4110﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: دل ہتھیلی کی طرح ہوتا ہے جب آدمی گناہ کرتا ہے تو ایک انگلی بند ہو جاتی ہے یہاں تک کہ ایک ایک کر کے تمام انگلیاں بند ہو جاتی ہیں پھر اس پر مہر لگا دی جاتی ہے۔ اسی مہر کو علما دلوں کا زنگ خیال کرتے ہیں جیسا کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

كَلَّا بَلْ سَكْتَةٌ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ (پ۳۰، المطففین: ۱۴) ترجمۂ کنز الایمان: کوئی نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ان کی کمائیوں نے۔

﴿4111﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّ اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـئَتُهٗ (پ۱، البقرۃ: ۸۱) ترجمۂ کنز الایمان: ہاں کیوں نہیں جو گناہ کمائے اور اس کی خطا اسے گھیر لے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: گناہ دلوں کا احاطہ کر لیتے ہیں جب بھی انسان گناہ کرتا ہے تو ان کی مقدار میں اضافہ ہو جاتا ہے حتّٰی کہ وہ دلوں کو ڈھانپ لیتے ہیں یہاں تک کہ دل یوں ہو جاتے ہیں۔ یہ کہہ کر آپ نے اپنے ہاتھ کو بند کر لیا پھر فرمایا: یہی وہ زنگ ہے (جس کا قرآنِ پاک میں ذکر ہے)۔

﴿4112﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَىٕذٍۭ بِمَا قَدَّمَ وَ اَخَّرَ ﴿۱۳﴾ (پ۲۹، القیامۃ: ۱۳) ترجمۂ کنز الایمان: اس دن آدمی کو اس کا سب اگلا پچھلا جتا دیا جائے گا۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اُسے اس کے پہلے عمل سے لے کر آخری عمل تک آگاہ کر دیا جائے گا۔

﴿4113﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ﴿۷﴾ وَ اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿۸﴾ ترجمۂ کنز الایمان: تو جب تم نماز سے فارغ ہو تو دعا میں محنت کرو اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت کرو۔ (پ۳۰، الم نشرح: ۷، ۸)

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جب تم دنیاوی معاملات سے فارغ ہو جاؤ تو نماز میں مشغول ہو جاؤ اور تمہاری رغبت رب عَزَّوَجَلَّ ہی کی طرف ہو اور اسی کا قصد کرو۔

نَفْسِ مُطْمَئِنَّہ:

﴿4114﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ﴿۲۹﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اے اطمینان والی جان اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو۔ (پ۳۰، الفجر: ۲۷، ۲۸)

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: وہ نفس جسے یقین ہو گیا کہ اس کا ربّ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے اور وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم اور اس کی اطاعت میں مضطرب و بے چین ہو۔

جیسی صحبت ویسی جزا:

﴿4115﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: جب بھی کسی کا انتقال ہوتا ہے تو اس کے اہلِ مجلس کو اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اگر اہلِ مجلس اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والوں میں سے ہوں تو اسے انہیں میں شمار کیا جاتا ہے اور اگر اہلِ لہو و لعب میں سے ہوں تو اس کا شمار انہیں میں ہوتا ہے۔

کثرت سے ذکر کرنے والا کون؟

﴿4116﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: آدمی اس وقت تک کثرت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والوں میں سے نہیں ہو سکتا جب تک کھڑے، بیٹھے اور لیٹے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر نہ کرے۔

غائب کو اچھے الفاظ میں یاد کرو:

﴿4117﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: کچھ فرشتے بھی انسان کے ہم نشین ہوتے ہیں جب کوئی بندہ مومن اپنے بھائی کو اچھے الفاظ میں یاد کرتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ تمہیں بھی اسی کی مثل عطا ہو اور جب وہ اسے بُرے الفاظ سے یاد کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: اے وہ انسان جس کے عیبوں پر پردہ ڈالا گیا ہے رک جا اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کر جس نے تیرے عیبوں کو چھپا رکھا ہے۔

تین باتوں سے شیطان عاجز نہیں آتا:

﴿4118﴾... حضرتِ سیِّدُنا زبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: شیطان کہتا ہے: اگر آدمی مجھے عاجز و نامراد کر دے تب بھی وہ تین باتوں میں مجھے عاجز نہیں کر سکتا: (۱)... دوسرے کا مال ناحق لینے سے (۲)... ناحق مال ضائع کرنے سے اور (۳)... حق دار کو نہ دینے سے۔

بندے کا سجدہ شیطان کی ہلاکت:

﴿4119﴾... حضرتِ سیِّدُنا زُبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: جب بھی شیطان آدمی کو سجدہ کرتے دیکھتا ہے تو خود کو تھپڑ مارتا اور ہلاکت کی دعا کرتا ہے پھر کہتا ہے: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے انسان کو سجدہ کا حکم دیا تو اس نے سجدہ کیا اور جنت کا حق دار ٹھہرا جبکہ مجھے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا لیکن میں نافرمانی کر کے جہنم کا مستحق ٹھہرا۔

﴿4120﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: جو شخص رزقِ حلال کی تلاش میں شرماتا نہیں اس کا بوجھ ہلکا ہوتا اور وہ خود کو آرام پہنچاتا ہے۔

کبھی لوٹ کر نہیں آؤں گا:

﴿4121﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: دنیا سے جو بھی دن گزرتا ہے یہ کہتا ہے: تمام تعریفیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے مجھے دنیا سے نکالا اور اب میں اس کی طرف کبھی لوٹ کر نہیں آؤں گا۔

﴿4122﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ (پ۱۷، الانبیاء:۸۷) ترجمۂ کنزالایمان: تو گمان کیا کہ ہم اس پر تنگی نہ کریں گے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یُونُس عَلَیْهِ السَّلَام نے گمان کیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میری لغزش پر مواخذہ نہیں فرمائے گا۔

زُخْرُف کے معنٰی:

﴿4123﴾... حضرتِ سیِّدُنا حکم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: مجھے زُخْرُف کا معنٰی اچھی طرح معلوم نہ تھا یہاں تک کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی قراءت میں "زُخْرُف" کو "بَیْتًا مِّنْ ذَهَبٍ یعنی سونے کا گھر" سنا (تو مجھے معلوم ہوا کہ زُخْرُف کا معنٰی سونا ہے)۔

بادلوں پر مقرر فرشتہ:

﴿4124﴾... حضرتِ سیِّدُنا حکم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: رَعْد ایک فرشتہ ہے جو اپنی آواز سے بادلوں کو چلاتا ہے۔

نیکی کی برکت:

﴿4125﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: "بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کی نیکی کی وجہ سے اس کی اولاد در اولاد کو نیک بنا دیتا ہے۔" مزید فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْهِ السَّلَام فرمایا کرتے تھے: مومن کے لئے بشارت ہے پھر مومن کے لئے خوشخبری ہے کہ کس طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُسے اُس شخص کا نائب بنا دیا ہے جو نیکی چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔

﴿4126﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾ (پ۲، البقرة:۱۶۶) ترجمۂ کنزالایمان: اور کٹ جائیں گی ان سب کی ڈوریں۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: وہ تعلقات جو دنیاوی زندگی میں اس کے اور لوگوں کے درمیان تھے قیامت کے دن وہ کٹ (یعنی ختم ہو) جائیں گے (دینی دوستی اور وہ محبت جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے باقی رہے گی)۔

﴿4127﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

لَا یَرْقُبُوْنَ فِیْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّ لَا ذِمَّةً ؕ (پ۱۰، التوبۃ: ۱۰) ترجمۂ کنزالایمان: کسی مسلمان میں نہ قرابت کا لحاظ کریں نہ عہد کا۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: کسی مسلمان کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا لحاظ نہ کریں۔

﴿4128﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

بَقِیَّتُ اللّٰهِ خَیْرٌ لَّكُمْ (پ۱۲، ھود: ۸۶) ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کا دیا جو بچ رہے وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت ہے۔

اپنے سے چھوٹے کی تعظیم:

﴿4129﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرتِ سیِّدُنا اِبْنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا شریکِ سفر تھا، جب میں سوار ہونے کا ارادہ کرتا تو آپ میرے پاس تشریف لاکر میری سُواری کی رکاب تھام لیتے اور جب میں سوار ہو جاتا تو میرے کپڑوں کو درست کرتے۔ ایک مرتبہ آپ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے اسے ناگوار جانا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اے مجاہد! تم تو تنگ دل کے مالک ہو۔

﴿4130﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن مُہاجِر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَادِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: بسا اوقات حضرتِ سیِّدُنا اِبْنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا میری سُواری کی رکاب تھام لیتے اور بعض اوقات حضرتِ سیِّدُنا اِبْنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اپنی انگلیاں میری بغل میں داخل کر دیتے۔

﴿4131﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن عُمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی صحبت اِختیار کی تاکہ آپ کی خدمت کروں لیکن آپ میری خدمت کیا کرتے۔

﴿4132﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ہمراہ ایک کھنڈر کے پاس سے گزرا آپ نے فرمایا: اے مجاہد! آواز دو کہ اے کھنڈر! تمہارے مالکوں کے ساتھ کیا ہوا اور تمہارے رہائشی کہاں ہیں؟ فرماتے ہیں: میں نے آواز دی تو آپ رَضِیَ اللہ

تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: وہ لوگ رخصت ہوگئے لیکن ان کے اعمال باقی ہیں۔

”لَهْوَ الْحَدِيْثِ“ سے مراد:

﴿4133﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ ترجمۂ کنزالایمان: اور کچھ لوگ کھیل کی بات خریدتے ہیں۔

(پ۲۱، لقمان: ۶)

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد گانا ہے۔

صبر صدمہ کی ابتدا میں ہے:

﴿4134﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: صبر صدمہ کی ابتدا میں ہوتا ہے۔

قبرستان سے گزرتے وقت کی دعا:

﴿4135﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہلال بن خَبَّاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَہَّاب بیان کرتے ہیں: مجھے مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ تک حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد کے ساتھ ہم رکابی کا شرف حاصل ہوا۔ جب بھی کسی قبرستان سے گزر ہوتا تو یہ دعا پڑھتے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الدِّيَارِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْكُمْ وَالْمُسْلِمِيْنَ يَرْحَمُ اللهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ یعنی اے قبر والو! تم میں سے مسلمانوں پر سلام ہو اور جو تم میں سے آگے بڑھ گئے ہیں ان پر اللہ عَزَّوَجَلَّ رحم فرمائے اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔

ملک الموت کے لئے زمین طشت کی طرح ہے:

﴿4136﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے زمین ایک طشت کی طرح بنادی گئی ہے وہ اس میں سے جہاں سے چاہتے ہیں لے لیتے ہیں اور ان کے کچھ مددگار بنائے گئے ہیں جو روحوں کو قبض کرتے ہیں پھر ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام ان سے روحوں کو لے لیتے ہیں۔

ویران ہونے کے لئے تعمیر کرو:

﴿4137﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ ابو نَجِیح عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد یا ان

کے علاوہ کسی اور سے نقل کرتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کو جب زمین پر اتارا گیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ سے ارشاد فرمایا: ویران ہونے کے لئے تعمیر کرو اور فنا ہونے کے لئے جنو۔

بارش سے محرومی کا سبب:

﴿4138﴾... حضرتِ سَیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَیَلۡعَنُهُمُ اللّٰعِنُوۡنَ ﴿۱۵۹﴾ (پ۲، البقرۃ: ۱۵۹) ترجمۂ کنزالایمان: اور لعنت کرنے والوں کی لعنت۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: زمین کے چوپائے، سانپ، بچھو اور دیگر مخلوق میں سے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے ان (فساق وفجار) پر لعنت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ان کے گناہوں کی وجہ سے بارش سے محروم ہو جاتے ہیں۔

﴿4139﴾... حضرتِ سَیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوۡدٌ ۚ﴿۶﴾ (پ۳۰، العٰدیٰت: ۶) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک آدمی اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "لَکَنُوْدٌ" کے معنٰی ناشکرا کے ہیں۔

علم دین سے محروم:

﴿4140﴾... حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ ابونَجِیح عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: بے شک علم دین کو شرمیلا اور متکبر شخص حاصل نہیں کر سکتا۔

خطائیں لکھنے والے فرشتے کا نام:

﴿4141﴾... حضرتِ سَیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

عَنِ الۡیَمِیۡنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِیۡدٌ ﴿۱۷﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ایک داہنے بیٹھا اور ایک بائیں۔

(پ۲۶، ق: ۱۷)

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: گناہ لکھنے والے فرشتے کا نام "قعید" ہے۔

﴿4142﴾... حضرتِ سَیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

مَا یُبَدَّلُ الۡقَوۡلُ لَدَیَّ (پ۲۶، ق: ۲۹) ترجمۂ کنزالایمان: میرے یہاں بات بدلتی نہیں۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جو کچھ میں نے فیصلہ فرمانا تھا فرمادیا۔

﴿4143﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ (پ۱۲، یوسف: ۲۶) ترجمۂ کنزالایمان: اور عورت کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے گواہی دی۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یہ گواہ انسانوں اور جنوں کے علاوہ کسی مخلوق میں سے تھا۔

بے دھوئیں کی آگ کی لپٹ سے مراد:

﴿4144﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ (پ۲۷، الرحمٰن: ۳۵) ترجمۂ کنزالایمان: تم پر چھوڑی جائے گی بے دھوئیں کی آگ کی لپٹ۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد آگ کا شعلہ ہے جو آگ سے جدا ہو۔

﴿4145﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ (پ۸، الانعام: ۱۱۲) ترجمۂ کنزالایمان: (خفیہ ڈالتا ہے) بناوٹ کی بات دھوکے کو۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: آدمی اور جنوں کے شیاطین باطل کو اپنی زبانوں سے مزین کرتے ہیں۔

مال دار، مریض اور غلام کی بارگاہِ الٰہی میں پیشی:

﴿4146﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: قیامت کے دن مال دار، مریض اور غلام کو بارگاہِ الٰہی میں لایا جائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مال دار سے ارشاد فرمائے گا کہ تجھے میری عبادت سے کس چیز نے روکے رکھا؟ وہ عرض کرے گا: تو نے کثرت سے مجھے مال و دولت عطا کیا جس کی وجہ سے میں سرکش ہو گیا۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن داود عَلَیْہِمَا السَّلَام کو ان کی بادشاہت سمیت لایا جائے گا اور مال دار سے کہا جائے گا: تم زیادہ مصروف تھے یا یہ؟ وہ عرض کرے گا: یہ زیادہ مصروف تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: مصروفیت نے انہیں تو میری عبادت سے نہیں روکا۔ پھر مریض کو حاضر کیا جائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: تمہیں میری عبادت سے کس چیز نے روکے رکھا؟ وہ عرض کرے

گا: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! تو نے مجھے میرے جسم میں مشغول رکھا۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کو ان کی بیماری سمیت لایا جائے گا اور مریض سے کہا جائے گا: تم زیادہ تکلیف میں تھے یا یہ؟ وہ عرض کرے گا: یہ زیادہ تکلیف میں تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: انہیں تو اس بات نے میری عبادت سے نہیں روکا۔ پھر غلام کو لایا جائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: تمہیں میری عبادت سے کس چیز نے روکے رکھا؟ وہ عرض کرے گا: تو نے مجھے غلام بنایا میرے مالک مجھ پر حکم چلاتے رہتے تھے۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا یوسف صدیق عَلَیْہِ السَّلَام کو لایا جائے گا اور غلام سے کہا جائے گا: تمہاری غلامی زیادہ سخت تھی یا ان کی (جبری غلامی)؟ وہ عرض کرے گا: ان کی غلامی زیادہ سخت تھی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: انہیں تو کسی چیز نے بھی میری عبادت سے نہیں روکا۔

ہاروت وماروت:

﴿4147﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد جب بھی کسی عجیب چیز کے بارے میں سنتے تو اسے دیکھنے کے لئے تشریف لے جاتے۔ ایک مرتبہ آپ چاہِ بَرَہُوت[1] کو دیکھنے کے لئے حضرَموت گئے اور ایک مرتبہ بابِل کا سفر اختیار کیا۔ بابِل کا والی آپ کا دوست تھا۔ آپ نے اس سے کہا: کیا آپ مجھے ہاروت وماروت دکھا سکتے ہیں؟ اس نے جادوگروں میں سے ایک یہودی کو بلایا اور کہا: انہیں لے جا کر ہاروت وماروت دکھاؤ۔ اس یہودی جادوگر نے کہا: میں آپ کو اس شرط پر دکھاؤں گا کہ آپ ان کے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد نہیں کریں گے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں: وہ مجھے ایک قلعہ میں گیا اور ایک پتھر اکھاڑ کر کہا: میرا پاؤں پکڑو۔ پھر وہ مجھے لے کر آگے بڑھتا گیا حتّٰی کہ ہم ان کے پاس پہنچ گئے۔ اچانک میں نے دیکھا تو ہاروت وماروت بڑے بڑے پہاڑوں کی طرح اُلٹے لٹکے ہوئے تھے[2]۔

---

❶... یمن کا ایک کنواں جہاں کفار کی اَرواح قید ہیں۔ (شرح الصدور، ص۲۳۶، ۲۳۷)

❷... قصہ ہارُوت وماروت جس طرح عام (عوام) میں شائع (مشہور) ہے ائمۂ کرام کو اس پر سخت انکار شدید ہے، جس کی تفصیل شفاء شریف اور اس کی شروح میں ہے، یہاں تک کہ امام اجل قاضی عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ خبریں یہودیوں کی کتابوں اور ان کی افتراؤں سے ہیں۔ راجح یہی ہے کہ ہارُوت وماروت دو فرشتے ہیں جن کو ربّ عَزَّوَجَلَّ نے ابتلائے خلق (لوگوں کی آزمائش) کے لئے مقرر فرمایا کہ جو سحر (جادو) سیکھنا چاہے اسے نصیحت کریں کہ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ (پ۱، البقرۃ: ۱۰۲) ہم تو آزمائش ہی کے لئے مقرر ہوئے ہیں تو کفر نہ کر۔ اور جو نہ مانے اپنے پاؤں جہنم میں جائے اسے تعلیم کریں تو وہ طاعت میں ہیں نہ کہ معصیت میں۔ (فتاوٰی رضویہ، ۲۶ / ۳۹۷، ملخصاً)

میرے (منہ سے بے ساختہ نکلا) تمہیں پیدا کرنے والی ذات پاک ہے۔ یہ سن کر وہ دونوں حرکت میں آگئے گویا دنیا کے پہاڑ گر کر ریزہ ریزہ ہو رہے ہوں۔ یہ دیکھ کر مجھ پر اور یہودی پر بے ہوشی طاری ہوگئی، یہودی کو مجھ سے پہلے ہوش آیا، اس نے مجھے اٹھاتے ہوئے کہا: اُٹھیئے! آپ مجھے اور خود کو ہلاک کر دینا چاہتے تھے۔

حکایت: تقدیر کا لکھا پورا ہوا

﴿4148﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَ لَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍؕ (پ۵، النساء: ۷۸)

ترجمۂ کنزالایمان: تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آلے گی اگرچہ مضبوط قلعوں میں ہو۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: پچھلے زمانہ میں ایک عورت تھی، ایک شخص اس کا اجیر (ملازم، نوکر) تھا، عورت نے بچی کو جنم دیا اور نوکر کو آگ لینے کے لئے بھیجا وہ آگ لینے نکلا تو دروازے پر ایک آدمی ملا اس نے نوکر سے پوچھا: عورت نے کیا جنا؟ کہا: لڑکی۔ آدمی نے کہا: یہ لڑکی اس وقت تک فوت نہیں ہوگی جب تک یہ 100 مردوں سے زنانہ کرلے، اس کا نوکر اس سے شادی کرے گا اور اس کی موت مکڑی سے واقع ہوگی۔ ملازم نے دل میں سوچا: کیا 100 مردوں سے بدکاری کرنے کے بعد یہ مجھ سے شادی کرے گی؟ اگر ایسی بات ہے تو میں اسے مار ڈالتا ہوں۔ یہ سوچ کر وہ چھری لے کر اندر گیا اور بچی کا پیٹ پھاڑ دیا اور جس طرف منہ تھا اس طرف بھاگ نکلا اور سمندر کی راہ لی۔ بچی کے پیٹ کو سیا گیا اور اس کا علاج کیا گیا حتّٰی کہ وہ تندرست ہوگئی، جب وہ جوانی کی دہلیز پر پہنچی تو بدکاری میں مشغول ہوگئی اور ساحلِ سمندر پر رہنے لگی اور ایک عرصہ تک زناکاری میں مصروف رہی۔ دوسری طرف جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا وہ ملازم پردیس میں رہا پھر بہت زیادہ مال و اسباب لے کر اسی ساحل پر آگیا۔ اس نے ساحل پر قیام پذیر ایک عورت سے کہا: میرے لئے اس بستی کی سب سے خوبصورت عورت کو تلاش کرو میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے بتایا کہ یہاں ایک خوبصورت عورت رہتی ہے لیکن وہ بدکاری کرتی ہے۔ ملازم نے کہا: اسے میرے پاس لے آؤ وہ عورت اس کے پاس گئی اور کہا: ایک بہت مال دار اور دولت مند شخص یہاں آیا ہے اور اس نے مجھ سے یہ یہ بات کی اور میں نے اس سے یہ بات کہی۔ لڑکی نے کہا: میں نے بدکاری چھوڑ دی ہے اگر وہ چاہے تو میں اس سے شادی کرلوں گی۔ نوکر نے اس سے

شادی کرلی۔ ایک مرتبہ وہ لڑکی اس کے پاس بیٹھی تھی کہ اُس نے اُسے اپنے مُعاملے کے بارے میں خبر دی۔ لڑکی بولی: وہ میں ہی ہوں۔ اس نے اپنے پیٹ پر شق ہونے کا نشان دکھایا اور کہا: میں بدکاری کیا کرتی تھی مجھے معلوم نہیں کہ میں نے 100 یا زیادہ مردوں کے ساتھ بدکاری کی۔ یہ سن کر اس نوکر نے کہا: مجھے بتایا گیا تھا کہ لڑکی کی موت مکڑی سے واقع ہوگی۔ پھر اس مرد نے لڑکی کے لئے صحرا میں ایک عالی شان مضبوط محل تعمیر کروایا، ایک دن وہ دونوں اس محل میں تھے کہ انہوں نے چھت میں ایک مکڑی دیکھی مرد نے کہا: یہ مکڑی ہے۔ لڑکی نے کہا: کیا یہ مجھے مارے گی؟ اسے میرے علاوہ کوئی نہ مارے۔ یہ کہہ کر اس نے اسے ہلایا تو وہ نیچے گر پڑی، لڑکی نے پاؤں کے انگوٹھے سے اسے مسل دیا۔ مکڑی کے زہر کے چھینٹے اس کے ناخن اور گوشت میں چلے گئے جس سے اس کا پاؤں سیاہ ہوگیا اور وہ مرگئی۔ اسی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی:

اَیۡنَ مَا تَكُوۡنُوۡا یُدۡرِكۡكُّمُ الۡمَوۡتُ وَلَوۡ كُنۡتُمۡ فِیۡ بُرُوۡجٍ مُّشَیَّدَةٍ (پ۵، النساء:۷۸)

ترجمۂ کنزالایمان: تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آلے گی اگرچہ مضبوط قلعوں میں ہو۔

ظلم ربّ تعالیٰ کو پسند نہیں:

﴿4149﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا نوح نَجِیُّ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام ایک شیر کے پاس سے گزرے، آپ نے اسے پاؤں مارا تو اس نے پنجے سے آپ کے جسم پر خراش لگادی۔ آپ نے رات جاگ کر گزاری اور بارگاہِ الٰہی میں شکایت کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وحی فرمائی کہ میں ظلم پسند نہیں فرماتا۔

روح کو ابن آدم کی صورت پر پیدا کیا گیا:

﴿4150﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ ابونجیح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: بے شک روح کو ابنِ آدم کی صورت پر پیدا کیا گیا۔

﴿4151﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَفِیۡۤ اَمۡوَالِہِمۡ حَقٌّ (پ۲۶، الذّٰریٰت:۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ان کے مالوں میں حق تھا۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس حق سے مراد زکوٰۃ کے علاوہ دیگر حقوق (نفلی صدقات وغیرہ) ہیں۔

برزخ سے مراد:

﴿4152﴾... حضرتِ سیِّدُنا قَطَن بن خلیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد سے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَمِنْ وَّرَآىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ (پ۱۸، المؤمنون: ۱۰۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ان کے آگے ایک آڑ ہے اس دن تک جس میں اٹھائے جائیں گے۔

کی تفسیر پوچھی تو آپ نے فرمایا: ”اس آڑ (یعنی برزخ) سے مراد موت اور دوبارہ زندہ کئے جانے کی درمیانی مدت ہے۔“ اور اس فرمانِ باری تعالیٰ:

بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ ﴿۲۰﴾ (پ۲۷، الرحمن: ۲۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہے ان میں روک کہ ایک دوسرے پر بڑھ نہیں سکتا۔

کی تفسیر پوچھی تو آپ نے فرمایا: ان دونوں سمندروں کے درمیان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ایسی روک (آڑ) ہے کہ ان میں سے ایک کا پانی دوسرے میں داخل نہیں ہو سکتا، نہ نمکین پانی میٹھے میں، نہ میٹھا نمکین میں۔

﴿4153﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

فَمَاۤ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾ (پ۱، البقرۃ: ۱۷۵) ترجمۂ کنزالایمان: توکس درجہ انہیں آگ کی سہار (برداشت) ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: وہ کس درجہ اِنہماک کے ساتھ جہنمیوں کے اعمال کرنے میں مصروف ہیں۔

سیاہ خچر کی مانند بچھو:

﴿4154﴾... حضرتِ سیِّدُنا حُمَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: اہلِ جہنم کے لئے ایک گوشہ ہے جس میں وہ استراحت کے لئے آئیں گے جب وہ اس کی طرف بڑھیں گے تو سیاہ خچر کی مانند بچھو انہیں ڈسیں گے۔

سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا کھانا:

﴿4155﴾... حضرتِ سیِّدُنا حُمَید بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن زکریا عَلَیْہِمَا السَّلَام کا کھانا گھاس ہوتا تھا۔ آپ خوفِ خدا سے

اس قدر روتے تھے کہ اگر آپ کی آنکھوں پر تارکول ہوتا تو وہ بھی پگھل جاتا۔

《4156》... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ لِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ ظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ﴿۱۵﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں خوشی سے خواہ مجبوری سے[1]۔

(پ۱۳، الرعد: ۱۵)

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: مومن خوشی سے سجدہ کرتا ہے جبکہ کافر مجبوری سے۔

《4157》... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ هُوَ شَدِیْدُ الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾ (پ۱۳، الرعد: ۱۳) ترجمۂ کنزالایمان: اور اس کی پکڑ سخت ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "مِحَال" کے معنٰی سختی کے ہیں۔

《4158》... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ (پ۱۳، الرعد: ۳۱) ترجمۂ کنزالایمان: (اور کافروں کو ہمیشہ) ان کے کئے پر سخت دھمک (انتہائی سخت مصیبت پہنچتی رہے گی)۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "قَارِعَةٌ" سے مراد ہلاکت ہے۔

《4159》... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ یَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸﴾ (پ۱۴، النحل: ۸) ترجمۂ کنزالایمان: اور پیدا کرے گا جس کی تمہیں خبر نہیں۔

1... یہ آیت سجدہ ہے اور آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ چنانچہ **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ **1250** صفحات پر مشتمل کتاب **بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ چہارم، صفحہ 728** پر صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: "آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ سجدہ واجب ہونے کے لئے پوری آیت پڑھنا ضروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادہ پایا جاتا ہے اور اس کے قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھنا کافی ہے۔" اور صفحہ **730** پر فرماتے ہیں: "فارسی یا کسی اور زبان میں آیت کا ترجمہ پڑھا تو پڑھنے والے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہو گیا، سننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہیں کہ آیتِ سجدہ کا ترجمہ ہے، البتہ یہ ضرور ہے کہ اسے نامعلوم ہو تو بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیتِ سجدہ کا ترجمہ تھا اور آیت پڑھی گئی ہو تو اس کی ضرورت نہیں کہ سننے والے کو آیتِ سجدہ ہونا بتایا گیا ہو۔"

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ کیڑا ہے جو پودوں کے اندر رہوتا ہے۔

﴾4160﴿ ... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ (پ١٦، مریم: ٤) ترجمۂ کنزالایمان: میری ہڈی کمزور ہو گئی۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا زکریا عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی داڑھوں کے ٹوٹ جانے کی شکایت کی۔

﴾4161﴿ ... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّیْؕ اِنَّهٗ كَانَ بِیْ حَفِیًّا ﴿۴۷﴾ (پ١٦، مریم: ٤٧) ترجمۂ کنزالایمان: قریب ہے کہ میں تیرے لیے اپنے رب سے معافی مانگوں گا بے شک وہ مجھ پر مہربان ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "حَفِیًّا" سے مراد "رحیم" ہے۔

موت کا قاصد:

﴾4162﴿ ... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن ذَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: جب آدمی کسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو حضرتِ سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام کا قاصد اس کے پاس ہوتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اپنی زندگی کی آخری بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام خود اس کے پاس تشریف لاتے ہیں اور فرماتے ہیں: تمہارے پاس پے در پے میرے قاصد آتے رہے لیکن تم نے ان کی پروانہ کی اب تمہارے پاس ایسا قاصد آیا ہے جو دنیا سے تمہارا نام و نشان مٹا دے گا۔

جہنم سے پناہ مانگنے کی فضیلت:

﴾4163﴿ ... حضرتِ سیِّدُنا ابو یحییٰ قَتّات رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: قیامت کے دن ایک آدمی کو جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا تو جہنم اس سے سکڑنا (یعنی دور ہونا) شروع ہو جائے گی۔ فرشتہ پوچھے گا: (اے جہنم!) تجھے کیا ہو گیا ہے؟ تجھے کیا ہو گیا ہے؟ وہ کہے گی: یہ شخص دنیا میں مجھ سے پناہ مانگا کرتا تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: (اے فرشتو!) اسے چھوڑ دو۔

جہنم سے آزادی:

﴾4164﴿ ... حضرتِ سیِّدُنا ابو یحییٰ قَتّات رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: قیامت کے دن ایک بندے کو جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا، وہ عرض کرے گا: میرا تو یہ گمان نہ تھا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ دریافت فرمائے گا: تیرا کیا گمان تھا؟ وہ عرض کرے گا: میرا گمان تھا کہ تو مجھے بخش دے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: (اے فرشتو!) اسے چھوڑ دو۔

اطاعت الٰہی میں خرچ کرنا اسراف نہیں:

﴿4165﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن اَسْوَد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر بھی مال اطاعتِ الٰہی میں خرچ کرے تب بھی وہ اسراف کرنے والوں میں سے نہ ہو گا۔

﴿4166﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: جو دن بھی دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے مجھے دنیا اور اَہْلِ دنیا سے راحت عطا فرمائی۔ پھر اس دن کو لپیٹ کر قیامت تک کے لئے اس پر مہر لگا دی جاتی ہے یہاں تک کہ (بروزِ قیامت) اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی اس مہر کو توڑے گا۔

حکمت سے مراد:

﴿4167﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

یُّؤْتِی الْحِكْمَةَ مَنْ یَّشَآءُ ۚ (پ۳، البقرۃ:۲۶۹) ترجمۂ کنزالایمان: اللہ حکمت دیتا ہے جسے چاہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: حکمت سے مراد علم اور فقہ ہے۔

﴿4168﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ (پ۵، النساء:۵۹) ترجمۂ کنزالایمان: اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد فقہا اور عُلَما ہیں۔

ایمان کی علامت:

﴿4169﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن اَسود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد کے پاس ایک عورت نے آکر کہا: میرے دل میں ایسے ایسے خیالات آتے ہیں کہ میں انہیں

زبان پر نہیں لاسکتی۔ آپ نے فرمایا: یہ تو ایمان (کی علامت) ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: اے ابوالحجاج! یہ کیا بات ہے؟ فرمایا: بندۂ مومن جب گناہوں کے مُعاملے میں شیطان سے بچ جاتا ہے تو وہ اس کے پاس آکر کہتا ہے: تمہارا کیا خیال ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو کس نے پیدا کیا؟ (یوں وہ اس طرح کے خیالات دل میں پیدا کرتا ہے)۔

سب سے بڑھ کر غنی:

﴿4170﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن اسود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: بندوں میں سب سے بڑھ کر غنی کون ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: وہ بندہ جسے جو کچھ دیا گیا ہے اس پر قناعت کرے۔ پوچھا: تیرے بندوں میں سب سے دُرُست فیصلہ کرنے والا کون ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ بندہ جو لوگوں کے لئے بھی وہی فیصلہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہو۔ عرض کی: تیرے بندوں میں سے زیادہ علم رکھنے والا کون ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ جو ان میں مجھ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہو۔

﴿4171﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ ترجمۂ کنزالایمان: اور راہیں نہ چلو کہ تمہیں اس کی راہ سے جدا کر دیں گی۔ (پ۸، الانعام: ۱۵۳)

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: راہوں سے مراد بدعات وشبہات کی راہیں ہیں۔

افضل عبادت:

﴿4172﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَعْمَش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: افضل عبادت سُنَّت کی پیروی کرنا ہے۔

﴿4173﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ کون سی نعمت (میرے لئے) افضل ہے؟ اسلام کی طرف ہدایت یا گمراہی سے عافیت۔

﴿4174﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ (پ٥، النساء:٥٩) ترجمۂ کنز الایمان: اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس کا مصداق صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہیں۔ آپ سے اس آیتِ طیبہ کی ایک تفسیر یہ بھی منقول ہے کہ اس سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین کی سوجھ بوجھ رکھنے والے اور دین کے اعتبار سے فضیلت رکھنے والے ہیں۔

﴿4175﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ (پ٥، النساء:٥٩) ترجمۂ کنز الایمان: پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد اپنے جھگڑے کو قرآن کریم کی طرف پھیرنا اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری حیاتِ مُبارکہ میں آپ کی طرف رجوع کرنا اور وصالِ ظاہری کے بعد سنت کی طرف رجوع کرنا ہے۔

پیٹ میں گفتگو:

﴿4176﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدَتُنا مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: جب میرے لختِ جگر عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام میرے پیٹ میں تھے تو مجھ سے کوئی بات کرتا تو وہ میرے پیٹ میں تسبیح کیا کرتے اور جب میں اکیلی ہوتی اور میرے پاس کوئی بات کرنے والا نہ ہوتا تو آپ میرے پیٹ ہی میں مجھ سے اور میں آپ سے گفتگو کیا کرتی تھی۔

ظاہری اور چھپی نعمتیں:

﴿4177﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ اَسْبَغَ عَلَیْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ بَاطِنَةً ؕ (پ٢١، لقمان:٢٠) ترجمۂ کنز الایمان: اور تمہیں بھرپور دیں اپنی نعمتیں ظاہر اور چھپی۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ظاہری نعمتوں سے مراد اسلام و رزق اور چھپی سے مراد عُیُوب و گناہوں کی پردہ پوشی ہے۔

دھوئیں کا وزن:

﴿4178﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: جب ملکہ سبا حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو بڑی بڑی لکڑیاں دیکھ کر حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے غلام سے پوچھا: کیا تمہارے آقا کو ان کے دھوئیں کا وزن معلوم ہے؟ غلام نے کہا: میرے آقا سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے اس کے بارے میں تو مجھے بھی معلوم ہے؟ ملکۂ سبا نے وزن پوچھا تو غلام نے کہا: لکڑیوں کا وزن کیا جائے پھر انہیں جلا کر اس کی راکھ کا وزن کیا جائے راکھ کا وزن جتنا لکڑیوں سے کم ہو گا وہی دھوئیں کا وزن ہو گا۔

توبۃ النصوح:

﴿4179﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ (پ٢٨، التحريم: ٨) ترجمۂ کنزالایمان: ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ”نَصُوْح“ سے مراد یہ ہے کہ تم گناہوں سے ایسی توبہ کرو پھر دوبارہ گناہ کا ارتکاب نہ کرو۔

صبح و شام توبہ نہ کرنے والا ظالم ہے:

﴿4180﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ ابونَجِیح عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: جو شخص صبح و شام توبہ نہ کرے وہ ظالموں میں سے ہے۔

”اَیَّامُ اللّٰہ“ سے مراد:

﴿4181﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْد بن مِہران مُکْتِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

قُلْ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا لِلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ اَیَّامَ اللّٰهِ (پ٢٥، الجاثیة: ١٤) ترجمۂ کنزالایمان: ایمان والوں سے فرماؤ درگزر کریں ان سے جو اللہ کے دنوں کی امید نہیں رکھتے۔

کی تفسیر پوچھی تو آپ نے فرمایا: ”جو اللہ کے دنوں کی امید نہیں رکھتے“ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو

نہیں جانتے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان پر انعام فرمایا ہے یا نہیں پھر آپ نے یہ آیتِ مقدسہ تلاوت فرمائی:

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰیٰتِنَاۤ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ﳔ وَذَكِّرْهُمْ بِاَیّٰىمِ اللّٰهِ ؕ (پ۱۳، ابراھیم: ۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک ہم نے موسٰی کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیریوں سے اجالے میں لا اور انہیں اللہ کے دن یاد دلا۔

(اس پر) حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے (اپنی قوم سے) فرمایا:

یٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ (پ۶، المائدۃ: ۲۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اے میری قوم اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو۔

حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: ”اَیَّامُ اللہ“ سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں ہیں۔

گھر سے نکلتے وقت پڑھے جانے والے کلمات:

﴿4182﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسن بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد کو فرماتے سنا: جب بندہ گھر سے نکلتا ہے تو شیطان اس کے پاس آجاتا ہے جب وہ ”بِسْمِ اللہ“ پڑھتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ تجھے ہدایت دی گئی اور جب ”تَوَكَّلْتُ عَلَى اللہ“ کہتا ہے تو کہا جاتا ہے تیری کفایت کی گئی اور جب ”لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہ“ پڑھتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ تیری حفاظت کی گئی۔ پھر اسے کہا جاتا ہے کہ اس شخص کا کیا حال ہوگا جسے ہدایت دی گئی، جس کی کفایت کی گئی اور جس کی حفاظت کی گئی؟

﴿4183﴾... حضرتِ سیِّدُنا مسلم مُلائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد نے اپنے لئے قرآنِ مجید کا نسخہ لکھنے کے لئے ایک شخص کو500 درہم عطا فرمائے۔

﴿4184﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالٰی:

وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ۝ (پ۱۹، الفرقان: ۷۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ہم متقین کی اقتدا کریں اور ان کی پیروی بجالائیں یہاں تک ہمارے بعد آنے والے ہماری اقتدا کریں۔

ہمیشہ باوضو سویا کرو کیونکہ۔۔۔!

﴿4185﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد کو فرماتے سنا کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے مجھ سے فرمایا: ہمیشہ باوضو سویا کرو کیونکہ اَرواح کو جس حال میں قبض کیا جاتا ہے اسی حال میں زندہ کیا جائے گا۔

﴿4186﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ (پ۱۸، المؤمنون: ۹۶) ترجمۂ کنزالایمان: سب سے اچھی بھلائی سے (برائی کو) دفع کرو۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جب بھی اس (یعنی برائی کرنے والے) سے ملاقات ہو تو سلام کرو۔

تقویٰ اختیار کرو:

﴿4187﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی: تقویٰ اختیار کرو کہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی خطا پر تمہاری گرفت نہ کرے جس میں تمہیں کوئی مہلت نہ دی جائے پھر تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملاقات کرو کہ تمہارے پاس کوئی دلیل نہ ہو۔

ہر دن اور رات کی گفتگو:

﴿4188﴾... حضرتِ سیِّدُنا قیس بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد نے حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد کو فرماتے سنا: ہر آنے والا دن کہتا ہے کہ اے ابنِ آدم! یقیناً تیرے پاس آج کا دن آیا ہے اور آج کے بعد یہ کبھی نہیں لوٹے گا، لہٰذا غور کر کہ تو مجھ میں کیا عمل سر انجام دیتا ہے اور ہر آنے والی رات بھی اسی طرح کہتی ہے۔

﴿4189﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

سَاَلَ سَآىٕلٌۢ (پ۲۹، المعارج: ۱) ترجمۂ کنزالایمان: ایک مانگنے والا مانگتا ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ایک پکارنے والا پکارتا ہے۔

﴿4190﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

مَآءً غَدَقًا ۙ﴿۱۶﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ ؕ (پ۲۹، الجن: ۱۶، ۱۷) ترجمۂ کنزالایمان: (تو ضرور ہم انہیں) وافر پانی دیتے کہ اس پر انہیں جانچیں۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: حتّٰی کہ وہ اس میں میرے علم کی طرف لوٹیں۔

﴿4191﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالٰی:

یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْــٴًـا ؕ (پ۱۸، النور: ۵۵)

ترجمۂ کنزالایمان: میری عبادت کریں میرا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یعنی میرے علاوہ کسی سے مَحَبَّت نہ کریں۔

﴿4192﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالٰی:

وَّ جَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًاۙ(۱۲) وَّ بَنِیْنَ شُهُوْدًاۙ(۱۳) (پ۲۹، المدثر: ۱۲، ۱۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اسے وسیع مال دیا اور بیٹے دیئے سامنے حاضر رہتے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس آیت کا مصداق ولید بن مُغِیرہ ہے جس کا مال ایک ہزار دینار اور بیٹے 10 تھے۔

﴿4193﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالٰی:

وَ الَّذِیْنَ یَمْكُرُوْنَ السَّیِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؕ (پ۲۲، فاطر: ۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو بُرے داؤں (فریب) کرتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مُراد ریاکار ہیں۔

ایثار کی انوکھی مثال:

﴿4194﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَعْمَش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: مدینہ طیبہ میں کچھ حاجت مند گھرانے تھے ایک مرتبہ ایک گھر والوں کو بکری کی ایک سری ملی، انہوں نے اس میں سے کچھ لیا پھر کہا: ہمیں چاہئے کہ ہم یہ سری اپنے سے زیادہ ضرورت مند کو دے دیں۔ چنانچہ انہوں نے وہ سری دوسرے ضرورت مند گھرانے کی طرف بھیج دی، پھر وہ سری مدینہ طیبہ کے مختلف گھروں کا چکر لگاتی رہی یہاں تک کہ جس گھر سے نکلی تھی اسی گھر تک پہنچ گئی۔

مسلمان سے مسکرا کر ملنے کی فضیلت:

﴿4195﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: جب ایک مسلمان دوسرے سے

مسکراتے ہوئے ملاقات کرتا ہے تو ان کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح ہوا سے درخت کے خشک پتے جھڑ جاتے ہیں۔ پھر فرمایا: بہت خوب یہ تو معمولی عمل ہے کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا:

لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ (پ۱۰، الانفال: ۶۳)

ترجمۂ کنز الایمان: اگر تم زمین میں جو کچھ ہے سب خرچ کر دیتے ان کے دل نہ ملا سکتے لیکن اللہ نے ان کے دل ملا دیئے۔

بندۂ مومن کی وفات پر زمین روتی ہے:

﴿4196﴾... حضرتِ سیِّدُنا منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: جب بندۂ مومن وفات پاتا ہے تو زمین 40 دن تک اس کے (فراق) میں روتی رہتی ہے۔

﴿4197﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

فَلِاَنْفُسِهِمْ یَمْهَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ (پ۲۱، الروم: ۴۴)

ترجمۂ کنز الایمان: وہ اپنے ہی لیے تیاری کر رہے ہیں۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: وہ اپنی قبر کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔

﴿4198﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد اور حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا فرماتے ہیں: (بروزِ قیامت) حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کو اٹھایا جائے گا تو آپ اپنی لغزش یاد کریں گے جو آپ کی ہتھیلی پر تحریر ہوگی اور آپ پر خوفِ خدا طاری ہوگا۔ جب آپ قیامت کی ہولناکیاں ملاحظہ فرمائیں گے تو سوائے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت و قُرب کے اس سے پناہ دینے والا اور اس سے بچانے والا کسی کو نہ پائیں گے۔ پھر آپ کو وہاں سے چلے جانے کا اشارہ کیا جائے گا۔ روایت بیان کرنے والے نے یہ کہہ کر اپنے دائیں پہلو کی طرف اشارہ کیا اور اس فرمانِ باری تعالیٰ میں بھی اسی طرف اشارہ ہے:

وَ اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾ (پ۲۳، ص: ۲۵)

ترجمۂ کنز الایمان: اور بے شک اس کے لیے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور اچھا ٹھکانہ ہے۔

مصافحہ کرنے کی فضیلت:

﴿4199﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَبْدَہ بن ابولُبابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: جب بھی دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مُصافحہ کرتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے ان کے گناہ معاف کردیئے جاتے یا مٹادیئے جاتے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عَبدَہ بن ابولُبابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: یہ تو بہت آسان عمل ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد نے فرمایا: ایسا نہ کہو! بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ (پ١٠، الانفال: ٦٣)

ترجمۂ کنز الایمان: اگر تم زمین میں جو کچھ ہے سب خرچ کردیتے ان کے دل نہ ملاسکتے۔

حضرتِ سیِّدُنا عَبدَہ بن ابولُبابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد مجھ سے بڑے فقیہ ہیں۔

سرزمینِ حرم کا ادب:

﴿4200﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَبدَہ بن ابولُبابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں سے ہر سال ایک لاکھ افراد حج کرتے تھے جب حَرَم کے قریب پہنچتے تو اپنے جوتے اتار دیتے اور حرم میں ننگے پاؤں داخل ہوتے۔

﴿4201﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن عُمَر قَوارِیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِید کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: اس فرمانِ باری تعالیٰ:

یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّكِ (پ٣، آل عمران: ٤٣)

ترجمۂ کنز الایمان: اے مریم اپنے رب کے حُضور ادب سے کھڑی ہو۔

کی تفسیر میں حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد کا قول سنائیں۔ آپ نے کہا: حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس آیتِ مقدسہ:

یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّكِ (پ٣، آل عمران: ٤٣)

ترجمۂ کنز الایمان: اے مریم اپنے ربّ کے حُضور ادب سے کھڑی ہو۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: رکوع کو طویل کر۔

﴿4202﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ (پ۱۵،بنی اسرائیل:۶۴)

ترجمۂ کنزالایمان: ڈگادے (بہکادے) ان میں سے جس پر قدرت پائے اپنی آواز سے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "صوت" سے موسیقی کے آلات مراد ہیں۔

﴿4203﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّ لَدَیْنَاۤ اَنْكَالًا وَّ جَحِیْمًا ﴿۱۲﴾ (پ۲۹،المزمل:۱۲)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "اَنْكَالًا" سے مُراد بیڑیاں ہیں۔

﴿4204﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

لَا حُجَّةَ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ ؕ (پ۲۵،الشوریٰ:۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: کوئی حجت نہیں ہم میں اور تم میں۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ہے۔

﴿4205﴾... حضرتِ سیِّدُنا اِبنِ جُرَیج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ﴿۸﴾ (پ۳۰،التکاثر:۸)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر بے شک ضرور اس دن تم سے نعمتوں سے پرسش ہوگی۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ہر دنیاوی لذت کے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا۔

﴿4206﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

یَوْمَ یُسْحَبُوْنَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ ؕ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿۴۸﴾ (پ۲۷،القمر:۴۸)

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن آگ میں اپنے مونھوں پر گھسیٹے جائیں گے اور فرمایا جائے گا چکھو دوزخ کی آنچ۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس آیت کا مصداق تقدیر کو جھٹلانے والے ہیں۔

﴿4207﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ (پ۲۲،سبا:۱۰) ترجمۂ کنزالایمان: اے پہاڑو اس کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرو۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح بیان کرو۔

﴿4208﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ (پ۱۸،المؤمنون:۹۶) ترجمۂ کنزالایمان: سب سے اچھی بھلائی سے (برائی کو) دفع کرو۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد مصافحہ ہے۔

شیطان کتنی بار دھاڑیں مار کر رویا؟

﴿4209﴾... حضرتِ سیِّدُنا منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: شیطان چار مرتبہ دھاڑیں مار مار کر رویا: ایک مرتبہ جب اس پر لعنت کی گئی، دوسری مرتبہ جب اسے زمین پر اتارا گیا، تیسری مرتبہ جب رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت ہوئی کیونکہ آپ کو رسولوں کے انقطاع کے کافی عرصہ بعد مبعوث کیا گیا اور چوتھی مرتبہ جب سورۂ فاتحہ نازل ہوئی اور یہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔ منقول ہے کہ دھاڑیں مار کر رونا اور واویلہ مچانا شیطانی عمل ہے، لہٰذا دھاڑیں مار کر رونے یا واویلہ مچانے والے پر لعنت کی گئی ہے۔

﴿4210﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِیْعٍ اٰیَةً (پ۱۹،الشعراء:۱۲۸) ترجمۂ کنزالایمان: کیا ہر بلندی پر ایک نشان بناتے ہو۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: نشانی سے مراد بلندی پر کبوتروں کے لئے تعمیر ہے۔

﴿4211﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ (پ۲۱،الروم:۴۶) ترجمۂ کنزالایمان: اور اس لیے کہ اس کا فضل تلاش کرو۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: فضل سے مراد سمندر کے راستے تجارت کرنا ہے۔

﴿4212﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ (پ۳،البقرۃ:۲۶۷) ترجمۂ کنزالایمان: اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: تجارت میں سے کچھ دو۔

عورت کی ننگے سر نماز قبول نہیں:

﴿4213﴾... حضرتِ سیِّدُنا خُصَیف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد کو فرماتے سنا کہ جو عورت اپنے بالوں کو ڈھانپے بغیر نماز پڑھے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

﴿4214﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا (پ۲۴، حم السجدۃ:۳۰) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس کے مصداق وہ لوگ ہیں جنہوں نے مرتے دم تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں ٹھہرایا۔

﴿4215﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾ (پ۳۰، الاخلاص:۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور نہ اُس کے جوڑ کا کوئی۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد بیوی ہے۔

بھیڑیئے کی مثل چیونٹی:

﴿4216﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: وہ چیونٹی جس نے حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام سے گفتگو کی وہ ایک بڑے بھیڑیئے کی مثل تھی۔

200سال میں بلوغت:

﴿4217﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: قوم عاد میں سے کوئی لڑکا اس وقت تک بالغ نہ ہوتا تھا جب تک 200سال کی عُمر کو نہ پہنچ جاتا۔

﴿4218﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سوا ہر شخص کے قول کو قبول بھی کیا جاسکتا ہے اور رد بھی (جبکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے قول کو رد نہیں کیا جاسکتا)۔

حضرتِ سیِّدُنا مُجاهِد رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا ابو حجاج امام مُجاہِد بن جَبْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی جَلِیْلُ الْقَدْر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔ جن میں سے چند کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر، حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ، حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری، حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ اور حضرتِ سیِّدُنا رافع بن خدیج رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن جبکہ آپ سے کئی جلیل القدر تابعین اور مختلف شہروں کے عُلَما نے احادیث روایت کی ہیں۔ جن میں سے چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام طاؤس، حضرتِ سیِّدُنا عطاء، حضرتِ سیِّدُنا عِکرمہ، حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید، حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار، حضرتِ سیِّدُنا ابو زبیر رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی۔ اَہلِ کوفہ میں سے حضرتِ سیِّدُنا حکم، حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق سَبِیْعِی، حضرتِ سیِّدُنا منصور، حضرتِ سیِّدُنا حماد بن ابو سلیمان، حضرتِ سیِّدُنا زبید، حضرتِ سیِّدُنا طلحہ، حضرتِ سیِّدُنا ابو حصین، حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش، حضرتِ سیِّدُنا مُغیرہ، حضرتِ سیِّدُنا حُصین، حضرتِ سیِّدُنا سلمہ بن کُہَیل، حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت، حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن مُرَّہ، حضرتِ سیِّدُنا عَبْدَہ بن ابو لُبابہ، حضرتِ سیِّدُنا ابو یحییٰ قَتّات، حضرتِ سیِّدُنا عُبَید مُکتِب، حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن مُہاجر، حضرتِ سیِّدُنا حسین بن عبد اللہ، حضرتِ سیِّدُنا عبد الکریم جَزَری، حضرتِ سیِّدُنا خُصَیف جَزَری، حضرتِ سیِّدُنا سالِم اَفْطَس، حضرتِ سیِّدُنا مُطْعِم بن مِقدام، حضرتِ سیِّدُنا ابو عَمْرو بن عَلاء، حضرتِ سیِّدُنا مطر وَرّاق رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی، جابر جعفی اور یزید بن ابو زیاد نے آپ سے روایات نقل کی ہیں۔

مشرقی اور مغربی ہوا:

﴿4219﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ یعنی مشرقی ہوا سے میری مدد کی گئی اور مغربی ہوا سے قوم عاد کو ہلاک کیا گیا۔[1] [2]

---

❶... بخاری، کتاب الاستسقاء، باب قول النبی نصرت بالصبا، ۱/ ۳۵۴، حدیث: ۱۰۳۵

❷... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 398** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: صبا وہ ہوا ہے جو مشرق سے مغرب کو چلے، یہ تیز ہوتی ہے، اکثر بارش لاتی ہے، اور دبور ہوا وہ ہے جو مغرب سے مشرق ☜

دنیا میں مسافر کی طرح رہو:

﴿4220﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے کاندھے کو پکڑ کر ارشاد فرمایا: کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّكَ غَرِیْبٌ اَوْ کَعَابِرِ سَبِیْلٍ یعنی دنیا میں اس طرح رہو گویا کہ تم پردیسی یا مسافر ہو۔[1]

صبح کو شام کا اور شام کو صبح کا انتظار نہ کرو:

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرمایا کرتے: اِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَاِذَا اَمْسَیْتَ فَلَا تَنْتَظِرُ الصَّبَاحَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَفِیْ حَیَاتِكَ لِمَوْتِكَ یعنی جب تم صبح کرو تو شام کا انتظار مت کرو اور جب شام کرو تو صبح کا انتظار نہ کرو اور اپنی صحت سے اپنی بیماری کے لئے اور اپنی زندگی سے موت کے لئے کچھ زادِ راہ لے لو۔

حقیقتاً صلہ رحمی کرنے والا کون؟

﴿22-4221﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رحم عرش کے ساتھ معلق ہے جو شخص صلہ رحمی کے بدلے میں صلہ رحمی کرے وہ تعلق جوڑنے والا نہیں بلکہ تعلق جوڑنے والا وہ ہے کہ جب اُس سے تعلق توڑا جائے تو وہ تعلق جوڑے۔[2]

مقامِ ابراہیم کو نماز کا مقام بناؤ:

﴿4223﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ

...... کو جائے، یہ گرم وخشک ہوتی ہے، زمین کو خشک کرتی ہے اور اکثر بادل کو پھاڑ دیتی ہے، بارش کو دور کرتی ہے، غزوہ خندق میں جب سارے کفار عرب نے مدینہ پاک کو گھیر لیا تھا تو ایک رات پروا (مشرقی) ہوا تیز چلی جس سے کفار کے خیمے اڑ گئے، دیگچیاں ٹوٹ گئیں، جانور بھاگ گئے، ان کے منہ مٹی ریت سے بھر گئے آخر کار سب کو بھاگنا پڑا، اہلِ مدینہ کو امن ملی۔ اور ہود عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم عاد پچھوا (مغربی ہوا) سے ہلاک ہوئی، اس حدیث میں اسی جانب اشارہ ہے غرضکہ ہوا وپانی کفار کے لئے عذاب، مؤمنوں کے لئے رحمت ہو جاتے ہیں، دریائے نیل کا پانی قبطیوں پر عذاب سبطیوں پر رحمت تھا۔

[1] ...بخاری، کتاب الرقاق، باب قول النبی کن فی الدنیا... الخ، ۴/ ۲۲۳، حدیث: ۶۴۱۶

[2] ...ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب صلۃ الرحم وقطعھا، ۱/ ۳۳۵، حدیث: ۴۴۶

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے مقامِ ابراہیم کے پاس سے گزرے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا یہی مقامِ ابراہیم ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ عرض کی: کیا اسے نماز کا مقام نہ بنالیں؟ اس پر یہ آیتِ مُبارکہ نازل ہوئی:

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ (پ۱، البقرۃ: ۱۲۵) ترجمۂ کنز الایمان: اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔[1]

﴿4224﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: میں نے حُضُور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: تم اس حال میں نہ مرنا کہ تم پر قرض ہو کیونکہ آخرت میں نیکیاں اور برائیاں ہی ہوں گی وہاں درہم و دینار نہیں ہوں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی پر ظلم نہیں فرماتا۔[2]

قاتل و مقتول دونوں جہنمی:

﴿4225﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّار یعنی جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں لے کر (قتل کرنے کے ارادے سے) ایک دوسرے کے سامنے آجائیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔[3]

جنتیوں اور جہنمیوں کی فہرست:

﴿4226-4227﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باہر تشریف لائے۔ آپ کی دونوں ہتھیلیاں بند تھیں اور یوں لگ رہا تھا کہ ان میں کوئی چیز ہے۔ جب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے پاس پہنچے تو اپنے دائیں ہاتھ کو کھول کر ارشاد فرمایا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم: یہ رحمٰن و رحیم عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے عطا کردہ کتاب ہے جس میں تمام جنتیوں، ان کے آباء

[1] ...بخاری، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی القبلۃ ومن لایری... الخ، ۱/ ۱۵۸، حدیث: ۴۰۲، بتغیر، عن انس

[2] ...معجم الاوسط، ۲/ ۱۸۴، حدیث: ۲۹۵۹

[3] ...بخاری، کتاب الدیات، باب قول اللہ تعالٰی: ومن احیاھا، ۴/ ۳۵۹، حدیث: ۶۸۷۵

واجداداور قبائل کے نام ہیں اور آخر میں ان کی کل تعداد کا ذکر ہے تو اب ان میں کچھ زیادتی ہو سکتی نہ کمی۔ پھر بائیں ہاتھ کو کھول کر ارشاد فرمایا: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم: یہ رحمٰن و رحیم عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے عطا کردہ کتاب ہے جس میں تمام جہنمیوں، ان کے آباء واجداد اور قبائل کے نام ہیں اور آخر میں ان کی کل تعداد کا ذکر ہے تو اب ان میں کچھ زیادتی ہو سکتی نہ کمی۔[1]

افضل حاجی:

﴿4228﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے پوچھا: بیتُ اللہ کا حج کرنے والوں میں سے کون سا شخص افضل اور زیادہ اجر والا ہے؟ فرمایا: وہ شخص جس میں تین خصلتیں جمع ہوں: (۱)...سچی نیت (۲)...کامل عقل اور (۳)...حلال خرچ۔ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: میں نے یہ بات حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کو بتائی تو انہوں نے فرمایا: ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے سچ فرمایا۔ میں نے پوچھا: جب آدمی کی نیت درست اور خرچ حلال ہے تو عقل کی کمی سے کیا نقصان ہو گا؟ فرمایا: اے ابو حجاج! تم نے مجھ سے وہی سوال کیا جو میں نے رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! کوئی بھی شخص اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت اچھی عقل سے زیادہ کسی چیز سے بھی نہیں کر سکتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کا روزہ، نماز، حج، عمرہ اور صدقہ نیز کسی بھی قسم کی نیکی اس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک بندہ اسے عقل سے سرانجام نہ دے اور اگر کوئی جاہل عبادت میں خوب کوشش کرنے والوں سے بھی بڑھ جائے تو وہ اصلاح سے زیادہ فساد برپا کرے گا۔''[2]

مچھر کے پَر برابر:

﴿4229﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَوْ وَزَنَتِ الدُّنْیَا عِنْدَ اللّٰہِ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ مَّا سَقٰی کَافِرًا مِّنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ یعنی اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ

1 ...مسند البزار، مسند ابن عباس، ۱۲/ ۱۲۸، حدیث: ۵۷۹۳

2 ...مسند الحارث، کتاب الادب، باب ماجاء فی العقل، ۲/ ۸۰۹، حدیث: ۸۳۰

کے نزدیک دنیا کی حیثیت مچھر کے پَر برابر بھی ہوتی تو وہ اس میں سے کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ نہ پلاتا۔[1]

صدیق، فاروق اور ذُوالنُّورَین:

﴿4230﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ مالکِ کوثر وجنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے اُس کے ہر پتے پر یا جنت کے درختوں کے ہر پتے پر (یہاں راوی حدیث علی بن جمیل کو شک ہے) یہ لکھا ہوا ہے: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ ابو بکر صدیق، عُمَر فاروق اور عثمان ذُوالنُّورَین ہیں۔[2]

رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا تحفہ:

﴿4231﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کسی شخص کو تحفہ دینے کا ارادہ فرماتے تو اسے زمزم کا پانی پلاتے۔[3]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندے پر مہربانی:

﴿4232﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بندہ دنیا کی حاجات میں سے کسی حاجت کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سات آسمانوں کے اوپر اس کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میرا یہ بندہ دنیا کی حاجات میں سے کسی حاجت کو پورا کرنے کی طرف متوجہ ہے اگر میں اس کی حاجت پوری کر دوں تو اس کے لئے جہنم کا ایک دروازہ کھول دوں گا لیکن میں اسے اس کی حاجت سے دور رکھوں گا۔ بندہ (غصے سے) انگلیاں کاٹتے ہوئے کہتا ہے: کس نے میرے خلاف سازش کی؟ کس نے مجھے دھوکا دیا؟ حالانکہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے رحمت ہوتی ہے جس سے وہ اپنے بندے پر مہربانی فرماتا ہے۔[4]

---

1 ...ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی ھوان الدنیا علی اللہ، ۴/ ۱۴۳، حدیث: ۲۳۲۷، عن سھل بن سعد

2 ...معجم الکبیر، ۱۱/ ۲۳، حدیث: ۱۱۰۹۳

3 ...الکامل فی ضعفاء الرجال، رقم: ۴۹۷ ابو داود الطیالسی، ۴/ ۲۷۸

4 ...العلل المتناھیہ، کتاب الزھد، حدیث فی حسن التدبیر للمؤمن، ۲/ ۸۰۲، حدیث: ۱۳۴۱

قیامت کفار پر قائم ہوگی:

﴿4233﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس، حضرتِ سیِّدُنا ابن عُمَر اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰی اَحَدٍ یَّقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ یعنی قیامت کسی ایسے شخص پر قائم نہ ہوگی جو "لَا اِلٰهَ اِلَّا الله" کہتا ہوگا۔[1]

ظہر سے قبل چار رکعت پڑھنے کی فضیلت:

﴿4234﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ مکی مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ صَلّٰی اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ یعنی جو ظہر سے قبل چار رکعت پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے آگ پر حرام فرمادے گا۔[2]

وقوفِ عرفات والوں کی مغفرت:

﴿4235﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں کے سامنے اَہلِ عرفات پر فخر فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے: "میرے بندوں کی طرف دیکھو وہ میری بارگاہ میں دور دراز کی راہ سے بکھرے بال اور گرد آلود حاضر ہوئے ہیں۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخشش دیا۔[3]

﴿4236﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مکۂ مکرمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کروں یہاں تک کہ وہ یہ گواہی دیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں جب وہ یہ کرلیں گے تو مجھ سے اپنے خون و مال بچالیں گے سوائے اسلامی حق کے اور اُن کا حساب اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ہے۔[4]

---

1 ...مسلم، کتاب الایمان، باب ذهاب الایمان آخر الزمان، ص۸۸، حدیث: ۱۴۸، عن انس

2 ...ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها، باب ما جاء فیمن صلی قبل الظهر... الخ، ۲/ ۴۱، حدیث: ۱۱۶۰، بدون: بعدها اربعًا، عن ام حبیبة

3 ...صحیح ابن خزیمة، کتاب المناسک، باب تباهی الله اهل السماء باهل العرفات، ۴/ ۲۶۳، حدیث: ۲۸۴۰

4 ...بخاری، کتاب الجهاد السیر، باب دعاء النبی الی الاسلام... الخ، ۲/ ۲۹۵، حدیث: ۲۹۴۶

پڑوسی کے متعلق وصیت:

﴿4237تا4240﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو بن عاص، حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ اور اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَازَالَ جِبْرِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ سَیُوَرِّثُہٗ یعنی حضرتِ جبریل امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مجھے مسلسل پڑوسی کے متعلق حکم الٰہی پہنچاتے رہے حتّٰی کہ میں نے گمان کیا کہ وہ پڑوسی کو وارث بنا دیں گے۔[1]

جنت کی خوشبو سے محروم لوگ:

﴿4241﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مالکِ کوثر و جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تُرَاحُ رَائِحَۃُ الْجَنَّۃِ مِنْ مَّسِیْرَۃِ خَمْسِمِائَۃِ عَامٍ وَّلَا یَجِدُ رِیْحَہَا مَنَّانٌ بِعَمَلِہٖ وَلَا عَاقٌّ وَّلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ یعنی جنت کی خوشبو 500 برس کی مسافت سے سونگھی جائے گی لیکن اپنے عمل پر احسان جتانے والا، والدین کا نافرمان اور شراب کا عادی اس کی خوشبو نہیں پائے گا۔[2]

جنت میں اوّلاً داخلے سے محروم افراد:

﴿4242﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے سنا کہ چار شخص جنت میں داخل نہ ہوں گے (یعنی یہ لوگ اولاً جنت میں جانے کے مستحق نہ ہوں گے): (۱)...والدین کا نافرمان (۲)...عادی شرابی (۳)...احسان جتانے والا اور (۴)...حرامی[3]۔

﴿4243-44﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی

---

1 ...بخاری، کتاب الادب، باب الوصاۃ بالجار، ۴/ ۱۰۴، حدیث: ۶۰۱۵، عن ابن عمر

2 ...معجم الاوسط، ۳/ ۳۰۰، حدیث: ۴۹۳۸

3 ...مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد 5، صفحہ 335 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: حرامی بچہ جبلی (پیدائشی) طور پر بدکار بدمعاش ہوتا ہے کہ اس کی سرشت میں شیطان کا دخل ہوتا ہے اور کبھی بدکاری کرتے کرتے کفر تک پہنچ کر دائمی دوزخی ہو جاتا ہے۔

اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ وَلَدُ زِنْیَۃٍ یعنی حرامی جنت میں داخل نہیں ہو گا۔[1] [2]

﴿4245-46﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی مہمان نوازی کا شرف حاصل ہوا، آپ رات کے وقت تشریف لائے اور فرمایا: مجھے حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حدیث بیان کی کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ وَلَدُ زِنًا وَّلَا وَلَدُہٗ وَلَا وَلَدُ وَلَدِہٖ یعنی حرامی اور اس کا بیٹا اور اس کے بیٹے کا بیٹا بھی جنت میں داخل نہ ہو گا۔[3]

﴿4247-48﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو قتادہ انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ عَاقٌّ وَّلَا وَلَدُ زِنًا وَّلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ یعنی والدین کا نافرمان، حرامی اور شراب کا عادی جنت میں نہیں جائے گا۔[4]

﴿4249-50﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنَّانٌ وَّلَا عَاقٌّ وَّلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ وَّلَا وَلَدُ زِنًا یعنی احسان جتانے والا، والدین کا نافرمان، شراب کا عادی اور حرامی جنت میں نہیں جائے گا۔[5]

﴿4251﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ عَاقٌّ وَّلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ وَّلَا وَلَدُ زِنًا یعنی والدین کا نافرمان،

---

1 ... ابن حبان، کتاب الزکاۃ، باب مایکون لہ حکم الصدقۃ، ۵/ ۱۶۲، حدیث: ۳۳۷۳، عن ابن عمر

2 ... علامہ محمد عبد الرؤف مناوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی "فیض القدیر شرح جامع الصغیر، جلد4، صفحہ 562" پر اس کے تحت فرماتے ہیں: "اگر وہ زنا کو جائز و حلال جانتا ہو تو جنت میں داخل نہیں ہو گا اور اگر جائز نہ جانتا ہو تو پھر اس سے مراد یہ ہے کہ وہ سابقین اولین کے ساتھ جنت میں نہیں جائے گا۔" زنا کا عذاب صرف زانی وزانیہ پر ہے اولادِ زنا پر اس کا وبال نہیں۔ غالباً اس سے وہ افعال صادر ہوں گے جو سابقین کے ساتھ دخولِ جنت سے روکیں گے۔ (فتاویٰ رضویہ "مخرجہ" ۱۱/ ۷۲۳، ۷۲۴)

3 ... سنن کبریٰ للنسائی، کتاب العتق، ذکر الاختلاف علی مجاھد... الخ، ۳/ ۱۷۸، حدیث: ۴۹۲۹، عن ابن عمر

4 ... سنن کبریٰ للنسائی، کتاب العتق، ماذکر فی ولد الزنا وذکر اختلاف الناقلین... الخ، ۳/ ۱۷۵، حدیث: ۴۹۱۵، عن ابن عمرو

5 ... سنن کبریٰ للنسائی، کتاب العتق، ماذکر فی ولد الزنا وذکر اختلاف الناقلین... الخ، ۳/ ۱۷۵، حدیث: ۴۹۱۵، عن ابن عمرو

ابن حبان، کتاب الزکاۃ، باب مایکون لہ حکم الصدقۃ، ۵/ ۱۶۲، حدیث: ۳۳۷۴، ۳۳۷۵، عن ابن عمر

شراب کا عادی اور حرامی جنت میں نہیں جائے گا۔[1]

حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد سے جو مُرسلاً روایت ہے اُس میں یہ الفاظ زائد ہیں: وَلَا مُرْتَدٌّ اَعْرَابِیًّا بَعْدَ ھِجْرَتِہٖ وَلَا مَنْ اَتٰی ذَاتَ مَحْرَمٍ یعنی ہجرت کے بعد مرتد ہونے والا اعرابی اور محرم سے بدکاری کرنے والا شخص بھی جنت میں نہیں جائے گا۔[2]

﴿4252﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مُدْمِنُ خَمْرٍ وَّلَا عَاقٌّ وَّلَا مَنَّانٌ یعنی شراب کا عادی، والدین کا نافرمان اور احسان جتانے والا جنت میں نہیں جائے گا۔[3]

﴿4253﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو یزید حَرَمی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ لَا عَاقٌّ وَّلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ وَّلَا مَنَّانٌ یعنی والدین کا نافرمان، عادی شرابی اور احسان جتانے والا جنت میں نہیں جائے گا۔[4]

﴿4254﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَقِّنُوْا اَمْوَاتَکُمْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ یعنی اپنے مردوں کو "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ" سکھاؤ۔[5][6]

---

1 ...سنن کبری للنسائی، کتاب العتق، ما ذکر فی ولد الزنا وذکر اختلاف الناقلین۔۔۔الخ، ۳/ ۱۷۵، حدیث: ۴۹۱۵

2 ...کتاب الجامع لمعمر ملحق مصنف عبد الرزاق، باب عوق الوالدین، ۱۰/ ۱۲۱، حدیث: ۲۰۲۹۸، بتقدم وتاخر

3 ...ابن حبان، کتاب الزکاۃ، باب مایکون لہ حکم الصدقۃ، ۵/ ۱۶۲، حدیث: ۳۳۷۴، عن عبد اللہ بن عمر

4 ...ابن حبان، کتاب الزکاۃ، باب مایکون لہ حکم الصدقۃ، ۵/ ۱۶۲، حدیث: ۳۳۷۴، عن عبد اللہ بن عمر

5 ...مسلم، کتاب الجنائز، باب تلقین الموتی: لا الہ الا اللہ، ص۴۵۷، حدیث: ۹۱۷، عن ابی ھریرۃ

6 ...مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 444** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ حکم استحبابی ہے یہی جمہور علماء کا مذہب ہے بعض مالکیوں کے ہاں وجوبی ہے موتیٰ کے حقیقی معنیٰ ہیں جو مرچکا ہو مجازاً قریب الموت کو موتیٰ کہہ دیتے ہیں یعنی جو مر رہا ہو اسے کلمہ سکھاؤ اس طرح کہ اس کے پاس بلند آواز سے کلمہ پڑھو اس کا حکم نہ دو کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ جس کا آخری کلام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ہو وہ جنتی ہے۔ خیال رہے کہ اگر مومن بوقت موت کلمہ نہ پڑھ سکے جیسے بیہوش یا شہید وغیرہ تو وہ ایمان پر ہی مرا کہ زندگی میں مومن تھا لہٰذا اب بھی مومن بلکہ اگر نزع کی غشی میں اس کے منہ سے کلمۂ کفر سنا جائے تب بھی وہ مومن ہی ہوگا اس کا کفن دفن نماز سب کچھ ہوگی، کیونکہ غشی ...

دنیا کا بہترین سامان:

﴿4255﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلدُّنْیَا مَتَاعٌ وَّخَیْرُ مَتَاعِھَا الْمَرْاَۃُ الصَّالِحَۃُ یعنی دنیا ایک برتنے کا سامان ہے اور دنیا کا بہترین سامان نیک بیوی ہے[1]۔[2]



معاف کرو معافی پاؤ

...فرمانِ مصطفٰے: رحم کیا کرو تم پر رحم کیا جائے گا اور معاف کرنا اختیار کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں معاف فرمادے گا۔ (مسند احمد، ٢/ ٦٨٢، حدیث: ٧٠٦٢)

......کی حالت کا ارتداد معتبر نہیں۔(از شامی) اس سے معلوم ہوا کہ مرتے وقت کلمہ پڑھانا اس حدیث مذکورہ پر عمل کے لئے ہے نہ کہ اسے مسلمان بنانے کے لئے، مسلمان تو وہ پہلے ہی ہے یا مطلب یہ ہے کہ میت کو بعد دفن کلمہ کی تلقین کرو کہ قبر پر کلمہ پڑھو یا قبر کے سرہانے اذان کہہ دو کیونکہ یہ وقت امتحانِ قبر کا ہے، اذان میں نکیرین کے سارے سوالات کے جوابات کی تلقین بھی ہے اور اس سے میت کے دل کو تسکین بھی ہو گی اور شیاطین کا دفعیہ بھی ہو گا اور اگر قبر میں آگ ہے تو اس کی برکت سے بجھے گی، اسی لئے پیدائش کے وقت بچے کے کان میں، دل کی گھبراہٹ، آگ لگنے، جنات کے غلبے وغیرہ پر اذان سنت ہے یہ دوسرے معنٰی زیادہ قوی ہیں (علامہ) شامی نے یہ ہی معنٰی اختیار کئے کیونکہ حقیقتاً موتٰی وہی ہے جو مر چکا ہو مگر زیادہ قوی یہ ہے کہ عموم مجاز کے طریقے پر دونوں معنٰی ہی مراد لئے جائیں، یعنی جو مر رہا ہو اور جو مر چکا ہو دونوں کو تلقین کرو، ہمارے ہاں بعد دفن قبر پر اذان دی جاتی ہے اس کا ماخذ یہ حدیث بھی ہے، اس مسئلے کی پوری تحقیق ہماری کتاب **جاء الحق حصہ اول** میں دیکھو۔

1... کیونکہ نیک بیوی مرد کو نیک بنا دیتی ہے وہ اخروی نعمتوں سے ہے۔ حضرتِ علی نے "رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً" (پ٢، البقرة: ٢٠١، ترجمۂ کنزالایمان: اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے) کی تفسیر میں فرمایا کہ خدایا ہم کو دنیا میں نیک بیوی دے آخرت میں اعلٰی حور عطا فرما اور آگ یعنی خراب بیوی کے عذاب سے بچا (مرقات) جیسے اچھی بیوی خدا کی رحمت ہے ایسی ہی بری بیوی خدا کا عذاب۔ (مرآۃ المناجیح، ٥/ ٤)

2...مسلم، کتاب الرضاع، باب خیر متاع الدنیا المرأۃ الصالحۃ، ص ٧٧٤، حدیث: ١٤٦٧، عن عبد اللہ بن عمرو

حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو محمد عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (اہلِ) حَرَم کے فقیہ، عبادت گزار اور عاجزی وانکساری کے پیکر تھے۔

عُلَمائے تَصَوُّف فرماتے ہیں: اُخروی فائدے کے لئے مُعامَلات میں نرمی کرنے اور راحت کو چھوڑ دینے کا نام تَصَوُّف ہے۔

20سال مسجد میں سُکُونت:

﴿4256﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابنِ جُرَیج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ 20سال تک مسجد ہی حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مسکن رہی۔

بڑھاپے میں بھی 200 آیات کی تلاوت:

﴿4257﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ جُرَیج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بڑھاپے و کمزوری کے باوجود کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور سورۂ بقرہ کی 200 آیات تلاوت کرتے، اس دوران نہ تو ہلتے اور نہ کسی قسم کی حرکت کرتے۔

﴿4258﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابنِ جُرَیج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: میں نے آپ کی مثل نماز پڑھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ انہوں نے فرمایا: اگر تم حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھ لیتے (تو اس طرح نہ کہتے)۔

حدیث کا ادب:

﴿4259﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن سعد اَعْوَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس بیٹھا تھا کہ آپ نے ایک حدیث بیان کی تو دورانِ حدیث ایک شخص بول پڑا، آپ نے ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: یہ کیسے اَخلاق اور کیسی طبیعتیں ہیں؟ میں کسی آدمی سے حدیث سنتا ہوں حالانکہ وہ مجھے معلوم ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود میں یہی ظاہر کرتا ہوں کہ

مجھے اس کے بارے میں کوئی علم نہیں۔

﴿4260﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا مکَّۂ مکرَّمہ تشریف لائے تو لوگ آپ سے مختلف سوالات پوچھنے لگے۔ آپ نے فرمایا: تم مجھ سے سوالات پوچھتے ہو حالانکہ تمہارے درمیان حضرتِ عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ موجود ہیں۔

سب سے زیادہ مناسکِ حج جاننے والے:

﴿4261﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَسلم مِنْقَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا امام باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر کے پاس بیٹھا تھا کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وہاں سے گزر ہوا تو آپ نے فرمایا: (اس وقت) روئے زمین پر حضرتِ عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بڑھ کر مناسکِ حج جاننے والا کوئی نہیں۔

مسجدِ حرام میں فتویٰ:

حضرتِ سیِّدُنا امام طبرانی سلیمان بن احمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا احمد بن محمد شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی کو فرماتے سنا کہ مسجدِ حرام میں حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے بعد فتویٰ کا حلقہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لگایا کرتے تھے۔

علم کے ذریعے رضائے الٰہی کے طالب:

﴿4262﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلمہ بن کُہَیْل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے تین اشخاص کے علاوہ کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جو اپنے علم کے ذریعے رضائے الٰہی کا طالب ہو: (۱)... حضرتِ سیِّدُنا عطاء (۲)... حضرتِ سیِّدُنا طاؤس اور (۳)... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی۔

اہلِ زمین کی پسندیدہ شخصیت:

﴿4263﴾... حضرتِ سیِّدُنا ایوب بن سُوَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام

اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہوا تو سب لوگ آپ سے راضی تھے۔ آپ سے مروی اکثر روایات کو سات یا آٹھ افراد روایت کرتے ہیں۔

﴿4264﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن ذَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسا شخص کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے انہیں کبھی بھی قمیص پہنے نہیں (بلکہ قمیص کی جگہ چادر پہنے) دیکھا اور میں نے کبھی بھی ان پر ایسا کپڑا نہیں دیکھا جس کی قیمت پانچ درہم کے برابر ہو۔

پانچ باتیں:

﴿4265﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ جُرَیج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بَیْتُ اللہ شریف کا طواف کرتے دیکھا اس دوران آپ نے راہ نمائی کرنے والے سے فرمایا: ٹھہرو اور مجھ سے پانچ باتیں یاد کرلو: (۱)... تقدیر کی اچھائی وبُرائی اور مٹھاس و کڑواہٹ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے (۲)... تقدیر کے مُعاملے میں بندے کا اپنا ارادہ واختیار شامل نہیں (۳)... ہمارے اَہلِ قبلہ مومن ہیں جن کے خون اور اموال بغیر کسی شرعی حق کے حرام ہیں (۴)... باغی گروہ سے لڑائی ہاتھوں اور جوتوں سے ہوگی نہ کہ اسلحہ سے اور (۵)... میں گواہی دیتا ہوں کہ خوارج گمراہ ہیں۔

﴿4266﴾... حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عَمْرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللّٰهِ (پ۱۸، النور: ۳۷)

ترجمۂ کنز الایمان: (وہ مرد) جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید وفروخت اللہ کی یاد (سے)۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: خرید وفروخت برگزیدہ ہستیوں کو فرض کئے گئے حقوق کی بروقت ادائیگی سے مانع نہیں ہوتی۔

نفلی اعتکاف کی نیت:

﴿4267﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ جُرَیج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: صحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا یعلیٰ بن اُمیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تھوڑی دیر کے لئے بھی

مسجد میں بیٹھتے تو اعتکاف کی نیت کر لیتے۔

﴿4268﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: شہزادیِ رسول خاتونِ جنت حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا آٹا گوندھتیں تو ان کے سر کے بال برتن سے ٹکرا رہے ہوتے۔

﴿4269﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ ترجمۂ کنز الایمان: اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں۔ (پ۱۸، النور: ۲)

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: شرعی حد قائم کرتے ہوئے تمہیں اُن پر ترس نہ آئے۔

﴿4270﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں یمامہ میں تھا، وہاں کا حاکم امتحاناً لوگوں سے ایک صحابی کے بارے میں یہ کہلواتا کہ انہیں منافق کہو مومن نہ کہو، اس پر وہ لوگوں سے طلاق، غلام کی آزادی اور پیدل حج کرنے کی قسمیں لیتا جس پر لوگ مجبوراً اس کے سامنے ایسا کہتے۔ فرماتے ہیں: میں اس معاملے میں غور وخوض کرتے ہوئے نکلا تو حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے میری ملاقات ہوئی میں نے آپ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: میں اس میں (مجبور کئے جانے کے باعث) کوئی حرج نہیں پاتا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اِلَّاۤ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ (پ۳، آل عمران: ۲۸) ترجمۂ کنز الایمان: مگر یہ کہ تم ان سے کچھ ڈرو۔

طویل خاموشی:

﴿4271﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن اُمیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ طویل خاموشی اختیار کرتے اور جب گفتگو فرماتے تو یوں محسوس ہوتا کہ ہماری تائید کر رہے ہیں۔

مجلسِ ذکر کی وضاحت:

﴿4272﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوحَزّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ جو شخص کسی ذکر کی مجلس میں بیٹھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس مجلس کو ایسی 10 بے کار مجلسوں کا کفارہ بنادے گا جس میں اس نے شرکت کی ہوگی اور اگر کوئی راہِ خدا میں کسی ذکر کی مجلس میں

شریک ہو اتو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس مجلس کو ایسی 700 بے کار مجلسوں کا کفارہ بنادے گا جس میں اس نے شرکت کی ہو گی۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو ھزّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: مجلسِ ذکر سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: حلال و حرام کے مسائل، نماز کیسے پڑھی جائے؟ روزہ کیسے رکھا جائے؟ نکاح کس طرح ہو؟ طلاق کیسے دی جائے؟ اور خرید و فروخت کیسے ہو؟ یہ سب ذکر کی مجلسیں ہیں۔

تین مرتبہ یا رَبّ کہنے پر نظرِ رحمت:

﴿4273﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر ہُذَلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابو رَباح رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”جب بھی کوئی بندہ تین مرتبہ یا رَبّ کہہ کر پکارتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر نظرِ رحمت فرماتا ہے۔“ میں نے یہ بات حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی کو بتائی تو انہوں نے فرمایا: کیا تم قرآن مجید کی تلاوت نہیں کرتے؟ (اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:)

رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ﳓ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ۚ رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَ لَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ

(پ۴، آل عمرٰن: ۱۹۳تا۱۹۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اے رب ہمارے ہم نے ایک منادی کو سنا کہ ایمان کے لیے ندا فرماتا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لائے، اے رب ہمارے تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیاں محو فرما (مٹا) دے اور ہماری موت اچھوں کے ساتھ کر اے رب ہمارے اور ہمیں دے وہ جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے اپنے رسولوں کی معرفت اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کر بے شک تو وعدہ خلاف نہیں کرتا تو ان کی دعا سن لی ان کے رب نے۔[1]

عابد کی زیارت عبادت ہے:

﴿4274﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ جُرَیج رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابو رَباح رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عابد کی زیارت کرنا عبادت ہے۔

1... اس آیت میں تین مرتبہ رَبَّنَا (اے ہمارے رب) مذکور ہے۔

﴿4275﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن وَرْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اگر عرفہ (ذوالحجہ کی نو تاریخ) کی شام تم لوگوں سے الگ تھلگ رہ سکو تو ضرور ایسا کرنا۔

﴿4276﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسماعیل کوفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابو رَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا تو آپ نے مجھے جواب دیا۔ میں نے پوچھا: یہ جواب کس سے منقول ہے؟ فرمایا: جس مسئلے پر اُمت کا اجماع ہو وہ ہمارے نزدیک سندِ حدیث سے زیادہ قوی ہوتا ہے۔

﴿4277﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَعْقِل بن عُبَیْدُ اللہ جَزَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابو رَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: یہاں کچھ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ایمان میں کمی، زیادتی نہیں ہوتی۔ آپ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَ الَّذِیْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّ اٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾ (پ۲۶، محمد: ۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جنہوں نے راہ پائی اللہ نے ان کی ہدایت اور زیادہ فرمائی اور ان کی پرہیزگاری انہیں عطا فرمائی۔

اور فرمایا: اس آیت میں ہدایت جس کی زیادتی کا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ذکر فرمایا ہے اس کا کیا مطلب؟ میں نے پوچھا: وہ لوگ نماز اور زکوٰۃ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین سے نہیں سمجھتے۔ آپ نے یہ آیتِ طیبہ تلاوت کی:

وَ مَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ﳔ حُنَفَآءَ وَ یُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِیْنُ الْقَیِّمَةِ ﭤ﴿۵﴾ (پ۳۰، البینۃ: ۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں نرے اسی پر عقیدہ لاتے ایک طرف کے ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ سیدھا دین ہے۔

امام اعظم اور سیِّدُنا عطاء رَحِمَہُمَا اللہ کی ملاقات:

﴿4278﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن سَلَّام بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ مکۂ مکرمہ میں حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابو رَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے آپ سے ایک مسئلہ پوچھا۔ آپ نے دریافت فرمایا: کہاں سے آئے ہو؟ میں نے کہا: کوفہ سے۔ فرمایا: کیا تمہارا تعلق اس بستی سے ہے جہاں کے لوگوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور مختلف گروہوں میں بٹ گئے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ پوچھا: کس جماعت سے تعلق ہے؟ میں

نے کہا: میرا تعلق ان لوگوں سے ہے جو اَسلاف کو بُرا بھلا نہیں کہتے، تقدیر پر ایمان رکھتے ہیں اور گناہ کے سبب کسی کو کافر نہیں کہتے۔ فرمایا: تم نے حق کو پہچان لیا، لہٰذا اسے مضبوطی سے پکڑے رہو۔

فضول گفتگو:

﴿4279﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوعُبَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی حدیث نہ سناؤں جس نے مجھے نفع پہنچایا اور ہو سکتا ہے وہ تمہیں بھی نفع پہنچائے۔ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے بھتیجے! تم سے اگلے لوگ فُضُول گفتگو ناپسند کرتے تھے۔ وہ قرآن پاک کی تلاوت کرنے، نیکی کا حکم دینے، بُرائی سے منع کرنے اور ضروری بات کے علاوہ تمام قسم کی گفتگو کو فضول گوئی شمار کرتے تھے۔ کیا تم ان فرامین باری تعالیٰ کا انکار کرتے ہو:

﴿1﴾...

وَ اِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَۙ(۱۰) كِرَامًا كَاتِبِیْنَۙ(۱۱)

(پ۳۰، الانفطار: ۱۰، ۱۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اور بے شک تم پر کچھ نگہبان ہیں معزز لکھنے والے۔

﴿2﴾...

عَنِ الْیَمِیْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ(۱۷) مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ(۱۸)

(پ۲۶، ق: ۱۷، ۱۸)

ترجمۂ کنز الایمان: ایک داہنے بیٹھا اور ایک بائیں کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔

کیا تم میں سے کسی کو شرم نہیں آئے گی کہ اگر اس کے دن بھر کا نامۂ اعمال اُس کے سامنے کھول دیا جائے تو اکثر اُس میں وہ چیزیں دیکھے جس کا تعلق دین و دنیا دونوں سے نہ ہو۔

گدھے کی آواز سنو تو یہ پڑھو:

﴿4280﴾... حضرتِ سیِّدُنا اِبنِ جُرَیج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: رات کے وقت جب گدھے

رینگتے تو میں حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابو رَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنے اصحاب سے یہ کہتے سنتا: پڑھو! بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم۔

﴿4281﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ربیعہ صَنْعانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابو رَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ كَانَ فِی الْمَدِیْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ یُّفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ وَ لَا یُصْلِحُوْنَ ﴿۴۸﴾ (پ۱۹، النمل: ۴۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اور شہر میں نو شخص تھے کہ زمین میں فساد کرتے اور سنوار نہ چاہتے۔

کی تفسیر میں فرماتے سنا: (ان کا فساد یہ تھا کہ برائی میں خرچ کرنے کے لئے) وہ لوگوں کو دراہم بطورِ قرض دیتے۔

﴿4282﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ولید رَصَافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابو رَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: کاتِبِ تقدیر (خوشحالی) لکھے تو آدمی اور اس کے اہل وعیال خوشحال زندگی گزارتے ہیں اور اگر (خوشحالی) نہ لکھے تو کیا آدمی تنگی کا شکار ہو جاتا ہے؟ آپ نے پوچھا: یہ بات کس نے کہی؟ میں نے کہا: خالد قسری نے۔ آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ایک نیک بندے نے تو یوں عرض کی:

رَبِّ بِمَاۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِیْرًا لِّلْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۷﴾ (پ۲۰، القصص: ۱۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اے میرے رب جیسا تو نے مجھ پر احسان کیا تو اب ہرگز میں مجرموں کا مددگار نہ ہوں گا۔

بندوں کو دی گئی سب سے افضل چیز:

﴿4283﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن حسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابو رَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: بندوں کو دی گئی چیزوں میں سے افضل شے کون سی ہے؟ فرمایا: معرفتِ الٰہی اور یہی دین کی بھی معرفت ہے۔

دل میں نورِ ایمان پانے کا ایک سبب

...فرمانِ مصطفٰے: جس شخص نے غصہ ضبط کر لیا باوجود اس کے کہ وہ غصہ نافذ کرنے پر قُدرت رکھتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے دل کو سکون ایمان سے بھر دے گا۔ (الجامع الصغیر للسیوطی، ص۵۴۱، حدیث: ۸۹۹۷)

سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

حضرتِ سیِّدُنا ابو محمد عطاء بن ابورَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد کا اسم گرامی حضرتِ سیِّدُنا اَسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی **صحابۂ کرام** عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کیں۔ چند کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن زُبَیر، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو، حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ، حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری اور حضرتِ سیِّدُنا زید بن خالد جُھَنِی رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔

جبکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کئی **تابعین کرام** رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے احادیث روایت کی ہیں۔ چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن دینار، حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری، حضرتِ سیِّدُنا ابوزُبَیر، حضرتِ سیِّدُنا قتادہ، حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار، حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابوکثیر، حضرتِ سیِّدُنا ایوب سختیانی، حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل سُری، حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابوثابت، حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی اور جابر جُعفی۔ ان کے علاوہ بے شمار اکابرین اور ائمۂ دین نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

انسان کا پیٹ قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے:

﴿4284﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: انسان کے پاس اگر سونے کے دو جنگل ہوں تو وہ تیسرا تلاش کرے گا، انسان کے پیٹ کو (قبر کی) مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرماتا ہے۔[1]

﴿4285﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: میں اس بات کا گواہ ہوں کہ ایک مرتبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہمراہ عید کے دن باہر تشریف لائے، نماز پڑھائی، خطبہ ارشاد فرمایا پھر عورتوں کے پاس تشریف لے گئے، انہیں وعظ و نصیحت فرمائی اور صدقہ دینے کا حکم دیا تو یہ سن کر کوئی عورت کان کی بالی اور (کوئی) انگوٹھی

---

1 ...بخاری، کتاب الرقاق، باب ما یتقی من فتنۃ المال، ۴/ ۲۲۸، حدیث: ۶۴۳۶، ۶۴۳۹

حضرت بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی جھولی میں ڈال دیتی۔[1]

اُمّت پر مہربان:

﴿4286﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عشاء کی نماز میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ لوگ سو کر بیدار ہوئے پھر سو گئے پھر بیدار ہوئے۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کھڑے ہو کر پکارا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! نماز۔ چنانچہ آپ تشریف لائے، آپ کے سرِ انور سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ ارشاد فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ضرور نمازِ عشاء کو اِس وقت تک (یعنی تہائی یا آدھی رات تک) مؤخَّر کر دیتا[2]۔[3]

کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا سنت ہے:

﴿4287﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ پاک، صاحِبِ لَولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَمْسَحْ یَدَہٗ حَتّٰی یَلْعَقَھَا اَوْ یُلْعِقَھَا یعنی جب تم میں سے کوئی کھانا کھالے تو اپنے ہاتھ نہ پونچھے حتّٰی کہ اسے چاٹ لے یا چٹا دے[4]۔[5]

---

[1] ...بخاری، کتاب الزکاۃ، باب العرض فی الزکاۃ، ۱/ ۴۸۸، حدیث: ۱۴۴۹، بتغیر

[2] ...مفسرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 388 پر فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ اگر امت پر گرانی کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کی اتنی تاخیر کو فرض قرار دے دیتا کہ اس سے پہلے عشاء جائز ہی نہ ہوتی، اب یہ تاخیر سنت تو ہے فرض نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم باذنِ الٰہی احکامِ شرعیہ کے مالک و مختار ہیں کہ بحکم پروردگار جو چاہیں فرض کریں جو چاہیں فرض نہ کریں اس کے لئے ہماری کتاب سلطنتِ مصطفٰے دیکھو یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) امت پر ایسے رحیم و کریم ہیں کہ عبادات میں بھی اُمّت کی راحت کا خیال رکھتے ہیں۔

[3] ...بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب النوم قبل العشاء لمن غلب، ۱/ ۲۰۹، حدیث: ۵۷۱

[4] ...اپنی بیوی کو یا خاوند کو یا چھوٹے بچوں کو یا خاص خادم کو یا شاگرد کو یا مرید کو چٹادے جو اس سے نفرت نہ کرے، بلکہ تبرک سمجھ کر چاٹ لیں، کتوں، بلّوں کو نہ چٹائیں۔ بعض مغربی تہذیب کے دلدادہ مسلمانوں کو دیکھا گیا کہ کتے پالتے ہیں، اور کتے ان کے ہاتھ پاؤں، گردن بلکہ پیار میں منہ تک چاٹتے ہیں اور یہ خوش ہوتے ہیں، نعوذ باللہ!۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۱۱)

[5] ...بخاری، کتاب الاطعمۃ، باب لعق الاصابع... الخ، ۳/ ۵۴۲، حدیث: ۵۴۵۶

سب سے اچھا قاریٔ قرآن:

﴿4288﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کسی نے پوچھا: لوگوں میں سے سب سے اچھا قاری کون ہے؟ ارشاد فرمایا: اِذَا قَرَاَ رَاَیْتَ اَنَّہٗ یَخْشَی اللہَ یعنی جب وہ تلاوت کرے تو تمہیں لگے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر رہا ہے۔ (1)

﴿4289﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب حدیبیہ کے مقام پر ٹھہرے تو سہیل بن عمرو آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے (نیک فالی کے طور) ارشاد فرمایا: یہ سہیل بن عمرو ہے لو اب تمہارا معاملہ سہل (آسان) ہو گیا ہے۔ (2)

بے علمی کا علاج:

﴿4290﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ زمانۂ رسالت میں ایک شخص زخمی ہو گیا تو اسے (جنبی ہونے کی وجہ سے) غسل کا کہا گیا۔ چنانچہ اس نے غسل کیا جس کے باعث اس کا انتقال ہو گیا۔ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک یہ بات پہنچی تو آپ نے ارشاد فرمایا: خدا انہیں غارت کرے جنہوں نے اسے مار دیا (3)، کیا بے علمی کا علاج سوال کرنا نہیں ہے (4)۔ (5)

---

(1)... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب صلاۃ التطوع... الخ، باب فی حسن الصوت بالقرآن، ۲/ ۴۰۴، حدیث: ۲، عن طاؤس

(2)... بخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی الجھاد... الخ، ۲/ ۲۲۲، حدیث: ۲۷۳۱، ۲۷۳۲

(3)... یعنی یہ لوگ اس کی موت کا سبب بن گئے نہ ایسا فتویٰ دیتے نہ وہ غسل کرکے وفات پاتا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۳۴۳)

(4)... مکمل حدیث یوں ہے: حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ہم ایک سفر میں گئے تو ہم میں سے ایک شخص کو پتھر لگ گیا جس نے اس کے سر میں زخم کر دیا پھر اسے احتلام ہو گیا تو اپنے ساتھیوں سے پوچھا: کیا تم میرے لئے تیمم کی رخصت پاتے ہو؟ وہ بولے: تمہارے لئے تیمم کی اجازت نہیں کیونکہ تم پانی پر قادر ہو۔ اس نے غسل کر لیا پس مر گیا جب ہم بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو آپ کو اس کی خبر دی گئی۔ ارشاد فرمایا: انہیں خدا غارت کرے اسے انہوں نے مار دیا جب جانتے نہ تھے تو پوچھ کیوں نہ لیا؟ لاعلمی کا علاج پوچھ لینا ہے۔ اُسے یہ کافی تھا کہ تیمم کر لیتا اور اپنے زخم پر کپڑا لپیٹ لیتا پھر اس پر ہاتھ پھیر لیتا اور باقی جسم دھو ڈالتا۔ (ابوداود، کتاب الطھارۃ، باب فی المجروح یتیمم، ۱/ ۱۵۴، حدیث: ۳۳۶)

(5)... ابوداود، کتاب الطھارۃ، باب فی المجروح یتیمم، ۱/ ۱۵۴، حدیث: ۳۳۷

ایک فرشتے کا ایک لقمہ:

﴿4291﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک فرشتہ ہے اگر اسے کہا جائے کہ ساتوں آسمان و زمین کو ایک ہی لقمہ میں نگل جا تو وہ نگل جائے گا۔ اس کی تسبیح یہ ہے: سُبْحَانَكَ حَيْثُ كُنْتَ یعنی تیری ذات ہر جگہ عیوب سے پاک ہے۔[1]

﴿4292﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سواری پر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تب تلبیہ کہا۔[2]

مُشک کے ٹیلوں پر بیٹھنے والے:

﴿4293﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: اگر میں نے یہ حدیث رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سات مرتبہ نہ سنی ہوتی تو اسے بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: قیامت کے دن تین شخص مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے، نہ تو یہ غمگین ہوں گے اور نہ ہی گھبراہٹ کا شکار جبکہ لوگ گھبراہٹ میں ہوں گے: (۱)...وہ شخص جس نے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی پھر رضائے الٰہی کی خاطر ثواب کی امید پر کسی قوم کی امامت کی (۲)...وہ شخص جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر ثواب کی امید پر دن رات پانچ نمازوں کی اذان دی اور (۳)...وہ غلام جسے دنیاوی غلامی نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت سے نہ روکا[3]۔[4]

﴿4294﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: ہم پر ایسا زمانہ بھی آیا جس میں کوئی شخص اپنے درہم و دینار کا اپنے مسلمان بھائی سے زیادہ حق دار نہ تھا حتّٰی کہ یہ نیا زمانہ آیا۔ میں نے

---

1 ...معجم الاوسط، ۵/ ۱۶، حدیث: ۴۴۴۲

2 ...بخاری، کتاب الحج، باب من اھل حین... الخ، ۱/ ۵۲۱، حدیث: ۱۵۵۲

3 ...سرکاری نوکر جو ڈیوٹی بھی دے اور نماز کی بھی پابندی کرے وہ بھی اس غلام میں داخل ہے جو مولیٰ اور رب (عَزَّوَجَلَّ) کے حق ادا کرے۔ (مراۃ المناجیح، ۱/ ۴۱۶)

4 ...معجم الکبیر، ۱۲/ ۳۳۱، حدیث: ۱۳۵۸۴

حُضُور پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: جب لوگ درہم ودینار میں بخل کرنا شروع کریں گے، بَیْعِ عِیْنَہ کریں گے[1]، کھیتی باڑی میں مصروف ہو جائیں گے اور راہِ خدا میں لڑنا چھوڑ دیں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اِن پر ذلت نازل فرمادے گا، پھر یہ ذلت اس وقت تک باقی رہے گی جب تک کہ وہ اپنے دین کی طرف نہ لوٹ آئیں۔[2]

خوش نصیب حبشی:

﴿4295﴾... حضرتِ سَیِّدُنا ابن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حبشہ سے ایک شخص بارگاہِ رسالت میں کچھ پوچھنے کے لئے حاضر ہوا، مکی مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے ارشاد فرمایا: سوال کرو اور سمجھو۔ اس نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کو شکل وصورت، رنگت اور نبوت میں ہم پر فضیلت دی گئی، آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں اس پر ایمان لے آؤں جس پر آپ ایمان لائے ہیں اور ان احکام پر عمل پیرا ہو جاؤں جن پر آپ عمل پیرا ہیں تو کیا میں جنت میں آپ کے ساتھ رہوں گا؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! سیاہ آدمی کی سفیدی جنت میں ایک ہزار سال کی مسافت سے دکھائی دے گی۔ پھر ارشاد فرمایا: جس نے ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کہا اس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں

1... دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1182 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت، جلد دوم، حصہ 11، صفحہ 779 پر صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نقل فرماتے ہیں: بَیْعِ عِیْنَہ کی صورت یہ ہے ایک شخص نے دوسرے سے مثلاً دس روپے قرض مانگے اُس نے کہا میں قرض نہیں دونگا یہ البتہ کر سکتا ہوں کہ یہ چیز تمہارے ہاتھ بارہ روپے میں بیچتا ہوں اگر تم چاہو خرید لو اسے بازار میں دس روپے کو بیع کر دینا تمھیں دس روپے مل جائیں گے اور کام چل جائے گا اور اسی صورت سے بیع ہوئی۔ بائع (بیچنے والے) نے زیادہ نفع حاصل کرنے اور سود سے بچنے کا یہ حیلہ نکالا کہ دس کی چیز بارہ میں بیع کر دی اُس کا کام چل گیا اور خاطر خواہ اس کو نفع مل گیا۔ بعض لوگوں نے اس کا یہ طریقہ بتایا ہے کہ تیسرے شخص کو اپنی بیع میں شامل کریں یعنی مُقرِض (قرض دینے والے) نے قرضدار کے ہاتھ اُس کو بارہ میں بیچا اور قبضہ دیدیا پھر قرضدار نے ثالث (تیسرے شخص) کے ہاتھ دس روپے میں بیچ کر قبضہ دیدیا اس نے مقرض کے ہاتھ دس روپے میں بیچا اور قبضہ دیدیا اور دس روپے ثمن کے مقرض سے وصول کر کے قرضدار کو دیدے نتیجہ یہ ہوا کہ قرض مانگنے والے کو دس روپے وصول ہو گئے مگر بارہ دینے پڑیں گے کیونکہ وہ چیز بارہ میں خریدی ہے۔

2... شعب الایمان، باب فی الجهاد، ۴/ ۱۲، حدیث: ۴۲۲۴

عہد ہے اور جس نے "سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ" پڑھا اس کے نامۂ اعمال میں ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی۔ ایک شخص نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اتنی نیکیوں کے بعد ہم کیسے ہلاک ہو سکتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ایک شخص اتنا عمل لے کر آئے گا کہ اگر اسے پہاڑ پر رکھ دیا جائے تو وہ برداشت نہ کر سکے، اس وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت آئے گی اور قریب ہے کہ وہ اس کے تمام اعمال ختم کر دے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی رحمت سے اس کے اعمال بڑھا دے گا۔ یہ آیات مبارکہ نازل ہوئیں:

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ
لَمْ یَكُنْ شَیْــٴًـا مَّذْكُوْرًا ﴿۱﴾ اِنَّا خَلَقْنَا
الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ﳓ نَّبْتَلِیْهِ
فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا ﴿۲﴾ اِنَّا هَدَیْنٰهُ
السَّبِیْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا ﴿۳﴾
اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ سَلٰسِلَاۡ وَ اَغْلٰلًا
وَّ سَعِیْرًا ﴿۴﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ
كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ﴿۵﴾ عَیْنًا
یَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ یُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِیْرًا ﴿۶﴾
یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَ یَخَافُوْنَ یَوْمًا كَانَ
شَرُّهٗ مُسْتَطِیْرًا ﴿۷﴾ وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى
حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ﴿۸﴾ اِنَّمَا
نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِیْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً
وَّ لَا شُكُوْرًا ﴿۹﴾ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا یَوْمًا
عَبُوْسًا قَمْطَرِیْرًا ﴿۱۰﴾ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ
الْیَوْمِ وَ لَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّ سُرُوْرًا ﴿۱۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک آدمی پر ایک وقت وہ گزرا کہ کہیں اس کا نام بھی نہ تھا بے شک ہم نے آدمی کو پیدا کیا ملی ہوئی منی سے کہ اسے جانچیں تو اسے سنتا دیکھتا کر دیا بے شک ہم نے اسے راہ بتائی یا حق مانتا یا ناشکری کرتا بے شک ہم نے کافروں کے لیے تیار کر رکھی ہیں زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی آگ بے شک نیک پئیں گے اس جام میں سے جس کی مِلونی (آمیزش) کافور ہے وہ کافور کیا؟ ایک چشمہ ہے جس میں سے اللہ کے نہایت خاص بندے پئیں گے اپنے محلوں میں اسے جہاں چاہیں بہا کر لے جائیں گے اپنی منتیں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی بُرائی پھیلی ہوئی ہے اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اَسیر (قیدی) کو ان سے کہتے ہیں ہم تمہیں خاص اللہ کے لیے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے بے شک ہمیں اپنے رب سے ایک ایسے دن کا ڈر ہے جو بہت تُرش نہایت سخت ہے تو انہیں اللہ نے اس دن کے شر سے بچا لیا اور انہیں تازگی اور شادمانی دی اور ان کے صبر پر انہیں جنت اور ریشمی کپڑے

وَ جَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّ حَرِیْرًا (۱۲)
مُّتَّكِـٕیْنَ فِیْهَا عَلَى الْاَرَآىٕكِ ۚ لَا یَرَوْنَ
فِیْهَا شَمْسًا وَّ لَا زَمْهَرِیْرًا (۱۳) وَ دَانِیَةً عَلَیْهِمْ
ظِلٰلُهَا وَ ذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِیْلًا (۱۴) وَ یُطَافُ
عَلَیْهِمْ بِاٰنِیَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ كَانَتْ
قَوَارِیْرَا (۱۵) قَوَارِیْرَا مِنْ فِضَّةٍ
قَدَّرُوْهَا تَقْدِیْرًا (۱۶) وَ یُسْقَوْنَ فِیْهَا
كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِیْلًا (۱۷) عَیْنًا
فِیْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِیْلًا (۱۸) وَ یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ
وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَیْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ
لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا (۱۹) وَ اِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ
نَعِیْمًا وَّ مُلْكًا كَبِیْرًا (۲۰) (پ۲۹، الدھر: ۱۲تا۲۰)

صلہ میں دیئے جنت میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوں گے نہ اس میں دھوپ دیکھیں گے نہ ٹھٹھر اور اس کے سائے ان پر جھکے ہونگے اور اس کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیئے گئے ہوں گے اور ان پر چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دور ہو گا جو شیشے کے مثل ہو رہے ہوں گے کیسے شیشے چاندی کے ساقیوں نے انھیں پورے اندازہ پر رکھا ہو گا اور اس میں وہ جام پلائے جائیں گے جس کی ملونی ادرک ہو گی وہ ادرک کیا ہے، جنت میں ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہتے ہیں اور ان کے آس پاس خدمت میں پھریں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے جب تو انھیں دیکھے تو انھیں سمجھے کہ موتی ہیں بکھیرے ہوئے اور جب تو ادھر نظر اٹھائے ایک چین دیکھے اور بڑی سلطنت۔

حبشی نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جنت میں آپ کی آنکھیں جن چیزوں کا نظارہ کریں گی کیا میری آنکھیں بھی انہیں دیکھیں گی۔ ارشاد فرمایا: ہاں۔ پھر وہ حبشی اس قدر رویا کہ اس کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں نے حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ آپ اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اسے قبر میں اتار رہے ہیں۔[1]

موت سے ایک گھڑی قبل بھی توبہ قبول ہے:

﴾4296﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: میں نے رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: جو بندۂ مومن اپنی موت سے ایک ماہ یا ایک ماہ سے کم میں بارگاہِ الٰہی میں توبہ کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے یہاں تک کے اگر وہ ایک دن یا ایک

[1]...معجم الکبیر، ۱۲/ ۳۴۳، حدیث: ۱۳۵۹۵

گھڑی قبل بھی توبہ کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی توبہ واخلاص کو جانتے ہوئے اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔[1]

زکوٰۃ نہ دینے کا وبال:

﴿4297﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: جو قوم اپنے اموال کی زکوٰۃ نہیں دیتی اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن سے بارش روک لیتا ہے اور اگر جانور نہ ہوتے تو کبھی بارش نہ ہوتی۔[2]

﴿4298﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ یعنی جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس کا کوئی روزہ نہیں[3]۔[4]

صومِ داؤدی:

﴿4299﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ بن عَمرو! کیا تم دن میں روزہ رکھنے اور رات میں قیام میں مشغول رہتے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: اگر تم ایسا کروگے تو تمہاری آنکھیں اندر دھنس جائیں گی اور جسم کمزور ہو جائے گا، تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے، تمہارے جسم کا تم پر حق ہے اور تمہارے گھر والوں کا بھی تم پر حق ہے۔ رات میں قیام بھی کرو اور سویا بھی کرو، روزہ بھی رکھو اور بغیر روزے کے بھی رہو۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھو یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کی طرح ہے۔ میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے اس کا کوئی روزہ نہیں اگر تم روزہ رکھنا ہی چاہتے ہو تو پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول حضرتِ داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی طرح روزہ رکھو، آپ ایک دن چھوڑ

---

1 ...معجم الکبیر، ۱۲/ ۳۳۹، حدیث: ۱۳۲۰۹

2 ...ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب العقوبات، ۴/ ۳۶۷، حدیث: ۴۰۱۹

3 ... حضرتِ سیِّدُنا امام یحییٰ بن شرف نَوَوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: یہ اس صورت پر محمول ہے جب کوئی شخص عیدین اور ایامِ تشریق میں بھی روزہ رکھے یا ہمیشہ روزہ رکھنے کے سبب ضرر یا کسی کا حق ضائع ہو۔ (شرح النووی علی المسلم، ۸/ ۴۰) اور اگر ایسا نہ ہو تو احناف کے نزدیک ہمیشہ روزہ رکھنا صرف مکروہ تنزیہی ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۵، ۱/ ۹۶۶)

4 ...بخاری، کتاب الصوم، باب حق الاھل فی الصوم، ۱/ ۶۵۰، حدیث: ۱۹۷۷

کر روزہ رکھتے اور دشمن کے مقابلے میں ثابت قدم رہتے۔[1]

بغیر ولی کے نکاح:

﴿4300﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مرفوعاً[2] روایت ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس عورت نے اپنے ولی (سرپرست) کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے[3] اگر مرد نے عورت سے ہم بستری کر لی تو عورت مہر کی حق دار ہو گی کیونکہ مرد نے عورت کی شرم گاہ سے فائدہ اٹھایا اور ان کے درمیان جُدائی کر دی جائے گی اور اگر اس نے ہم بستری نہیں کی تو پھر (بغیر مہر کے) جُدائی کر دی جائے گی اور جس کا کوئی ولی نہ ہو اس کا ولی سلطان (حاکم وقت) ہے۔[4]

زنانہ مرد اور مردانہ عورتیں ہم میں سے نہیں:

﴿4301﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَلَا مَنْ تَشَبَّهَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ یعنی جو عورت مردوں سے اور جو مرد عورتوں سے مشابہت اختیار کرے وہ ہم میں سے نہیں۔[5]

علم کو لکھ کر قید کر لو:

﴿4302﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں

1... بخاری، کتاب الصوم، باب حق الجسم فی الصوم، ۱/ ۶۴۹، حدیث: ۱۹۷۵، بتغیر
مسند البزار، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۶/ ۳۷۹، حدیث: ۲۳۹۷

2... وہ قول، فعل تقریر یا صفت جس کی نسبت سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف کی جائے۔ (نصاب اصول حدیث، ص۷۸)

3... عورت سے مراد لونڈی یا دیوانی عورت مراد ہے یا وہ صورت مراد ہے کہ عورت غیر کفو میں بغیر اجازت ولی نکاح کرے کہ یہ نکاح درست نہیں۔ باطل سے مراد فاسد ہے کہ نکاح فاسد کا یہ ہی حکم ہے کہ حاکم تفریق کرا دے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۲۷، ۲۸ ملتقطاً)

نوٹ: ولی کی اجازت کے بغیر نکاح سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **1182 صفحات** پر مشتمل کتاب **"بہار شریعت، حصہ 7، جلد 2، صفحہ 42 تا 52"** کا مطالعہ کیجئے۔

4... ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب لا نکاح الا بولی، ۲/ ۴۲۷، حدیث: ۱۸۷۹، مختصراً، عن عائشۃ

5... مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۲/ ۶۴۰، حدیث: ۶۸۹۲

عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا میں علم کو قید کرلوں؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی: اسے کیسے قید کیا جا سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: لکھ کر۔[1]

مسجد نبوی میں ایک نماز پڑھنے کی فضیلت:

﴿4303﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابو رَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: صَلَاۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَام یعنی مسجد حرام کے سوا میری اس مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں ایک نماز پڑھنا دوسری مسجدوں میں ہزار نمازوں سے بہتر ہے۔[2]

محبت بڑھانے کا نسخۂ کیمیا:

﴿4304﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا یعنی کبھی کبھی ملنا محبت بڑھاتا ہے۔[3]

سحری میں برکت ہے:

﴿4305﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السَّحُوْرِ بَرَکَۃً یعنی سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔[4]

ایمان قمیص کی مانند ہے:

﴿4306﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا، چور چوری کرتے وقت مومن نہیں ہوتا اور شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں ہوتا۔ بے شک ایمان قمیص کی طرح ہے جب انسان سے

1... مستدرک حاکم، کتاب العلم، باب قیدوا العلم بالکتاب، ١/ ٣٠٣، حدیث: ٣٦٩

2... مسلم، کتاب الحج، باب فضل الصلاۃ بمسجدی مکۃ والمدینۃ، ص ٧٢٢، حدیث: ١٣٩٥، عن ابن عمر

3... معجم الاوسط، ١/ ٤٧٥، حدیث: ١٧٥٤

4... بخاری، کتاب الصوم، باب برکۃ السحور من غیر ایجاب، ١/ ٦٣٣، حدیث: ١٩٢٣، عن انس بن مالک

ان گناہوں میں سے کوئی سرزد ہوتا ہے تو ایمان اس سے یوں نکل جاتا ہے جیسے قمیص اتار دی جائے پھر اگر وہ توبہ کرلے تو ایمان یوں پلٹ آتا ہے جیسے قمیص پہن لی جائے[1]۔[2]

مرضُ الموت میں وصیت:

﴿4307﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ جَعَلَ لَکُمْ ثُلُثَ اَمْوَالِکُمْ زِیَادَۃً فِیْ اَعْمَالِکُمْ یعنی بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے (موت کے وقت) تمہارے اموال کا ایک تہائی اعمال میں اضافہ کرنے کے لئے تمہیں عطا کیا ہے (یعنی تہائی مال تک تمہیں وصیت کرنے کی اجازت دی)۔[3]

شریر لوگ:

﴿4308﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں تشریف لائے، حضرتِ اُسامہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی ہمراہ تھے، حضرتِ اُسامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر اُکڑُوں بیٹھ گئے جبکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز کو طویل فرمادیا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا: اے اُسامہ! تم نے نماز مختصر پڑھی لیکن زیادہ دیر تک اُکڑُوں بیٹھے رہے، اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میرے بعد ایسے لوگوں میں رہو گے جو نماز تو مختصر پڑھیں گے لیکن دیر تک اُکڑُوں بیٹھیں گے، رنگ برنگے کھانے کھائیں گے، ان کی ہنسی قہقہہ ہوگی جبکہ مؤمنین کی ہنسی مسکراہٹ ہے۔ وہ میری امت کے شریر لوگ ہوں گے۔ یہ بات آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

﴿4309﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابو رَباح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا

[1] ... ان تمام مقامات میں یا تو کمالِ ایمان مراد ہے یا نورِ ایمان، یعنی ان گناہوں کے وقت مجرم سے نورِ ایمان نکل جاتا ہے ورنہ یہ گناہ کفر نہیں نہ ان کا مرتکب مُرتَد، اگر اسی حالت میں مارا جائے تو وہ کافر نہ مرے گا۔ (مراۃ المناجیح، ۱/ ۷۳)

[2] ... بخاری، کتاب الاشربۃ، باب وقول اللہ تعالٰی: انما الخمر... الخ، ۳/ ۵۷۹، حدیث: ۵۵۷۸، مختصرا

[3] ... ابن ماجہ، کتاب الوصایا، باب الوصیۃ بالثلث، ۳/ ۳۰۸، حدیث: ۲۷۰۹، بتغیر قلیل

ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ایک ولیمے میں بُلایا گیا، میں بھی آپ کے ہم راہ تھا۔ آپ نے وہاں رنگ برنگے کھانے دیکھ کر فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اگر صبح کا کھانا تناول فرماتے توشام کا نہ کھاتے اور اگر شام کا کھانا تناوُل فرماتے تو صبح فاقہ کیا کرتے۔[1]

عقل کی تین حصوں میں تقسیم:

﴿4310﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عقل کو تین حصوں میں تقسیم فرمایا جس شخص میں یہ حصے ہوں گے وہ عاقل ہے اور جس میں یہ نہ ہوں اس کا عقل سے کوئی واسطہ نہیں: (۱)...ہر مُعاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اعتماد کرنا۔ (۲)...اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہر حکم کی اطاعت کرنا اور (۳)...رضائے الٰہی کی خاطر اچھے طریقے سے صبر کرنا (یعنی مصائب پر یوں صبر کرنا کہ اس کا اثر ظاہر میں دکھائی نہ دے)۔[2]

﴿4311﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: کوئی بھی شخص اپنی داڑھی کو لمبائی سے نہ کاٹے بلکہ کنپٹیوں سے بالوں کو لے لے[3]۔[4]

عورتوں کے جہنم میں جانے کا سبب:

﴿4312﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں عید کے روز رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

---

1 ...مسند الشامیین، ما انتھی الینا من مسند الوضین بن عطاء، الوضین عن عطاء بن ابی رباح، ۱/ ۳۷۴، حدیث: ۶۵۰

2 ...مسند الحارث، کتاب الادب، باب ماجاء فی العقل، ۸۰۰، حدیث: ۸۱۰

3 ...جس طرح داڑھی مونڈنا کتروانا بالاتفاق حرام وگناہ ہے یونہی ہمارے ائمہ وجمہور علماء کے نزدیک اس کا طولِ فاحش کہ بے حد بڑھایا جائے جو حدِ تناسب سے خارج وباعثِ انگشت نمائی (رسوائی کا سبب) ہو مکروہ وناپسند ہے۔ اس (یعنی داڑھی) کی حد یکمشت (ایک مٹھی) ہے اس سے کم کرنا کسی نے حلال نہ جانا، قبضہ سے زائد کا قطع (کاٹنا) ہمارے (یعنی احناف کے) نزدیک مسنون ہے۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ مخرجہ، ۲۲/ ۶۵۵) ایک مشت سے زائد داڑھی لمبائی اور کنپٹیوں ہر سمت سے کاٹنے کی اجازت ہے جبکہ ایک مشت سے کم ہونے کی صورت میں کسی بھی جانب سے کاٹنے کی اجازت نہیں۔

4 ...مسند الفردوس، باب اللام الف، ۲/ ۴۵۰، حدیث: ۷۴۹۶

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نماز میں شریک ہوا۔ آپ نے خطبہ سے قبل بغیر اذان و اقامت کے نماز ادا فرمائی پھر حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا سہارا لے کر لوگوں کو خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثناء بیان کی اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے ہوئے آخرت یاد دلائی پھر حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا سہارا لے کر چلے یہاں تک کہ عورتوں کے پاس تشریف لائے، انہیں وعظ و نصیحت کرتے ہوئے آخرت کی یاد دلائی اور ارشاد فرمایا: ”صدقہ دو کیونکہ جہنم کا ایندھن زیادہ تر عورتیں ہوں گی۔“ یہ سُن کر پچھلی جانب سے ایک سیاہ رخسار والی کھڑی ہو کر عرض گزار ہوئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کس سبب سے؟ ارشاد فرمایا: ”اس وجہ سے کہ عورتیں شکوہ شکایت زیادہ کرتی اور شوہر کی ناشکری کرتی ہیں۔“ چنانچہ عورتیں اپنی انگوٹھیاں اور ہار صدقہ کرنے لگیں اور آگے بڑھ کر حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جمع کرانے لگیں۔[1]

پیاز یا لہسن کھا کر مسجد آنے کی ممانعت:

﴿4313﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ محسنِ انسانیت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ اَکَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ فَلَا يَغْشَانَا فِي مَسْجِدِنَا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ الْمُسْلِم یعنی جس نے اس سبزی (یعنی کچا پیاز یا لہسن) میں سے کچھ کھایا وہ ہماری مسجد کے قریب ہر گز نہ آئے کیونکہ فرشتے بھی ان چیزوں سے تکلیف پاتے ہیں جن سے مسلمانوں کو تکلیف ہوتی ہے[2]۔[3]

﴿4314﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یہ فرماتے سنا کہ رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ اَمَّنَ رَجُلًا عَلٰی دَمِهٖ ثُمَّ قَتَلَهٗ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ وَاِنْ كَانَ الْمَقْتُوْلُ كَافِرًا یعنی جس نے کسی آدمی کو امان دی پھر اسے قتل کر دیا تو اس کے لئے جہنم

---

[1]... مسلم، کتاب صلاۃ العیدین، ص۴۳۸، حدیث: ۸۸۵، بتغیر قلیل
نسائی، کتاب صلاۃ العیدین، باب قیام الامام فی الخطبة متوکئا علی انسان، ص۲۷۴، حدیث: ۱۵۷۲

[2]... مسجد کے آداب جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ 24 صفحات پر مشتمل شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ ”مسجدیں خوشبودار رکھیے“ کا مطالعہ کیجئے!

[3]... مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب نہی من اکل ثوما... الخ، ص۲۸۲، حدیث: ۵۶۴

واجب ہو گئی اگرچہ مقتول کافر ہی کیوں نہ ہو۔[1]

اَفضَلُ البَشَر بعدَ الْاَنبِیاء:

﴿4315﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے آگے چلتے دیکھ کر ارشاد فرمایا: اَتَمْشِیْ اَمَامَ اَبِیْ بَکْرٍ مَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ بَعْدَ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ عَلٰی اَحَدٍ اَفْضَلُ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ یعنی تم ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے آگے چلتے ہو حالانکہ انبیا و مرسلین عَلَیْہِمُ السَّلَام کے بعد ابو بکر سے افضل کسی شخص پر سورج طلوع و غروب نہیں ہوا۔[2]

نیکی پر معاونت نیکی ہی ہے:

﴿4316﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن خالد جُہَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مجاہد کے لئے سامان (جہاد) فراہم کیا یا اس کے بعد اس کے اَہلِ خانہ کی بھلائی میں لگا رہا تو اسے بھی مجاہد کے ثواب کے برابر ثواب ملے گا جبکہ مجاہد کے اجر و ثواب میں کوئی کمی نہ ہو گی اور جس نے کسی حاجی کے لئے حج پر جانے کا انتظام کیا یا اس کے بعد اس کے گھر والوں کی بھلائی میں لگا رہا تو اس کے لئے بھی حاجی کے برابر ثواب ہے جبکہ حاجی کے ثواب میں کوئی کمی نہ ہو گی اور جس نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرایا اس کے لئے بھی روزہ دار کی مثل ثواب ہے۔[3]

﴿4317﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ حِمْص کی چند عورتیں میرے پاس آئیں تو میں نے ان سے کہا: شاید تم ان عورتوں میں سے ہو جو حمام میں داخل ہوتی ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں! ہم تو ایسا ہی کرتی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: میں نے اپنے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: اَیُّمَا امْرَاَۃٍ نَزَعَتْ ثِیَابَھَا فِیْ غَیْرِ

---

1 ...معجم الکبیر، ۲۰/ ۴۱، حدیث: ۷۴، بدون: علی دمہ

2 ...فضائل الصحابۃ للامام احمد، کتاب فضائل الصحابۃ، قولہ مروا ابابکر... الخ، الجزء الاول، ص۱۸۷، حدیث: ۱۳۵

3 ...مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل اعانۃ الغازی... الخ، ص۱۰۵۰، حدیث: ۱۸۹۵، مختصرا

صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الصیام، باب اعطاء مفطر الصائم... الخ، ۳/ ۲۷۷، حدیث: ۲۰۶۴، بتغیر

بَیْتِ زَوْجِہَاھَتَکَتْ مَابَیْنَہَاوَبَیْنَ اللہِ یعنی جو عورت اپنے خاوند کے گھر کے علاوہ کسی اور جگہ کپڑے اُتارتی ہے تو اس کے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے درمیان جو پردہ ہے اسے وہ ختم کر دیتی ہے۔ [1]

حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد اللہ عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مختلف ممالک کی سیاحت کرنے والے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں کے لئے اپنے علم کو خوب خرچ کرنے والے تھے۔

عُلَمَائے تصوُّف فرماتے ہیں: اُصُولِ دین کی تعلیم حاصل کرنے، عقل مندوں کو تنبیہ کرنے اور جاہلوں کو علم سکھانے کا نام تصوُّف ہے۔

ماتحت کو قرآن وسنت کی تعلیم:

﴿4318﴾... حضرتِ سیِّدُنا زُبَیر بن حارث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَارِث بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا میرے پاؤں میں بیڑی ڈالے رکھتے اور مجھے قرآن وسنت کی تعلیم دیا کرتے۔

پانچ عظیم شخصیات:

﴿4319﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سِنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (ایک روز) میرے پاس پانچ شخصیتیں جمع ہوئیں، اِن جیسی ہستیاں میرے پاس کبھی جمع نہ ہوئیں: (۱)...حضرتِ سیِّدُنا عطاء (۲)...حضرتِ سیِّدُنا طاؤس (۳)...حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد (۴)...حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جُبَیر اور (۵)...حضرتِ سیِّدُنا عکرمہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی۔ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد اور حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جُبَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا، حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے تفسیر کے بارے میں سوال

---

[1] ...مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/ ۲۸۹، حدیث: ۲۴۱۹۵

جواب کرنے لگے، جس آیتِ طیبہ کے متعلق بھی پوچھتے تو آپ انہیں اس کی تفسیر بیان کرتے، جب ان کے سوالات ختم ہوگئے تو حضرتِ سیِّدُنا عکرمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمانے لگے: فلاں آیت اِس بارے میں اور فلاں اس بارے میں نازل ہوئی پھر آپ تمام حضرات رات کے وقت حمام میں داخل ہوگئے۔

سب سے زیادہ علم والے:

﴿4320﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لوگوں میں سب سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں۔

سب سے زیادہ قرآن کا علم رکھنے والے:

﴿4321﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن ابو خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام شَعْبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ قرآنِ پاک کا علم رکھنے والا (اب) کوئی باقی نہیں رہا۔

﴿4322﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَلَّام بن مسکین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ تفسیر کا علم رکھنے والے حضرتِ سیِّدُنا عکرمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔

﴿4323﴾... حضرتِ سیِّدُنا مغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جُبَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو آپ سے بڑھ کر عالم ہو؟ فرمایا: ہاں! وہ حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔ جب حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جُبَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو شہید کر دیا گیا تو حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم نے فرمایا: انہوں نے اپنے بعد اپنی مثل کوئی نہیں چھوڑا۔

پورے قرآن کی تفسیر:

﴿4324﴾... حضرتِ سیِّدُنا سماک بن حَرب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ قرآن کریم میں جو کچھ ہے میں نے اس کی تفسیر کر دی ہے۔

﴿4325﴾... حضرتِ سیِّدُنا ایوب سَخْتِیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے قرآنِ پاک کی کسی آیت کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: یہ آیت اِس پہاڑ کے دامن میں نازل ہوئی۔ یہ کہہ کر آپ نے ''سَلْع'' پہاڑ کی طرف اشارہ کیا۔

﴿4326﴾... حضرتِ سیِّدُنا ایوب سَخْتِیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کے پاس اس قدر لوگ جمع ہوئے کہ آپ کو مکان کی چھت پر بیٹھنا پڑا۔

علم کی خریداری:

﴿4327﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والدِ محترم کو یہ کہتے سنا کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مقامِ جیرہ میں تشریف لائے تو حضرتِ سیِّدُنا امام طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انہیں ایک عُمدہ نسل کے گھوڑے پر سُوار کیا جس کی قیمت 60 دینار تھی اور فرمایا: میں نے اس شخص کا علم خرید لیا ہے۔

﴿4328﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا امام طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے آپ کو ایک عمدہ نسل کے گھوڑے پر سُوار کیا جس کی قیمت 60 دینار تھی اور فرمایا: کیا ہم اس شخص کے علم کو 60 دینار میں نہ خرید لیں۔

سب سے بڑے فقیہ:

﴿4329﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والدِ ماجد کو فرماتے سنا کہ اہلِ مدینہ میں سے ایک شخص نے مجھے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور کُثَیِّر عَزَّہ کا ایک ہی دن میں انتقال ہوا۔ لوگوں نے کہا: سب سے بڑے فقیہ اور سب سے بڑے شاعر کا انتقال ہو گیا۔

﴿4330﴾... حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جاؤ اور لوگوں کو فتویٰ دو جو شخص بامقصد سُوال پوچھے اسے جواب

دینا اور جو فضول سوال کرے اسے جواب نہ دینا۔ یقیناً تم مجھ سے لوگوں کی دو تہائی مشقت دور کردو گے۔

﴿4331﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمرو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عکرمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جب مغازی (جنگوں کے واقعات) بیان کرتے سنتا تو یوں خیال کرتا گویا کہ آپ اس جنگ میں شریک ہونے والوں کو دیکھ رہے ہیں کہ وہ کس طرح تدبیریں کر رہے اور کیسے قتل کر رہے ہیں۔

﴿4332﴾... حضرتِ سیِّدُنا ایوب سَخْتِیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عکرمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زیارت کے لئے ایک جانب سفر کا ارادہ رکھتا تھا۔ چنانچہ میں بصرہ کے بازار کی طرف آیا تو میں نے ایک شخص کو گدھے پر سوار دیکھا، کسی نے مجھے بتایا کہ یہ حضرتِ سیِّدُنا عکرمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔ لوگ آپ کے پاس جمع ہوگئے میں بھی حاضر ہوگیا۔ میں آپ سے کوئی سوال نہ پوچھ سکا اور کچھ مسائل سننے سے بھی محروم رہا تو میں آپ کے گدھے کے پہلو میں کھڑا ہوگیا۔ لوگ آپ سے سوالات پوچھتے رہے اور میں انہیں یاد کرتا رہا۔

سائل تھک گیا:

﴿4333﴾... حضرتِ سیِّدُنا ایوب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا خالد حَذَّاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یا کوئی اور حضرتِ سیِّدُنا عکرمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سوال کرتے کرتے خاموش ہوگیا تو آپ نے فرمایا: خاموش کیوں ہوگئے؟ کہا: (سوال کرکر کے) تھک گیا ہوں۔

اُمَّتِ محمدیہ کے حِبْر:

﴿4334﴾... حضرتِ سیِّدُنا فَرَزْدَق بن جَوَّاس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہم جُرجان میں حضرتِ سیِّدُنا شہر بن حَوْشَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس تھے کہ حضرتِ سیِّدُنا عکرمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ ہم نے حضرتِ سیِّدُنا حَوْشَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: کیا ہم حضرتِ سیِّدُنا عکرمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس نہ جائیں؟ تو آپ نے فرمایا: ان کے پاس جاؤ کیونکہ ہر اُمَّت میں ایک حِبْر (بڑا عالم) ہوتا ہے اور یہ آزاد کردہ غلام اس اُمَّت کا حِبْر ہے۔

مُقَدَّس نام والی انگوٹھی پہنے بیت الخلا جانا کیسا؟

﴿4335﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد العزیز بن ابو رَوَّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں: میں نے نیشا پور میں

حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام والی انگوٹھی پہنے بیت الخلا میں جانا کیسا؟ فرمایا: انگوٹھی کے نگینے کو (جس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام کندہ ہے) اپنی ہتھیلی کی طرف کر کے مٹھی بند کرلے[1]۔

﴿4336﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد حذّاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: جس کے متعلق حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن یہ فرمائیں: "نُبِّئْتُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ یعنی مجھے حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے متعلق خبر دی گئی۔" تو وہ انہوں نے حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سنا ہے۔ آپ نے حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مختار ثقفی کے زمانے میں کوفہ میں ملاقات کی۔

مُعْتَبَر مُفَسِّرِین:

﴿4337﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن حُباب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے کوفہ میں حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو یہ فرماتے سنا کہ تفسیر چار آدمیوں سے حاصل کرو: (۱)... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جُبَیر (۲)... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد (۳)... حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورباح اور (۴)... حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی۔

﴿4338﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن حُباب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے کوفہ میں حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو یہ فرماتے سنا کہ تفسیر چار آدمیوں سے حاصل کرو: (۱)... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جُبَیر (۲)... حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد (۳)... حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ اور (۴)... حضرتِ سیِّدُنا ضَحّاک رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی۔

200 صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی زیارت:

﴿4339﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد سَخْتِیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے (ایک مسجد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: میں نے اس مسجد میں 200 صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔

20 ہزار گھوڑے:

﴿4340﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مَسْرُوق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جن گھوڑوں نے حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن داؤد عَلَیْہِمَا السَّلَام کو عبادت سے مشغول

---

[1]... مُتَبَرَّک نام والی انگوٹھی پہنے بیت الخلا جانا ناجائز ہے، ہاں جیب میں رکھ لیں تو حرج نہیں۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۲۷)

رکھا ان کی تعداد 20 ہزار تھی۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ان کی کونچیں کاٹ دیں۔

خاتونِ جنت کا جہیز:

﴿4341﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابویزید مَدَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے بتایا کہ جب رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی لاڈلی شہزادی خاتونِ جنت حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نکاح کیا تو جہیز میں بُنی ہوئی چارپائی، چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی اور پنیر کا ایک ٹکڑا دیا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان وہ سامان حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے گھر لے گئے اور گھر میں پھیلا دیا۔ [1]

سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول تفسیر

﴿4342﴾... حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ: لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ [2] کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ساری دنیا قریب اور ہر بُرائی جہالت ہے۔

﴿4343﴾... حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝۸۳ (پ۲۰، القصص: ۸۳)

ترجمۂ کنزالایمان: یہ آخرت کا گھر ہم ان کے لیے کرتے ہیں جو زمین میں تکبر نہیں چاہتے اور نہ فساد اور عاقبت پرہیزگاروں ہی کی ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے بنایا ہے جو زمین میں بادشاہوں اور سلطانوں کے ہاں کوئی مرتبہ نہیں چاہتے اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی نافرمانی کے کاموں میں مبتلا ہو کر فساد نہیں کرتے اور عاقبت (یعنی جنت) پرہیزگاروں ہی کی ہے۔

---

[1]... الزھد للامام احمد، ص ۶۳، حدیث: ۱۵۰

[2]... ترجمۂ کنزالایمان: (وہ توبہ جس کا قبول کرنا اللہ نے اپنے فضل سے لازم کرلیا ہے وہ) انہیں کی ہے جو نادانی سے بُرائی کر بیٹھیں پھر تھوڑی ہی دیر میں توبہ کرلیں۔ (پ۴، النساء: ۱۷)

خدا تعالیٰ کی نافرمانی کا انجام:

﴿4344﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ جُریج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ قرآنِ مجید کھولے ہوئے ہیں اور اس میں نظر کرتے ہوئے رو رہے ہیں۔ میں نے پوچھا: اے ابو العباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: قرآنِ پاک کی ایک آیت کی وجہ سے۔ میں نے پوچھا: کون سی آیت؟ فرمایا: ایک قوم نے (لوگوں کو) نیکی کا حکم دیا اور بُرائی سے منع کیا لہٰذا وہ نجات پاگئی لیکن دوسری قوم نے (لوگوں کو) نہ تو نیکی کا حکم دیا اور نہ ہی بُرائی سے منع کیا تو وہ گناہ گاروں کے ساتھ ہلاک ہوگئی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَسْــَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْیَةِ الَّتِیْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ (پ۹، الاعراف: ۱۶۳)

ترجمۂ کنز الایمان: اور ان سے حال پوچھو اس بستی کا کہ دریا کنارے تھی۔

اس آیت کا مصداق اَیلہ والے ہیں۔ اَیلہ سمندر کے کنارے ایک بستی تھی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ وہ جمعہ کا دن عبادت کے لئے فارغ رکھیں لیکن انہوں نے کہا: ہم ہفتہ کا دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کے لئے فارغ رکھیں گے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہفتے کے دن مخلوق کی تخلیق کا کام نپٹایا تو تمام اشیاء کی تخلیق پوری ہوئی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُن پر ہفتے کے دن کے بارے میں سختی فرمائی اور انہیں اس دن (مچھلی کے) شکار سے منع فرما دیا۔ (خدا عَزَّوَجَلَّ کی قدرت کہ) جب ہفتے کا دن آتا تو ان کی نہروں میں موٹی موٹی مچھلیاں اوپری سطح سے نیچے کی طرف بلاخوف وخطر تیرتی رہتیں، اس فرمانِ باری تعالیٰ میں اسی جانب اشارہ ہے:

اِذْ تَاْتِیْهِمْ حِیْتَانُهُمْ یَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا (پ۹، الاعراف: ۱۶۳)

ترجمۂ کنز الایمان: جب ہفتے کے دن ان کی مچھلیاں پانی پر تیرتی ان کے سامنے آتیں۔

یعنی ان کی نہروں میں ان کے سامنے آتیں اور شب اتوار سے لے کر اگلے ہفتہ تک مچھلیاں ان سے غائب رہتیں (اس قدر کثرت سے نہ آتیں)۔ یہ دیکھ کر اَیلہ کی بستی والوں کو سخت پریشانی ہوئی کیونکہ وہ مچھلیوں کی تجارت کرتے اور اسی سے روزی کماتے تھے۔ ایک مرتبہ ہفتے کے دن ان کی ایک لونڈی نہر کی طرف

گئی، وہاں سے ایک مچھلی پکڑی اور اپنے مٹکے میں ڈال دی، اتوار کے دن اس نے اسے کھایا تو اسے کوئی نقصان نہ ہوا۔ حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام ہفتے کے دن ان کے پاس تشریف لے جاتے، آپ ہی نے ہفتے کے دن کے بارے میں حد سے تجاوز کرنے والوں پر لعنت کی تھی۔ اس لونڈی نے اپنے مالکوں کو بتایا کہ میں نے ہفتہ کے دن مچھلی شکار کی اور اسے اتوار کے دن کھایا لیکن مجھے کوئی نقصان نہیں ہوا۔ چنانچہ اس کے مالکوں نے بھی ہفتے کے دن مچھلیاں پکڑیں، اتوار کو ان سے فائدہ اٹھایا اور انہیں فروخت کیا یہاں تک کہ ان کے ہاں مال و دولت کی کثرت ہو گئی۔ لوگ ان کے اس فعل سے آگاہ ہوئے تو انہوں نے بھی ہفتے کے دن شکار کرنے پر اِتّفاق کر لیا، کچھ لوگوں نے کہا: ہم تمہیں ہفتے کے دن شکار نہیں کرنے دیں گے لیکن کچھ لوگوں نے مُداہَنَت (چشم پوشی) سے کام لیتے ہوئے روکنے والوں سے کہا:

لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ (پ۹، الاعراف: ۱۶۴)

ترجمۂ کنزالایمان: کیوں نصیحت کرتے ہو ان لوگوں کو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا انہیں سخت عذاب دینے والا۔

تو اَمْر بِالْمَعْرُوف ونَہی عَنِ الْمُنْکَر کا فریضہ انجام دینے والوں نے جواباً کہا:

مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۶۴)

ترجمۂ کنزالایمان: تمہارے ربّ کے حُضور معذرت کو اور شاید انہیں ڈر ہو۔

یعنی شاید یہ شکار کرنے سے رُک جائیں۔ جب انہوں نے شکار کرنے والوں کو روکا تو انہوں نے جواب دیا: ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں ہفتہ کے دن کھانے سے روکا ہے لیکن ان کے شکار سے منع نہیں کیا ہے۔ چنانچہ وہ ہفتہ کے دن شکار کرنے میں مصروف ہو گئے۔ جن لوگوں نے انہیں نیکی کا حکم دیا اور بُرائی سے منع کیا وہ ان کے شہر سے نکل گئے۔ جب شام ہوئی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو بھیجا، انہوں نے ایک زوردار چیخ ماری تو وہ سب دھتکارے ہوئے بندر بن گئے۔ جب صبح ہوئی تو ان منع کرنے والوں کی طرف شہر میں سے کوئی بھی نہ آیا تو انہوں نے ایک آدمی بھیجا، اسے شہر میں کوئی دکھائی نہ دیا وہ گھروں میں داخل ہوا لیکن وہاں بھی کوئی نظر نہ آیا پھر کمروں میں داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ وہ بندروں کی صورت میں کمروں کے کونوں میں کھڑے ہیں۔ یہ دیکھ کر وہ پلٹا اور دروازہ کھول کر ندا دی: ہائے تعجب! یہاں تو دموں والے بندر

ہیں جو آوازیں نکال رہے ہیں۔ لوگ ان کے پاس آئے تو بندر انسانوں میں سے اپنے رشتہ داروں کو پہچانتے لیکن وہ ان بندر ہو جانے والوں کو نہیں پہنچاتے۔ اس فرمانِ باری تعالیٰ سے یہی مراد ہے:

فَلَمَّا نَسُوۡا مَا ذُکِّرُوۡا بِہٖۤ (پ۹، الاعراف: ۱۶۵) ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب وہ بھلا بیٹھے جو نصیحت انہیں ہوئی تھی۔

یعنی انہیں جو نصیحت کی گئی اور عذابِ الٰہی سے ڈرایا گیا انہوں نے اسے بھلا دیا تو ہم نے انہیں پکڑ لیا:

بِعَذَابٍۭ بَئِیۡسٍۭ (پ۹، الاعراف: ۱۶۵) ترجمۂ کنزالایمان: برے عذاب میں۔

یعنی سخت عذاب میں۔

فَلَمَّا عَتَوۡا عَنۡ مَّا نُہُوۡا عَنۡہُ (پ۹، الاعراف: ۱۶۶) ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب انہوں نے ممانعت کے حکم سے سرکشی کی۔

یعنی جب انہوں نے ہٹ دھرمی کی اور جس کام سے انہیں روکا گیا تھا اس پر جرأت کی تو:

قُلۡنَا لَہُمۡ کُوۡنُوۡا قِرَدَۃً خٰسِئِیۡنَ ﴿۱۶۶﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۶۶) ترجمۂ کنزالایمان: ہم نے اُن سے فرمایا ہو جاؤ بندر دُھتکارے (دھتکارے) ہوئے۔

یعنی ذلیل و حقیر ہو جاؤ۔

فَجَعَلۡنٰہَا نَکَالًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡہَا وَ مَا خَلۡفَہَا (پ۱، البقرۃ: ٦٦) ترجمۂ کنزالایمان: تو ہم نے اس بستی کا یہ واقعہ اس کے آگے اور پیچھے والوں کے لیے عبرت کر دیا۔

یعنی ان کے بعد والوں اور اُمّتِ محمدیہ کے لئے عبرت بنا دیا۔

وَ مَوۡعِظَۃً لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿٦٦﴾ (پ۱، البقرۃ: ٦٦) ترجمۂ کنزالایمان: اور پرہیز گاروں کے لیے نصیحت۔

یعنی یہ واقعہ شرک سے بچنے والوں کے لئے نصیحت ہے۔ اس سے مراد اُمّتِ محمدیہ ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا عکرمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس مسخ شدہ قوم کو ہلاک کر دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ ہفتہ کے دن کے بارے میں حد سے تجاوز کرنے والوں کو انسانی صورت میں زندہ کرے گا اور انہیں جہنم میں داخل کرے گا اور جن لوگوں نے نہ تو نیکی کا حکم دیا اور نہ ہی برائی سے منع کیا ان سے ان کے اعمال کا مُحاسَبہ فرمائے گا اور اَمر بِالْمَعروف

وَنَهِي عَنِ الْمُنْكَر کو ترک کرنے کی وجہ سے انہیں دنیا میں مسخ کی سزا دی گئی۔

حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن اَسْوَد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد حضرتِ سیِّدُنا عکرمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: کاش! مجھے معلوم ہو تا کہ ان مُداہنت کرنے والوں کے ساتھ کیا ہوا؟ حضرتِ سیِّدُنا عکرمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ان کے سامنے یہ آیتِ مقدسہ تلاوت کی:

فَلَمَّا نَسُوۡا مَا ذُكِّرُوۡا بِهٖۤ اَنۡجَيۡنَا الَّذِيۡنَ يَنۡهَوۡنَ عَنِ السُّوۡٓءِ وَاَخَذۡنَا الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا بِعَذَابٍۢ بَـئِيۡسٍۢ بِمَا كَانُوۡا يَفۡسُقُوۡنَ ﴿۱۶۵﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۶۵)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب بھلا بیٹھے جو نصیحت انہیں ہوئی تھی ہم نے بچالئے وہ جو بُرائی سے منع کرتے تھے اور ظالموں کو بُرے عذاب میں پکڑا بدلہ ان کی نافرمانی کا۔

تو آپ نے فرمایا: بخدا! وہ لوگ بھی ہلاک ہو گئے۔ حضرتِ سیِّدُنا عکرمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: (میرے اس جواب پر) حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے مجھے دو کپڑے عطا فرمائے۔

بنی اسرائیل کے تین قاضی:

﴿4345﴾... حضرتِ سیِّدُنا مغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عکرمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں تین قاضی ہوا کرتے۔ جب ان میں سے کسی کا انتقال ہو تا تو عہدۂ قضا دوسرے کو سونپ دیا جاتا، یوں جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو یہ تینوں فیصلہ کرتے رہتے۔ ایک مرتبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک فرشتے کو ایک گھوڑے پر بھیجا۔ اس کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو اپنی گائے کو پانی پلا رہا تھا اور گائے کے ساتھ اس کا بچھڑا بھی تھا۔ فرشتے نے بچھڑے کو بلایا تو وہ گھوڑے کے پیچھے پیچھے چل دیا، بچھڑے کے مالک نے دیکھا تو وہ بھی اس کے پیچھے ہولیا اور کہا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! میرا بچھڑا تو دیتے جاؤ۔ فرشتے نے کہا: یہ میرا بچھڑا ہے جو میرے گھوڑے سے ہے۔ فرشتے نے اس سے جھگڑا کیا حتّٰی کہ اسے عاجز کر دیا۔ اس شخص نے کہا: قاضی ہی میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا۔ فرشتے نے کہا: ٹھیک ہے۔ چنانچہ دونوں (تین قاضیوں میں سے) ایک کے پاس جھگڑا لے کر گئے، بچھڑے کے مالک نے کہا: یہ شخص اپنے گھوڑے پر سُوار میرے پاس سے گزرا، اس نے میرے بچھڑے کو بلایا تو وہ اس کے پیچھے ہولیا، اب یہ بچھڑا واپس دینے سے انکار کر رہا ہے۔ اس فرشتے کے

پاس تین موتی تھے وہ اس قدر خوبصورت تھے کہ لوگوں نے اس سے پہلے ان جیسے موتی نہیں دیکھے تھے۔ فرشتے نے قاضی کو موتی دے کر کہا: میرے حق میں فیصلہ کر دو۔ قاضی نے کہا: میرے لئے اس طرح فیصلہ کرنا کیسے درست ہو سکتا ہے؟ فرشتے نے کہا: گھوڑا اور گائے باہر چھوڑ دیئے جائیں اگر بچھڑا گھوڑے کے پیچھے چلے تو کہہ دینا میں فیصلہ کرنے سے معذور ہوں۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا، پھر دوسرے قاضی کے پاس گئے اس کے ساتھ بھی یہی ہوا، پھر تیسرے قاضی کے پاس آئے دونوں نے اسے واقعہ سنایا۔ فرشتے نے قاضی کو دینا چاہا لیکن اس نے لینے سے انکار کر دیا اور کہا: میں آج کے دن تمہارے درمیان فیصلہ نہیں کروں گا کیونکہ مجھے حیض آرہا ہے۔ فرشتے نے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! کیا مردوں کو بھی حیض آتا ہے؟ قاضی نے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! کیا گھوڑا کسی بچھڑے کو جن سکتا ہے؟ چنانچہ قاضی نے گائے والے کے حق میں فیصلہ کر دیا۔

حکایت: دو روٹیاں

﴿4346﴾... ابو حمزہ ثُمالی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بادشاہ نے اپنی رعایا میں اعلان کیا کہ اگر میں نے کسی کو صدقہ دیتے ہوئے پالیا تو اس کے ہاتھ کاٹ دوں گا۔ اس اعلان کے بعد ایک سائل ایک عورت کے پاس آیا اور کہا: مجھے کوئی چیز صدقہ کرو۔ عورت نے کہا: بادشاہ صدقہ دینے والے کے ہاتھ کاٹ دے گا تو میں تجھے کیسے صدقہ دوں؟ سائل نے کہا: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام پر تم سے سوال کرتا ہوں تم مجھے صدقہ دو۔ یہ سن کر عورت نے اسے دو روٹیاں دے دیں۔ یہ بات بادشاہ تک پہنچی تو اس نے عورت کو بلا کر اس کے دونوں ہاتھ کاٹ دیئے۔ ایک دن بادشاہ نے اپنی ماں سے کہا: مجھے کسی خوبصورت عورت کے بارے میں بتایئے تاکہ میں اس سے شادی کر لوں؟ ماں نے کہا: یہاں ایک عورت ہے اگر اس میں عیب نہ ہوتا تو اس کی مثل میں نے کوئی عورت نہ دیکھی ہوتی۔ بادشاہ نے اس کا عیب پوچھا تو ماں نے کہا: اس کے دونوں ہاتھ کٹے ہوئے ہیں۔ بادشاہ نے اپنی والدہ سے کہا: اسے میرے پاس بھیج دو۔ چنانچہ والدہ نے اس عورت کو بادشاہ کے پاس بھیج دیا۔ جب بادشاہ نے اسے دیکھا تو اس کا حسن و جمال اسے پسند آیا۔ بادشاہ کی والدہ نے اس سے کہا: بادشاہ تم سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ وہ بولی: اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو میں شادی کر لوں گی۔ چنانچہ بادشاہ نے اس سے شادی کر لی اور اسے بہت اعزاز و اکرام سے نوازا۔ راوی بیان کرتے ہیں: انہی دنوں میں ایک دشمن

نے بادشاہ پر چڑھائی کی تو بادشاہ اس کے مقابلہ کے لئے نکل کھڑا ہوا۔ بادشاہ نے (محاذ سے) اپنی والدہ کی طرف خط لکھا کہ "میری فلاں بیوی کا خیال رکھنا، اس کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنا اور یوں یوں کرنا۔" بادشاہ کا پیغام رساں آیا تو وہ اس عورت کی سوکنوں کے ہاں ٹھہرا (انہوں نے جب خط دیکھا) تو حسد کرنے لگیں اور خط لے کر اس کی عبارت بدل دی اور بادشاہ کی ماں کی طرف لکھا کہ "میری فلاں بیوی پر نگاہ رکھنا کیونکہ مجھے خبر ملی ہے کہ اس کے پاس کچھ مرد آتے ہیں، لہٰذا اسے گھر سے نکال دینا اور اس کے ساتھ یوں یوں کرنا۔" بادشاہ کی والدہ نے جواباً لکھا: "تجھ سے کسی نے جھوٹ بولا ہے، تیری بیوی تو نیک عورت ہے۔" یہ لکھ کر بادشاہ کی والدہ نے پیغام رساں کو روانہ کر دیا۔ وہ پھر سوکنوں کے پاس ٹھہرا تو انہوں نے خط لے کر عبارت تبدیل کر دی اور بادشاہ کی طرف لکھا کہ "تمہاری بیوی ایک بدکار عورت ہے اور اس نے ایک ناجائز بچے کو جنم دیا ہے۔" بادشاہ نے اپنی والدہ کی طرف لکھا: "میری فلاں بیوی کی طرف جاؤ اور اس کے بچے کو اس کی گردن پر باندھ کر مار کر گھر سے نکال دو۔" جب بادشاہ کی والدہ کے پاس وہ خط پہنچا اور اس نے اس عورت کے سامنے پڑھا تو اسے نکل جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ چل دی بچے کو اس کی گردن پر رکھ دیا گیا۔ ایک نہر کے پاس سے اس کا گزر ہوا، اسے پیاس لگ رہی تھی، وہ پانی پینے کے لئے گھٹنوں کے بل جھکی تو اس کی گردن پر جو بچہ تھا وہ پانی میں گر کر ڈوب گیا، وہ نہر کے کنارے بیٹھ کر رونے لگی۔ اس کے پاس سے دو آدمیوں کا گزر ہوا، انہوں نے رونے کی وجہ پوچھی تو عورت نے بتایا: میرا بیٹا میری گردن پر تھا چونکہ میرے دونوں ہاتھ نہیں ہیں، وہ پانی میں گر کر ڈوب گیا ہے۔ انہوں نے کہا: کیا تم چاہتی ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے ہاتھوں کو ویسا کر دے جیسے پہلے تھے؟ اس نے کہا: ہاں۔ انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کی تو اس کے ہاتھ ٹھیک ہو گئے۔ انہوں نے عورت سے پوچھا: تم جانتی ہو ہم کون ہیں؟ اس نے کہا: نہیں۔ جواب دیا: ہم وہ دو روٹیاں ہیں جو تو نے صدقہ کی تھیں۔[1]

اَبرہہ کے لشکر پر عذابِ الٰہی:

﴿4347﴾... حضرتِ سَیِّدُنا حُصین رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی

---

❶... یہ واقعہ "عیون الحکایات، العشرون بعد المائۃ، ص۱۳۹" پر بھی ہے جس میں مزید یہ ہے کہ ان دو آدمیوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس عورت کے بچے کے لئے دعا کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بچے کو لوٹا دیا۔

عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

طَیۡرًا اَبَابِیۡلَ ۙ﴿۳﴾ (پ۳۰، الفیل:۳) ترجمۂ کنزالایمان: (ان پر) پرندوں کی ٹکڑیاں (فوجیں بھیجیں)۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یہ پرندے سمندر سے نکلے، ان کے سر درندوں کے سروں کی طرح تھے۔ وہ پتھر مارتے رہے یہاں تک ان کی کھالوں میں چیچک نکل آئی۔ اس سے قبل کوئی چیچک زدہ آدمی نہیں دیکھا گیا تھا اور وہ پرندے نہ اس سے پہلے نظر آئے نہ اس دن کے بعد۔ ابرہہ کے لشکر کے ہاتھی وہاں سے بھاگ نکلے حتّٰی کہ وہ ایک وادی میں پہنچ گئے۔ حضرتِ سیِّدُنا حُصَین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن میمون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: وہ وادی اس سے پہلے 500سال تک نہ بہی تھی۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان پر سیلاب بھیجا جس نے انہیں غرق کر دیا۔

﴿4348﴾... حضرتِ سیِّدُنا عِکْرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ قَدَّرَ فِیۡہَاۤ اَقۡوَاتَہَا فِیۡۤ اَرۡبَعَۃِ اَیَّامٍ ؕ (پ۲۴، حٰم السجدۃ:۱۰) ترجمۂ کنزالایمان: اور اس میں اس کے بسنے والوں کی روزیاں مُقَرَّر کیں یہ سب ملا کر چار دن میں۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر زمین میں ایسی خوراک رکھی ہے جو اس کے بسنے والوں کے لئے مفید ہے۔“ پھر فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے کہ سابری کھجور سابرہ کے رہنے والوں کے لئے مفید ہے اور یمانی کھجور اہلِ یمن کے لئے مفید ہے۔

﴿4349﴾... حضرتِ سیِّدُنا عِکْرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ: وَ وَیۡلٌ لِّلۡمُشۡرِکِیۡنَ ۙ﴿۶﴾ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ[1] کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یعنی وہ ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ“ نہیں کہتے۔

اور اس فرمانِ باری تعالیٰ:

قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَکّٰی ﴿ۙ۱۴﴾ (پ۳۰، الاعلیٰ:۱۴) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک مراد کو پہنچا جو ستھرا ہوا۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جس نے ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ“ کہا وہ مراد کو پہنچا۔

اور اس فرمانِ باری تعالیٰ:

---

[1]... ترجمۂ کنزالایمان: اور خرابی ہے شرک والوں کو وہ جو زکوٰۃ نہیں دیتے۔ (پ۲۴، حٰم السجدۃ:۶، ۷)

هَلْ لَّكَ إِلَىٰٓ أَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ (پ۳۰،النازعات:۱۸) ترجمۂ کنزالایمان: کیا تجھے رغبت اس طرف ہے کہ ستھرا ہو۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس بات کی طرف رغبت ہے کہ ”لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ“ کہو۔

اور اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا (پ۲۴،حٰم السجدۃ:۳۰) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جنہوں نے ”لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ“ کی گواہی دی۔

اور اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ﴿۷۸﴾ (پ۱۲،ھود:۷۸) ترجمۂ کنزالایمان: کیا تم میں ایک بھی نیک چلن نہیں۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: کیا تم میں ایک آدمی بھی نہیں جو کلمہ طیبہ ”لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ“ کہتا ہو۔

اور اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ (پ۳۰،النبا:۳۸) ترجمۂ کنزالایمان: (کوئی نہ بول سکے گا) مگر جسے رحمٰن نے اذن دیا اور اس نے ٹھیک بات کہی۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ٹھیک بات سے مراد ”لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ“ ہے۔

اور اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ (پ۴،اٰل عمرٰن:۱۹۴) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تو وعدہ خلاف نہیں کرتا۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یہ وعدہ اس کے ساتھ ہے جس نے ”لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ“ کہا۔

﴿4350﴾... حضرتِ سیِّدُنا عکرمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾ (پ۲،البقرۃ:۱۹۳) ترجمۂ کنزالایمان: تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: زیادتی کا مرتکب وہ ہے جو ”لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ“ نہ کہے۔

﴿4351﴾... حضرتِ سیِّدُنا عکرمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ (پ۱۵، الکھف: ۲۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے رب کی یاد کرجب تو بھول جائے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جب تو غصے میں ہو تو اپنے رب کی یاد کر۔

﴿4352﴾... حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه اس فرمانِ باری تعالیٰ:

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ (پ۲۶، الفتح: ۲۹) ترجمۂ کنزالایمان: ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد راتوں کو جاگنا ہے۔

جنت میں کھیتی باڑی:

﴿4353﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن حسن رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: جنت میں ایک آدمی چت لیٹا ہوگا، اپنے ہونٹ ہلائے بغیر دل میں سوچے گا کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اجازت عطا فرمائے تو میں ضرور جنت میں کھیتی باڑی کروں گا۔ اسے معلوم بھی نہ ہوگا کہ فرشتے جنتی دروازوں پر اپنی مٹھیاں بند کئے کھڑے ہوں گے، اسے سلام کریں گے تو وہ سیدھا کھڑا ہو جائے گا۔ فرشتے اس سے کہیں گے: تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے کہ تم نے اپنے دل میں تمنا کی حالانکہ میں تمہاری تمنا جانتا ہوں، لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں بیج دے کر بھیجا ہے اور ارشاد فرمایا ہے: تم بیج بو دو۔ چنانچہ وہ ان بیجوں کو اپنے دائیں بائیں، آگے پیچھے بکھیر دے گا تو اس کی آرزو وارادے کے مطابق پہاڑوں جتنی اُونچی فصل اُگ آئے گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ عرش سے اسے مخاطب کرکے ارشاد فرمائے گا: اے اِبْنِ آدم! اسے کھاؤ کہ اِبْنِ آدم کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا۔

شیطان کی ندامت:

﴿4354﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن حسن رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه اپنے والدِ گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: شیطان گناہ کو بنا سنوار کر بندے کے سامنے پیش کرتا ہے جب وہ گناہ کر بیٹھتا ہے تو شیطان اس سے براءت کا اظہار کرتا ہے۔ بندہ اس گناہ کی وجہ سے روتا رہتا اور اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عاجزی وانکساری کا اظہار کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس گناہ اور اس سے پہلے سرزد ہونے والے تمام گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ شیطان اپنی اس حرکت پر نادم ہوتا ہے کہ میں نے

بندے کو اس گناہ کا مرتکب بنایا جس کی وجہ سے اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہو گئے۔

﴿4355﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن حکم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: بے شک میرا ربّ عَزَّوَجَلَّ جب بھی مجھے کسی کام کو سر انجام دینے کے لئے روانہ فرماتا ہے تو میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم (صِفَتِ تکوین) کو پاتا ہوں کہ اس کام کی طرف وہ مجھ سے سبقت لے گیا ہوتا ہے۔

﴿4356﴾... بنو اسد کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیِّدُنا بسام بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے "اَلْمَاعُوْنَ"[1] کی تفسیر پوچھی تو آپ نے فرمایا: اس سے مراد کوئی چیز عاریتاً (اُدھار) دینا ہے۔ میں نے پوچھا: اگر کوئی شخص آٹا چھاننے کی چھلنی، ہنڈیا، پیالہ یا گھر کے استعمال کا کوئی اور سامان (عاریتاً) مانگنے پر نہ دے تو کیا اس شخص کے لئے بھی ہلاکت ہے؟ فرمایا: نہیں بلکہ اگر وہ نماز سے غفلت برتنے کے ساتھ ساتھ (معمولی اشیاء) عاریتاً دینے سے گریز کرے تو اس شخص کے لئے ہلاکت ہے۔

﴿4357﴾... حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ (پ۱۳، یوسف: ۸۸) ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم بے قدر پونجی لے کر آئے ہیں۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس بے قدر پونجی میں کھوٹ تھا۔

﴿4358﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن نافع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "اَلسَّآىِٕحُوْنَ"[2] کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد علم (دین) طلب کرنے والے ہیں۔

﴿4359﴾... حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

كَمَا یَىِٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ۠ ﴿۱۳﴾ ترجمۂ کنزالایمان: جیسے کافر آس توڑ بیٹھے قبر والوں سے۔

(پ۲۸، الممتحنۃ: ۱۳)

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: کفار جب قبر میں داخل ہوں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے لئے جو ذلت کا

---

1 ...(پ۳۰، الماعون: ۱)

2 ...(پ۱۱، التوبۃ: ۱۱۲)

عذاب تیار کر رکھا ہے اس کا مُشاہدہ کریں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے مایوس ہو جائیں گے۔

ابو ضیفان:

﴿61-4360﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کو ابوضِیْفَان (مہمانوں والا) کہہ کر پکارا جاتا تھا۔ آپ کے محل کے چار دروازے تھے تاکہ کوئی (کھانے وغیرہ سے) محروم نہ رہے۔

﴿4362﴾... حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّ لَدَیۡنَاۤ اَنۡکَالًا وَّ جَحِیۡمًا ﴿ۙ۱۲﴾ (پ۲۹، المزمل: ۱۲) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ”اَنۡکَالًا“ سے مراد بیڑیاں ہیں۔

اہلِ سَبا:

﴿4363﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن حبیب بن شہید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد اپنے والدِ گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اہلِ سبا کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وہ نعمتیں عطا فرمائیں جس کا ذکر اس نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔[1] ان میں کچھ کاہن بھی تھے، شیاطین چوری چھپے آسمان سے باتیں سن کر ان کاہنوں کو بتاتے۔ ان میں ایک کاہن ایسا بھی تھا جو شریف الطبع، معزز، کثیر مال و دولت اور اولاد والا تھا۔ یہ کاہن اپنی قوم کو بتاتا تھا کہ ان کی حکومت کے زوال کا وقت قریب اور عذاب انہیں گھیرنے والا ہے لیکن اسے یہ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اس عذاب سے بچنے کے لئے وہ کیا کرے۔ چنانچہ اِس نے اپنے ایک بیٹے سے جس کا ننھیال بہت عزت دار تھا کہا: کل جب سب لوگ جمع ہو جائیں تو میں تمہیں ایک کام

---

1 ... جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: لَقَدۡ کَانَ لِسَبَاٍ فِیۡ مَسۡکَنِہِمۡ اٰیَۃٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنۡ یَّمِیۡنٍ وَّ شِمَالٍ ۬ؕ کُلُوۡا مِنۡ رِّزۡقِ رَبِّکُمۡ وَ اشۡکُرُوۡا لَہٗ ؕ بَلۡدَۃٌ طَیِّبَۃٌ وَّ رَبٌّ غَفُوۡرٌ ﴿۱۵﴾ (پ۲۲، السبا: ۱۵) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک سبا کے لئے ان کی آبادی میں نشانی تھی دو باغ دہنے اور بائیں اپنے رب کا رزق کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو پاکیزہ شہر بخشنے والا رب۔

کرنے کا حکم دوں گا لیکن تم نہ کرنا، میں تمہیں جھڑکوں تو جواباً مجھے ڈانٹنا اور اگر میں تمہیں مارنے کے لئے بڑھوں تو تم مجھے تھپڑ رسید کر دینا۔ لڑکے نے کہا: اباجان! یہ تو بہت مشکل کام ہے آپ مجھے ایسا کرنے کے لئے نہ کہیں۔ اس نے کہا: اے بیٹا! ایک عظیم حادثہ رونما ہونے والا ہے اس سے چھٹکارے کا اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں۔ چنانچہ صبح جب لوگ جمع ہوئے تو اس نے اپنے بیٹے کو ایک کام کا حکم دیا لیکن اس نے نہ کیا۔ اسے جھڑکا تو جواباً اس نے بھی جھڑکا۔ باپ مارنے کے لئے بڑھا تو بیٹے نے باپ کو تھپڑ رسید کر دیا۔ اس پر اس شخص نے کہا: مجھے چُھری دو۔ لوگوں نے پوچھا: کیا کرو گے؟ بولا: میں اسے ذبح کروں گا۔ لوگوں نے کہا: اسے ذبح نہ کرو بلکہ مار پیٹ لو۔ اس نے کہا: نہیں میں اسے ضرور ذبح کروں گا۔ لڑکے کے ماموؤں نے آکر کہا: ہم تمہیں ایسا نہیں کرنے دیں گے کیونکہ یہ بات ہمارے لئے عار کا باعث ہوگی۔ اس کاہن نے کہا: میرا ایسے شہر میں رہنے کا کیا فائدہ جس میں لوگ میرے اور میرے بیٹے کے درمیان حائل ہو جائیں؟ مجھ سے میری زمین اور گھر بار خرید لو۔ چنانچہ اس نے اپنا سب کچھ بیچ دیا پھر کہا: اے میری قوم! تمہاری حکومت کا زوال قریب اور عذاب تمہیں گھیرنے والا ہے، لہٰذا تم میں سے جو شخص دور دراز کے سفر کا ارادہ رکھتا ہے یا اس کے پاس مضبوط گھوڑے ہیں تو وہ عُمان شہر کی طرف جائے اور جو شخص شراب، خمیری روٹی اور فلاں فلاں چیز کی (حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم فرماتے ہیں: یہاں حضرتِ سیِّدُنا عکرمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک کلمہ کہا جو مجھے یاد نہ رہا) نیز انگور کے رس کی خواہش رکھتا ہے وہ بُصرٰی یعنی شام کی راہ لے اور جو شخص کیچڑ والی زمین میں ثابت قدم رہنے والیوں اور خشک سالی میں قیام کرنے والیوں کا ارادہ رکھتا ہے وہ یَثْرِب[1] یعنی کھجوروں والی سرزمین کا رخ کرے۔ چنانچہ وہ کاہن اور کچھ لوگ عُمان کی طرف، قبیلہ غَسّان سے تعلّق رکھنے والے بُصرٰی کی طرف

1... مدینہ منورہ کا پرانا نام "یَثْرِب" ہے۔ جب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس شہر میں سکونت فرمائی تو اس کا نام "مَدِیْنَۃُ النَّبِی" (نبی کا شہر) پڑ گیا پھر یہ نام مختصر ہو کر "مدینہ" مشہور ہو گیا۔ (سیرت مصطفٰی، ص۱۴۹) اب مدینہ طیبہ کو یَثْرِب کہنا ناجائز و گناہ ہے اور کہنے والا گنہگار ہے۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ، ۲۱/ ۱۱۶) امام محمد بن اسماعیل بخاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی اپنی کتاب "التاریخ الکبیر" میں حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مَنْ قَالَ یَثْرِبَ مَرَّۃً فَلْیَقُلِ الْمَدِیْنَۃَ عَشْرًا یعنی جو ایک بار (مدینہ کو) یَثْرِب کہے وہ بطور کفارہ 10 بار مدینہ کہے۔" (التاریخ الکبیر، رقم: ۸۲۸۲، عثمان بن حفص بن خلدۃ الزرقی، ۶/ ۲۲)

اور قبیلہ اَوس و خَزرج بن کعب بن عَمرو اور قبیلہ خُزاعہ کھجوروں والی سرزمین یَثرِب کی طرف چل دیئے۔ جب یہ وادیٔ مُر کے پاس پہنچے تو قبیلہ خُزاعہ کے لوگوں نے کہا: یہ اچھی اور عمدہ جگہ ہے اس کے علاوہ ہم کوئی جگہ پسند نہیں کرتے، ہم یہیں قیام کریں گے۔ چنانچہ وہ الگ ہو گئے اسی لئے انہیں خُزاعہ کہا جاتا ہے کیونکہ وہ اپنے ساتھیوں سے جدا ہو گئے۔ قبیلہ اَوس و خَزرج آگے بڑھتے گئے حتّٰی کہ یَثرِب میں قیام پذیر ہو گئے۔

آدمی جلد باز بنایا گیا:

﴿4364﴾... حضرتِ سیِّدُنا حُصین بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام میں روح پھونکی گئی، وہ آپ کے سر میں سے گزری تو آپ کو چھینک آئی، جس پر آپ نے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہا۔ فرشتوں نے جواباً "یَرْحَمُكَ اللہ" کہا۔ ابھی روح پاؤں تک نہیں پہنچی تھی کہ آپ اٹھنے کی کوشش کرنے لگے۔ اس پر ارشاد فرمایا گیا:

خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ (پ۱۷، الانبیاء: ۳۷) ترجمۂ کنز الایمان: آدمی جلد باز بنایا گیا۔

عفو و درگزر کرنے کی فضیلت:

﴿4365﴾... حضرتِ سیِّدُنا حکم بن اَبان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا یوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے فرمایا: اے یوسُف! تمہارے اپنے بھائیوں کو معاف کر دینے کی وجہ سے میں نے ذکر کرنے والوں کے ساتھ تمہارے ذکر کو بھی بلند کر دیا۔

اَقوالِ زرّیں:

﴿4366﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا لقمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا: میں نے کڑواہٹ کو چکھا لیکن فقر و فاقہ سے بڑھ کر کوئی چیز کڑوی نہیں۔ میں نے بھاری بوجھ اٹھایا لیکن بُرے پڑوسی سے زیادہ کوئی بوجھ بھاری نہیں اور اگر گفتگو کرنا چاندی ہے تو خاموشی سونا ہے۔

محبوب کا عمل محب کا عمل:

﴿4367﴾... حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ (پ۹، الانفال:۱۷) ترجمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو خاک پھینکی وہ ہر کافر کی آنکھ میں جا پڑی۔

”زَنِیۡمٍ“ کی تفسیر:

﴿4368﴾... حضرتِ سیِّدُنا خُصیف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس فرمانِ باری تعالیٰ: ”زَنِیۡمٍ“[1] کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: اس سے مراد ایسا کمینہ آدمی ہے جو اپنی کمینگی کی وجہ سے جانا پہچانا جائے جس طرح بکری اپنے کانوں سے جانی جاتی ہے۔

تصاویر بنانے والے:

﴿4369﴾... حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (پ۲۲، الاحزاب:۵۷) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس کا مصداق تصاویر بنانے والے ہیں۔

﴿4370﴾... حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ (پ۲۱، الاحزاب:۱۰) ترجمۂ کنزالایمان: اور دل گلوں کے پاس آ گئے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اگر دل حرکت کرتے یا اپنی جگہ سے ہٹ جاتے تو انسان کی جان چلی جاتی لیکن اس آیت میں مراد گھبراہٹ و خوف ہے۔

---

[1]...(پ۲۹، القلم:۱۳)

﴿4371﴾... حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ (پ۲۷، الحدید: ۱۴) ترجمۂ کنزالایمان: مگر تم نے اپنی جانیں فتنہ میں ڈالیں۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''یعنی نفسانی خواہشات کے ذریعے اپنی جانیں فتنے میں ڈالیں۔'' اور ''وَتَرَبَّصْتُمْ''(1)

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''یعنی تم توبہ کے انتظار میں رہے۔'' اور

وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِیُّ (پ۲۷، الحدید: ۱۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور جھوٹی طمع نے تمہیں فریب دیا۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''آج کا کام کل پر ڈالنے کی عادت نے تمہیں فریب دیا۔'' اور

حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾ (پ۲۷، الحدید: ۱۴) ترجمۂ کنزالایمان: یہاں تک کہ اللہ کا حکم آگیا اور تمہیں اللہ کے حکم پر اس بڑے فریبی نے مغرور رکھا۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: بڑے فریبی سے مراد شیطان ہے۔

دن بھر خوش رہنے کا وظیفہ:

﴿4372﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: جس نے (صبح کے وقت) یٰسین شریف کی تلاوت کی وہ شام تک خوش وخرم رہے گا۔

بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں کے احوال:

﴿4373﴾... حضرت ابراہیم بن حکم بن اَبان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الْمَنَّان اپنے والدِ گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے آسمان وزمین سے ارشاد فرمایا: میری بات خوب توجہ سے سنو! میں بنی اسرائیل میں سے کچھ لوگوں کے احوال بیان کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ میں نے اپنے بندوں میں سے کچھ بندوں کا ارادہ کیا تو انہیں اپنی نعمت میں پروان چڑھایا اور انہیں اپنے لیے منتخب فرمایا لیکن انہوں نے میری دی ہوئی عزت کو قبول نہ کیا بلکہ میری فرمانبرداری چھوڑ کر کسی اور کے طالب ہوئے اور وعدہ خلافی سے کام لیا حالانکہ گائے اپنے وطن کو اور گدھا اپنے مالکوں کو پہچانتا اور غیر سے خوفزدہ ہوتا ہے،

1... (پ۲۷، الحدید: ۱۴)

پس ہلاکت ہے ایسے لوگوں کے لئے جن کے گناہ بڑھ گئے اور دل سخت ہوگئے اور جس طریقے پر وہ تھے اسے چھوڑ دیا۔(پہلے) انہوں نے میری کرامت پائی اور میرے محبوب کہلائے پھر میرے فرمان کو چھوڑ دیا، میرے احکام سے روگردانی کی اور میری نافرمانی کے کاموں میں مشغول ہوگئے۔ یہ میری کتاب کی تلاوت تو کرتے ہیں لیکن دین کو میری رضا کے خلاف سمجھتے ہیں۔ قربانی کرکے میرا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ میں نے انہیں اپنی رحمت سے دور کر دیا ہے۔ یہ میرے لئے ایسے جانور ذبح کرتے ہیں جو انہوں نے میری مخلوق سے غصب کئے ہیں۔ یہ نماز پڑھتے ہیں لیکن ان کی نماز اوپر نہیں جاتی (یعنی قبول نہیں ہوتی)، مجھے پکارتے ہیں لیکن ان کی دعا میری بارگاہ تک نہیں پہنچتی۔ یہ مسجدوں کی طرف جاتے ہیں تو ایسے کپڑوں میں ملبوس ہوتے ہیں جو خیانت کے مال سے حاصل کئے گئے ہوتے ہیں۔ میری رحمت کا سوال کرتے ہیں جبکہ ان لوگوں سے قتال کرتے ہیں جو مجھے مانتے ہیں۔ اگر یہ لوگ مظلوم سے انصاف کرتے، یتیم سے عدل کرتے، ان کے حق میں فیصلہ کرتے، گناہوں سے پاک ہوتے اور نافرمانی چھوڑ دیتے پھر مجھ سے سوال کرتے تو میں ان کے سوال کو ضرور پورا کرتا اور جنت کو ان کے لئے بطورِ مہمانی تیار کرتا اور میرے اور ان کے درمیان کوئی پیغام رساں نہ ہوتا لیکن انہوں نے مجھ پر جرأت کا مظاہرہ کیا، میرے بندوں پر ظلم کیا، یتیم کے ولی نے ہی اس کا مال کھایا، جس کے ہاں امانت رکھی گئی وہی اسے ہضم کر گیا، (یہی نہیں بلکہ) انہوں نے حق کا انکار کیا تاکہ امیر اور اس کے ماتحت ناحق کاموں میں برابر کے شریک ہو جائیں، قاصد رشوت دیتا ہے اور اسے بھیجنے والا بھی اس کے ساتھ شریک ہوتا ہے، لہٰذا امیر اور اس کے ماتحت رشوت لیتے ہیں۔ ایسی قوم کے لئے ہلاکت ہے۔ اگر میرا عذاب آگیا تو پھر اگر یہ پتھروں میں بھی چھپ جائیں تو وہ میرے حکم سے پھٹ جائیں گے اور اگر یہ (عذاب سے بچنے کے لئے) مٹی میں دفن ہوجائیں تو وہ بھی میری اطاعت کرتے ہوئے ان سے اُڑ جائے گی۔ ان شہروں اور ان کے رہنے والوں کے لئے بربادی ہے۔ میں ان پر درندوں کو مسلط کردوں گا۔ ان شہروں میں شادی بیاہ کی خوشی کے بعد اُلّو کی آوازیں، گھوڑوں کے ہنہنانے کے بعد بھیڑیوں کی چیخ و پکار، عالیشان محلات کے بعد انہیں درندوں کا مسکن اور چراغ کی روشنی کے بعد گرد و غبار کر دوں گا۔ ان کے تلاوت قرآن کے حلقوں کو خرگوش کے دوڑنے کی جگہوں میں اور ان کی مسجدوں کو کوڑا کرکٹ کی جگہوں

میں بدل دوں گا اور بادشاہوں کے تاج کو پرندوں کی پھڑپھڑاہٹ، عزت کو ذلت، (شکم سیری کی) نعمت کو بھوک اور آزادی کو غلامی میں تبدیل کر دوں گا۔

(حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے انبیا میں سے ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام خدا بہتر جانتا ہے کہ وہ کون تھے، انہوں نے عرض کی: الٰہی! میں تیری رحمت کے سبب تیری بارگاہ میں گفتگو کر رہا ہوں۔ کیا یہ چیز میرے لئے کچھ سود مند ثابت ہو گی؟ حالانکہ میں مٹی سے بھی زیادہ حقیر ہوں۔ بے شک تو ان دلوں کو ڈرانے والا اور اس امت کو ہلاک کرنے والا ہے جبکہ یہ تیرے خلیل حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد، تیرے صفی حضرت موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی امت اور تیرے نبی حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم ہے۔ اس امت کے بعد کون سی امت تیری بارگاہ میں جرأت کرے گی؟ اس بستی کے بعد کون سی بستی تیری نافرمانی کرے گی؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: مجھے ان کی کثرت پر کوئی فخر نہیں اور نہ ہی مجھے انہیں ہلاک کرنے میں کوئی وحشت ہو گی۔ میں نے ابراہیم، موسٰی اور داوٗد عَلَیْہِمُ السَّلَام کو اپنی اطاعت کی وجہ سے عزت بخشی، اگر یہ بھی میری نافرمانی کرتے تو میں انہیں بھی گناہ گاروں کے مرتبے میں رکھتا۔

ڈوبنے والوں کا حشر:

﴿4374﴾... حضرتِ سیِّدُنا حکم بن اَبان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ داوٗد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر میں بیٹھا تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان کے یہاں مہمان تھے اور یہ گھر ساحل سمندر کے قریب تھا۔ دورانِ گفتگو ان لوگوں کا ذکر ہوا جو سمندر میں ڈوب جاتے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ (تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں) جو لوگ سمندر میں ڈوبتے ہیں، ان کے گوشت مچھلیاں کھا جاتی ہیں اور ان میں سوائے ہڈیوں کے کچھ باقی نہیں بچتا ہے پھر انہیں سمندر کی موجیں ادھر ادھر پلٹتی رہتی ہیں حتّٰی کہ انہیں خشکی پر پھینک دیتی ہیں۔ خشکی پر یہ کافی عرصہ تک پڑی رہنے کے باعث بوسیدہ ہو جاتی ہیں پھر ان پر سے اونٹوں کا گزر ہوتا ہے تو وہ انہیں کھا جاتے اور مینگنیوں کی صورت میں نکال دیتے ہیں پھر کچھ لوگ وہاں ٹھہرتے ہیں وہ ان مینگنیوں کو لے کر جلاتے اور جلا کر راکھ کر دیتے ہیں پھر ہوا اس راکھ کو زمین پر بکھیر دیتی ہے۔ پس جب صور

پھونکا جائے گا تو یہ ڈوبنے والے اور قبروں والے برابر برابر کھڑے ہوں گے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَاِذَا هُمۡ قِیَامٌ یَّنۡظُرُوۡنَ ﴿۶۸﴾ (پ۲۴،الزمر:۶۸) ترجمۂ کنزالایمان: جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے۔

ایک جنتی اور ایک جہنمی سے ربّ تعالیٰ کا مکالمہ:

﴿4375﴾... حضرت ابراہیم بن حکم بن ابان رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک شخص کو جنت سے اور ایک کو جہنم سے نکال کر اپنی بارگاہ میں کھڑا کرے گا۔ جنتی سے پوچھے گا: اے میرے بندے! تو نے جنت میں اپنے ٹھکانے کو کیسا پایا؟ وہ عرض کرے گا: لوگ اسے بہترین ٹھکانا قرار دے رہے ہیں۔ یہ کہہ کر وہ جنتی بیویوں اور دیگر نعمتوں کا تذکرہ کرے گا۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ جہنمی سے فرمائے گا: اے میرے بندے! تو نے جہنم میں اپنے ٹھکانے کو کیسا پایا؟ وہ عرض کرے گا: لوگ اسے بُرا ٹھکانا قرار دے رہے ہیں۔ یہ کہہ کر وہ جہنمی بچھوؤں، سانپوں، بھڑوں اور دیگر مختلف قسم کے عذابوں کا تذکرہ کرے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے ارشاد فرمائے گا: اے میرے بندے! اگر میں تجھے آگ سے رہائی بخشوں تو تُو مجھے کیا دے گا؟ بندہ عرض کرے گا: اے میرے معبود! میرے پاس کیا ہے جو میں تجھے دوں؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: اگر تیرے پاس سونے کا پہاڑ ہوتا تو کیا تو جہنم سے رہائی کے بدلے میں دے دیتا؟ وہ عرض کرے گا: ہاں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: تو نے جھوٹ بولا میں نے دنیا میں تجھ سے سونے کے پہاڑ سے بھی آسان چیز کا مطالبہ کیا تھا، میں نے تجھ سے کہا تھا کہ اگر تو مجھے پکارے گا تو میں تیری دُعا قبول کروں گا، مجھ سے مغفرت طَلَب کرے گا تو تجھے بخش دوں گا اور اگر مجھ سے سوال کرے گا تو عطا کروں گا لیکن تو پیٹھ پھیر کر بھاگتا رہا۔

کوئی محروم نہ لوٹے گا:

﴿4376﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن حکم رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اپنے والدِ محترم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ جس شخص کو بھی حساب و کتاب کے لئے اپنے قرب سے نوازے گا تو وہ بارگاہِ الٰہی سے عفو و درگزر کی دولت سمیٹ کر اٹھے گا۔

اسلام کی بنیاد:

﴿4377﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن حکم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہر چیز کی ایک بنیاد ہوتی ہے اور اسلام کی بنیاد اچھے اخلاق ہیں۔

﴿4378﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن حکم بن اَبان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں بھوک اور بے لباسی کی شکایت کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُن کی طرف وحی فرمائی: "کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میں نے تمہیں شرک کی گندگی سے دور رکھا۔"

﴿4379﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن حکم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والدِ محترم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آسمانوں میں ایک فرشتہ ہے جس کا نام اسماعیل ہے اگر اسے یہ اجازت دی جائے کہ وہ ایک کان کھول کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح بیان کرے تو زمین و آسمان کی ساری مخلوق مر جائے۔

سورج زمین سے تین گنا بڑا ہے:

﴿4380﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن حکم بن اَبان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اپنے والدِ گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سورج زمین سے تین گنا بڑا اور چاند و زمین کی وُسعت برابر ہے۔ سورج جب غروب ہوتا ہے تو عرش کے نیچے ایک سمندر میں داخل ہو جاتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح بیان کرتا ہے یہاں تک کہ جب صبح ہوتی ہے تو وہ اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے نکلنے کی معافی طلب کرتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس سے اس کا سبب دریافت کرتا ہے حالانکہ ربّ عَزَّوَجَلَّ زیادہ جانتا ہے۔ وہ عرض کرتا ہے: جب میں نکلتا ہوں تو لوگ تجھے چھوڑ کر میری عبادت کرتے ہیں۔ ربّ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: تم نکلو تم پر ان کی عبادت کا کوئی وبال نہیں، ان کے لئے جہنم ہی کافی ہے۔ میں ان کی طرف 10 ہزار فرشتے بھیجوں گا جو انہیں جہنم کی طرف لے جائیں گے یہاں تک کہ انہیں جہنم میں داخل کر دیں گے۔

---مرد کے لئے سب سے بڑا وظیفہ: تکبیر اُولیٰ کے ساتھ پانچ وقت مسجد کی پہلی صف میں نماز پڑھنا

سیّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔ چند کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں: آپ کے آقا حِبْرُالْاُمَّہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو بن عاص، حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری، حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ اور دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان شامل ہیں۔

آپ سے جلیل القدر تابعین اور اکابر بُزرگانِ دین نے احادیث روایت کی ہیں۔ چند کے اَسما یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام طاؤس، حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح، حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد، حضرتِ سیِّدُنا ابوشَعْثاء، حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی، حضرتِ سیِّدُنا ابواسحاق سَبِیعی، حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سِیرِین، حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جُبیر، حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار، حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعی، حضرتِ سیِّدُنا امام باقر، حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری، حضرتِ سیِّدُنا ابوزبیر، حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید اَنصاری، حضرتِ سیِّدُنا قتادہ، حضرتِ سیِّدُنا ثابت، حضرتِ سیِّدُنا ہلال بن خَبّاب، حضرتِ سیِّدُنا سِماک بن حَرْب، حضرتِ سیِّدُنا سَلَمہ بن کُہَیْل، حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مَسْروق، حضرتِ سیِّدُنا منصور بن مُعْتَمِر، حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش، حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید بَقّال، حضرتِ سیِّدُنا ایوب سَخْتِیانی، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن ابوکثیر، حضرتِ سیِّدُنا خالد حَذّاء، حضرتِ سیِّدُنا عطاء خُراسانی، حضرتِ سیِّدُنا عبدالکریم جَزَری، حضرتِ سیِّدُنا خصیف بن عبدالرحمٰن اور ان کے علاوہ بے شمار تابعین واَئمّہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی شامل ہیں۔

آلِ محمد کا زُہد:

﴿4381﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک مرتبہ حراء پہاڑ کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں کہ آلِ محمد کے پاس (اس پہاڑ جتنا) سونا ہو، وہ اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کریں اور جس وقت دنیا سے رخصت ہوں تو ان کے پاس اس میں سے ایک درہم و دینار بھی باقی ہو۔[1]

---

[1]...الزھد للامام احمد، ص۸۳، حدیث: ۲۴۷، بتغیر قلیل

(حضرتِ سیِّدُنا اِبنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زرہ جسے آپ پہن کر جہاد کرتے تھے وصالِ ظاہری کے وقت 30 صاع جو کے عوض رہن رکھی ہوئی تھی۔ مزید فرماتے ہیں: رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب وصالِ ظاہری فرمایا تو اس وقت آپ کے پاس نہ تو کوئی دینار تھا اور نہ ہی درہم۔ بسا اوقات آپ کے اہلِ خانہ پر کئی کئی راتیں گزر جاتیں لیکن انہیں رات کا کھانا میسر نہ ہوتا۔

﴿4382﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے اہلِ خانہ مسلسل کئی راتیں اس طرح گزارتے کہ ان کے پاس رات کے کھانے کے لئے کچھ نہ ہوتا اور اکثر و بیشتر ان کی روٹی جو کی ہوتی۔[1]

رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا زہد:

﴿4383﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے۔ آپ ایک چٹائی پر آرام فرما تھے جس کے نشانات پہلو مبارک پر نمایاں تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر آپ اس سے نرم بستر بنوا لیتے تو بہتر تھا؟ ارشاد فرمایا: نہیں، مجھے دنیا سے اور دنیا کو مجھ سے کیا تعلق؟ اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میری اور دنیا کی مثال اس مسافر کی طرح ہے جو ایک گرم دن میں سفر کرتا ہے اور کچھ دیر کے لئے کسی درخت کے سائے میں آرام کرتا اور پھر اسے چھوڑ کر کوچ کر جاتا ہے۔[2]

﴿4384﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَّا تَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ خَلِيْلًا یعنی اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا۔[3]

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب الاطعمة، باب خبز الشعیر، ۴/ ۴۷، حدیث: ۳۳۴۷

2 ...مستدرک حاکم، کتاب الرقاق، باب ان احب اللّٰہ عبدا حماہ الدنیا، ۵/ ۴۴۰، حدیث: ۷۹۲۸

3 ...بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی لو کنت متخذا خلیلا، ۲/ ۵۱۸، حدیث: ۳۶۵۶

فضیلتِ صدیقِ اکبر:

﴾4385﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حُضُور نبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے مَرَضِ وِصال میں سر انور ایک کپڑے سے باندھے باہر تشریف لائے اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کے بعد ارشاد فرمایا: ابو بکر بن ابو قُحافہ سے بڑھ کر کسی کا مجھ پر جانی و مالی احسان نہیں اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن اسلام کی خُلَّت سب سے افضل ہے۔ ابو بکر کے دریچہ کے علاوہ (مسجد نبوی میں کھلنے والے) تمام دریچے بند کر دو۔[1]

﴾4386﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جانور کے ساتھ بد فعلی کرنے والے کے متعلق ارشاد فرمایا: اُقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِہٖ یعنی فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔[2] [3]

اِثمد سرمہ کا فائدہ:

﴾4387﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عَلَیْکُمْ بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّہٗ یَجْلُوا الْبَصَرَ وَیُنْبِتُ الشَّعْرَ یعنی اِثمد سرمہ استعمال کرو کیونکہ یہ بینائی کو تیز کرتا اور (پلک کے) بال اُگاتا ہے۔[4]

---

1 ... بخاری، کتاب الصلاۃ، باب الخوخۃ والممر فی المسجد، ۱/ ۱۷۷، حدیث: ۴۶۷

2 ... احناف کے نزدیک مرد نے چوپائے سے وطی کی یا عورت نے بندر سے کرائی تو دونوں (مرد و عورت) کو سزا دینگے اور اوس جانور کو ذبح کر کے جلادیں، اوس (جانور) سے نفع اٹھانا مکروہ ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۹، ۲/ ۳۸۰) بد فعلی کرنے والے کا قتل بطورِ تعزیر ہے قتل اس کی حد شرعی نہیں جانور کو قتل کرنے کا یہ حکم ہر جانور کے لئے ہے خواہ حلال ہو جیسے بکری گائے وغیرہ یا حرام ہو جیسے کتا گدھی وغیرہ قتل فرمانے میں اشارہ اس طرف ہے کہ اسے ذبح نہ کیا جائے کہ جانور کا ذبح صرف کھانے کے لئے ہوتا ہے اسے کھانا نہیں صرف مار کر جلادینا یا دفن کر دینا ہے یہ جانور کا قتل یا اس لئے ہے تاکہ اس سے مخلوط بچہ نہ پیدا ہو جائے جو آدمی اور جانور کی مخلوط شکل رکھتا ہو تاکہ اس کی بقا سے اس فعل کا چرچہ نہ ہو اور اس کی بدنامی نہ ہو۔

(ماخوذ از مراۃ المناجیح، ۵/ ۲۹۵، ۲۹۶)

3 ... شعب الایمان، باب فی تحریم الفروج... الخ، ۴/ ۳۵۷، حدیث: ۵۳۸۷

4 ... ابن ماجہ، کتاب الطب، باب الکحل بالاثمد، ۴/ ۱۱۴، حدیث: ۳۴۹۵، عن عبد اللہ

﴿4388﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وَاللہِ لَاَغْزُوَنَّ قُرَیْشًا یعنی بخدا! میں قریش سے جہاد کروں گا۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر کچھ دیر خاموشی اختیار کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا۔[1]

نمازِ کُسُوف:

﴿4389﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اقتدا میں نمازِ کُسُوف (سورج گہن کی نماز)[2] ادا کی اور میں نے آپ سے (قراءت کا) ایک حرف بھی نہیں سنا (یعنی آپ نے سری نماز پڑھائی)۔[3]

رجم[4] کی سزا:

﴿4390﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک یہودی مرد و عورت کو جنہوں نے زنا کیا تھا بارگاہِ رسالت میں پیش کیا گیا۔ کچھ یہودی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: اے ابو القاسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہماری عورتیں خوبصورت چہروں والی ہیں اور ہم اس بات کو ناپسند سمجھتے ہیں کہ ان کے چہروں کو کالا کیا جائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے منہ کالا کرنے کا حکم نہیں دیا، ان کے حسن کا انجام جہنم ہے۔ یہ کہہ کر آپ نے انہیں رجم کرنے کا حکم دیا۔

﴿4391﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ مُعَلِّمِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

---

1 ...ابو داود، کتاب الایمان والنذور، باب الاستثناء فی الیمین بعد السکوت، ٣/ ٣١٢، حدیث: ٣٢٨٦

2 ...احناف کے نزدیک: سورج گہن کی نماز سنت مؤکدہ اور اس کی جماعت مستحب ہے۔ گہن کی نماز اسی وقت پڑھیں جب آفتاب گہنا ہو، گہن چھوٹنے کے بعد نہیں اور گہن چھوٹنا شروع ہو گیا مگر ابھی باقی ہے اس وقت بھی شروع کر سکتے ہیں اور گہن کی حالت میں اس پر ابر آجائے جب بھی نماز پڑھیں۔ ایسے وقت گہن لگا کہ اس وقت نماز ممنوع ہے تو نماز نہ پڑھیں بلکہ دُعا میں مشغول رہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ٤، ١/ ٧٨٧)

3 ...معرفۃ السنن والآثار للبیہقی، کتاب صلاۃ الخسوف، باب من روی ثلاث رکعات فی رکعۃ، ٣/ ٨٩، حدیث: ١٩٩٠

4 ...رجم: شادی شدہ زانی مرد یا زانیہ عورت (جس کے متعلق رجم کا حکم ہے اس) کو میدان میں لے جا کر اس قدر پتھر مارنا کہ مر جائے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ٩، ٢/ ٣٧٤)

وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نہ تو اپنے بھائی سے جھگڑا کرو، نہ اس کا مذاق اڑاؤ اور نہ ہی اس سے وعدہ خلافی کرو۔[1]

ایامِ تشریق کھانے پینے کے دن ہیں:

﴿4392﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایامِ تشریق[2] میں ایک منادی کو حکم دیا کہ وہ اعلان کرے: ''یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔''[3] اس وقت منادی حضرتِ سیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔

﴿4393﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ عبدِ قیس کا ایک وفد بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی: ہم ربیعہ قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مُضَر کے کفار حائل ہیں۔ ہم آپ کی خدمتِ سراپا اقدس میں صرف حُرمت والے مہینوں[4] میں حاضر ہو سکتے ہیں، لہٰذا آپ ہمیں ایسی بات کا حکم فرمائیں جس پر عمل کر کے ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور اپنے پیچھے رہ جانے والوں کو بھی اس کی دعوت دیں۔ چنانچہ آپ نے انہیں چار کا حکم دیا اور چار سے منع فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، نماز قائم کریں، زکوٰۃ دیں، رمضان کے روزے رکھیں، حج کریں اور مالِ غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کریں[5] اور جن چار سے منع فرمایا وہ یہ ہیں: (۱)... حَنْتَم (۲)... دُبَّاء (۳)... نَقِیر اور (۴)... مُزَفَّت۔[6] [7]

---

❶... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی المراء، ۳/ ۴۰۰، حدیث: ۲۰۰۲

❷... یومِ نحر یعنی 10 ذُوالْحِجَّہ کے بعد تین دن (11، 12، 13 ذُوالْحِجَّہ) کو ایامِ تشریق کہتے ہیں۔ (ردالمحتار، ۳/ ۷۱)

❸... سنن کبری للنسائی، کتاب الصیام، باب النھی عن صیام ایام التشریق... الخ، ۲/ ۱۶۶، حدیث: ۲۸۷۶، عن عبد اللہ بن حذافة

❹... حرمت والے مہینے چار ہیں: ذُوالْقَعْدَۃِ الْحَرَام، ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام، مُحَرَّمُ الْحَرَام، رَجَبُ الْمُرَجَّب۔

❺... اس حدیث میں چار چیزوں کا حکم دیا گیا ہے لیکن جو مذکور ہوئیں وہ چار سے زائد ہیں اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ جن چار چیزوں کا حکم دیا گیا تھا ان میں سے ایک چیز ایمان ہے اس کے بعد جن چیزوں کا ذکر ہے وہ ایمان لانے کی تفسیر ہیں اور بقیہ تین چیزوں کا ذکر کرنا راوی بھول گئے۔ (عمدة القاری، کتاب الایمان، باب اداء الخمس من الایمان، ۱/ ۴۴۹، تحت الحدیث: ۵۳)

❻... بخاری، کتاب الایمان، باب اداء الخمس من الایمان، ۱/ ۳۳، حدیث: ۵۳

❼... یہ شراب کے چار برتنوں کا ذکر ہے۔ پختہ کدو جو لمبا ہوتا ہے اسے کُھکّھل (کھوکھلا) کر لیا جاتا تھا، اس سے جگ کی جگہ کام لیتے تھے کہ اسے دُبَّاء کہتے تھے۔ چھوٹا گھڑا جس میں تھوڑی شراب رکھتے تھے اسے حَنْتَم کہتے تھے، اس پر اکثر سبز ...

ظلم کا تماشہ دیکھنے والوں پر لعنت برستی ہے:

﴿4394﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حُضور پُرنور، شافعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص بھی ظلم کرنے والے کے پاس کھڑا نہ ہو کیونکہ جب تک کوئی اسے ظلم کرنے سے نہیں روکتا تو وہاں موجود سب لوگوں پر آسمان سے لعنت برستی رہتی ہے اور کوئی شخص ظلماً قتل ہونے والے شخص کے پاس بھی کھڑا نہ ہو کیونکہ جب تک اسے کوئی بچانے کی کوشش نہیں کرتا تو وہاں موجود سب لوگوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے لعنت برستی رہتی ہے۔ (1)

رضائے الٰہی کے لئے بھوکا رہنے والا:

﴿4395﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کا گزر ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو بے چین و بے قرار تھا۔ آپ نے کھڑے ہو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کی کہ وہ اسے عافیت عطا فرمائے۔ آپ سے کہا گیا: "اے موسٰی! اسے جو تکلیف پہنچی ہے وہ ابلیس کی وجہ سے نہیں بلکہ اس نے میرے لئے خود کو بھوکا رکھا اس وجہ سے تم اسے اس حالت میں دیکھ رہے ہو۔ میں دن میں کئی مرتبہ اس کی طرف نظرِ رحمت فرماتا ہوں، اسے کہئے کہ وہ آپ کے لئے دعا کرے کیونکہ روزانہ میری بارگاہ میں اس کی دعا (قبول) ہوتی ہے۔" (2) یہ بیان کرنے کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک دنیا میں سیر ہو کر کھانے والے کل (قیامت کے دن) بھوکے ہوں گے۔ (3)

..... رنگ کر دیتے تھے۔ شراب پینے کا پیالہ جس میں تارکول لگا ہوتا اسے مُزَفَّت کہتے تھے یعنی زفت لگا ہوا روغنی پیالہ۔ موٹے درخت کی جڑ کُھکّھل کر کے زمین میں گاڑ دیتے اس میں زیادہ شراب رکھتے تھے اسے نَقِیر کہتے۔ غرضیکہ شراب رکھنے کے دو برتن تھے اور پلانے کے دو برتن۔ ان چاروں برتنوں کا استعمال بھی حرام کر دیا گیا اور فرمایا گیا کہ ان برتنوں میں دودھ، پانی، نبیذ اور کوئی شربت بھی نہ پیو نہ رکھو تاکہ شراب کا تصوُّر نہ آنے پائے (پھر یہ حکم منسوخ کر کے ان برتنوں کے استعمال کی اجازت دے دی گئی)۔ (مراٰۃ المناجیح، ٦/ ٨٣)

1 ...معجم الکبیر، ١١/ ٢٠٧، حدیث: ١١٦٧٥

2 ...معجم الکبیر، ١١/ ٢١٤، حدیث: ١١٦٩٥

3 ...معجم الکبیر، ١١/ ٢١٣، حدیث: ١١٦٩٣

﴿4396﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ اس آیتِ مبارکہ میں:

قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿۲۴﴾ (پ۱۶، مریم: ۲۴) ترجمۂ کنز الایمان: بے شک تیرے رب نے تیرے نیچے ایک نہر بہادی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے لئے جس نہر کا ذکر فرمایا ہے یہ نہر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس لئے جاری فرمائی تھی تاکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اس سے پئیں۔[1]

جو اپنا مال بچاتے ہوئے مارا جائے شہید ہے:

﴿4397﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: میں نے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: قَتْلُ الْمَرْءِ دُوْنَ مَالِهٖ شَهَادَةٌ یعنی آدمی کا اپنے مال (کی حفاظت) کے سبب مارا جانا بھی شہادت ہے[2]۔[3]

چھینکتے وقت کی سنت:

﴿4398﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جب چھینک آتی تو آپ چہرۂ انور کو کپڑے سے ڈھانپ لیتے اور مقدس ہاتھوں کو اپنی مبارک پلکوں پر رکھتے۔[4]

﴿4399﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی کے متعلق قسم کھائی اور سمجھتا ہے کہ وہ یہ قسم پوری کردے گا لیکن اس

---

1 ...معجم الکبیر، ۱۲/ ۲۶۵، حدیث: ۱۳۳۰۳

2 ...یعنی چور یا ڈاکو یا کسی اور ظالم نے اس کا مال چھیننا چاہا اس نے دفاع کے طور پر اس سے جنگ کی اور مارا گیا تو یہ شخص شہید ہوگا کہ ظلماً قتل ہوا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۲۵۰)

3 ...بخاری، کتاب المظالم، باب من قاتل دون مالہ، ۲/ ۱۳۸، حدیث: ۲۴۸۰

4 ...ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی خفض الصوت... الخ، ۴/ ۳۴۳، حدیث: ۲۷۵۴۔ بتغیر
الفوائد لتمام الرازی، ۱/ ۳۴۶، حدیث: ۸۸۶، شاملہ مکتبۃ الرشد، ۱۴۱۲ھ

نے ایسا نہ کیا تو اس کا گناہ اسی پر ہے جس نے (باوجودِ قدرت) قسم پوری نہ کی[1]۔[2]

﴿4400﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میدانِ عرفات میں عَرَفہ (یعنی 9ذُوالْحِجَّہ) کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا[3]۔[4]

﴿4401﴾... حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ہم دو سیاہ چیزوں (یعنی کھجور اور پانی) سے سیر نہ ہوئے حتّٰی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بنو نَضِیر کو جلا وطن اور بنو قُریظہ کو ہلاک کیا۔

پیوند دار لباس قرض لینے سے بہتر ہے:

﴿4402﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دو اونی موٹی اور کھردری چادریں ہوتی تھیں۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ دونوں کپڑے موٹے اور کھردرے ہیں جب آپ کو پسینہ آتا ہے تو یہ بھاری ہو جاتے ہیں۔ فلاں شخص کے پاس شام سے کپڑے آئے ہیں آپ اس کی طرف کسی کو بھیجئے کہ فراخی (یعنی خوشحالی) تک وہ آپ کو دو کپڑے اُدھار دے دے۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی طرف پیغام بھیجا۔ پیغام لے جانے والے نے کپڑے والے کو جا کر کہا: مجھے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تیری طرف بھیجا ہے کہ فراخی تک تم مجھے دو کپڑے اُدھار دے دو۔ اس نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

1... احناف کے نزدیک: ایک نے دوسرے سے کہا خدا کی قسم تم یہ کام کرو گے اگر اِس سے خود قسم کھانا مراد ہے تو قسم ہو گئی اور اگر قسم کھلانا مقصود ہے یا نہ خود کھانا مقصود ہے نہ کھلانا تو قسم نہیں یعنی اگر دوسرے نے اس کام کو نہ کیا تو کسی پر کفارہ نہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۹، ۲/ ۳۰۳)

2... دارقطنی، کتاب النوادر، ۴/ ۱۲۶، حدیث: ۴۲۲۶

3... ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب صیام یوم عرفۃ، ۲/ ۳۴۰، حدیث: ۱۷۳۲

4... یہ ممانعت تنزیہی ہے اور حاجی کے لئے ہے۔ (ماخوذ از مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۱۹۱) غیر حاجی کے لئے اس دن روزہ مستحب ہے جیسا کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر گمان ہے کہ عَرَفہ کا روزہ ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے گناہ مٹا دیتا ہے۔" (مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ...الخ، ص ۵۸۹، حدیث: ۱۱۶۲)

قسم! مجھے معلوم ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارادہ میرے کپڑوں کو لے لینا اور رقم دینے میں ٹال مٹول کرنا ہے۔ پیغام رساں نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر ساری بات عرض کر دی۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا: ''اس نے جھوٹ بولا، یقیناً سب کو معلوم ہے کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا اور سب سے بڑھ کر امانت کی ادائیگی کرنے والا ہوں۔''(1)

حضرتِ سیِّدُنا شیخ حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبد اللہ اَصفہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی بیان کرتے ہیں کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس دن ارشاد فرمایا: ''تم میں سے کسی ایک کا پیوند لگے کپڑے پہننا دوسرے سے ایسی چیز قرض لینے سے بہتر ہے جو اس کے پاس نہ ہو۔''



حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار

حضرتِ سیِّدُنا ابو محمد عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زبردست فقیہ اور تہجد گزار تھے۔

دنیا سے کنارہ کشی:

﴿4403﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابو رَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہوا تو ہشام نے حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے کہا: آپ بیٹھ کر لوگوں کو فتوٰی دیجئے میں آپ کو وظیفہ دوں گا۔ فرمایا: میں نہ تو لوگوں کو فتوٰی دینا چاہتا ہوں اور نہ ہی تمہارا وظیفہ خوار بننا پسند کرتا ہوں۔

حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابو رَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو لوگوں نے پوچھا: آپ ہمیں اپنے بعد کس شخص سے فتوٰی لینے کی وصیت کرتے ہیں؟ فرمایا: حضرت عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے۔

---

1 ...مستدرک حاکم، کتاب البیوع، باب من تداین بدین ولیس... الخ، ۲/ ۳۲۰، حدیث: ۲۲۵۴، بدون ''فاتاہ الرسول... الی میسرۃ''

حدیث کے معاملے میں محتاط:

﴿4404﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن مُعاوِیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: آپ کی نظر میں اہلِ مکہ کے سب سے بڑے فقیہ کون ہیں؟ فرمایا: حضرتِ عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار جو حدیث کے معاملے میں اہلِ مکہ میں سب سے سخت طبیعت کے مالک ہیں، جب تم ان سے کسی حدیث کے بارے میں سوال کروگے تو یوں محسوس کروگے کہ ان کی آنکھیں نکل گئی ہوں۔

حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار جب خود حدیث بیان کرتے تو بالکل ٹھیک ہوتے اور جب ان سے کسی حدیث کے بارے میں پوچھا جاتا تو چت لیٹ جاتے (اور پیٹ پکڑ کر) فرماتے: میرا پیٹ، میرا پیٹ۔

﴿4405﴾... حضرتِ سیِّدُنا حماد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے ایک مسئلہ پوچھا لیکن آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: میں اس مسئلے کو اُس شخص پر چھوڑ دوں یہ مجھے اس کا جواب دینے سے زیادہ محبوب ہے۔

﴿4406﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام طاؤس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والدِ ماجد نے مجھ سے فرمایا: اگر تم مکہ جاؤ تو حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی ہم نشینی اختیار کرنا کیونکہ انہوں نے بہت سے عُلَما کی باتیں توجُّہ سے سنی ہیں۔

علم حدیث میں مہارت:

﴿4407﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شُعبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے زیادہ کسی کو بھی حدیث میں مضبوط (ماہر) نہیں دیکھا نہ حضرتِ سیِّدُنا امام حَکَم کو اور نہ ہی حضرتِ سیِّدُنا امام قتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کو۔

رات کی تقسیم:

﴿4408﴾... حضرتِ سیِّدُنا صَدَقہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے رات کو تین حصوں میں تقسیم کررکھا تھا۔ ایک تہائی آرام کے لئے، ایک تہائی احادیث بیان کرنے کے لئے اور ایک تہائی عبادت کے لئے۔

کبھی کوئی بُرا لفظ نہیں کہا:

﴿4409﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں: میں کئی سال تک حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی صحبت میں بیٹھتا رہا لیکن آپ نے کبھی مجھے کوئی بُرا لفظ نہیں کہا۔

﴿4410﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام نے 40 روزے رکھے، جب آپ نے (تورات کی) تختیاں نیچے ڈال دیں تو وہ ٹوٹ گئیں۔ چنانچہ آپ نے اتنے روزے مزید رکھے تو وہ (صحیح وسالم) آپ کو لوٹادی گئیں۔

روح دیکھ رہی ہوتی ہے:

﴿4411﴾... حضرتِ سیِّدُنا داوٗد بن عبد الرحمٰن عَطَّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جب کسی شخص کا انتقال ہوتا ہے تو اس روح ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ وہ اپنے جسم کی طرف دیکھتی ہے کہ کیسے اسے غسل دیا جارہا ہے، کیسے کفن پہنایا جارہا ہے اور کس طرح لوگ اسے لے جارہے ہیں یہاں تک کہ اسے قبر میں لٹایا دیا جاتا ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا داوٗد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک روایت میں اتنا زائد ہے کہ جب جسم چارپائی پر ہوتا ہے تو روح سے کہا جاتا ہے: اپنے بارے میں لوگوں کی تعریف سُن۔

اَوَّاب وحَفِیْظ سے مراد:

﴿4412﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار "**اَوَّاب اور حَفِیْظ**" کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اَوَّاب و حَفِیْظ وہ ہے جو مجلس سے اٹھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے معافی چاہتے ہوئے عرض کرے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا مَا اَصَبْنَا فِیْ مَجْلِسِنَا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ یعنی اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! اس مجلس میں ہم سے جو خطا سرزد ہوئی اسے معاف فرما۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پاک ہے اور وہی حمد کے لائق ہے۔

سیِّدُنا عَمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے مروی اَحادیث

حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو اور دیگر کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔

﴿4413﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مشرکین کے ہمراہ خانہ کعبہ کی تعمیر کے لئے پتھر اٹھا رہے تھے، آپ نے تہبند باندھ رکھا تھا۔ آپ کے چچا حضرتِ سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ سے کہا: اے بھتیجے! اگر تم تہبند کھول کر اپنے کاندھے پر پتھر کے نیچے رکھ لو (تو بہتر ہے)۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کاندھے پر رکھنے کے لئے تہبند کھولا ہی تھا کہ زمین پر تشریف لے آئے (یعنی بے ہوش ہو کر گر پڑے) اس کے بعد آپ کو کبھی برہنہ نہیں دیکھا گیا۔[1][2]

﴿4414﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ اُحد کے دن ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر میں راہِ خدا میں لڑوں حتّٰی کہ شہید ہو جاؤں تو میں کہاں جاؤں گا؟ ارشاد فرمایا: "جنت میں۔" چنانچہ اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کھجوریں پھینک دیں اور لڑائی میں شریک ہو گیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔[3]

﴿4415﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جِعِرَّانہ میں مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک اَعرابی (دیہاتی) نے کہا: عَدَل

---

❶... امام زُہری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ واقعہ بُلُوغت سے قبل (یعنی چھوٹی عمر) کا ہے۔ (عمدۃ القاری، ۳/ ۲۸۳، تحت الحدیث: ۳۶۴) حضرتِ سیِّدُنا امام قاضی عیاض مالکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں یہ مذکور نہیں ہے کہ آپ کی شرم گاہ لوگوں پر مُنکَشِف ہو گئی تھی کیونکہ تہبند اتارتے ہی آپ بے ہوش ہو کر زمین پر تشریف لے آئے تھے اور یہ کسی کی آپ پر نظر پڑنے سے پہلے ہوا اور اس کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک میری تکریم یہ ہے کہ میں ختنہ کیا ہوا پیدا ہوا اور کوئی شخص میری شرم گاہ پر مطلع نہیں ہوا۔
(اکمال المعلم بفوائد مسلم، کتاب الحیض، باب الاعتناء بحفظ العورۃ، ۲/ ۱۹۰)

❷... بخاری، کتاب الصلاۃ، باب کراھیۃ التعری فی الصلاۃ وغیرھا، ۱/ ۱۴۶، حدیث: ۳۶۴

❸... بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ احد، ۳/ ۳۵، حدیث: ۴۰۴۶

کیجئے۔ تو آپ نے اس سے ارشاد فرمایا: اگر میں عدل نہ کرتا تو (غیر عادل کی پیروی کے سبب) تُو گمراہ ہوتا[1]۔[2]

صحابہ کو برا کہنے والا ملعون ہے:

﴿4416﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنِّیْ اَرَی النَّاسَ یَکْثُرُوْنَ وَاَصْحَابِیْ یَقِلُّوْنَ فَلَا تَسُبُّوْھُمْ مَنْ سَبَّھُمْ فَعَلَیْہِ لَعْنَةُ اللہِ یعنی میں دیکھ رہا ہوں کہ لوگ زیادہ ہو رہے ہیں اور میرے صحابہ گھٹتے جا رہے ہیں، لہٰذا میرے صحابہ کو بُرا بھلا نہ کہنا جو انہیں بُرا بھلا کہے اُس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہے۔[3]

﴿4417﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بارگاہِ رسالت میں کئی لوگ حاضر تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یُوْشَکُ اَنْ یَّکْثُرَ النَّاسُ وَیَقِلَّ اَصْحَابِیْ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ لَعَنَ اللہُ مَنْ سَبَّھُمْ یعنی قریب ہے کہ عام لوگ زیادہ ہو جائیں گے اور میرے صحابہ کم، لہٰذا میرے صحابہ کو بُرا بھلا نہ کہنا جو انہیں بُرا بھلا کہتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر لعنت فرماتا ہے۔[4]

بہترین سحری:

﴿4418﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کھجور مومن کے لئے بہترین سحری ہے۔[5]

1... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد8، صفحہ198 پر فرماتے ہیں: مجھے رب تعالیٰ نے عدل قائم فرمانے کے لئے رحمتِ عالَم بنا کر بھیجا میری ذات سے عدل، رحم، ایمان، عرفان قائم ہے اگر میں ہی عدل نہ کروں تو پھر تجھے امان و عرفان کیسے ملے گا تو تو بالکل ہی خائب و خاسر ہو جاوے گا، بندے اور رب (عَزَّوَجَلَّ) کے درمیان نبوّت ہی تو ہے جس سے بندہ کا تعلق قائم ہے اگر نبوت کا واسطہ بیچ میں نہ رہے تو بندے رب (عَزَّوَجَلَّ) سے کٹ جائیں گے خائب و خاسر ہوں گے۔

2... بخاری، کتاب فرض الخمس، باب ومن الدلیل علی ان الخمس للنوائب المسلمین، ۲/ ۳۵۵، حدیث: ۳۱۳۸

3... مسند ابی یعلی، مسند جابر بن عبد اللہ، ۲/ ۳۳۰، حدیث: ۲۱۸۱

4... مسند ابی یعلی، مسند جابر بن عبد اللہ، ۲/ ۳۳۰، حدیث: ۲۱۸۱ بتغیر قلیل

5... معجم الکبیر، ۷/ ۱۵۹، حدیث: ۶۶۸۹، عن السائب بن یزید

یتیم کے متعلق وصیت:

﴿4419﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اپنے ہاں پرورش پانے والے یتیم کو کس چیز سے مارنے کی اجازت ہے؟ ارشاد فرمایا: جس چیز سے تم اپنے بیٹے کو مارتے ہو یتیم کو بھی اسی سے سزا دو، اپنے مال کو اس کے مال سے پورا نہ کرو اور نہ ہی اس کے مال سے اپنے مال کو بڑھاؤ۔[1]

بلند آواز سے ذکر کرنے والا خوش نصیب:

﴿4420﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ لوگوں نے قبرستان میں آگ دیکھی تو اس کی طرف گئے۔ اچانک انہوں نے رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ (ایک قبر میں کھڑے) فرما رہے ہیں: اپنے بھائی کو مجھے دو (تاکہ میں اسے اپنے ہاتھوں سے قبر میں رکھوں)۔ لوگوں نے دیکھا تو وہ ایسا شخص تھا جو بلند آواز سے ذکر کیا کرتا تھا۔[2]

﴿4421﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں: حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (بعثتِ نبوی کے بعد) 13 سال مکۂ مکرمہ میں اور 10 سال مدینہ منورہ میں قیام فرمایا اور 63 سال کی عُمر میں وصالِ ظاہری فرمایا۔[3]

﴿4422﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بچھونے پر بھی نماز ادا فرمائی۔[4]

﴿4423﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور پُر نور، شافعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ اُھْدِیَتْ لَہٗ ھَدِیَّۃٌ وَّعِنْدَہٗ قَوْمٌ فَھُمْ شُرَکَاءُہٗ فِیْھَا یعنی جس شخص کو

---

[1]... معجم الصغیر، 1/ ٨٩، حدیث: ٢٤٦

[2]... ابو داود، کتاب الجنائز، باب فی الدفن باللیل، ٣/ ٢٧٠، حدیث: ٣١٦٤

[3]... بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ھجرۃ النبی واصحابہ الی المدینۃ، ٢/ ٥٩٠، حدیث: ٣٩٠٣

[4]... صحیح ابن خزیمۃ، جماع ابواب، باب الصلوۃ علی البسط، ٢/ ١٠٣، حدیث: ١٠٠٥

کوئی ہدیہ (تحفہ) دیا جائے اور اس کے پاس دیگر لوگ بھی موجود ہوں تو وہ سب اس ہدیہ میں شریک ہیں[1]۔[2]

حیاتِ انبیا کا ثبوت:

﴿4424﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حُضُور نَبِیِّ غیب دان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (معراج کی رات) حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی قبر مبارک کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ آپ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔[3]

کسی کے لئے دعائے مغفرت کرنے کی فضیلت:

﴿4425﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ایک شخص کو یہ کہتے سنا: اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ! میری اور فلاں شخص کی مغفرت فرما۔ آپ نے اُس سے پوچھا: یہ فلاں شخص کون ہے؟ عرض کی: میرا پڑوسی ہے اور اس نے مجھے کہا ہے کہ میں اس کے لئے مغفرت کی دعا کروں۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: تمہاری اور اس کی بخشش فرما دی گئی کیونکہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو کہتے سنا: اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ! میری اور فلاں شخص کی مغفرت فرما۔ آپ نے استفسار فرمایا: فلاں کون ہے؟ اس نے عرض کی: میرا پڑوسی ہے اور اس نے مجھے کہا ہے کہ میں اس کے لئے مغفرت کی دعا کروں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہاری اور اس کی مغفرت کر دی گئی۔[4]

﴿4426﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

1... حضرتِ سیِّدُنا امام بدر الدین عینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: عُلَما کے نزدیک اس پر عمل کرنا مستحب ہے اور اس ہدیہ سے مراد معمولی ہدایا ہیں جہاں تک بیش قیمت اور کثیر مال کا تعلق ہے تو اس کا مستحق وہی شخص ہے جسے مجلس میں ہدیہ دیا گیا ہے۔ (عمدۃ القاری، کتاب الھبۃ، باب من اھدی لہ ھدیۃ...الخ، ۹/ ۴۳۲)

2... سنن کبری للبیھقی، کتاب الھبات، باب ذکر الخبر الذی روی من اھدیت...الخ، ۶/ ۳۰۳، حدیث: ۱۲۰۳۶، ۱۲۰۳۷

3... معجم الکبیر، ۱۱/ ۹۱، حدیث: ۱۱۲۰۷

4... معجم الکبیر، ۱۲/ ۵، حدیث: ۱۲۲۹۹، بتغیر

وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو اگر (بادلوں کے سبب) چاند تم پر پوشیدہ ہو تو 30 کی گنتی پوری کرو۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہم ایک یا دو روز پہلے سے ہی روزے رکھنا شروع نہ کر دیں؟ یہ سن کر آپ کو جلال آ گیا اور ارشاد فرمایا: نہیں۔[1]

﴿4427﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص کو بھی کسی جگہ کا والی بنایا جاتا ہے تو اس کے لئے عافیت کو وسیع کر دیا جاتا ہے اگر وہ عافیت کو قبول کر لے تو اس کے لئے یہ مکمل ہو جاتی ہے اور اگر وہ اس سے بے وفائی کرے تو اس کے لئے ان مصائب کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے جنہیں برداشت کرنے کی طاقت نہیں ہوتی۔“

حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے پوچھا: بے وفائی کرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: لوگوں کی لغزشوں اور رازوں کی ٹوہ میں لگ جانا۔[2]

اُسوۂ حَسَنَہ:

﴿4428﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے پوچھا: اگر کوئی شخص عمرہ کرے اور صفا و مَروہ کے درمیان سعی نہ کرے تو کیا وہ اپنی بیوی سے اِزْدِواجی تعلقات قائم کر سکتا ہے؟ فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے، بَیْتُ اللہ کے گرد سات چکر لگائے (یعنی طواف کیا)، مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز ادا فرمائی اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (پ۲۱، الاحزاب: ۲۱)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک تمہیں رسولُ اللہ کی پیروی بہتر ہے۔[3]

---

[1]... بخاری، کتاب الصوم، باب قول النبی اذا رأیتم الهلال... الخ، ۱/ ۶۳۰، حدیث: ۱۹۰۹
مسند الحارث، کتاب الصیام، باب صوموا لرؤیته، ۱/ ۴۰۹، حدیث: ۳۱۷

[2]... معجم کبیر، ۱۱/ ۹۵، حدیث: ۱۱۲۲۰

[3]... بخاری، کتاب الحج، باب ما جاء فی السعی... الخ، ۱/ ۵۵۱، حدیث: ۱۶۴۵

شراب پینے اور پلانے والا ملعون ہے:

﴾4429﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شراب پینے اور پلانے والے دونوں پر لعنت فرمائی۔(1)

﴾4430﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قضائے حاجت کے لئے مقام مُغَمَّس تشریف لے جایا کرتے۔ حضرتِ سیِّدُنا نافع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مُغَمَّس مَکَّۂ مُکَرَّمہ سے دو میل کے فاصلے پر ہے۔(2)

مال کی حفاظت میں مارا جانے والا شہید ہے:

﴾4431﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ یعنی جو شخص اپنے مال کی وجہ سے مارا جائے وہ شہید ہے(3)۔(4)

حضرتِ سیِّدُنا شیخ حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: میری کتاب میں یہ روایت اسی طرح حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے جبکہ دُرُست یہ ہے کہ یہ روایت حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کیونکہ اس روایت کو حضرتِ سیِّدُنا امام اِبْنِ جُرَیْج، حضرتِ سیِّدُنا حماد بن زید، حضرتِ سیِّدُنا حماد بن سَلَمہ اور حضرتِ سیِّدُنا حاتم بن ابو صَغِیرہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کیا ہے۔

زمین کی پیداوار پر زکوٰۃ:

﴾4432﴿... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ اور حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی

1... معجم الکبیر، ۱۲/ ۳۴۵، حدیث: ۱۳۶۶۱

2... معجم الکبیر، ۱۲/ ۳۴۵، حدیث: ۱۳۶۳۸

3... یعنی چور یا ڈاکو یا کسی اور ظالم نے اس کا مال چھیننا چاہا اس نے دفاع کے طور پر اس سے جنگ کی اور مارا گیا تو یہ شخص شہید ہوگا کہ ظلماً قتل ہوا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵ / ۲۵۰)

4... بخاری، کتاب المظالم، باب من قاتل دون مالہ، ۲/ ۱۳۸، حدیث: ۲۴۸۰

ہے کہ مُعَلِّم کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَاصَدَقَةَ فِي الزَّرْعِ وَلَافِي الْكَرْمِ وَلَافِي النَّخْلِ اِلَّامَابَلَغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ وَّذٰلِكَ مِائَةُ فَرَقٍ یعنی کھیتی، انگوروں اور کھجوروں میں اس وقت تک عُشر[1] واجب نہیں جب تک وہ پانچ وَسْق[2] تک نہ پہنچ جائیں اور پانچ وَسْق سو فَرَق[3] کے برابر ہوتا ہے[4]۔[5]

﴿4433﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ مکی مدنی آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے چچا حضرتِ سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حکم دیا کہ وہ اپنے صاحبزادے کو قَضْب (یعنی کھجور کی ایک عمدہ قسم) بونے کا حکم دیں کیونکہ یہ فقر و فاقہ کو دور کرتی ہے۔[6]



1... عُشری زمین سے ایسی چیز پیدا ہوئی جس کی زراعت سے مقصود زمین سے منافع حاصل کرنا ہے تو اس پیداوار کی زکاۃ فرض ہے اور اس زکاۃ کا نام عُشر ہے یعنی دسواں حصہ کہ اکثر صورتوں میں دسواں حصہ فرض ہے، اگرچہ بعض صورتوں میں نصف عُشر یعنی بیسواں حصہ لیا جائے گا۔ (بہار شریعت، حصہ ۵، ۱/ ۹۱۶)

نوٹ: زراعت اور پھلوں کی زکاۃ سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب "بہار شریعت، حصہ 5، جلد 1، صفحہ 914 تا 921" کا مطالعہ کیجئے۔

2... وَسْق عرب کا ایک پیمانہ ہے جو ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ (ماخوذ از مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۲۴) اور ایک صاع چار کلو میں 160 گرام کم کا ہوتا ہے۔ (ماخوذ از رفیق الحرمین، ص ۲۶۰)

3... فَرَق عرب کے ایک پیمانہ کا نام ہے جس میں سولہ رطل یا بارہ مد یا تین صاع گندم سماتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۱۸۸)

4... مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد 3، صفحہ 24 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یہ حدیث امام شافعی وغیرہم (عَلَیْہِمُ الرَّحْمَہ) کی دلیل ہے، امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاں مطلقًا پیداوار میں زکوۃ ہے کم ہو یا زیادہ۔ عبد الرزاق نے حضرت عُمَر ابن عبد العزیز، مجاہد اور ابراہیم رَضِیَ اللہُ عَنْہُم سے روایت کی کہ یہ سب حضرات فرماتے ہیں: فِيْمَا اَنْبَتَتِ الْاَرْضُ مِنْ قَلِيْلٍ وَّكَثِيْرٍ الْعُشْرُ زمین کی ہر تھوڑی بہت پیداوار میں دسواں حصہ ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ غلہ وغیرہ کے تاجروں پر زکوۃ تجارت پانچ وسق سے کم میں نہ ہوگی کیونکہ حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانہ میں ایک وسق کھجور کی قیمت چالیس درہم تھی تو پانچ وسق کی قیمت دو سو ۲۰۰ درہم ہوئی، چاندی کا نصاب زکوۃ دو سو درہم ہی ہیں۔

5... سنن کبری للبیہقی، کتاب الزکاۃ، جماع ابواب صدقۃ الزرع، باب لاشیء فی الثمار والحبوب... الخ، ۴/ ۲۱۵، حدیث: ۷۴۷۱

6... مجمع الزوائد، کتاب البیوع، باب اتخاذ الشجر وغیر ذلک، ۴/ ۱۱۹، حدیث: ۶۲۷۳

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُبَیْد بن عُمَیْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُبَیْد بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں سے ہیں۔

﴿4434﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہارون بن ابو ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نصیحتوں میں سے ہے کہ کمتر اور حقیر شخص کے عمل کی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کے کاموں میں اپنے لئے تھوڑے عمل پر قناعت نہ کرو بلکہ حریص اور کسی چیز کو پوری طرح جاننے والے کی طرح بھرپور کوشش اور محنت کرو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کمزور وضعیف آدمی کی طرح عاجزی و انکساری نہ کرو بلکہ ایسی عاجزی اختیار کرو جیسے اجنبی قیدی (قید کرنے والے کے سامنے) عاجزی کرتا ہے۔

خواہش قائد اور عمل ہانکنے والا ہے:

﴿4435﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہارون بن ابو ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نصیحتوں میں سے ہے: خواہش قائد اور عمل ہانکنے والا ہے جبکہ نفس اَکڑنے والا ہے، لہٰذا جب نفس خواہش کے قریب ہوتا ہے تو یہ بات اس کے ہانکنے والے کے حق میں درست نہیں ہوتی اور اس کا ہانکنے والا جب نفس کے قریب ہوتا ہے تو یہ اس کے قائد کے لئے درست نہیں ہوتا اور یہ نفس اس وقت تک ٹھیک نہیں ہوتا جب تک خواہش اور عمل دونوں کو ایک ساتھ نہ لوٹایا جائے۔

مومن کا گمشدہ سامان:

﴿4436﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد العزیز بن ابو رَوَّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: علم مومن کا گمشدہ سامان ہے، وہ صبح سویرے اس کی تلاش میں نکلتا ہے علم میں سے جو کچھ اسے ملتا ہے اسے یاد کرلیتا اور مزید کی تلاش میں سرگرداں رہتا ہے۔

قیامت کی ہولناکیوں پر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا گریہ:

﴿4437﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہارون بن ابو ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جب

نیزہ مارا گیا جس کے زخم سے آپ جانبر نہ ہو سکے اور انتقال فرما گئے تو زخمی ہونے کی حالت میں آپ سے کسی نے کہا: اے امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ! اگر آپ کچھ دودھ نوش فرمالیں تو بہتر ہو۔ چنانچہ جب آپ نے دودھ پیا تو وہ زخم سے نکل گیا اور لوگوں نے جان لیا کہ یہ وہی دودھ ہے جو ابھی آپ نے پیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: آپ رو پڑے اور آپ کے اِردگرد موجود لوگ بھی رونے لگے۔ پھر فرمایا: یہ وہ وقت ہے کہ اگر دنیا کی ہر چیز میری ملکیت میں ہوتی تو میں ضرور اسے پیش آنے والی (قیامت کی) ہولناکیوں کے بدلے میں فدیہ دے دیتا۔ لوگوں نے عرض کی: کیا آپ کو صرف اسی چیز نے رُلایا ہے؟ فرمایا: مجھے اس کے علاوہ کسی چیز نے نہیں رُلایا۔

راہِ خدا کے مسافر پر نوازشاتِ فاروقی:

﴿4438﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہارون بن ابو ابراہیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عُبَیْد بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ سے لوگ اپنے عطیات وصول کررہے تھے کہ آپ نے سر اٹھایا تو ایک شخص پر نظر پڑی جس کے چہرے پر زخم کا نشان تھا۔ آپ نے اس سے اس کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا کہ یہ زخم اسے ایک غزوہ میں لگا تھا جس میں وہ شریک تھا۔ فرمایا: اسے ایک ہزار مزید دے دو۔ چنانچہ اسے ایک ہزار درہم مزید دے دیئے گئے۔ پھر آپ نے مال کو کچھ دیر کے لئے الٹ پلٹ کیا اور فرمایا: اسے ایک ہزار اور دے دو۔ لہٰذا اسے ایک ہزار مزید دے دیئے گئے۔ آپ نے چار مرتبہ اس کے لئے حکم دیا اور ہر مرتبہ اسے ہزار درہم مزید دے دیئے گئے۔ وہ شخص اتنا زیادہ مال دیئے جانے کی وجہ سے حیا کرنے لگا اور وہاں سے نکل گیا۔ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: بخدا! اگر وہ یہاں ٹھہرا رہتا میں اسے باقی مال میں سے دیتا رہتا کیونکہ یہ وہ انسان ہے جسے راہِ خدا میں زخم لگا جس کی وجہ سے اس کے چہرے میں گڑھا پڑ گیا۔

سیِّدُنا اَیُّوب عَلَیْہِ السَّلَام کی صحت یابی:

﴿4439﴾... حضرتِ سیِّدُنا جریر بن حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عُبَیْد بن عُمَیْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کے دو بھائی تھے، ایک مرتبہ (آپ کی بیماری کے زمانے میں) وہ آپ کے ہاں حاضر ہوئے تو انہوں نے کچھ بو محسوس کی تو کہا: اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ

کے علم میں ان کے لئے ذرا بھی بھلائی ہوتی تو وہ اس حالت کو نہ پہنچتے۔ حضرتِ سیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام نے اس سے سخت بات نہیں سنی تھی۔ چنانچہ آپ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر تیرے علم میں ہو کہ میں نے کبھی سیر ہو کر رات گزاری ہو جبکہ مجھے یہ معلوم ہو کہ فلاں جگہ کوئی بھوکا ہو تو تُو میری تصدیق فرما۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی تصدیق فرمائی جبکہ آپ کے دونوں بھائی سُن رہے تھے۔ پھر عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر تیرے علم میں ہو کہ میں نے کبھی لباس پہنا ہو جبکہ مجھے یہ معلوم ہو کہ فلاں جگہ بے لباس آدمی موجود ہے تو تُو میری تصدیق کر۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی تصدیق فرمائی جبکہ وہ دونوں سن رہے تھے۔ پھر آپ سجدہ میں گر گئے اور عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اس وقت تک سجدے سے سر نہیں اٹھاؤں گا جب تک تُو میری بیماری کو دور نہ کر دے۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی تکلیف دور فرما دی۔

سرکش جن اور سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام:

﴿4440﴾... حضرتِ سیِّدُنا جریر بن حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے سرکش جنات میں سے ایک جن کو بلوایا تو اسے آپ کی بارگاہ میں حاضر کیا گیا۔ جب وہ دروازے تک پہنچا تو اس نے ایک لکڑی لی اور اپنے ہاتھ سے ناپ کر دیوار کے پیچھے پھینکی تو وہ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے سامنے جا گری۔ آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ آپ کو اس سرکش جن کے عمل کے بارے میں بتایا گیا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ اس نے یہ عمل کیوں کیا؟ درباریوں نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: (اس کا کہنا ہے) جو کچھ کرنا ہے کر و تمہیں دنیا میں اس جیسے کاموں سے واسطہ پڑتا رہے گا۔

﴿4441﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُبَیْد بن عُمَیْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ: وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ (1) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: وہ یہ جانتے ہیں کہ اگر انہوں نے توبہ کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی توبہ قبول فرمائے گا۔

﴿4442﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس فرمانِ باری تعالیٰ:

---

1 ...ترجمۂ کنز الایمان: اور اپنے کئے پر جان بوجھ کر اَڑ نہ جائیں۔ (پ۴، اٰل عمران: ۱۳۵)

وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۙ﴿۶﴾ (پ۲۷، الطور:۶) ترجمۂ کنزالایمان: اور سلگائے ہوئے سمندر کی (قسم)۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد سلگائے ہوئے سمندر ہیں۔

متقی و پرہیز گار کی شان:

﴿4443﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور اسے پرہیز گاری حاصل ہو تو اسے یہ زیب نہیں دیتا کہ کسی دنیادار کے سامنے ذلیل ہو۔

سیِّدُنا عبد اللہ بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے احادیث روایت کی ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء اور حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مُرسلاً احادیث روایت کی ہیں۔

سیِّدُنا آدم و موسیٰ عَلَیْہِمَا السَّلَام کا مُباحثہ:

﴿4444﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حضرتِ آدم اور حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِمَا السَّلَام کے درمیاں مُباحثہ ہوا۔ حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا: آپ وہی ہیں جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی رسالت کے لئے منتخب فرمایا اور اپنی ہم کلامی کا شرف عطا فرمایا۔ پھر قبطی کو قتل کرنے کا ذکر کیا۔ حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: آپ آدم عَلَیْہِ السَّلَام ہیں جو تمام لوگوں کے باپ ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے دستِ قدرت سے آپ کی تخلیق فرمائی، فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا اور آپ کو اپنی جنت میں ٹھہرایا پھر بھی آپ سے لغزش واقع ہوئی۔ اگر آپ ایسا نہ کرتے تو آپ اور آپ کی اولاد جنت میں ہی رہتے۔ حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا: آپ مجھے ایسی بات پر ملامت کرتے ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری تخلیق سے پہلے ہی لکھ دی تھی؟ یہ کہہ کر مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دو مرتبہ ارشاد فرمایا: حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر غالب آ گئے، حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر غالب آ گئے۔[1]

---

[1] ...مسلم، کتاب القدر، باب حجاج آدم وموسی، ص۱۴۲۵، حدیث: ۲۶۵۲، بتغیر

کون سی نماز اور کون سا صدقہ افضل ہے؟

﴿4445﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَیر بن قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کون سی نماز سب سے افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: لمبے قیام والی۔ عرض کی: کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: غریب آدمی کا بقدرِ استطاعت صدقہ کرنا۔ پوچھا: کس مومن کا ایمان سب افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو۔[1]

افضل جہاد:

﴿4446﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَیر بن قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میرے ذہن میں کچھ سوالات تھے، میں ہر وقت پریشان رہتا تھا کہ ان کے بارے میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھ نہ سکا اور نہ ہی کسی اور نے وہ باتیں پوچھیں کہ میں سن لیتا، لہٰذا میں کسی مناسب وقت وموقع کی تلاش میں رہا (تاکہ ان سوالات کے بارے میں پوچھوں)۔ ایک دن میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وضو فرمارہے تھے۔ مجھے اس وقت وہ دو کیفیتیں مل گئیں جن کے بارے میں میری خواہش تھی کہ آپ ان دو کیفیتوں میں ہوں اور میری ملاقات ہو جائے۔ ایک تو یہ کہ آپ فارغ تھے اور دوسری یہ کہ مزاج شریف بہت خوشگوار تھا۔ چنانچہ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اجازت ہو تو کچھ پوچھوں۔ ارشاد فرمایا: ''جو پوچھنا چاہتے ہو پوچھو۔'' میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ایمان کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ''صبر وسَمَاحَۃ[2]۔'' عرض کی: کس مومن کا ایمان سب سے افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: ''جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو۔'' ''کس مسلمان کا ایمان سب سے افضل ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔'' عرض کی: کون سا جہاد سب سے افضل ہے؟ یہ سن کر آپ نے سرِ انور جھکا لیا اور کافی دیر تک خاموش رہے حتّٰی کہ مجھے یہ خوف ہونے لگا کہ شاید میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مشقت میں ڈال دیا ہے اور یہ تمنا کرنے لگا کہ کاش! میں نے یہ سوال ہی نہ کیا ہوتا کیونکہ ایک روز قبل

---

1 ...معجم الکبیر، ۱۵، ۱۷/ ۴۸، حدیث: ۱۰۳

2 ...یعنی گناہوں سے صبر اور فرائض کی ادائیگی میں خوش دلی۔ (فیض القدیر، ۳/ ۲۴۳، حدیث: ۳۰۹۹)

ہی میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے سنا تھا کہ ”مسلمانوں میں سے سب سے بڑا مجرم وہ ہے جس نے کسی ایسی چیز کے بارے میں پوچھا جو حرام نہیں کی گئی تھی لیکن اس کے سوال کرنے کی وجہ سے حرام کر دی گئی۔“

حضرتِ سیِّدُنا عُمَیر بن قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ کیفیت دیکھ کر میں نے عرض کی: میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غضب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتا ہوں۔ یہ سن کر آپ نے سر انور اٹھایا اور ارشاد فرمایا: ”تم نے کیا سوال کیا تھا؟“ میں نے عرض کی: کون سا جہاد سب سے افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: ”ظالم حکمران کے سامنے کلمۂ حق کہنا۔“[1]

﴿4447﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمیر بن قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرض نمازوں میں ہر تکبیر کے ساتھ رَفْعِ یَدَیْن (یعنی ہاتھ اٹھایا) کرتے تھے[2]۔[3]

قیامت کی 72 نشانیاں:

﴿4448﴾... حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ بن یَمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”72 خصلتیں قُربِ قیامت کی علامات میں سے ہیں: (۱)... جب تم دیکھو کہ لوگ نمازیں قضا کریں (۲)...اَمانت ضائع کریں (۳)... سود کھائیں (۴)... جھوٹ جائز جانیں (۵)... خون بہانے کو ہلکا سمجھیں (۶)... اونچی و بلند عمارتیں تعمیر کریں (۷)... دین کو دنیا کے بدلے میں بیچیں (۸)... قطع رحمی کریں (۹)... قاضی کمزور ہو جائیں (یعنی ان کی بات قبول نہ کی جائے) (۱۰)... جھوٹ کو سچ جانا جائے (۱۱)... (مرد) ریشم کا لباس پہنیں (۱۲)... ظلم و ستم عام ہو جائے (۱۳)... طلاق کی کثرت ہو (۱۴)... ناگہانی اَموات ہوں (۱۵)... خائن کے پاس امانت رکھی جائے (۱۶)... امانت دار کو خائن بتایا جائے (۱۷)... جھوٹے کی تصدیق کی جائے (۱۸)... سچے کو جھٹلایا جائے (۱۹)... تہمتوں کی کثرت ہو (۲۰)... بارشیں کثیر ہوں (۲۱)... اولاد رنج کا باعث ہو (۲۲)... کمینے لوگوں کی کثرت ہو (۲۳)... شُرفا کی قلت ہو (۲۴)... اُمَرا فاسق و فاجر ہوں (۲۵)... وُزرا جھوٹے ہوں (۲۶)... امین خیانت برتیں (۲۷)... سردار ظالم

1... مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ذکر عمیر بن قتادۃ اللیثی، ۴/ ۸۲۵، حدیث: ۶۶۸۷

2... اس پر حاشیہ ماقبل میں روایت نمبر 3665 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

3... ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا، باب رفع الیدین اذا رکع... الخ، ۱/ ۴۶۸، حدیث: ۸۶۱

ہوں(۲۸)...قُرا(عُلَما)فاسق ہوں(۲۹)...لوگ بھیڑ کی اُون پہنیں گے لیکن دل بھیڑیئے جیسے ہوں[1](۳۰)...لوگوں کے دل مردار سے بھی زیادہ بدبودار(۳۱)...لوگوں کامزاج ایلوے سے بھی زیادہ کڑواہو(۳۲)...جب اللہ عَزَّوَجَلَّ لوگوں کو آزمائشوں اور فتنوں میں مبتلا کردے(۳۳)...فتنوں کے سبب لوگ ظالِم یہودیوں کی طرح (دینی اعتقادات)میں حیران وپریشان ہوں(۳۴)...سونے کے سکوں کا رواج ہو(۳۵)...چاندی کے سکوں کی مانگ ہو (۳۶)...گناہوں کی کثرت ہو(۳۷)...اُمَرا خیانت کے مرتکب ہوں (۳۸)...قرآنِ مجید کو(سونے چاندی سے) مزین کیا جائے(۳۹)...مسجدوں میں نقش ونگار ہوں(۴۰)...طویل منار تعمیر کئے جائیں(۴۱)...دل ویران ہوں (۴۲)...شرابیں پی جائیں(۴۳)...حدود کانفاذ نہ ہو(۴۴)...لونڈی اپنے آقا کو جنم دے[2](۴۵)...(ذلیل لوگ) جن کو تن کا کپڑا اور پاؤں کی جوتیاں نصیب نہ تھیں بادشاہ بن بیٹھیں(۴۶)...بیوی شوہر کے ساتھ تجارت میں شریک ہو(۴۷)...مرد عورتوں کی اور(۴۸)...عورتیں مردوں کی مشابہت اختیار کریں(۴۹)...قسم طلب کئے بغیر (بلاضرورت) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام کی قسمیں کھائی جائیں(۵۰)...گواہی طلب کئے بغیر گواہی دی جائے(۵۱)...جاننے والے ہی کو سلام کیا جائے(۵۲)...دین کے لئے علم نہ سیکھا جائے(۵۳)...آخرت کے عمل سے دنیا طلب کی جائے(۵۴)...غنیمت کو ذاتی دولت(۵۵)...امانت کو غنیمت اور(۵۶)...زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے(۵۷)...قوم کا ذلیل ترین شخص ان پر حکمرانی کرے(۵۸)...آدمی اپنے والد کی نافرمانی کرے(۵۹)...والدہ سے بے وفائی برتے جبکہ(۶۰)...دوست واحباب سے بھلائی اور(۶۱)...بیوی کی اطاعت کرے(۶۲)...مساجد میں فاسقوں کی آوازیں بلند ہوں(۶۳)...گانے والیوں اور(۶۴)...آلاتِ موسیقی کا رواج ہو(۶۵)...راستوں میں شراب نوشی کی جائے(۶۶)...ظلم کرنے کو فخر سمجھا جائے(۶۷)...فیصلے بیچے جائیں(۶۸)...ظالم کے مددگاروں کی کثرت ہو (۶۹)...قرآنِ مجید کو گاکر پڑھا جائے[3](۷۰)...لوگ درندوں کی کھالوں پر بیٹھیں(۷۱)...مساجد کو گزرگاہ بنایا جائے(۷۲)...اس اُمّت کے بعد والے لوگ پہلوں پر لعنت کرنے لگیں تو اس وقت سرخ آندھی، زمین میں

---

[1]...یعنی نرمی سے باتیں اور ریا کے طور پر عمل کریں جبکہ دل بھیڑیئے کی مانند(دشمنی سے بھرے)ہوں۔(الاشاعۃ لاشراط الساعۃ، ۱۰۷)

[2]...مطلب یہ ہے کہ قربِ قیامت اولاد میں ماں باپ کی نافرمانی بڑھ جائے گی، بیٹا ماں سے ایسا سُلوک کرے گا جیسے آقا اپنی لونڈی کے ساتھ کرتا ہے۔(التذکرۃ باحوال الموتی وامور الآخرۃ، باب فی ولاۃ آخر الزمان...الخ، ص ۵۹۴)

[3]...یعنی قرآنِ پاک کو صرف ترنم سے پڑھا جائے گا اس کے مواعظ اور اَحکام میں غور نہیں کیا جائے گا۔(الاشاعۃ لاشراط الساعۃ، ۱۲۳)

دھنس جانے، شکلیں تبدیل ہونے اور دوسرے عذابوں سے ڈرو۔[1]

گفتگو امانت ہے:

﴿4449﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ سَمِعَ مِنْ رَّجُلٍ حَدِيْثًا لَا يَشْتَهِيْ اَنْ يُّذْكَرَ عَنْهُ فَهُوَ اَمَانَةٌ وَّاِنْ لَّمْ يَسْتَكْتِمْهُ یعنی جو شخص کسی سے ایسی بات سنے جو وہ کسی اور کو نہ بتانا چاہتا ہو تو وہ اس کے پاس امانت ہے اگرچہ وہ اسے چھپانے کے لئے نہ کہے۔[2]

﴿4450-51﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم! کیا بات ہے کہ میں موت کو ناپسند کرتا ہوں۔ اِستفسار فرمایا: "کیا تمہارے پاس کچھ مال ہے؟" اس نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: "اسے صدقہ کر دو۔" عرض کی: میں اسے صدقہ نہیں کر سکتا۔ ارشاد فرمایا: آدمی کا دل اس کے مال کے ساتھ ہوتا ہے، جب وہ اسے آگے بھیج دیتا ہے تو اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور اگر پیچھے ہی رکھتا ہے تو خود بھی پیچھے (دنیا) میں رہنا پسند کرتا ہے۔[3]



روشنی بخش چہرہ

... حضرتِ سیِّدُنا اُسید بن ابو اُناس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار میرے چہرے اور سینے پر اپنا دستِ پُر انوار پھیر دیا، اس کی برکت یہ ظاہر ہوئی کہ میں جب کبھی کسی اندھیرے گھر میں داخل ہوتا تو وہ گھر روشن ہو جاتا۔

(الخصائص الکبری، ۲/ ۴۳، تاریخ ابن عساکر، ۲۰/ ۲۱)

1... التذکرۃ باحوال الموتی وامور الاخرۃ، باب اذا فعلت ھذہ الامۃ... الخ، ص۵۹۷

2... مسند احمد، ومن حدیث ابی الدرداء عویمر، ۱۰/ ۴۲۲، حدیث: ۲۷۵۷۹

3... الزھد لابن مبارک، باب فی طلب الحلال، ص۲۲۴، حدیث: ۶۳۴

حضرتِ سیّدُنا امام ابنِ شِہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی

حضرتِ سیّدُنا ابو بکر محمد بن مسلم بن شہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عزت و عظمت کے حامل، صاحب فخر اور سخی انسان تھے۔

عُلَمائے تَصَوُّف فرماتے ہیں: دِرایت، صدق، سخاوت اور اچھے اخلاق کا نام تَصَوُّف ہے۔

احادیث میں خوب بصیرت رکھنے والے:

﴿4452﴾... حضرتِ سیّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ ابنِ شہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے زیادہ احادیث کی بصیرت رکھنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

﴿4453﴾... حضرت سیّدُنا وُہَیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیّدُنا ایوب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: میں نے حضرتِ امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے بڑھ کر کوئی عالِم نہیں دیکھا۔

گزشتہ واقعات کو سب سے بڑھ کر جاننے والے:

﴿4454﴾... حضرتِ سیّدُنا امام مَعْمَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرتِ سیّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے اپنے ہم نشینوں سے پوچھا: کیا تم حضرتِ ابنِ شہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس جاتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! ہم ان کی مجلس میں حاضر ہوتے ہیں۔ فرمایا: ان کے ہاں حاضر ہوا کرو کیونکہ گزشتہ واقعات کو جاننے والا ان سے بڑا کوئی عالِم (اب) باقی نہیں۔

اس روایت کے ایک راوی حضرتِ سیّدُنا محمد بن عبد الملک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے یہ بات اس وقت فرمائی جبکہ حضرتِ سیّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اور ان کے ہم عصر عُلَما بقیدِ حیات تھے۔

﴿4455﴾... حضرتِ سیّدُنا امام مکحول رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے علم میں گزشتہ واقعات کو جاننے والا حضرتِ سیّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے بڑا کوئی عالِم نہیں ہے۔

سنت کو سب سے زیادہ جاننے والے:

﴿4456﴾... حضرتِ سیّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس دن حضرتِ سیّدُنا امام زہری

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کاوِصال ہوا اس دن زمین پر ان سے بڑھ کر سنت کا جاننے والا کوئی شخص نہ تھا۔

تمام روایات تحریر کرنے والے:

﴿4457﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مَعْمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا صالح بن کَیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے مجھے بتایا کہ میں اور حضرتِ امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اکٹھے علم کی تلاش میں مصروف ہوئے، ہم نے احادیث لکھنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ ہم نے رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تمام احادیث لکھیں پھر حضرت امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے کہا: ہم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ارشادات بھی لکھتے ہیں کیونکہ وہ بھی سنت ہیں۔ میں نے کہا: وہ سنت نہیں اس لئے میں انہیں نہیں لکھوں گا۔ پس حضرت امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے ان اقوال کو لکھا لیکن میں نے نہ لکھا، لہٰذا وہ کامیاب رہے جبکہ میں نے اپنا وقت ضائع کر دیا۔

حدیث میں بے مثل:

﴿4458﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مَعْمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حدیث میں حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی مثل اور قیاس میں حضرتِ سیِّدُنا حماد بن ابو سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسی شخصیت نہیں دیکھی۔

﴿4459﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام مَعْمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بیان کرتے سنا کہ ولید بن یزید مروانی کے قتل تک ہم یہ سمجھتے تھے کہ ہم نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے بہت زیادہ روایات نقل کرلی ہیں لیکن ولید کے قتل کے بعد جب اس کی الماریوں سے حضرتِ سیِّدُنا زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی روایات کے رجسٹر جانوروں پر لاد کر لائے گئے اور کہا گیا یہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا علم ہے (تو ہمیں احساس ہوا کہ ہم نے بہت کم علم حاصل کیا ہے)۔

قرآن و حدیث اور تاریخ کا علم رکھنے والے:

﴿4460﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام لیث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے بڑھ کر روایات کا جامع اور ان سے زیادہ علم رکھنے والا کوئی عالِم نہیں دیکھا۔ اگر تم حضرتِ

سیِّدُنا امام ابنِ شہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو ترغیب کی احادیث بیان کرتے ہوئے سنو تو کہو گے کہ یہ صرف اس میں ہی ماہر ہوں گے اور اگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور اہل کتاب کے بارے میں روایات بیان کرتے سنو تو خیال کرو گے کہ صرف اس فن کی روایات اچھی طرح جانتے ہیں اور اگر عرب اور ان کے انساب کے متعلق گفتگو کریں تو تم سوچو گے کہ یہ صرف اس فن میں ماہر ہوں گے اور اگر قرآن وسنت کے بارے میں بات کریں تو ان کی گفتگو (غلطی سے) محفوظ اور جامع ہو گی۔

﴿4461﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام ابن شہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ ایک مرتبہ ہشام بن عبد الملک کے کاتب سالم سے میری ملاقات ہوئی تو اس نے کہا: خلیفہ نے حکم دیا ہے کہ آپ ان کے بیٹے کے لئے اپنی احادیث لکھ کر دیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواباً فرمایا: اگر تم مجھ سے پے در پے دو احادیث کے بارے میں پوچھو تو میں یہ نہیں کر سکتا لیکن تم ایک یا دو کاتبوں کو میرے پاس بھیج دو کیونکہ بہت کم ہی ایسا ہوا ہے کہ کچھ لوگوں نے مجھ سے اس چیز کے بارے میں پوچھا ہو جس کے بارے میں گزشتہ دن دریافت کیا تھا (یعنی روز نئے مسائل ہوتے ہیں)۔ چنانچہ اس نے دو کاتب بھیجے جو ایک سال تک میرے پاس آتے رہے، دوبارہ سالم کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو اس نے کہا: اے ابو بکر! میرا خیال ہے کہ ہم نے آپ کا علم کچھ کم کر دیا ہو گا۔ میں نے کہا: ہرگز نہیں بلکہ تم سطح زمین پر تھے اب وادیوں کی گہرائیوں میں اترے ہو۔

حفظِ حدیث میں انہماک:

﴿4462﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام لیث بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا امام ابنِ شہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے سامنے طشت رکھا گیا۔ آپ ایک حدیث کو یاد کرنے میں مشغول ہو گئے اور آپ نے ہاتھ طشت میں رکھ دیا فجر طلوع ہو گئی لیکن آپ کا ہاتھ طشت میں ہی تھا۔ جب آپ کو وہ پوری حدیث یاد آئی تو آپ نے اس کی تصحیح فرمائی۔

طالب علم دین پر اطمینان و وقار لازم ہے:

﴿4463﴾... حضرتِ سیِّدُنا یونس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہ

القَوِی فرماتے ہیں: علم تو وادی کی طرح ہے، لہٰذا جب تم وادی میں اترو تو نکلنے تک تم پر اطمینان ووقار لازم ہے کیونکہ تم اس وادی کو اس وقت تک طے نہیں کرسکتے جب تک تمہیں طے نہ کرایا جائے۔

اُستاد کا احترام:

﴿4464﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مَعْمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی کو فرماتے سنا کہ میں حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زُبَیْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دروازے پر آکر بیٹھ جاتا پھر لوٹ جاتا لیکن اندر داخل نہ ہوتا۔ اگر میں داخل ہونا چاہتا تو ضرور داخل ہو جاتا لیکن میں ان کے عزت واحترام کی وجہ سے لوٹ جاتا۔

سیِّدُنا ابن مسیب عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کے شاگرد:

﴿4465﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مَعْمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی کو فرماتے سنا کہ آٹھ سال تک میرے گھٹنے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھٹنوں کو چھوتے رہے (یعنی آپ ان سے علم حاصل کرتے رہے)۔

اُستاد کی خدمت:

﴿4466﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الخَالِق بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن عبداللہ بن عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت کرتا رہتا اور جب درِ دولت پر حاضر ہوتا تو آپ کی خادمہ دروازے پر آتی آپ پوچھتے کون ہے؟ تو باندی عرض کرتی: آپ کا غلام اَعْمَش ہے۔ یعنی وہ مجھے آپ کا غلام سمجھتی، میں ان کی خدمت میں مصروف رہتا حتّٰی کہ ان کے وضو کے لئے پانی بھر کر بھی لاتا۔

﴿4467﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعیب بن ابو حمزہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی کو فرماتے سنا کہ ”میں 45 سال تک شام و حجاز کے درمیان آتا جاتا رہا۔ میں نے جب بھی کوئی حدیث پائی تو اسے نیا سمجھا۔“ عبد الوہاب بن ضَحّاک کی روایت میں 25 سال کا ذکر ہے۔

طلب حدیث کی جستجو:

﴿4468﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں مسلسل تین دن تک حدیث کی طلب میں حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پیچھے لگا رہا۔

﴿4469﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جب ہم کسی عالِم کی خدمت میں حاضر ہوتے اور ان سے کچھ ادب سیکھتے تو یہ چیز ہمیں ان کے علم سے بھی زیادہ محبوب ہوتی۔

علم کا ایک برتن:

﴿4470﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو یہ فرماتے سنتا کہ مجھے فلاں شخص نے حدیث بیان فرمائی اور وہ علم کا ایک برتن ہے۔ آپ عالِم نہیں (بلکہ علم کا ایک برتن) کہتے۔

علم حدیث کے مُدَوِّن:

﴿4471﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق فرماتے ہیں: علم (حدیث) کی تدوین کرنے والے سب سے پہلے شخص حضرتِ سیِّدُنا امام ابنِ شہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ہیں۔

﴿4472﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مَلِیح عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں: ہمیں اس بات کی امید نہ تھی کہ ہم حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس احادیث لکھا کریں گے یہاں تک کہ ہشام بن عبد الملک نے آپ کو مجبور کیا تو آپ نے ہشام کے بیٹے کے لئے احادیث لکھوائیں، لہٰذا لوگوں نے بھی ان احادیث کو لکھ لیا۔

﴿4473﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ہم لکھنے کو ناپسند جانتے تھے حتّٰی کہ سلطان نے ہمیں مجبور کیا تو ہم نے ناپسند جانا کہ لوگوں کو اس سے منع کریں۔

علم خزانہ اور سوال چابی ہے:

﴿4474﴾... حضرتِ سیِّدُنا یونس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: علم ایسا خزانہ ہے جسے سوال کے ذریعے ہی کھولا جا سکتا ہے۔

علم کو شکار کرنے کا آلہ:

﴿4475﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن احمد بن اِسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: علم کو سوال کے ذریعے شکار کیا جاتا ہے جیسے وحشی جانوروں کو (ہتھیار وغیرہ کے ذریعے) شکار کیا جاتا ہے۔

﴿4476﴾... حضرتِ سیِّدُنا عقیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا اِبنِ شہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی دیہاتیوں کو زیورِ علم سے آراستہ کرنے کی غرض سے ان کے ہاں قیام کیا کرتے تھے۔

﴿4477﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مَعْمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں مقام رُصافَہ میں حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی خدمت میں حاضر تھا جب بھی کوئی آپ سے حدیث کے بارے میں سوال کرتا تو آپ اسے میری طرف بھیج دیتے۔

حیرت انگیز حافظہ:

﴿4478﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے نہ کسی حدیث کو دہرایا اور نہ کبھی مجھے کسی حدیث میں شک ہوا سوائے ایک حدیث کے۔ میں نے اس کے بارے میں اپنے ایک رفیق سے پوچھا تو وہ اسی طرح تھی جیسی میں نے یاد کی تھی۔

﴿4479﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام لیث بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے جو چیز بھی یاد کی اسے کبھی نہیں بھولا۔

علم ختم ہونے کے اسباب:

﴿4480﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہ

رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: بے شک علم بھولنے اور تکرار نہ کرنے سے ختم ہو جاتا ہے۔

﴿4481-82﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: عِلْم ختم ہونے کے بہت سے اسباب ہیں: ایک سبب عالِم کا علم کو چھوڑے رکھنا ہے حتّٰی کہ وہ ختم ہو جائے، ایک سبب نسیان (بھولنا) اور ایک جھوٹ بولنا بھی ہے اور یہ سب سے شدید سبب ہے۔

علم کیسے حاصل کیا جائے؟

﴿4483﴾... حضرتِ سیِّدُنا یونس بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ علم کو اگر تم ایک ساتھ زیادہ حاصل کرنے کی کوشش کرو گے تو یہ تم پر غالب آجائے گا اور تم اس میں سے کچھ بھی حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہو گے، البتہ اگر تم علم کو آرام کے ساتھ آہستہ آہستہ مختلف اوقات میں حاصل کرو گے تو کامیاب ہو جاؤ گے۔

حدیث سیکھنے میں بچوں کی حوصلہ اَفزائی:

﴿4484﴾... حضرتِ سیِّدُنا یوسُف بن ماجِشُون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں، میرا بھتیجا اور میرا چچازاد بھائی لڑکپن میں حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے احادیث کے متعلق پوچھتے تو آپ فرماتے: لڑکپن کی وجہ سے خود کو حقیر مت سمجھنا کیونکہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جب کوئی مشکل پیش آتی تو آپ نوجوانوں کو بلا کر ان سے اس کے متعلق مشورہ کرتے اور اس سے ان کی عقلوں کی تیزی کو جانچا کرتے۔

﴿4485﴾... حضرتِ سیِّدُنا معن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے بھتیجے سے نقل کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام ابنِ شہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: لوگوں کی ایجاد کردہ مُروَّت مجھے فصاحت سے زیادہ پسند ہے۔

باجماعت نماز پڑھنے کا جذبہ:

﴿4486﴾... حضرتِ سیِّدُنا معن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے بھتیجے سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا امام ابنِ شہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے ایک ایسے شخص کے

پیچھے نماز پڑھی جو غلطیاں کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: اگر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کو تنہا نماز پڑھنے پر فضیلت نہ ہوتی تو میں اس شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھتا۔

علم مذکر ہے:

﴿4487﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ علم مذکر ہے اور اسے مردانہ قوت کے مالک لوگ ہی پسند کرتے ہیں۔

﴿4488﴾... ابو بکر ھُذَلی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے مجھ سے فرمایا: اے ھُذَلی! کیا تم حدیث کو پسند کرتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: اسے صرف مردانہ قوت کے مالک لوگ پسند کرتے اور زنانہ قوت کے مالک لوگ ناپسند کرتے ہیں۔

حدیث میں احتیاط:

﴿4489﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُتبہ بن ابو حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْحَکِیْم بیان کرتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں اسحاق بن عبد اللہ نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی مجلس میں شمولیت اختیار کی اور کہنے لگا: "رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا۔" تو حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اے اِبْنِ ابو فَرْوَہ! تجھے کیا ہو گیا ہے؟ خدا تیرا ناس کرے، تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر کس نے جرأت دلائی۔ اپنی حدیث کی سند بیان کرو، تُو ہم سے ایسی احادیث بیان کرتا ہے جن کی نہ نکیل ہوتی ہے نہ مہار۔

﴿4490﴾... ولید بن محمد کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے ہمراہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس سے گزرا۔ وہ فرما رہے تھے: "رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا۔" حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: کیا بات ہے کہ میں ایسی احادیث سنتا ہوں جن کی نکیل ہے نہ مہار (یعنی بغیر سند کے احادیث بیان کی جارہی ہیں)۔

﴿4491﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو رزین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَحادیث میں سے ناسخ و منسوخ کی پہچان نے فقہا کو تھکا دیا اور انہیں عاجز کر دیا ہے۔

علم سے افضل کوئی شے نہیں:

﴿4492﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مَعْمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں علم سے افضل کوئی شے نہیں۔

عالم کی عابد پر فضیلت:

﴿4493﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عَجْلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: عالِم عابد پر 100 دَرَجے فضیلت رکھتا ہے اور ہر درجے کے درمیان دبلے بدن والے تیز رفتار گھوڑے کی 500 سال کی مسافت ہے۔

بے عمل عالم کے علم پر بھروسا نہیں کیا جاتا:

﴿4494﴾... حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن ھَزَّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ لوگ ایسے عالم کے علم پر بھروسا نہیں کرتے جو باعمل نہ ہو اور ایسے عالم کی بات سے بھی راضی نہیں ہوتے جو خود راضی نہ ہو۔

کتابوں کی خیانت:

﴿4495﴾... حضرتِ سیِّدُنا یونُس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: کتابوں کی خیانت سے بچو۔ میں نے پوچھا: کتابوں کی خیانت کیا ہے؟ فرمایا: اہل سے انہیں روکے رکھنا۔

﴿4496﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا کہ مجلس میں نسخہ (یعنی نوٹ بک) کے بغیر حاضر ہونا ذلت ہے۔

﴿4497﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مَعْمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جب مجلس طویل ہو جاتی ہے تو اس میں شیطان کا حصہ بھی ہو جاتا ہے۔

﴿4498﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا ثعلبہ بن ابو صغیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَبِیْر کے پاس بیٹھا تو انہوں نے کہا: میرا خیال ہے کہ تم حُصُولِ علم سے محبت رکھتے ہو۔ میں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: اس شیخ یعنی حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجلس کو لازم پکڑو۔ چنانچہ سات سال تک میں ان کی صحبت میں رہا، ان کے پاس سے جب میں حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زُبَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضر ہوا تو میں نے سمندر سے ایک بڑے حصے کو چیر ڈالا (یعنی ان سے خوب علم حاصل کیا)۔

علم پر صبر اور علم کی اشاعت کرنے والے:

﴿4499﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: علم پر جس قدر میں نے صبر کیا اتنا کسی نے نہیں کیا اور علم کی اشاعت جتنی میں نے کی اتنی کسی نے نہیں کی۔ حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زُبَیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مثال (علم کے ایک) کنویں کی طرح ہے جسے ڈول بھی گدلا نہیں کر سکتا جبکہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب لوگوں کو علم سکھانے میں مشغول ہوئے تو آپ کی شہرت ہر جانب پھیل گئی۔

﴿4500﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق بیان کرتے ہیں کہ بنو اُمَیَّہ میں سے کسی نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے انہیں ان کے بارے میں بتایا اور ان کے مقام و مرتبے سے آگاہ کیا۔ جب حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ بات معلوم ہوئی اور حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا تو آپ نے نہ تو ان سے گفتگو کی اور نہ ہی سلام کا جواب دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جانے لگے تو آپ بھی ساتھ ہو لئے اور عرض کی: کیا بات ہے میں نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے جواب نہیں دیا؟ میں نے تو آپ کے متعلق اچھی بات ہی کہی تھی۔ فرمایا: تم نے بنو مروان کے سامنے میرا تذکرہ کیوں کیا؟

سوال پوچھنے کا ایک انداز:

﴿4501﴾... حضرت سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہ

الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے صرف غصہ کی حالت میں حدیث بیان کرائی جاسکتی تھی۔ میں چھ سال تک ان کی خدمت میں اس طرح بیٹھتا رہا کہ میرے گھٹنے ان کے گھٹنے سے ملے ہوئے ہوتے اور مجھے جب بھی کسی حدیث کے بارے میں سوال کرنا ہوتا تو میں کہا کرتا: فلاں نے اس طرح کہا اور فلاں نے اس طرح۔

اُمِّ ولد(1) کی میراث کا مسئلہ:

﴿4502﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الاَعْلٰی بن ابو فَرْوَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: عبد الملک بن مروان کے زمانے میں اہلِ مدینہ کو قحط نے آلیا اور شہر کے تمام لوگ اس کی زد میں آگئے۔ مجھے یہ خیال آیا کہ قحط نے ہمارے گھر والوں کو جتنا پریشان کیا ہے اتنا کسی کو پریشان نہیں کیا کیونکہ میں اپنے اہلِ خانہ کے حالات سے آگاہ تھا۔ میں نے غور وفکر کیا کہ شہر والوں میں کون ہو سکتا ہے جس سے رشتہ داری یا محبت کی وجہ سے میں امید کروں اور اس کے پاس جاؤں تو خالی ہاتھ نہ لوٹوں لیکن مجھے ایسا کوئی شخص نظر نہ آیا پھر میں نے سوچا کہ رزق تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دستِ قدرت میں ہے، لہٰذا میں مدینہ طیبہ سے نکل پڑا یہاں تک کہ دمشق پہنچ گیا۔ میں اپنا سامان رکھ کر مسجد کی طرف چل دیا۔ مسجد میں سب سے بڑی اور کثیر تعداد والی مجلس میں جا کر بیٹھ گیا۔ اسی دوران عبد الملک کی طرف سے ایک خوب موٹا تازہ اور حسین وجمیل شخص آیا اور اسی مجلس کی طرف بڑھا لوگوں نے اسے راستہ دیا تو وہ بیٹھ گیا اور کہنے لگا: آج خلیفہ کی طرف ایک ایسا خط آیا کہ جب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں منصبِ خلافت سونپا ہے اس جیسا خط نہیں آیا۔ لوگوں نے پوچھا: اس خط میں کیا لکھا ہے؟ کہا: حاکم مدینہ ہشام بن اسماعیل نے خلیفہ کی طرف لکھا ہے کہ "حضرتِ سیِّدُنا مُصْعَب بن زبیر (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کے گھر بیٹے کی ولادت ہوئی ہے اس کی ماں جو اُمِّ ولد ہے اس نے اس کی میراث لینا چاہی تو حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زُبیر (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے اسے منع کر دیا(2) اور ان کا

❶... اُمِّ ولد اُس لونڈی کو کہتے ہیں جس کے بچہ پیدا ہوا اور مولیٰ (آقا) نے اِقرار کیا کہ یہ میرا بچہ ہے خواہ بچہ پیدا ہونے کے بعد اُس نے اقرار کیا یا زمانہ حمل میں اقرار کیا ہو کہ یہ حمل مجھ سے ہے اور اس صورت میں ضروری ہے کہ اقرار کے وقت سے چھ مہینے کے اندر بچہ پیدا ہو۔ مولیٰ کی موت کے بعد ام ولد بالکل آزاد ہو جائے گی۔ (بہار شریعت، حصہ ۹، ۲/ ۲۹۴، ۲۹۵)

❷... احناف کے نزدیک: اُمِّ ولد وارث نہ ہو گی۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الفرائض، الباب الخامس فی الموانع، ۶/ ۴۵۴)

خیال ہے کہ میراث میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔" خلیفہ کو وہم سا ہو رہا ہے کہ انہوں نے اس کے متعلق حضرتِ سیِّدُنا ابن مُسَیِّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک حدیث سنی ہے جو اُمِّ ولد کے بارے میں وہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں لیکن خلیفہ کو وہ حدیث اچھی طرح یاد نہیں آ رہی۔

حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: (میں نے کہا:) وہ حدیث میں تمہیں سناتا ہوں۔ (عبد الملک کے مہروڈاک کے نگران) حضرت قَبِیْصہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میری طرف بڑھے اور میرا ہاتھ پکڑ کر عبد الملک کے گھر لے گئے۔ پھر ہم اس کمرے کی طرف بڑھے جس میں عبد الملک موجود تھا۔ حضرت قَبِیْصہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سلام کرتے ہوئے داخل ہونے کی اجازت چاہی تو عبد الملک نے اجازت دے دی حضرتِ قَبِیْصہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرا ہاتھ پکڑے اندر داخل ہوئے اور کہا: اے خلیفہ! یہ وہ شخص ہے جو آپ سے وہ حدیث بیان کرے گا جو آپ نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیِّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حوالے سے سنی تھی۔

عبد الملک بن مروان نے کہا: بیان کرو۔ میں نے کہا: میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیِّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سنا کہ "امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُمِّ ولد کے بارے میں حکم دیا کہ ان کی اولاد کے مال میں سے ایک عادل آدمی کے ذریعے ان کی قیمت لگائی جائے گی پھر اتنے مال سے انہیں آزاد کر دیا جائے گا۔" خلافتِ فاروقی کے ابتدائی ایام میں یہی حکم نافذ رہا پھر قریش میں سے ایک شخص کا انتقال ہوا، اس کی اُمِّ ولد سے ایک لڑکا تھا جسے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پسند فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ لڑکا اپنے والد کی وفات کے کچھ دنوں بعد مسجد میں امیر المؤمنین کے پاس سے گزرا تو آپ نے اس سے پوچھا: "اے بھتیجے! تم نے اپنی ماں کے بارے میں کیا کیا؟" اس نے کہا: اے امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ! میں نے اچھا کام کیا۔ گھر والوں نے مجھے اختیار دیا کہ میری ماں ان کی غلام رہے گی یا وہ مجھے اپنے والد کی میراث سے کچھ نہ دیں گے تو ماں کی غلامی کے مقابلہ میں والد کی میراث میرے نزدیک کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "کیا میں نے اس میں ایک عادل شخص کی قیمت کا اعتبار کرنے کا حکم نہ دیا تھا؟ میں جو بھی رائے دیتا ہوں یا حکم کرتا ہوں تو اس میں تم لوگوں کی رائے

بھی شامل ہوتی ہے۔" پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور لوگ آپ کے گرد جمع ہو گئے حتّٰی کہ (لوگوں کی کثیر تعداد سے) آپ مطمئن ہوئے تو فرمایا: "اے لوگو! میں نے اُمِّ ولد کے متعلق ایک حکم دیا تھا جو تم جانتے ہو پھر اس کے خلاف مجھے ایک بات معلوم ہوئی ہے، لہٰذا جس شخص کے پاس اُمِّ ولد ہو جب تک وہ زندہ رہے وہ اس کی ملکیت ہے[1] اور جب وہ شخص فوت ہو جائے تو وہ اُمِّ ولد آزاد ہے کوئی بھی اس کا مالک نہیں بن سکتا۔"

عبد الملک نے پوچھا: تم کون ہو؟ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے جواب دیا: میں محمد بن مسلم بن عُبَیْدُاللہ بن شہاب ہوں۔ عبد الملک نے کہا: بخدا! تم تو وہی ہو جس کے باپ نے فتنے کے زمانے میں بہت غارت گری کی اور ہمیں بہت تکلیف پہنچائی۔ میں نے کہا: اے خلیفہ! آپ بھی ایسا ہی کہیں جیسا ایک نیک بندے نے کہا تھا۔ عبد الملک نے کہا: ٹھیک ہے اب تم سے کوئی مواخذہ نہیں۔ میں نے کہا: اے خلیفہ! میرے لئے کچھ وظیفہ مقرر کر دیا جائے کیونکہ مجھے دیوان سے کچھ نہیں ملا۔ عبد الملک نے کہا: جب سے تمہارے شہر میں قحط پڑا ہے ہم نے کسی کے لئے کچھ بھی مقرر نہیں کیا۔ پھر اس نے حضرت قَبِیصہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف دیکھا جبکہ میں اور حضرت قَبِیصہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کے سامنے کھڑے تھے گویا خلیفہ نے انہیں اشارہ کیا کہ میرے لئے کچھ نہ کچھ مقرر کر دیا جائے۔ قَبِیصہ نے مجھے بتایا کہ خلیفہ نے تمہارے لئے حصہ مقرر کر دیا ہے۔ میں نے کہا: اے خلیفہ! کچھ صلہ بھی عطا فرمایئے کیونکہ بخدا! میں اپنے گھر والوں سے ایسی قحط سالی کی حالت میں جدا ہوا ہوں جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی خوب جانتا ہے اور قحط نے پورے شہر کو لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ حضرتِ قَبِیصہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: خلیفہ نے تمہیں صلہ بھی عطا کیا۔ میں نے کہا: ایک خادم بھی عنایت فرمائیں جو ہماری خدمت بجا لائے۔ بخدا! میں نے اپنے اہلِ خانہ کو اس حال میں چھوڑا کہ میری بہن کے علاوہ اُن کے پاس کوئی خدمت گار نہیں ہے، اب وہی اُن کے لئے آٹا پیستی، گوندتی اور روٹیاں بناتی ہے۔ حضرتِ قَبِیصہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: تمہیں خادم بھی دے دیا۔ فرماتے ہیں: مجھ سے حدیث سننے کے بعد عبد الملک نے حاکمِ مدینہ ہشام بن اسماعیل کو لکھا کہ وہ ابن مُسَیّب کے پاس کسی کو بھیجے اور اُن

[1] ...احناف کے نزدیک: اُمِّ ولد سے صحبت کر سکتا ہے خدمت لے سکتا ہے اوس کو اجارہ پر دے سکتا ہے یعنی اوروں کے کام کاج مزدوری پر کرے اور جو مزدوری ملے اپنے مالک کو لا کر دے۔ (لیکن) ام ولد کو نہ بیچ سکتا ہے نہ ہبہ کر سکتا ہے نہ گروی رکھ سکتا ہے نہ اوسے خیرات کر سکتا ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۹، ۲/ ۲۹۴)

سے اُس حدیث کے بارے میں پوچھے جو میں نے اُمِّ ولد کے متعلق امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی سنی ہے۔ہشام بن اسماعیل نے عبد الملک کی طرف وہ حدیث لکھ بھیجی جو بالکل میری بیان کردہ حدیث کے مطابق تھی جس میں ایک حرف کی کمی بیشی نہ تھی۔

آیت کا شانِ نزول:

﴿4503﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ولید بن عبد الملک نے میری موجودگی میں یہ آیتِ مقدسہ تلاوت کی:

وَالَّذِیۡ تَوَلّٰی کِبۡرَہٗ مِنۡہُمۡ لَہٗ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ﴿۱۱﴾ (پ۱۸، النور:۱۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اُن میں وہ جس نے سب سے بڑا حصہ لیا اس کے لئے بڑا عذاب ہے۔

اور کہا: یہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ امیر کی اصلاح فرمائے یہ بات اس طرح نہیں۔ مجھے حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زُبَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت کرتے ہوئے بتایا۔ ولید نے پوچھا: انہوں نے آپ کو کیا بتایا؟ فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زُبَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ یہ آیت عبد اللہ بن اُبَی بن سَلُول منافق کے بارے میں نازل ہوئی۔

دین و دنیا کی بقا علم کی اشاعت میں ہے:

﴿4504﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: پہلے کے عُلَما فرمایا کرتے تھے: سنت کو مضبوطی سے تھامنے میں ہی نجات ہے اور علم تیزی سے اٹھالیا جائے گا، دین و دنیا کی بقا علم کی اشاعت میں ہے اور علم کے اٹھالینے کے بعد یہ سب کچھ ختم ہو جائے گا۔

علم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے:

﴿4505﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے یہ حدیثِ پاک بیان کی کہ رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

فرمایا: ”لَا یَزْنِی الزَّانِی حِیْنَ یَزْنِی وَھُوَمُؤْمِنٌ یعنی زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا۔“(1) میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: علم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذِمّہ علم کو پہنچا دینا اور ہماری ذمہ داری تسلیم کرنا ہے، لہٰذا احادیث جیسے مروی ہیں انہیں ایسے ہی رہنے دو۔

بہترین انعام:

﴿4506﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن ہشام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرتِ سیِّدُنا لَبِید بن رَبِیعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اس قصیدے کو پڑھنے کا حکم دیتے تھے جس میں انہوں نے یہ اشعار کہے:

اِنَّ تَقْوٰی رَبِّنَا خَیْرُ نَفَلْ وَبِاِذْنِ اللہِ رَیْثِیْ وَالْعَجَلْ

اَحْمَدُ اللہَ فَلَا نِدَّ لَہٗ بِیَدَیْہِ الْخَیْرُ مَا شَاءَ فَعَلْ

مَنْ ھَدَاہُ سُبُلَ الْخَیْرِ اھْتَدٰی نَاعِمَ الْبَالِ وَمَنْ شَاءَ اَضَلْ

ترجمہ: (۱)...ربّ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا ہی سب سے بہتر انعام ہے اور میرا جلدی اور تاخیر کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے ہی ہے۔

(۲)...میں اللہ عَزَّوَجَلَّ وحدہٗ لاشریک کی تعریف کرتا ہوں، بھلائی اسی کے قبضہ قدرت میں ہے، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

(۳)...وہ جسے بھلائی کے راستہ کی طرف ہدایت دے وہ ہدایت پالیتا اور آسودہ حال زندگی گزارتا ہے اور جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے۔

﴿4507﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن محمد بن عبد العزیز زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ غصہ سے لال پیلے ہو رہے ہیں۔ میں نے پوچھا: کیا بات ہے میں آپ کو سخت غصہ میں دیکھ رہا ہوں؟ فرمایا: ابھی میں تمہارے امیر حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس گیا تھا، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو بن عثمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بھی وہاں موجود تھے۔ میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے میرے سلام کا جواب نہ دیا تو میں نے یہ اشعار پڑھے:

(1)...بخاری، کتاب المظالم، باب النھی بغیر اذن صاحبہ، ۲/۱۳۷، حدیث: ۲۴۷۵

وَلَاتَعْجَبَا اَنْ تُؤْتَيَا فَتَكَلَّمَا فَمَاخَشِىَ الْاَقْوَامُ شَرًّا مِّنَ الْكِبْرِ

وَجِنْسُ تُرَابِ الْاَرْضِ مِنْهُ خَلَقْتُمَا وَفِيْهَا الْمَعَادُ وَالْمَصِيْرُ اِلَى الْحَشْرِ

ترجمہ:(۱)...اس بات سے خوش نہ ہو کہ تمہیں عطا کیا گیا ہے اور تم خوش گپیوں میں مصروف ہو، بہت سے لوگ تکبر کے شر سے نہیں ڈرتے۔

(۲)...مٹی کی جنس سے ہی تمہیں پیدا کیا گیا ہے اور اسی میں تمہیں لوٹنا اور محشر کی طرف جانا ہے۔

میں نے کہا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ جیسا فقیہ، افضل اور بڑی عمر کا شخص بھی شعر کہتا ہے؟ فرمایا: جس شخص کو تکلیف ہوئی ہو جب وہ غصہ نکال لیتا ہے تو مطمئن ہو جاتا ہے۔

حدیث سے پہلے لغت جاننا:

﴿4508﴾... حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی بن عبداللہ تمیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: مجھے ایک شیخ نے بتایا کہ ایک شخص حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: مجھے حدیث بیان کیجئے۔ آپ نے فرمایا: تم لغت نہیں جانتے۔ اس نے کہا: ہو سکتا ہے کہ سمجھ جاؤں۔ آپ نے پوچھا: شاعر کے اس قول کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟

صَرِيْعُ نَدَامٰى يَرْفَعُ الشُّرْبُ رَاْسَهٗ وَقَدْ مَاتَ مِنْهُ كُلُّ عُضْوٍ وَّمِفْصَلِ

ترجمہ: شراب کے نشہ میں چور چور اور شراب اس کے سر تک چڑھی ہوئی ہے جس کی وجہ سے اس کا ہر عضو اور جوڑ ختم ہو چکا ہے۔

اس میں "مِفْصَل" سے کیا مراد ہے؟ اس نے کہا: زبان۔ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: کل آنا میں تمہیں احادیث سناؤں گا۔

جوانی کبھی لوٹ کر نہیں آتی:

﴿4509﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عبد العزیز زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو یہ اَشعار پڑھتے سنا:

ذَهَبَ الشَّبَابُ فَمَا يَعُوْدُ جُمَانَا وَكَاَنَّ مَاقَدْ كَانَ لَمْ يَكُ كَانَا

وَطَوَيْتُ كَفًّا يَاجُمَانُ عَلَى الْعَصَا وَكَفٰى جُمَانُ بِطَيِّهَا حَدَثَانَا

ترجمہ: (۱)...جُمان! جوانی چلی گئی اب لوٹ کر نہیں آئے گی، گویا یہ جوانی جو ابھی گزری، تھی ہی نہیں۔

(۲)...اے جُمان! میں نے ہاتھ عصا پر رکھ دیئے ہیں (جو بڑھاپے کی علامت ہیں) اور اے جُمان! اب اس کے بعد تو موت ہی ہے۔

﴿4510﴾...حضرتِ سیِّدُنا ابو مہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی اقتدا میں ایک ماہ نماز پڑھی۔ آپ فجر کی نماز میں سورۂ ملک اور سورۂ اخلاص کی تلاوت کیا کرتے۔

سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی انگوٹھی کا نقش:

﴿4511﴾...حضرتِ سیِّدُنا عُقَیل بن خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی انگوٹھی پر یہ عبارت نقش تھی: "مُحَمَّدٌ يَّسْئَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ یعنی محمد (ابنِ شہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی) اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عافیت کا سوال کرتا ہے۔"

سواری کے چابک سے بھی مشک کی خوشبو:

﴿4512﴾...حضرتِ سیِّدُنا مَعْن قَزَّاز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَہَّاب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے بھتیجے سے پوچھا: کیا حضرتِ سیِّدُنا امام ابن شہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی خوشبو لگایا کرتے؟ فرمایا: میں حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے سُواری کے چابک سے بھی مشک کی خوشبو سونگھتا تھا۔

درہم و دینار کی حیثیت:

﴿4513﴾...حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے علاوہ کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جس کے نزدیک درہم و دینار سب سے زیادہ حقیر ہوں۔ آپ کے نزدیک ان کی اہمیت مینگنیوں کی سی تھی۔

﴿4514﴾...حضرتِ سیِّدُنا امام مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ہم نے دیکھا ہے کہ سخی کو تجارت زیادہ نفع نہیں پہنچاتی۔

نیکی کو آگ نہیں چھوئے گی:

﴿4515﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو یحییٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اس چیز کی کثرت کرو جسے آگ نہیں چھوئے گی۔ پوچھا گیا: وہ کیا ہے؟ فرمایا: نیکی۔

تعریف کرنے والے کو تحفہ:

﴿4516﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عبد الرحمٰن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی تعریف کی تو آپ نے اسے اپنی قمیص عطا فرمائی۔ کسی نے عرض کی: آپ شیطانی کلام پر قمیص عطا کر رہے ہیں؟ فرمایا: جو شخص خیر کا طالب ہوتا ہے وہ بُرائی سے بچتا ہے۔

زُہد کی وضاحت:

﴿4517﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے زُہد کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: جس شخص کو حلال شکر کرنے سے نہ روکے اور حرام اس کے صبر پر غالب نہ آئے (یعنی وہ حرام سے باز رہے) وہ زاہد ہے۔

بغیر زُہد کے لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنے سے گریز:

﴿4518﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے لوگوں نے گزارش کی: اگر آپ اپنی آخری عُمر مدینہ طیبہ میں قیام کریں اور صبح و شام مسجدِ نبوی میں حاضری کی سعادت حاصل کریں، اس کے سُتُونوں کے پاس بیٹھیں اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کریں اور انہیں علم حدیث سکھائیں (تو بہتر ہو گا)۔ آپ نے فرمایا: اگر میں (بغیر زُہد) ایسا کروں تو ضرور اپنی آخرت برباد کر بیٹھوں گا، یہ اس وقت تک مناسب نہیں جب تک میں دنیا سے کنارہ کشی اور آخرت میں رغبت اِختیار نہ کر لوں۔

20 سے زائد انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا وصال:

﴿4519﴾... حضرتِ سیِّدُنا جُنید بن حَمّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں: میں نے عبد اللہ بن عُمَری نامی

دو شخصیات کو یہ کہتے سنا: حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی یہ کہا کرتے تھے کہ بَیْتُ الْمَقْدِس کے پہاڑوں میں 20 سے زائد انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے بھوک اور جوؤں کی وجہ سے وصال فرمایا۔ وہ صرف اس چیز کو تناوُل فرماتے جسے وہ جانتے تھے اور صرف اُس کپڑے کو زیب تن فرماتے جسے اچھی طرح پہچانتے تھے۔

سیِّدُنا اِمام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے مروی اَحادیث

حضرتِ سیِّدُنا امام ابو بکر محمد بن مسلم بن شِہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی زیارت کا شرف حاصل کیا اور ان سے اَحادیث روایت کیں۔ جن صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے آپ نے روایات لیں اور اُن کی زیارت سے فیض یاب ہوئے یا جنہوں نے صرف زمانۂ رسالت پایا (صحبت سے فیض یاب نہ ہوئے) اور اُن سے آپ نے روایات لیں اُن میں سے چند کے اَسمائے مُبارَکہ یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابن عُمَر، حضرتِ سیِّدُنا اَنس، حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد، حضرتِ سیِّدُنا سائِب بن یزید، حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن ثعلبہ بن صغیر، حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمامہ بن سَہل بن حُنَیف، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عامر بن ربیعہ، حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن اَزْہر، حضرتِ سیِّدُنا محمود بن ربیع، حضرتِ سیِّدُنا محمود بن لَبید، حضرتِ سیِّدُنا مسعود بن حَکَم، حضرتِ سیِّدُنا کثیر بن عباس، حضرتِ سیِّدُنا ابو جمیلہ سُنَیْن، حضرتِ سیِّدُنا ابو مُوَیْہِبَہ، حضرتِ سیِّدُنا ابو طفیل عامر بن واثِلَہ، حضرتِ سیِّدُنا ابنِ سَنْدَر، حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن عِباد اور حضرتِ سیِّدُنا ابو عُمَر بَلَوِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم۔

منقول ہے کہ آپ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن زُبَیر، حضرتِ سیِّدُنا امام حسن اور حضرتِ سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی زیارت سے فیض یاب ہوئے اور ان سے احادیث بھی سنیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے بے شمار تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے احادیث روایت کیں:

اَہْلِ حَرَمَین اور حِجازِ مُقَدَّس: میں سے حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار، حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید اَنصاری، ان کے بھائی حضرتِ سیِّدُنا سعد، حضرتِ سیِّدُنا عِراک بن مالک، حضرتِ سیِّدُنا ہشام بن عُروَہ، امام مغازی حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ بن عُقبہ، حضرتِ سیِّدُنا صالح بن کیسان، حضرتِ سیِّدُنا امام ابو جعفر محمد بن علی بن حسین، سیِّدُنا امام مالک کے چچا حضرتِ سیِّدُنا ابو سُہَیل نافع بن مالک، حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللّٰہ بن عُمَر، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عُمَر، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن محمد بن عقیل، حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن سُلَیم، حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَسلَم،

حضرتِ سیّدُنا ربیعہ بن ابو عبد الرحمٰن، حضرتِ سیّدُنا عبد اللہ بن ابو بکر بن محمد بن حزم، حضرتِ سیّدُنا سعد بن ابراہیم، حضرتِ سیّدُنا ابوزُبَیر، امام زہری کے بھائی حضرتِ سیّدُنا عبد اللہ بن مسلم، حضرتِ سیّدُنا عُمارہ بن غَزِیّہ، حضرتِ سیّدُنا عُمَر بن عبد العزیز، حضرتِ سیّدُنا محمد بن مُنْکَدِر، حضرتِ سیّدُنا ابوزِناد، حضرتِ سیّدُنا عبد اللہ بن ذَکوان، حضرتِ سیّدُنا یزید بن رُومان، حضرتِ سیّدُنا عَمْرو بن ابو عَمْرو، حضرتِ سیّدُنا عِکرِمہ بن خالد رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

اَہلِ عِراق: میں سے حضرتِ سیّدُنا عبد اللہ بن عُمَیر، حضرتِ سیّدُنا اسماعیل بن ابو خالد، حضرتِ سیّدُنا حَکَم بن عُیَیْنَہ، حضرتِ سیّدُنا منصور بن مُعْتَمِر، حضرتِ سیّدُنا عطا ابن سائب، حضرتِ سیّدُنا عَمْرو بن مُرَّہ، حضرتِ سیّدُنا ابو بکر بن حَفْص، حضرتِ سیّدُنا قتادہ، حضرتِ سیّدُنا یونُس بن عُبَیْد، حضرتِ سیّدُنا داود بن ابو ہند، حضرتِ سیّدُنا ایوب سَخْتِیانی، حضرتِ سیّدُنا سُلیمان تیمی اور حضرتِ سیّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

اَہلِ واسط، جزیرہ، شام اور مصر: میں سے حضرتِ سیّدُنا منصور بن زَاذان، حضرتِ سیّدُنا عبد الکریم جَزَری، حضرتِ سیّدُنا مکحول شامی، حضرتِ سیّدُنا ابراہیم بن ابو عَبْلَہ، حضرتِ سیّدُنا عطاء خُراسانی، حضرتِ سیّدُنا ثور بن یزید، حضرتِ سیّدُنا صفوان بن عَمْرو اور حضرتِ سیّدُنا یزید بن ابو حبیب مصری رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

امام کا بیٹھ کر نماز پڑھنا:

﴿4520﴾... حضرتِ سیّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس سے گر پڑے جس کی وجہ سے آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا۔ آپ نے نمازوں میں سے کوئی نماز بیٹھ کر پڑھائی ہم نے بھی آپ کی اقتدا میں بیٹھ کر نماز ادا کی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا: امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو، جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ، جب وہ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہے تو تم "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کہو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو[1]۔[2]

---

[1]... بخاری، کتاب الاذان، باب انما جعل الامام لیؤتم بہ، ۱/ ۲۴۲، حدیث: ۶۸۹

[2]... حضرتِ سیّدُنا امام حُمیدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو یہ ارشاد فرمایا: "جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔" آپ کا یہ ارشاد مرض قدیم میں...

دائیں جانب والے کو فوقیت:

﴿4521﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بارگاہِ رسالت میں پانی ملا دودھ پیش کیا گیا۔ آپ کے دائیں جانب ایک اَعرابی (دیہاتی) اور بائیں جانب حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تشریف فرما تھے۔ حُضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس میں سے خود پیا پھر اَعرابی کو عطا کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: دایاں پھر دایاں[1]۔[2]

آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو:

﴿4522﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نہ تو ایک دوسرے سے قطع تعلق کرو، نہ پیٹھ پھیرو اور نہ ہی ایک دوسرے سے حسد کرو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی کرے۔[3]

سیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کی ثابت قدمی:

﴿4523﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب،

......تھا اس کے بعد آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی جبکہ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے اور آپ نے انہیں بیٹھنے کا حکم نہیں دیا اور عمل آخری حدیث پر کیا جاتا ہے اور آخری حدیث آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ عمل ہے۔

(بخاری، کتاب الاذان، باب انما جعل الامام لیؤتم بہ، ۱/ ۲۴۹، حدیث: ۶۸۹)

جو رکوع و سجود سے عاجز ہے یعنی وہ کہ کھڑے یا بیٹھے رکوع و سجود کی جگہ اشارہ کرتا ہو، اس کے پیچھے اس کی نماز نہ ہوگی جو رکوع و سجود پر قادر ہے اور اگر بیٹھ کر رکوع و سجود کر سکتا ہو تو اس کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی ہو جائے گی۔

(بہار شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۵۷۱)

1... کھانے پینے کی ترتیب میں قُربِ مرتبہ کا اعتبار نہیں قُربِ مکان کا لحاظ ہے اور داہنا شخص بائیں سے قریب تر ہوتا ہے۔

(مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۷۵)

2... بخاری، کتاب الاشربة، باب الایمن فالایمن فی الشرب، ۳/ ۵۹۰، حدیث: ۵۶۱۹

3... مسلم، کتاب البر والصلة والادب، باب تحریم التحاسد... الخ، ص ۱۳۸۴، حدیث: ۲۵۵۹

حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرتِ ایوب عَلَیْہِ السَّلَام 18 سال تک آزمائش (بیماری) میں مبتلا رہے سوائے دو کے دور و قریب کے تمام لوگوں نے آپ کو چھوڑ دیا۔ وہ آپ کے دو بھائی صبح و شام آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ ایک دن ان میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا: بخدا! تمہیں معلوم ہے کہ یقیناً حضرت ایوب عَلَیْہِ السَّلَام سے ایسی خطا سرزد ہوئی ہے جو تمام جہانوں میں سے کسی سے سرزد نہیں ہوئی۔ دوسرے نے پوچھا: وہ کیسے؟ اس نے جواب دیا: 18 سال ہو گئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان پر رحم نہیں فرمایا کہ ان کی تکلیف دور ہو جائے۔ شام ہوئی تو جس نے وہ بات سنی تھی وہ حضرت ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس سے رہا نہ گیا یہاں تک کہ اس نے ان سے اس بات کا تذکرہ کر دیا۔ حضرت ایوب عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں کہ تم دونوں کیا کہہ رہے ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ جانتا ہے کہ جب میں لڑنے والے دو آدمیوں کے پاس سے گزرتا ہوں اور انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا تذکرہ کرتے (یعنی قسم کھاتے) سنتا ہوں تو گھر جا کر ان کی طرف سے کفارہ ادا کرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام ناحق لیا گیا ہو۔

حضرت ایوب عَلَیْہِ السَّلَام قضائے حاجت کے لئے (اپنی زوجہ کے سہارے) تشریف لے جاتے، فراغت کے بعد زوجہ محترمہ ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں اپنی جگہ تک پہنچا دیتیں۔ ایک دن ان کی زوجہ کو آنے میں تاخیر ہو گئی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی:

اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّ شَرَابٌ ﴿۴۲﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور ہم نے فرمایا زمین پر اپنا پاؤں مار یہ ہے ٹھنڈا چشمہ نہانے اور پینے کو۔

(پ۲۳، ص: ۴۲)

زوجہ جب تاخیر سے پہنچیں تو سامنے کھڑے ہو کر آپ کو دیکھنے لگیں۔ آپ زوجہ کی طرف اس حال میں متوجہ ہوئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی ساری بیماری ختم فرما دی اور آپ پہلے سے بھی زیادہ حسین نظر آنے لگے۔ زوجہ نے جب آپ کو دیکھا تو (نہ پہچانا اور) بولیں: اے فلاں! اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے برکت عطا فرمائے! کیا تم نے بیماری میں مبتلا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھا ہے؟ بخدا! جب وہ تندرست تھے تو وہ تم سے بہت زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ حضرت ایوب عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: بے شک وہ میں ہی ہوں۔ آپ کے دو کھلیان (کھیت) تھے۔ ایک گندم کا اور ایک جو کا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دو بادل بھیجے، ایک گیہوں کے کھلیان پر برسا

اور اسے سونے سے بھر دیا اور دوسرے نے جو کے کھلیان پر چاندی برسائی یہاں تک کہ اسے بھی بھر دیا۔[1]

اُمّتِ محمدیہ کی فضیلت:

﴿4524﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضُور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک دن حضرت موسیٰ بن عمران عَلَیْہِ السَّلَام راستے میں جا رہے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ندا فرمائی: ''اے موسیٰ!'' آپ نے دائیں بائیں دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دوسری مرتبہ ندا دی: ''اے موسیٰ بن عمران!'' آپ نے دائیں بائیں دیکھا لیکن کسی کو نہ پایا تو آپ کے رونگٹے کھڑے ہو گئے پھر تیسری مرتبہ ندا دی گئی: اے موسیٰ بن عمران! میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ یہ کہہ کر بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز ہو گئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ بن عمران! اپنا سر اٹھاؤ۔ آپ نے سر اٹھایا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ: جس دن میرے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہو گا اگر اس دن تم میرے عرش کے سائے میں رہنا پسند کرتے ہو تو اے موسیٰ! یتیم کے لئے مہربان باپ اور بیوہ کے لئے خاوند کی طرح مددگار بن جاؤ۔ اے موسیٰ بن عمران! رحم کرو تم پر رحم کیا جائے گا۔ اے موسیٰ! جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ اے موسیٰ! بنی اسرائیل کو بتا دو کہ جو شخص مجھ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا انکار کرتا ہو گا تو میں اسے جہنم میں داخل کروں گا اگرچہ وہ میرے خلیل ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اور میرے کلیم موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ہی کیوں نہ ہوں۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کون ہیں؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میری مخلوق میں ایسا کوئی نہیں جو میرے نزدیک ان سے زیادہ عزت والا ہو۔ میں نے زمین و آسمان اور چاند، سورج کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل ان کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش میں لکھ دیا تھا۔ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! جب تک محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُن کی اُمّت جنت میں داخل نہ ہو گی اس وقت تک تمام مخلوق پر جنت حرام ہو گی۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت

[1] ...ابن حبان، کتاب الجنائز وما یتعلق بھا... الخ، باب ما جاء فی الصبر وثواب... الخ، ۴/ ۲۴۴، حدیث: ۲۸۸۷

کون سی ہے ؟ ارشاد فرمایا: جو خوب حمد کرنے والی اور چلتے پھرتے ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تعریف کرنے والی ہوگی، اس امت کے لوگ عبادت میں خوب کوشش کریں گے، اپنے جسموں کو پاک صاف رکھیں گے، دن روزے کی حالت میں اور رات میری عبادت میں گزاریں گے، میں ان سے تھوڑے اعمال بھی قبول کروں گا اور انہیں ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ'' کی گواہی دینے پر ہی جنت میں داخل کردوں گا۔ حضرت موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اس اُمّت کا نبی بنادے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ان کا نبی ان ہی میں سے ہوگا۔ عرض کی: مجھے اس نبی کا اُمّتی ہونے کا ہی شرف عطا فرمادے۔ ارشاد فرمایا: تم پہلے ہوئے ہو اور وہ بعد میں آئیں گے لیکن اے موسٰی! میں تمہیں اور انہیں عنقریب جنت میں جمع فرمادوں گا۔[1]

تین دن سے زیادہ سوگ:

﴿4525﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَا یَحِلُّ لِامْرَاَۃٍ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجِھَا یعنی کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کے علاوہ کسی (عزیز) میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے۔[2]

﴿4526﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تب تک رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سر کے بالوں کو (بغیر مانگ کے) چھوڑے رکھا بعد میں آپ نے مانگ نکالی۔[3]

نیک عورتوں سے نکاح کرو:

﴿4527﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تَخَیَّرُوْا لِنُطَفِکُمْ وَاجْتَنِبُوْا ھٰذَا السَّوَادَ فَاِنَّہٗ لَوْنٌ مُّشَوَّہٌ یعنی اپنے نطفوں کے لئے بہتر انتخاب کرو (یعنی نیک عورتوں سے نکاح کرو) اور سیاہ فام عورتوں سے بچو کہ سیاہ رنگ قبیح ہے۔[4]

---

1 ...السنۃ لابن ابی عاصم، باب نسبۃ الرب تبارک وتعالی، ص۱۶۲، حدیث: ۷۱۳

2 ...بخاری، کتاب الجنائز، باب حد المراۃ علی غیر زوجھا، ۱/ ۴۳۳، حدیث: ۱۲۸۱، عن ام حبیبۃ

3 ...سنن کبری للنسائی، کتاب الزینۃ، باب الفرق، ۵/ ۴۱۴، حدیث: ۹۳۳۵

4 ...العلل المتناھیۃ، کتاب النکاح، حدیث فی التخیر للنطف، ۲/ ۶۱۳، حدیث: ۱۰۰۸

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پسندیدہ چیزیں:

﴿4528﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک پسندیدہ قدم کون سے ہیں؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: کیوں نہیں اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی۔ ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے پسندیدہ قدم وہ ہیں جو بندہ صلہ رحمی کے لئے اٹھاتا ہے یا وہ جو بندہ باجماعت نماز پڑھنے کے لئے اٹھاتا ہے اور دو قطرے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں محبوب ترین ہیں: ایک وہ خون کا قطرہ جو راہِ خدا میں بہا ہو اور دوسرا وہ قطرہ جو خوفِ خدا کے باعث آنکھ سے ٹپکا ہو اور دو گھونٹ ایسے ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک محبوب تر ہیں: ایک غصے کا گھونٹ اور دوسرا مصیبت کے وقت صبر کا گھونٹ۔

موافقتِ فاروقی میں نزولِ آیات:

﴿4529﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو فرماتے سنا کہ تین باتوں میں مجھے اپنے ربِّ عَزَّوَجَلَّ کی موافقت کا شرف حاصل ہوا:

(۱)... میں نے بارگاہِ رسالت میں مقامِ ابراہیم کو مُصَلّٰی (نماز کا مقام) بنانے کی درخواست کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی:

وَاتَّخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ — ترجمۂ کنز الایمان: اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔

(پ۱، البقرۃ: ۱۲۵)

(۲)... میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! نیک و بد سب آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتے ہیں اگر آپ اپنی عورتوں کو حجاب (پردے) کا حکم فرمائیں (تو بہتر ہے) اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پردے کے بارے میں آیت نازل فرمائی۔

(۳)... میں نے ازواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ سے کہا: تم رُک جاؤ ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تم سے بہتر بیویاں عطا فرمادے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیتِ مقدسہ نازل فرمائی:

عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنۡ طَلَّقَكُنَّ اَنۡ يُّبۡدِلَهٗۤ اَزۡوَاجًا — ترجمۂ کنز الایمان: ان کا ربّ قریب ہے اگر وہ تمہیں طلاق

خَیۡرًا مِّنۡکُنَّ (پ۲۸، التحریم:۵) دے دیں کہ انھیں تم سے بہتر بیبیاں بدل دے۔[1]

﴿4530تا32﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک اور حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا سے مروی ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار پر شہتیر رکھنے سے منع نہ کرے[2]۔[3]

اذان کا جواب:

﴿4533تا35﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری اور حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِذَا سَمِعَ اَحَدُکُمُ النِّدَاءَ اَوِالْمُؤَذِّنَ فَلْیَقُلْ مِثْلَ مَایَقُوْل یعنی تم میں سے جب کوئی اذان یا مؤذن کو سنے تو اسے چاہئے کہ وہی کہے جو مؤذِّن کہہ رہا ہو (یعنی اذان کا جواب دے)۔[4]

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے مروی روایت میں ہے کہ حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَایَقُوْل یعنی جب تم اذان سُنو تو وہی کہو جو مؤذِّن کہہ رہا ہو۔[5]

جمے ہوئے گھی میں چوہیا گرنے کا مسئلہ:

﴿4536﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام قَعْنَبِی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن انس رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے کسی نے پوچھا: جمے ہوئے گھی میں چوہیا گر کر مر جائے تو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا سے مروی ہے کہ مُعَلِّمِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اِس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: چوہیا کے آس پاس سے گھی نکال کر پھینک دو۔[6]

---

1 ... بخاری، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی القبلۃ... الخ، ۱/ ۱۵۸، حدیث: ۴۰۲، بتغیر قلیل

2 ... یہ ممانعت (یعنی منع نہ کرنا) واجب نہیں بلکہ مباح (یعنی جائز) ہے۔ (فیض القدیر، ۱/ ۵۵۹، تحت الحدیث: ۹۸۹۹)

3 ... مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۱۰۵، حدیث: ۷۷۰۶

سنن کبری للبیھقی، کتاب الصلح، باب ارتفاق الرجل بجدار... الخ، ۶/ ۱۱۳، حدیث: ۱۱۳۷۷

4 ... بخاری، کتاب الاذان، باب مایقول اذا سمع المنادی، ۱/ ۲۲۳، حدیث: ۶۱۱

5 ... بخاری، کتاب الاذان، باب مایقول اذا سمع المنادی، ۱/ ۲۲۳، حدیث: ۶۱۱، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ

6 ... بخاری، کتاب الوضوء، باب مایقع من النجاسات فی السمن والماء، ۱/ ۱۰۱، حدیث: ۲۳۶، عن میمونۃ

﴿4537﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا بیان کرتی ہیں: رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کسی نے پوچھا: جمے ہوئے گھی میں چوہیا گر کر مر جائے تو کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا: چوہیا اور اس کے آس پاس کے گھی کو نکال کر پھینک دو۔[1]

﴿4538تا40﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا گیا: جمے ہوئے گھی میں چوہیا گر کر مر جائے تو کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا: چوہیا اور اس کے نیچے کے گھی کو نکال کر پھینک دیا جائے اور بقیہ کھا لیا جائے۔[2]

﴿4541﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا گیا: گھی یا رَوْغَن (تیل) میں چوہیا گر کر مر جائے تو کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا: اگر گھی یا روغن جامد (جما ہوا) ہو تو چوہیا اور اس کے ارد گرد سے گھی نکال پھینک دو۔ صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر پتلا ہو تو؟ ارشاد فرمایا: اس سے نفع حاصل کرو لیکن کھاؤ نہیں (کہ وہ ناپاک ہے)[3]۔[4]

﴿4542﴾... حضرتِ سیِّدُنا صَعْب بن جَثَّامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

1... بخاری، کتاب الوضوء، باب ما یقع من النجاسات فی السمن والماء، ۱/ ۱۰۱، حدیث: ۲۳۶

2... معجم الاوسط، ۲/ ۴۵، حدیث: ۲۴۵۲

3... ناپاک تیل کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اتنا ہی پانی اس میں ڈال کر خوب ہلائیں پھر اوپر سے تیل نکال لیں اور پانی پھینک دیں، یوہیں تین بار کریں یا اس برتن میں نیچے سوراخ کر دیں کہ پانی بہ جائے اور تیل رہ جائے، یوں بھی تین مرتبہ میں پاک ہو جائے گا یا یوں کریں کہ اتنا ہی پانی ڈال کر اس تیل کو پکائیں یہاں تک کہ پانی جل جائے اور تیل رہ جائے ایسا ہی تین دفعہ میں پاک ہو جائے گا اور یوں بھی کہ پاک تیل یا پانی دوسرے برتن میں رکھ کر اس ناپاک اور اس پاک دونوں کی دھار ملا کر اوپر سے گرائیں مگر اس میں یہ ضرور خیال رکھیں کہ ناپاک کی دھار اس کی دھار سے کسی وقت جدا نہ ہو، نہ اس برتن میں کوئی قطرہ ناپاک کا پہلے سے پہنچا ہو نہ بعد کو ورنہ پھر ناپاک ہو جائے گا، بہتی ہوئی عام چیزیں، گھی وغیرہ کے پاک کرنے کے بھی یہی طریقے ہیں اور ایک طریقہ ان چیزوں کے پاک کرنے کا یہ بھی ہے کہ پرنالے کے نیچے کوئی برتن رکھیں اور چھت پر سے اسی جنس کی پاک چیز یا پانی کے ساتھ اس طرح ملا کر بہائیں کہ پرنالے سے دونوں دھاریں ایک ہو کر گریں سب پاک ہو جائے گا یا اسی جنس یا پانی سے اُبال لیں پاک ہو جائے گا۔ (بہار شریعت، حصہ ۲، ۱/ ۴۰۴)

4... دار قطنی، کتاب الاشربۃ وغیرھا، باب الصید والذبائح... الخ، ۴/ ۳۴۶، حدیث: ۴۷۴۴

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علاوہ کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی (مباح زمین میں) چراگاہ کو اپنے لئے محفوظ کرلے۔(1)

اَیّامِ مِنٰی کھانے پینے کے دن ہیں:

﴿4543﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مِنٰی کے ایام میں حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن رواحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھیجا کہ وہ اعلان کریں کہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔(2)

فریب کے کپڑے پہننے والا:

﴿4544﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جس کے ساتھ بھلائی کی جائے تو اسے چاہئے کہ وہ اس کا بدلہ دے اور اگر وہ اس کی طاقت نہ رکھے تو اسے چاہئے کہ (بھلائی کے ساتھ) اس کا تذکرہ کرے اور جس نے احسان کرنے والے کا (اچھے الفاظ میں) تذکرہ کیا یقیناً اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور جس نے ایسی چیز سے پیٹ بھرا جو اسے نہ دی گئی وہ فریب (دھوکے) کے کپڑے پہننے والے کی طرح ہے(3)۔(4)



1... بخاری، کتاب المساقاۃ، باب لا حمی الا للّٰہ ولرسولہ، ۲/ ۱۰۰، حدیث: ۲۳۷۰

2... ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب ماجاء فی النھی عن صیام ایام التشریق، ۲/ ۳۳۵، حدیث: ۱۷۱۹، بتغیر قلیل

3... مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد4، صفحہ 357 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: فریب کے کپڑے کی کئی صورتیں ہیں: غریب آدمی غرور و تکبُّر کے طور پر امیروں کے کپڑے پہنے، جاہل شخص ریا کے طور پر عُلَماء و صُوفیاء کا لباس پہنے، فاسق آدمی دھوکے دینے کے لیے متقیوں کا سا لباس رکھے تاکہ اس کی جھوٹی گواہی حُکّام مان لیا کریں، یہ سب کچھ دھوکے فریب کے لیے ہو (مرقات) ایسا آدمی بہروپیا ہے اور اس کی یہ حرکت بُری ہے، اگر اچھی نیت سے عُلَماء کا لباس پہنے تو اچھا، کہ اچھوں کی نقل بھی اچھی ہے۔

4... شعب الایمان، باب فی رد السلام، فصل فی المکافاۃ بالصنائع، ۶/ ۵۱۵، حدیث: ۹۱۱۱

تَصَوُّف کی تعریفات

اِمام حافظ ابو نُعَیم اَحمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی کی عادتِ کریمہ ہے کہ حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء میں کسی بزرگ کا تذکرہ کرتے ہیں تو اکثر ان کی سیرت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے **تصوُّف کی ایک تعریف** بیان کرتے ہیں **تیسری جلد** میں بیان کردہ تمام تعریفات کو یہاں ایک فہرست میں یکجا کر دیا گیا ہے



مُبَلِّغِین کے لئے فہرست



تفصیلی فہرست



ماٰخذ و مراجع

نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعہ
قرآن پاک	کلام باری تعالٰی	❋ ❋ ❋
ترجمۂ کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۲ھ
خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۲ھ
تفسیر القرطبی	علامہ ابوعبد اللہ بن احمد انصاری قرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۶۷۱ھ	دار الفکر ۱۴۲۰ھ
الدر المنثور	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
تفسیر ابن ابی حاتم	امام حافظ ابو محمد عبد الرحمن بن ابی حاتم رازی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۲۷ھ	مکتبۃ نزار مصطفٰی الباز ریاض
تفسیر البیضاوی	علامہ قاضی ناصر الدین ابو سعید عبد اللہ بن عمر بیضاوی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۶۸۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
روح البیان	علامہ شیخ اسماعیل حقی بروسوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۱۳۷ھ	کوئٹہ پاکستان
صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم ۱۴۱۹ھ
سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید القزوینی ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
سنن ابی داود	امام ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۱ھ
سنن الترمذی	امام محمد بن عیسٰی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن النسائی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۶ھ
صحیح ابن خزیمۃ	امام ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمۃ شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۱۱ھ	المکتب الاسلامی ۱۴۱۲ھ
شرح معانی الآثار	امام ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامۃ طحاوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۲۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
السنۃ	امام حافظ ابوبکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۸۷ھ	دار ابن حزم ۱۴۲۴ھ
السنن الکبرٰی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۱ھ
السنن الکبرٰی	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
سنن الدارمی	امام عبد اللہ بن عبد الرحمٰن دارمی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۵۵ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۰۷ھ
سنن الدارقطنی	امام ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۸۵ھ	ملتان پاکستان
الموطا	امام مالک بن انس اصبحی حمیری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۷۹ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
المستدرک	امام ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
المسند	امام ابوعبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ

المسند	امام حافظ سلیمان بن داود طیالسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۰۴ھ	دار المعرفۃ بیروت
المسند	امام ابویعلیٰ احمد بن علی موصلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
المسند	امام ابوبکر احمد بن عمرو بزار رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم ۱۴۲۴ھ
المسند	امام حافظ حارث بن ابی اسامہ رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۲ھ	المدینۃ المنورۃ ۱۴۱۳ھ
مسند الشھاب	حافظ ابوعبد اللہ محمد بن سلامۃ بن جعفر قضاعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۴ھ	مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۵ھ
مسند الشامیین	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۹ھ
فضائل الصحابۃ	امام ابوعبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	جامعۃ امّ القریٰ ۱۴۰۳ھ
معرفۃ السنن والآثار	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
الزھد	امام ابوعبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۱ھ	دار الکتب العلمیۃ
الزھد	امام ابوعبد الرحمٰن عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۸۱ھ	دار الکتب العلمیۃ
الزھد	امام ھناد بن سری کوفی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۳ھ	دار الخلفاء للکتاب الاسلامی ۱۴۰۶ھ
المصنف	حافظ عبد اللہ محمد بن ابی شیبۃ عبسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۳۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المصنف	امام حافظ ابوبکر عبد الرزاق بن ھمام رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
الجامع	امام حافظ معمر بن راشد ازدی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۵۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
المعجم الصغیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۳ھ
المعجم الاوسط	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۰ھ
المعجم الکبیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ
الاحادیث المختارۃ	امام ابوعبد اللہ ضیاء الدین محمد بن عبد الواحد حنبلی مقدسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۴۳ھ	دار خضر بیروت ۱۴۲۱ھ
کنز العمال	علامہ علاء الدین علی بن حسام الدین متقی ھندی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
صحیح ابن حبان	امام حافظ ابوحاتم محمد بن حبان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۵۴ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
المنتخب من مسند عبد بن حمید	امام ابومحمد عبد الحمید بن حمید بن نصر رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۴۹ھ	دار بلنسیۃ ریاض ۱۴۲۳ھ
فردوس الاخبار	حافظ شیرویہ بن شھردار بن شیرویہ دیلمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۶ھ
نوادر الاصول	ابوعبد اللہ محمد بن علی بن حسین حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	مکتبۃ الامام بخاری
شرح السنہ	امام ابومحمد حسین بن مسعود بغوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۱۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ

الفوائد	امام ابو القاسم تمام بن محمد رازی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۱۴ھ	مکتبۃ الرشد ۱۴۱۲ھ
اثبات عذاب القبر	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الفرقان عمان ۱۴۰۳ھ
التاریخ الکبیر	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
شرح صحیح مسلم	امام محیی الدین ابو زکریا یحیی بن شرف نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۱ھ
شرح ابن ماجہ	امام علاء الدین مغلطای بن قلیج بن عبد اللہ الحنفی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۶۲ھ	مکتبۃ نزار مصطفٰی الباز ریاض
اتحاف الخیرۃ المہرۃ	امام احمد بن ابوبکر بن اسماعیل بوصیری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۴۰ھ	مکتبۃ الرشد ریاض ۱۴۱۹ھ
کتاب الدعاء	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
مکارم الاخلاق	حافظ ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن عبید ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
مساوی الاخلاق	حافظ ابوبکر محمد بن جعفر السامری خرائطی رحمۃ اللہ علیہ المتوفّٰی ۳۲۷ھ	مؤسسۃ الکتب الثقافیہ ۱۴۱۳ھ
الفقیہ والمتفقہ	حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۶۳ھ	دار ابن الجوزی ۱۴۲۸ھ
الموسوعۃ	حافظ ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن عبید ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۱ھ	المکتبۃ العصریۃ ۱۴۲۶ھ
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
تاریخ مدینہ دمشق	حافظ ابو القاسم علی بن حسن ابن عساکر شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۶ھ
النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر	امام مجد الدین مبارک بن محمد ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۰۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۲۰۱۱ء
العلل المتناہیۃ	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
فیض القدیر	علامہ محمد عبد الرؤوف مناوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
اکمال المعلم بفوائد مسلم	امام قاضی عیاض بن موسی یحصبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۳۱ھ	دار الوفاء ۱۴۱۹ھ
تاریخ اصبہان	امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	دار الکتاب الاسلامی قاہرہ
عمدۃ القاری	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۵۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
العظمۃ	ابو محمد عبد اللہ بن محمد المعروف بابی الشیخ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۹ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۴ھ
مشکوۃ المصابیح	علامہ شیخ ولی الدین ابو عبد اللہ بن محمد الخطیب التبریزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۴۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
حاشیۃ السندی علی البخاری	علامہ ابو الحسن نور الدین محمد بن عبد الہادی سندی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۱۳۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
الکامل فی ضعفاء الرجال	امام ابو احمد عبد اللہ بن عدی جرجانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
شرح الصدور	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	مرکز اہل السنۃ برکات رضا ہند
التذکرۃ	علامہ ابو عبد اللہ بن احمد انصاری قرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۷۱ھ	دار السلام قاہرہ ۱۴۲۹ھ
الاشاعۃ لاشراط الساعۃ	علامہ سید محمد بن عبد الرسول برزنجی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۱۰۳ھ	دار الکتاب الاسلامی ۱۴۲۶ھ

التعریفات	علامہ سید علی بن محمد جرجانی حنفی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۱۶ھ	دار المنار
تہذیب التہذیب	امام شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۸۵۲ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۷ھ
الجواہر المضیۃ فی طبقات الحنفیۃ	علامہ محیی الدین ابو محمد عبد القادر ابن ابی الوفاء حنفی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۹۶ھ	کراچی پاکستان
المستفاد من ذیل تاریخ بغداد	حافظ ابو الحسین احمد بن ایبک بن عبد اللہ ابن دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۴۹ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
احیاء علوم الدین	حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت
حاشیہ سعدی جلبی علی شرح العنایۃ	علامہ سعد اللہ بن عیسی المعروف بسعدی جلبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۴۵ھ	کوئٹہ پاکستان
نور الایضاح	علامہ حسن بن عمار شرنبلالی حنفی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۰۶۹ھ	مکتبۃ المدینہ
فتاوی خانیہ	علامہ قاضی حسن بن منصور بن محمود اوزجندی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۹۲ھ	پشاور پاکستان
الفتاوی الھندیۃ	علامہ شیخ نظام رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۱۶۱ھ و جماعۃ من علماء الھند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان
رد المحتار	علامہ سید محمد امین بن عمر ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
بہار شریعت	صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ
فتاوی فیض الرسول	فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۴۲۲ھ	شبیر برادرز لاہور
مراۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
سیرت مصطفی	علامہ عبد المصطفٰی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ المدینہ



سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے شہزادے اور شہزادیاں

...شہزادے: پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تین شہزادے تھے جن کے اسمائے مُبارک یہ ہیں:

(۱)... حضرت سیِّدُنا قاسم (۲)... حضرت سیِّدُنا ابراہیم (۳)... طَیِّب وطاہِر حضرت سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان۔

...شہزادیاں: مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چار شہزادیاں تھیں جن کے اسمائے مبارک یہ ہیں:

(۱)... حضرت سیِّدَتُنا زینب (۲)... حضرت سیِّدَتُنا رُقیَّہ (۳)... حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ کُلْثُوم (۴)... حضرت سیِّدَتُنا فاطِمَۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ۔ (المواھب اللدنیۃ، الفصل الثانی فی ذکر اولاد الکرام، ۱/ ۳۴۳)

مجلس المدینۃ العلمیہ کی طرف سے پیش کردہ 304 کُتُب ورسائل

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت﴾

اُردو کُتُب:

01...حقوق العباد کیسے معاف ہوں (اَعْجَبُ الْاِمْدَاد) (کل صفحات:47)
02...کنز الایمان مع خزائن العرفان (کل صفحات:1185)
03...ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ ہِلَال) (کل صفحات:63)
04... بیاضِ پاک حُجَّۃُ الْاِسْلَام (کل صفحات:37)
05...اولاد کے حقوق (مَشْعَلَۃُ الْاِرْشَاد) (کل صفحات:31)
06...اَلْوَظِیْفَۃُ الْکَرِیْمَۃ (کل صفحات:46)
07...ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہیدِ ایمان) (کل صفحات:74)
08...حدائق بخشش (کل صفحات:446)
09...راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحطِ وَالْوَبَآء بِدَعْوَۃِ الْجِیْرَانِ وَمُوَاسَاۃِ الْفُقَرَآء) (کل صفحات:40)
10...کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِمِ فِیْ اَحْکَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاھِم) (کل صفحات:199)
11...فضائل دعا (اَحْسَنُ الْوِعَآء لِاٰدَابِ الدُّعَآء مَعَہٗ ذَیْلُ الْمُدَّعَآء لِاَحْسَنِ الْوِعَآء) (کل صفحات:326)
12...عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِیْدِ فِیْ تَحْلِیْلِ مُعَانَقَۃِ الْعِیْد) (کل صفحات:55)
13...والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوْق لِطَرْحِ الْعُقُوْق) (کل صفحات:125)
14...معاشی ترقی کا راز (حاشیہ و تشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح) (کل صفحات:41)
15...الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (مکمل چار حصے) (کل صفحات:561)
16...شریعت و طریقت (مَقَالُ عُرَفَا بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَا) (کل صفحات:57)
17...اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْھَارُ الْحَقِّ الْجَلِی) (کل صفحات:100)
18...ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْیَاقُوْتَۃُ الْوَاسِطَۃ) (کل صفحات:60)
19...فیضانِ علم و علما (فَضْلُ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاء) (کل صفحات:38)
20... تفسیر صراط الجنان جلد اول (کل صفحات:524)
21... تفسیر صراط الجنان جلد دوم (کل صفحات:495)
22... تفسیر صراط الجنان جلد سوم (کل صفحات:573)
23... تفسیر صراط الجنان جلد چہارم (کل صفحات:592)

عربی کُتُب:

24...جَدُّ الْمُمْتَار عَلٰی رَدِّ الْمُحْتَار (سات جلدیں) (کل صفحات:4000)
25...اَلْفَضْلُ الْمَوْھَبِی (کل صفحات:46)
26...اَلتَّعْلِیْقُ الرَّضَوِی عَلٰی صَحِیْحِ الْبُخَارِی (کل صفحات:458)
27...اِقَامَۃُ الْقِیَامَۃ (کل صفحات:60)
28...کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِم (کل صفحات:74)
29...تَمْھِیْدُ الْاِیْمَان (کل صفحات:77)
30...اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِیْنَۃ (کل صفحات:62)
31...اَجْلَی الْاِعْلَام (کل صفحات:70)
32...اَلزَّمْزَمَۃُ الْقُمْرِیَّۃ (کل صفحات:93)

﴿شعبہ تراجم کتب﴾

﴿شعبہ درسی کُتب﴾

01...تفسیر الجلالین مع حاشیۃ انوار الحرمین (کل صفحات:364)
02...نزھۃ النظر شرح نخبۃ الفکر (کل صفحات:175)
03...منتخب الابواب من احیاء علوم الدین (عربی) (کل صفحات:173)
04...تلخیص اصول الشاشی (کل صفحات:144)
05 ..مراح الارواح مع حاشیۃ ضیاء الاصباح (کل صفحات:241)
06...کافیہ مع شرح ناجیہ (کل صفحات:252)
07...شرح العقائد مع حاشیۃ جمع الفرائد (کل صفحات:384)
08...نصاب اصولِ حدیث (کل صفحات:95)
09...الاربعین النوویۃ فی الأحادیث النبویۃ (کل صفحات:155)
10...المحادثۃ العربیۃ (کل صفحات:101)
11...نور الایضاح مع حاشیۃ النور والضیاء (کل صفحات:392)
12...خاصیات ابواب (کل صفحات:141)
13...عصیدۃ الشھدۃ شرح قصیدۃ البردۃ (کل صفحات:317)
14...خلفائے راشدین (کل صفحات:341)
15...اتقان الفراسۃ شرح دیوان الحماسۃ (کل صفحات:325)
16...نصاب الصرف (کل صفحات:343)
17...مقدمۃ الشیخ مع التحفۃ المرضیۃ (کل صفحات:119)
18...نصاب المنطق (کل صفحات:168)
19...الفرح الکامل علی شرح مئۃ عامل (کل صفحات:158)
20...شرح مئۃ عامل (کل صفحات:44)
21...اصول الشاشی مع احسن الحواشی (کل صفحات:299)
22...تعریفاتِ نحویۃ (کل صفحات:45)
23... فیض الادب (مکمل حصہ اوّل، دوم) (کل صفحات:228)
24...نصاب التجوید (کل صفحات:79)
25...دروس البلاغۃ مع شموس البراعۃ (کل صفحات:241)
26...انوار الحدیث (کل صفحات:466)
27...عنایۃ النحو فی شرح ھدایۃ النحو (کل صفحات:280)
28...نصاب الادب (کل صفحات:184)
29... صرف بہائی مع حاشیہ صرف بنائی (کل صفحات:55)
30...الحق المبین (کل صفحات:128)
31...نحو میر مع حاشیۃ نحو منیر (کل صفحات:203)
32...نصاب النحو (کل صفحات:288)
33 ..خلاصۃ النحو (حصہ اول) (کل صفحات:107)
34...خلاصۃ النحو (حصہ اول) (کل صفحات:108)
35...تیسیر مصطلح الحدیث (کل صفحات:188)
36...شرح الفقہ الاکبر (کل صفحات:213)
37...شرح الجامی مع حاشیۃ الفرح النامی (کل صفحات:419)

﴿شعبہ تخریج﴾

01 ..صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا عشقِ رسول (کل صفحات:274)
02...19 دُرُود و سلام (کل صفحات:16)
03... فیضانِ یٰسٓ شریف مع دعائے نصف شعبان المعظم (کل صفحات:20)
04...اسلامی زندگی (کل صفحات:170)
05... بہارِ شریعت جلد اول (حصہ 1 تا 6) (کل صفحات:1360)
06... منتخب حدیثیں (کل صفحات:246)
07...جنت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ (کل صفحات:470)
08... کراماتِ صحابہ (کل صفحات:346)
09... بہارِ شریعت جلد دوم (حصہ 7 تا 13) (کل صفحات:1304)
10...اخلاق الصالحین (کل صفحات:78)
11...بہارِ شریعت جلد سوم (حصہ 14 تا 20) (کل صفحات:1332)
12...اربعین حنفیہ (کل صفحات:112)

13... اُمہات المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُن (کل صفحات:59)
14... آئینۂ قیامت (کل صفحات:108)
15... عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات:422)
16... سوانح کربلا (کل صفحات:192)
17... بہار شریعت (سولھواں حصہ) (کل صفحات:312)
18... آئینۂ عبرت (کل صفحات:133)
19... گلدستہ عقائد واعمال (کل صفحات:244)
20... کتاب العقائد (کل صفحات:64)
21... اچھے ماحول کی برکتیں (کل صفحات:56)
22... علم القرآن (کل صفحات:244)
23... جہنم کے خطرات (کل صفحات:207)
24... جنتی زیور (کل صفحات:679)
25... بہشت کی کنجیاں (کل صفحات:249)
26... فیضانِ نماز (کل صفحات:49)
27... حق وباطل کا فرق (کل صفحات:50)
28... تحقیقات (کل صفحات:142)
29... سیرتِ مصطفٰی (کل صفحات:875)
30 تا 36... فتاوٰی اہل سنت (سات حصے)

﴿شعبہ فیضانِ صحابہ﴾

01... فیضانِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (جلد اول) (کل صفحات:864)
02... حضرت زبیر بن عوام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:72)
03... فیضانِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (جلد دوم) (کل صفحات:856)
04... فیضانِ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:720)
05... حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:132)
06... فیضانِ سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:32)
07... حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:89)
08... حضرت ابو عبیدہ بن جراح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ (کل صفحات:60)
09... حضرت طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (کل صفحات:56)

﴿شعبہ فیضانِ صحابیات﴾

01... فیضانِ خدیجۃ الکبریٰ (کل صفحات:84)
02... فیضانِ عائشہ صدیقہ (کل صفحات:608)
03... شانِ خاتونِ جنت (کل صفحات:501)

﴿شعبہ اصلاحی کُتب﴾

01... حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات (کل صفحات:590)
02... تذکرہ صدر الافاضل (کل صفحات:25)
03... غوث پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حالات (کل صفحات:106)
04... آیاتِ قرآنی کے انوار (کل صفحات:62)
05... 40 فرامین مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کل صفحات:87)
06... جنت کی دو چابیاں (کل صفحات:152)
07... اسلامی کی بنیادی باتیں (حصہ اول) (کل صفحات:60)
08... شرح شجرہ قادریہ (کل صفحات:215)
09... اسلامی کی بنیادی باتیں (حصہ دوم) (کل صفحات:104)
10... مفتی دعوتِ اسلامی (کل صفحات:96)
11... اسلامی کی بنیادی باتیں (حصہ سوم) (کل صفحات:352)
12... ضیائے صدقات (کل صفحات:408)

﴿شعبہ امیر اہلسنت﴾

13...25 کرسچین قیدیوں اور پادری کا قبولِ اسلام (کل صفحات:33)

14...نادان عاشق (کل صفحات:32)

15...دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات:24)

16...آنکھوں کا تارا (کل صفحات:32)

17...بُلند آواز سے ذکر کرنے میں حکمت (کل صفحات:48)

18...مردہ بول اٹھا (کل صفحات:32)

19...میں نے ویڈیو سینٹر کیوں بند کیا؟ (کل صفحات:32)

20...بابرکت روٹی (کل صفحات:32)

21...پانی کے بارے میں اہم معلومات (کل صفحات:48)

22...مدینے کا مسافر (کل صفحات:32)

23...دعوتِ اسلامی کی مَدَنی بہاریں (کل صفحات:220)

24...بدکردار کی توبہ (کل صفحات:32)

25...میں نے مدنی برقع کیوں پہنا؟ (کل صفحات:33)

26...بدنصیب دولہا (کل صفحات:32)

27...مخالفت محبت میں کیسے بدلی؟ (کل صفحات:33)

28...کفن کی سلامتی (کل صفحات:32)

29...وضو کے بارے میں وسوسے اور ان کا علاج (کل صفحات:48)

30...چمکتی آنکھوں والے بزرگ (کل صفحات:32)

31...شادی خانہ بربادی کے اسباب اور ان کا حل (کل صفحات:16)

32...تذکرۂ امیر اہلسنّت (قسط1) (کل صفحات:49)

33...تذکرۂ امیر اہلسنّت (قسط3) (سنّتِ نکاح) (کل صفحات:86)

34...چل مدینہ کی سعادت مل گئی (کل صفحات:32)

35...آدابِ مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات:275)

36...تذکرۂ امیر اہلسنّت (قسط2) (کل صفحات:48)

37...نومسلم کی درد بھری داستان (کل صفحات:32)

38...نورانی چہرے والے بزرگ (کل صفحات:32)

39...تذکرۂ امیر اہلسنّت (قسط4) (کل صفحات:49)

40...بریک ڈانسر کیسے سدھرا؟ (کل صفحات:32)

41...معذور بچی مبلغہ کیسے بنی؟ (کل صفحات:32)

42...قاتل امامت کے مصلے پر (کل صفحات:32)

43...عطاری جن کا غسلِ میّت (کل صفحات:24)

44...ولی سے نسبت کی برکت (کل صفحات:32)

45...ڈانسر نعت خوان بن گیا (کل صفحات:32)

46...اغوا شدہ بچوں کی واپسی (کل صفحات:32)

47...ساس بہو میں صلح کا راز (کل صفحات:32)

48...خوفناک دانتوں والا بچہ (کل صفحات:32)

49...نشے باز کی اصلاح کا راز (کل صفحات:32)

50...کرسچین مسلمان ہو گیا (کل صفحات:32)

51...جرائم کی دنیا سے واپسی (کل صفحات:32)

52...کرسچین کا قبولِ اسلام (کل صفحات:32)

53...جھگڑے باز سدھر گیا (کل صفحات:32)

54...ماڈرن نوجوان کی توبہ (کل صفحات:32)

55...شرابی، مؤذن کیسے بنا؟ (کل صفحات:32)

56...صلوٰۃ و سلام کی عاشقہ (کل صفحات:33)

57...خوش نصیبی کی کرنیں (کل صفحات:32)

58...فیضانِ امیر اہلسنّت (کل صفحات:101)

59...میں حیادار کیسے بنی؟ (کل صفحات:32)

60...گلوکار کیسے سدھرا؟ (کل صفحات:32)

61...میوزکل شو کا متوالا (کل صفحات:32)

62...رسائل مدنی بہار (کل صفحات:368)

63...چند گھڑیوں کا سودا (کل صفحات:32)

64...بری سنگت کا وبال (کل صفحات:32)

65...کالے بچھو کا خوف (کل صفحات:32)

66...میں نیک کیسے بنا؟ (کل صفحات:32)

﴿شعبہ اولیاوعلما﴾

﴿شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی﴾

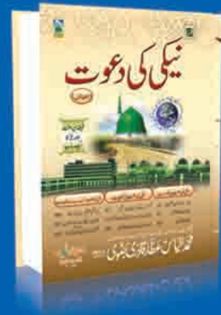


الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**فکرِ مدینہ**'' کے ذریعے **مدنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ میں اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِن شاءَ اللہ عزّوجلّ۔ اپنی اِصلاح کے لیے ''**مدنی اِنعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مدنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِن شاءَ اللہ عزّوجلّ












ISBN 978-969-631-504-9
0126052


MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net